

Telegram Channel : New Madarsa



Pinterest I'd : @ New Madarsa



شرح
مفتي عبد الحليم قاسمي رستوي
سنة ١٤٢٠ هـ

دار الكتاب ديوبند



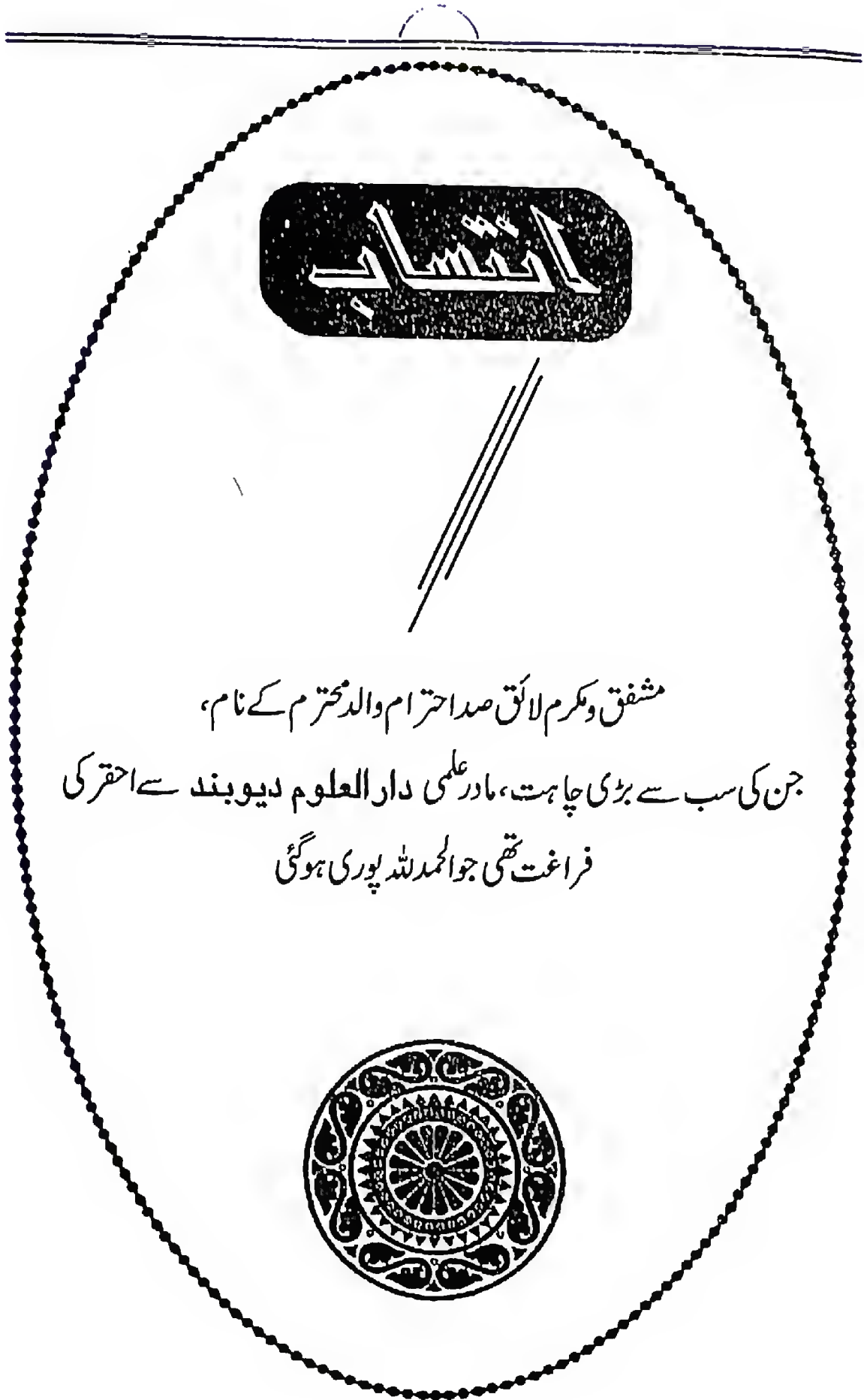
تفصیلات

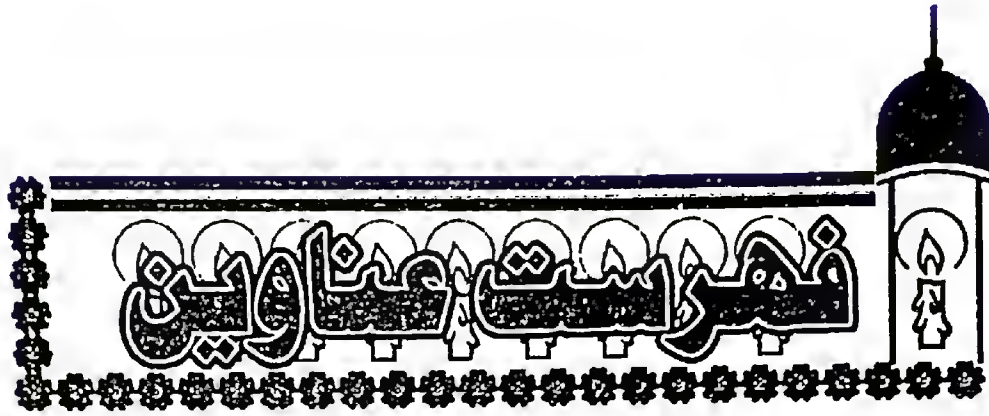
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: التقديم الأدبي
نام شارح: مفتی عبدالحلیم قاسمی بستوی
تعداد صفحات: - ۳۵۲ -
کمپیوٹر کتابت: یاسر ندیم کمپیوٹرس دیوبند
طباعت: یاسر ندیم آفسیٹ پرنٹنگ پریس دیوبند
باہتمام: واصف حسین مالک دارالکتاب دیوبند

ناشر

دارالکتاب دیوبند





☆	رائے گرامی	حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدراسی	۶
☆	دعاۓ کلمات	حضرت مفتی حبیب الرحمن صاحب خیر آبادی	۷
☆	کلمات تحسین	حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب بستوی	۸
☆	حوصلہ افزا کلمات	حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب گوٹھ وی	۹
☆	اک خواب کی تکمیل	عبدالحلیم قاسمی بستوی	۱۰
☆	اظہار تمنا	مفتی حفیظ اللہ قاسمی بستوی	۳۴۸
☆	مشتبہ کے احوال زندگی	عبدالحلیم قاسمی بستوی	۱۳
	من قافیۃ الهمزة		۱۶
☆	عذل العواذل حول قلبي التائه		۱۷
☆	القلب أعلم یا عدول بدائه		۲۱
	من قافیۃ الباء		۳۲
☆	لا یحزن اللہ الامیر فانی		۳۲
☆	فدیناک من ربع وإن زدتنا کربا		۵۱
☆	یا أخت خیر أخ یا بنت خیر أب		۷۳
☆	دمع جری فقضى فی الربع ما وجبا		۱۰۰
☆	أعیدوا صباحی فہو عند الکواعب		۱۲۳

١٣٦	☆	من الجاذر في زي الأعاريب
١٤٠	☆	أغالب فيك الشوق والشوق أغلب
١٩٤		من قافية الدال
١٩٤	☆	عيد بأية حال عدت يا عيد
٢١٣		من قافية العين
٢١٣	☆	الحزن يقلق والتجمل يردع
٢٣٦		من قافية اللام
٢٣٦	☆	نعدّ المشرفية والعوالي
٢٥٩		من قافية الميم
٢٥٩	☆	على قدر أهل العزم تأتي العزائم
٢٨٥	☆	لهوى النفوس سزيرة لا تعلم
٣٠٥		من قافية النون
٣٠٥	☆	عدوك مذموم بكلّ لسان
٣٢٠		من قافية الياء
٣٢٠	☆	كفى بك داءً أن ترى الموت شافيا



١٨٦	☆	من الجاذر في زي الأعاريب
١٨٠	☆	أغالب فيك الشوق والشوق أغلب
١٩٧		من قافية الدال
١٩٧	☆	عيد بأية حال عدت يا عيد
٢١٣		من قافية العين
٢١٣	☆	الحزن يقلق والتجمل يردع
٢٣٦		من قافية اللام
٢٣٦	☆	نعدّ المشرفية والعوالي
٢٥٩		من قافية الميم
٢٥٩	☆	على قدر أهل العزم تأتي العزائم
٢٨٥	☆	لهوى النفوس سزيرة لا تعلم
٣٠٥		من قافية النون
٣٠٥	☆	عدوك مذموم بكلّ لسان
٣٢٠		من قافية الياء
٣٢٠	☆	كفى بك داءً أن ترى الموت شافيا



رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدراسی، استاذ حدیث و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

حامداً ومصلياً أما بعد! یوں تو عرب کی پوری تاریخ شعراء کے حسن آفریں کلام اور ان کے اثر انگیز منظوم دواوین سے بھری پڑی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ زمانے کے مختلف ادوار میں شعراء عرب نے زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی شاعری اور منظوم خیالی کا لوہا منوایا ہے۔ سامعین نے بھی اشعار اور منظوم کلام کو نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور کچھ اس طرح کی داد و دہش سے نوازا جس سے اگر ایک طرف شعراء کے عزم و حوصلے کو تقویت ملی، تو دوسری طرف اشعار کی بدولت جنگوں اور خون ریز معرکوں کو تاریخ کے دامن میں محفوظ جگہ حاصل ہوئی، عشق و محبت اور الفت و قرابت کو توسیع و ترقی دینے اور ان راہوں کو استحکام بخشنے میں شعراء اور ان کے کلام کا نمایاں کردار رہا ہے۔

اسی طرح کے شاعرانہ تخیلات اور انقلاب آفریں شعری پیغامات کے حامل شعراء میں ایک نہایت بلند اور معتبر نام **ابو الطیب احمد بن حسین متنبتی** کا بھی ہے، جو اپنے ادبی افکار و خیالات اور معنی خیز اثرات و احساسات کی بدولت، اپنے زمانے کے امراء و سلاطین کا مطلوب و مقصود اور شعروادب کے قدرداں افراد کا منظور نظر تھا۔ متنبتی اپنی بے ساختگی اور برجستہ گوئی کے لحاظ سے دیگر ہم عصر شعراء پر فائق ہی نہیں؛ بلکہ شعری میدان میں ان سے بہت آگے نہایت اونچے مقام پر فائز ہے۔ اس کی طلاقت لسانی اور حالات کی خوب صورت ترجمانی نے، اس کے دیوان کو شعروادب میں ایک منفرد اور نمایاں مقام عطا کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے میں اہل ذوق حضرات نے کھلے دل سے دیوان متنبتی کی پذیرائی کی، اور ارباب مدارس نے اس دیوان کو اپنے نصاب ہائے تعلیم کا بنیادی جز قرار دیکر اس کی قدر و منزلت میں چار چاند لگا دیے۔ چون کہ متنبتی نے اپنے اشعار میں استعارات و کنایات کا زیادہ سہارا لیا ہے، اس لیے اس کے کلام کے مفہوم و معنی کی صحیح حقیقت کو سمجھنے کے لیے، شارحین نے ہر دور میں دیوان متنبتی کی تشریح و توضیح کو اپنی نگارشات و تحریرات کا خاص موضوع بنایا ہے، اور بہت سے لوگوں نے اپنی بساط علمی اور ذوق ادبی کے مطابق اس کتاب کی تشریح و توضیح کی ہے۔

سردست التقديم الأدبی کے نام سے متنبتی کی ایک تازہ تشریح بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جسے عزیزم مفتی عبد الحلیم بستوی، معین المفتیین دارالعلوم دیوبند نے، نہایت خوب صورتی اور بیدار مغزی کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ اور دیگر شارحین متنبتی کے انداز تالیف سے جداگانہ طرز تشریح اپناتے ہوئے انھوں نے اس کتاب میں حل لغات اور ترجمہ و تشریح کے ساتھ ساتھ حل ترکیب پر بھی انتہائی کامیاب اور لائق تحسین محنت کی ہے، امید ہے کہ اس حوالے سے یہ کتاب طلبہ کے حق میں زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔

اللہ پاک عزیز موصوف کی اس کوشش کو بار آور فرمائے، اور علم دین کی خدمت کے لیے انہیں ہمیشہ سرگرم عمل رکھے۔ والسلام

نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

عبدالحق صاحب مدراسی

دعائیہ کلمات

حضرت مفتی حبیب الرحمن صاحب خیر آبادی، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند **ابوالطیب احمد بن الحسین المعروف بالمتنبی** م ۳۵۴ھ، کوفہ کا نامور شاعر گذرا ہے، اس کا کلام، فصاحت و بلاغت، مضامین کی باریکی، استعارات و تشبیہات کے اعتبار سے ادباء و شعراء کے درمیان مشہور و معروف، بلکہ ضرب المثل ہے، وہ بلند پایہ ادیب، زبان داں شاعر، لغت کا امام گذرا ہے، لغات مشہورہ کے ساتھ ساتھ لغات عربیہ سے بھی خوب واقفیت رکھتا تھا، محاورات میں ایسا ملکہ حاصل تھا کہ جب بھی اس سے کوئی محاورہ کی بات پوچھی گئی، جھٹ جواب دیا، پھر اس کی سند میں عربوں کے محاورات بھی پیش کر دیئے۔

عربی زبان میں ایسا تبحر تھا کہ ایک مرتبہ شیخ ابوعلی فارسی نے متنبتی سے پوچھا کہ ”فَعْلَی“ کے وزن پر عربی زبان میں کون کون سی جمع آتی ہے، اس نے برجستہ جواب دیا، ”حَجَلِی“ اور ”ظَلَبِی“ شیخ موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے تین راتیں لغات کی کتابیں دیکھیں مجھے ان دو کے سوا کوئی تیسری جمع نہ مل سکی، وہ اپنی زبان دانی اور شاعری میں بے مثال گذرا ہے، کسی نے صحیح کہا ہے۔

مَا رَأَى النَّاسُ ثَانِي الْمَتْنَبِيِّ أَيْ ثَانٍ يَرَى لِبُكْرِ الزَّمَانِ
هُوَ فِي شِعْرِهِ نَبِيٌّ وَلَكِنْ ظَهَرَتْ مُعْجَزَاتِهِ فِي الْمَعَانِي

قاضی ابن خلکان نے ”وفیات الاعیان“ میں لکھا ہے کہ علماء نے متنبتی کے دیوان کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی بہت سی شرحیں لکھیں، راقم الحروف نے اپنی طالب علمی کے زمانہ میں کہیں پڑھا تھا کہ دیوان متنبتی کی چالیس سے زیادہ شرحیں لکھی گئی ہیں، یہ مقبولیت شاید کسی اور دیوان کو حاصل نہیں ہوئی، اور اب تک اہل ذوق حضرات متنبتی کے دیوان پر برابر طبع آزمائی کرتے چلے آ رہے ہیں، اور اس کے کلام کی شرحیں لکھ کر اس کی مقبولیت میں اضافہ کر رہے ہیں۔

پیش نظر کتاب بھی دیوان متنبتی کے منتخب اشعار (جو اس وقت دارالعلوم دیوبند میں زیر درس ہیں) کی اردو شرح ہے، جسے عزیز گرامی مرتبت **مولوی و مفتی عبدالحلیم بستوی** سلمہ نے لکھی ہے، اس میں عزیز موصوف نے حل لغات، صرفی نحوی ترکیب، تعقیدات لفظی و معنوی کی وضاحت کرتے ہوئے سلیس اردو زبان میں ترجمہ و مطلب تحریر فرمایا ہے، شاعر کی طبعی لطافت، بلندی فکر، اس کی نازک خیالی، نیز اس کے الفاظ کی چستی، معانی کی عمدگی کو بڑے دلنشیں انداز میں ذکر کیا ہے ”بزم و رزم“ میں، روزمرہ کے معاملات میں، اس کے ویر زبان اشعار کی رعنائیوں کو نکھار کر ان کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے، اور شاعر کی شیریں مقالی کو بڑے حسین انداز میں پیش کر کے اپنی اس شرح کو ”سدا بہار چمن“ بنا دیا، دلی دعا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور معلمین و متعلمین ہر ایک کے لیے نافع بنائے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



امام المنطق والفلسفہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب بستوی
استاذ تفسیر وفلسفہ دارالعلوم دیوبند

حامدا ومصليا اما بعد! درس نظامیہ کے مروجہ نصاب میں داخل دیوانِ منتہی عرب ادب کی ایک اہم کتاب ہے، منظوم ہے اور قدیم عربی ادب کا شاہکار ہے، اس کے مستعمل الفاظ استناد کا درجہ رکھتے ہیں، چنانچہ میری آگہی میں بعض اکابر علماء نے قرآنی الفاظ کے تراجم، معانی اور مفاہیم کی صحت پر منتہی کے اشعار کو بطور تائید پیش کیا ہے، خود منتہی نے (یہ لقب ہے اور نام احمد ہے) اپنے اشعار کو ادبی معجزہ سے تعبیر کیا ہے۔ منتہی کی شروح اور حواشی کی تعداد بیس بائیس سے متجاوز ہے، ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ و قیاس، لائقِ قدر اور قابلِ استفادہ ہے، مولانا مفتی عبد الحلیم قاسمی بستوی سلمہ کی عرق ریزی اور قلمی کاوش نے ”التقدیم الأدبی“ کے نام سے ایک اور عمدہ شرح کا اضافہ کیا ہے، یہ اضافہ سابق شروح کی بچ ایک تابدار ”نگینہ“ ہے، اس میں حل لغات بھی ہے، مصادر، صیغوں اور ابواب کی صراحت بھی، مکمل نحوی ترکیب بھی ہے، اشعار کا ترجمہ، معنی اور مطلب کی پوری وضاحت بھی ہے، طلبہ کی سہولت کے لیے اعراب بھی لگائے گئے ہیں، مولانا مفتی عبد الحلیم بستوی ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے ایک ذی استعداد اور باصلاحیت فاضل ہیں، نوجوان ہیں مگر لکھنے لکھانے کا اچھا ذوق پایا ہے، اسلئے امید ہے کہ مستقبل میں (اگر لکھتے رہنے کا تسلسل قائم رہا تو) اس میدان کے شہسوار ہونگے۔ قلم رواں ہے، زبان شستہ ہے اور جملے من بھاتے! دیوانِ منتہی کی تشریح اور توضیح پر انکی یہ قلمی خدمت ان شاء اللہ مقبول ہوگی، اور قدرداں حضرات کی بارگاہ سے داد تحسین وصول کریں گی، اللہ تعالیٰ شارح کی عمر میں برکت دے۔ آمین

عبدالرحیم بستوی
دارالعلوم دیوبند

حوصلہ افزا کلمات

حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب گوئدوی استاذ تفسیر وفقہ دارالعلوم دیوبند

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اسلامی دور میں جب عربی شاعری نے ترقی کی، تو عربی زبان میں اس وقت کے بلند اور نازک تخیلات سے ایک عجیب قسم کی لطافت، چمک اور سلاست پیدا ہو گئی۔ یوں تو نازک خیال شعراء عرب کا کلام نادر اور لطیف تشبیہات سے بھرپڑا ہے؛ مگر جس قسم کی نادر تشبیہات اور استعارات ابو طیب احمد ابن حسین منتہی نے اپنے دیوان میں استعمال کئے ہیں، انہوں نے منتہی کو ہم عصر شعراء کے درمیان منفرد اور ممتاز مقام و مرتبہ کا حامل بنا دیا ہے، اور دیوانِ منتہی کا مطالعہ کرنے والا منتہی کی تخیل آرائی کی داد دینے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر اس کے بلند تخیلات سے لطف اندوز ہونا اس کی تشبیہات اور استعارات کو سمجھے بغیر ممکن نہیں ہے؛ اس لئے ہر زمانہ میں اس دیوان کی تشریح کی ضرورت محسوس کی گئی اور بعض حضرات نے اپنی علمی بساط کے مطابق اس کی توضیح کی؛ مگر وہ تشریحات یا تو نایاب ہیں، یا ضعیف الاستعداد طلبہ کے لیے ان سے استفادہ دشوار ہے۔ اللہ جزاء خیر عطا فرمائے عزیزم **مولوی مفتی عبدالحمید بستوی** سلمہ کو، جنہوں نے طلبہ کی ضرورت اور ان کی استعداد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حل لغات، ترجمہ و تشریح اور مشکل ترکیبوں کے حل پر مشتمل ”التقدیم الادبی“ کے نام سے ایک اردو شرح قلم بند کر دی ہے، امید ہے کہ یہ شرح طلباء کے حق میں بہت ہی نفع بخش اور کارآمد ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس شرح کو قبول عام عطا فرمائے اور عزیز ہمتی صوف کو مزید علمی نگارشات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

محمد الازہر
۲۸ صفر ۱۴۲۲ھ



عرب کی پوری تاریخ میں انسانوں کے افکار و خیالات، زمانہ ہائے گزشتہ کے حالات اور زندگی کے ہر میدان میں پیش آمدہ واقعات کو، نظم کی خوب صورت لڑی میں پرونے کا ایک قدیم اور انتہائی معتبر سلسلہ جاری تھا، دورِ جاہلیت اور عصرِ اسلامی دونوں زمانوں میں، عرب شعراء نے مختلف اندازِ بیان اور جداگانہ تعبیرات کے ساتھ اپنے احساسات و جذبات کو نظم کی اثر انگیز شکل میں پیش کر کے اپنے سامعین و ممدوحین سے صرف انعام و اکرام اور دادِ تحسین ہی وصول نہیں کیا، بلکہ انہوں نے اپنی اس حسین کوشش کے ذریعے، بہت حد تک عربی زبان و ادب کی ترجمانی بھی کی ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے تو شاید بے جا نہ ہو، کہ عربی زبان و ادب کی ترویج و توسیع میں شعراءِ عرب کی فنکاری و نظم نگاری، انشاء پردازوں کی غیر منظوم تحریروں اور ان کی نثری کاوشوں سے زیادہ مؤثر اور کارفرما ہے۔

دیوان متنبی بھی چوتھی صدی ہجری کے ایک نامور اور قادر الکلام عربی شاعر کے افکار و خیالات اور مختلف طرح کے احساسات و جذبات کا ایک اچھوتا اور دل کو چھوتا ہوا شعری مجموعہ ہے، جس میں نہایت ششہ ادبی زبان میں عشق و محبت کے افسانے، امراء و سلاطین کے احوال اور جنگوں اور معرکوں کی داستانوں کا مفصل منظوم تذکرہ کیا گیا ہے۔

یہ دیوان ایک شعری مجموعہ ہی نہیں، بلکہ زبان و ادب کی ترجمانی اور حالات کی بہترین عکاسی کرنے والا انتہائی گراں قدر نمونہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے متنبی کی شخصیت اور اس کے ذاتی افکار و عقائد سے قطع نظر، اس کے کلام کی عمدگی اور زبان و بیان کی تازگی کے پیش نظر گزشتہ کئی دہائیوں سے دیوان متنبی مدارس عربیہ کے نصابِ تعلیم کا جزو لا ینفک رہا ہے۔ اور عرب ممالک کے علاوہ ہندوستان کے بھی بیشتر عربی مدارس میں داخل درس ہے۔ دیوان متنبی کے بالمقابل دیگر شعراءِ عرب کے کلام کو نہ تو اہل علم کی جانب سے اتنی خاطر خواہ توجہ ملی اور نہ ہی عربی زبان و ادب کے حوالے سے، وہ مدارس و جامعات کی زینت بن سکے۔ دوسری طرف **دیوان متنبی** کی شہرت و مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ غیر عربی داں طبقے میں بھی اسے سر آنکھوں پر بٹھایا گیا اور اس کے معانی و مرادات کی حقیقت کو جاننے اور ان کا صحیح ادراک کرنے کے لیے، عربی، اردو،

فرانسیسی اور لاطینی زبانوں کو ملا کر اس دیوان کی ۴۰/ سے زائد توضیحات و شروحات منظر عام پر آئیں۔
ہندوستان میں بھی اس کتاب کی کئی شرحیں موجود ہیں، لیکن قدیم شارحین نے تو طلبہ کی لیاقت و صلاحیت پر اعتماد کر کے، **حل توکیب اور بیان لغات** پر زیادہ زور نہیں دیا اور بعد کے شارح حضرات نے قلتِ وقت کے پیش نظر اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ عربی شعر و ادب سے واقف کار حضرات بخوبی یہ جانتے ہیں کہ **حل توکیب اور بیان لغات** کے بغیر عربی اشعار کو سمجھنا نہ صرف یہ کہ مشکل ہے، بلکہ ناممکن بھی ہے، اس لیے عرصے سے ایک ایسی مفصل شرح کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، جس میں ترجمہ، مطلب اور بیان لغات جیسے لوازمات کے ساتھ **حل توکیب** کا بھی خصوصی لحاظ کیا گیا ہو، اور حقیقت یہ کہ آج سے ۴/۵ سال پہلے خود احقر کو بھی اس طرز کی حامل، کسی معتبر شرح کی شدت سے کمی محسوس ہوئی تھی، اور اس وقت اس خلاء کو پر کرنے کی بہت حد تک کوشش بھی کی گئی، مگر لاکھ ہاتھ پیر مارنے کے بعد بھی یہ تمنا ادھوری اور ناقص رہ گئی تھی۔ سال رواں دارالکتاب دیوبند کے روح رواں جناب مولانا ندیم الواجدی صاحب نے اس طرف خصوصی توجہ دلائی اور اس درجہ اصرار کیا کہ انکار کی ساری راہیں مسدود ہو کر رہ گئیں، اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے یہ کام شروع کیا گیا اور حیرت انگیز طور پر صرف ۳/ مہینے کی قلیل مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچ گیا، فالحمد لله علیٰ ذلک۔

پیش نظر کتاب: ”التقديم الأدبي في شرح ديوان المثنوي“ اسی سابقہ ضرورت کی تکمیل اور گزشتہ احساسات کا ثبوت ہے، جو کسی خود سرائی اور احساسِ دانائی کے بغیر عربی زبان کے قارئین اور شعروادب کے شائقین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اگر آپ کو اس میں کوئی خوبی نظر آئے، تو برائے کرم شارح، اس کے اساتذہ و والدین اور جملہ احباب و متعلقین کے لیے دعائے خیر فرمائیں، نیز اگر کسی طرح کی کمی اور کوتاہی محسوس ہو، تو اس سے بھی مطلع فرمائیں، راقم الحروف دل سے آپ کا ممنون ہوگا۔

والسلام

عبدالحلیم بن محمد حنیف بستوی
معین المقتبین دارالعلوم دیوبند

مجھ سے ادا ہوا ہے، جگر جستجو کا حق

ہر ذرے کو گواہ کیے جا رہا ہوں میں



ادب، شعر، متنبی اور تاریخ

ادب کے لغوی معنی: ادب باب (ک) کا مصدر ہے، بمعنی مؤدب ہونا، شائستہ ہونا، مہذب ہونا۔

ادب کے اصطلاحی معنی: ادب وہ علم ہے، جس کو ملحوظ رکھ کر، انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری دونوں طرح کی غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے، بعض حضرات نے عربی زبان کے اشعار و واقعات اور ان کی یادداشت و معلومات کو ادب کا نام دیا ہے۔

علم ادب کی قسمیں: بنیادی طور پر ادب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **ادب نفسی:** یعنی وہ اوصاف و کمالات اور بلند خیالات، جو فطری طور پر انسان کو عطا ہوتے ہیں۔

(۲) **ادب کسبی:** کسی ماہر اور رمز شناس ادیب سے مستفاد اور حاصل کردہ خوبیوں اور محاسن کا نام ادب کسبی ہے۔

ادب کا موضوع: حضرت شیخ الادب اور دیگر ممتاز ادباء کی تحقیق عمیق کے مطابق ادب، لغات و قوانین، اشتقاق و معانی، صرف و نحو اور انشاء و محاضرات اور بیان وغیرہ پر مشتمل مختلف اصول و فروغ کا مجموعہ ہے، اس لیے اس بحرنا پیدا کنار کا کوئی خاص موضوع متعین نہیں کیا جاسکتا۔

ادب کی غرض و غایت: قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کی صحیح شناخت اور اس کے اعجازی مفہوم کی کما حقہ معرفت، یہ ادب کی غرض و غایت ہے۔

شعر کے لغوی معنی: کہنا، تراشنا، بنانا، نظم کرنا۔

اصطلاح میں: انوکھے خیالات اور اثر انگیز مناظر کی ترجمانی کرنے والے، با وزن اور قافیہ دار کلام کو شعر کہتے ہیں۔

اقسام شعر: شعر کی تین قسمیں ہیں: (۱) **شعر غنائی:** یہ شاعر کی فطرت و طبیعت اور اس کے قلبی احساسات و جذبات کی ترجمانی کا نام ہے۔

(۲) **شعر قصصی:** قصے اور ڈراموں کی شکل میں، قومی کارناموں اور جنگی احوال کو نظم کی خوب صورت شکل میں پیش کرنے کا نام شعر قصصی ہے: جیسے شاہ نامہ وغیرہ۔

(۳) **شعر تمثیلی:** شاعر کی واقعے کو تصور کر کے، اس میں نمایاں جوہر دکھانے والے لوگوں کی حیثیت کے مطابق ان کی شان میں جو کچھ کہتا ہے، وہ شعر تمثیلی کہلاتا ہے۔

شعر کی غرض و غایت: زندگی کے تمام شعبوں میں پیش آمدہ حالات و واقعات کی دل کش انداز میں ترجمانی کرنا۔

طبقات شعراء

زمانے کی مختلف جہت کے اعتبار سے شعراء عرب کے چار طبقات ہیں:

- (۱) **جاہلی شعراء:** اس میں وہ لوگ داخل ہیں جو اسلام سے پہلے کے ہیں، یا اسلام کا زمانہ پایا، مگر دور اسلام میں کوئی قابل تذکرہ کلام ان سے صادر نہیں ہوا، جیسے امرؤ القیس، زہیر، اور لبید وغیرہ۔
- (۲) **شعراء مخضرمون:** وہ شعراء ہیں، کہ زمانہ جاہلیت اور دور اسلام دونوں میں ان کے اشعار کا ذکر آیا، مثلاً خنساء اور حسان بن ثابت وغیرہ۔

(۳) **اسلامی شعراء:** عربی روش پر گامزن رہ کر، دور اسلامی میں وجود پذیر ہونے والے شعراء، جیسے شعراء بنی امیہ۔

(۴) **شعراء مولدون:** یہ وہ لوگ ہیں، جن کے زبان و بیان کا ملکہ کچھ متاثر ہو گیا تھا، مگر فن کاری اور کارگیری کے ذریعے انھوں نے اس کی اصلاح کر لی، مثلاً شعراء بنی عباس وغیرہ۔

﴿ماخوذ: از تاریخ الأدب العربی لأحمد حسن زیارت﴾

منتہی اور اس کا سلسلہ نسب: اس طرح ہے، احمد بن حسین بن عبدالصمد، ابوالطیب

اس کی کنیت ہے اور منتہی کے نام سے شہرت، یہ قبیلہ ہاشمی کا باشندہ تھا، ۳۰۳ھ میں کوفہ کے کندہ نامی ایک جگہ میں اس کی ولادت ہوئی اور کوفہ ہی کے گرد و نواح میں اس کے ایام طفولیت کا اکثر حصہ گزرا، سن شعور کو پہنچنے سے پہلے ہی منتہی شام چلا گیا تھا، چنانچہ وہاں کے غلامی ماحول میں اس کی نشو و نما ہوئی۔

منتہی کے اساتذہ اور اس کا بے نظیر حافظہ! زجاج، اخفش اور درید

و فارسی جیسے بڑے مشق اور فن کار اساتذہ کی زیر نگرانی اس نے مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔ منتہی بلا کا ذہین و فطین اور انتہائی بیدار مغز تھا، یہی وجہ ہے کہ اس کے اساتذہ بھی اس کی صلاحیت اور بے مثال ذکاوت و ذہانت کے معترف اور مدح خواں تھے، منتہی کی قوت حافظہ کا کمال یہ تھا کہ مشکل سے مشکل کتابوں اور انتہائی مفق اور پیچیدہ عبارتوں کو دو تین بار پڑھ کر از بر کر لیا کرتا تھا۔

متنبنی کا شعری مقام: متنبی کو اپنی قادر الکلامی، زبان و بیان کی شائستگی، تعبیرات و تشبیہات اور استعارات و کنایات کی برجستگی اور بے ساختگی کی بنا پر، سامعین و شائقین اور ماہرین زبان و ادب پر اثر انداز ہونے میں کامل دست گاہ حاصل تھی، وہ عشق و محبت کی راہوں کو ہموار کرنے میں منفرد اور جنگ و جدال کی تباہ کاریوں کی منظوم منظر کشی میں یکتا اور نمایاں تھا۔ اگر وہ خوش ہو کر کسی کی مدح سرائی کرتا، تو اپنے مدوح کو اوج ثریا پر پہنچا دیتا، لیکن جب کبیدہ دل ہو کر کسی کی بھوک کرنے پر آتا، تو اس انداز کی سب و شتم کرتا کہ اپنے مخالف کی شاہت و شخصیت سے آگے بڑھ کر، اس کے اہل خانہ اور اس کے حسب نسب کی بھی اچھی طرح خبر لیتا، اور قباحات و شاعت کی تمام حدوں کو پار کر جاتا تھا، جیسا کہ کافور کے ساتھ اس کے معاملات میں ان چیزوں کی صاف جھلک دکھائی دیتی ہے۔ متنبی اپنی انہی خصوصیات و امتیازات کے طفیل اپنے زمانے کے تمام شعراء و ادباء اور فصاحت و بلاغت کے حامل اہل علم اور علماء پر فائق تھا، ہر کوئی اس کا قدر داں اور اس کے کلام کو سننے کا متمنی اور مشتاق نظر آتا تھا؛ لیکن حرص و طمع کے پیش نظر، بادشاہوں اور فرماں رواؤں کے علاوہ، کسی اور کو وہ خاطر ہی میں نہیں لاتا تھا۔

متنبنی اور دعویٰ نبوت: ذہنی عروج و ارتقاء اور شعر و ادب میں پختگی اور مہارت کی بنا پر، متنبی بھی ایک مدت تک نبوت کا مدعی رہا، لوگوں کو الٹی سیدھی اور من گھڑت عربی عبارات سنا کر، انھیں قرآنی آیات کا نام دیتا اور ہر ممکن اپنے دعوے کی توسیع و ترویج اور اپنے مشن کو پائیدار اور مستحکم بنانے کے لیے کوشاں اور سرگرداں نظر آتا تھا۔ مگر جب اس فتنے کی شرانگیزی عام ہونے لگی اور بہت سے لوگوں کے گمراہ اور بے دین ہونے کا اندیشہ ہوا، تو والی حمص ”ابولؤلؤ“ نے متنبی کی اس شرارت پر روک لگائی اور اسے گرفتار کر کے جیل کی سلاخوں میں محبوس و مقید کر دیا۔ پھر ایک مدت کے بعد متنبی کی عقل ٹھکانہ پر آئی، اُسے اپنے کیے پر ندامت ہوئی، زبانی اور تحریری طور پر اس نے توبہ کی، تب جا کر اسے جیل سے رہائی ملی۔

شاہوں کے دربار میں متنبنی کی حاضری اور دنیا سے روانگی: ۳۳۷ھ

میں متنبی شاہ سیف الدولہ کے یہاں حاضر ہوا اور اپنے مدحیہ قصائد اور اپنی چابکدہ زبان کی بدولت اس نے امیر سیف الدولہ کے دل میں جگہ بنالی، حتیٰ کہ سیف الدولہ اس کا گرویدہ ہو گیا، اور انعامات و نوازشات کے علاوہ سالانہ تین ہزار اشرفیاں متنبی کے عیش و آرام کے لیے وقف کر دیا، متنبی بالکل بے پرواہ ہو کر عیش کو شکیں میں مست تھا، کہ اچانک کسی بات پر دونوں میں اُن بن ہو گئی، اور سیف الدولہ کو خیر آباد کہہ کر، ۳۳۶ھ میں متنبی شاہ مصر کا فور کے یہاں آ گیا، کافور نے اسے والی بنانے کا وعدہ کر لیا، متنبی اس وعدے سے بہت خوش ہوا اور کافور کی حیثیت سے بڑھ کر اس کی تعریف و توصیف کی؛ لیکن جب کافور

متنبنی کا شعری مقام: متنبی کو اپنی قادر الکلامی، زبان و بیان کی شائستگی، تعبیرات و تشبیہات اور استعارات و کنایات کی برجستگی اور بے ساختگی کی بنا پر، سامعین و شائقین اور ماہرین زبان و ادب پر اثر انداز ہونے میں کامل دست گاہ حاصل تھی، وہ عشق و محبت کی راہوں کو ہموار کرنے میں منفرد اور جنگ و جدال کی تباہ کاریوں کی منظوم منظر کشی میں یکتا اور نمایاں تھا۔ اگر وہ خوش ہو کر کسی کی مدح سرائی کرتا، تو اپنے مدوح کو اوج ثریا پر پہنچا دیتا، لیکن جب کبیدہ دل ہو کر کسی کی بھوک کرنے پر آتا، تو اس انداز کی سب و شتم کرتا کہ اپنے مخالف کی شاہت و شخصیت سے آگے بڑھ کر، اس کے اہل خانہ اور اس کے حسب نسب کی بھی اچھی طرح خبر لیتا، اور قباحات و شاعت کی تمام حدوں کو پار کر جاتا تھا، جیسا کہ کافور کے ساتھ اس کے معاملات میں ان چیزوں کی صاف جھلک دکھائی دیتی ہے۔ متنبی اپنی انہی خصوصیات و امتیازات کے طفیل اپنے زمانے کے تمام شعراء و ادباء اور فصاحت و بلاغت کے حامل اہل علم اور علماء پر فائق تھا، ہر کوئی اس کا قدر داں اور اس کے کلام کو سننے کا متمنی اور مشتاق نظر آتا تھا؛ لیکن حرص و طمع کے پیش نظر، بادشاہوں اور فرماں رواؤں کے علاوہ، کسی اور کو وہ خاطر ہی میں نہیں لاتا تھا۔

متنبنی اور دعویٰ نبوت: ذہنی عروج و ارتقاء اور شعر و ادب میں پختگی اور مہارت کی بنا پر، متنبی بھی ایک مدت تک نبوت کا مدعی رہا، لوگوں کو الٹی سیدھی اور من گھڑت عربی عبارات سنا کر، انھیں قرآنی آیات کا نام دیتا اور ہر ممکن اپنے دعوے کی توسیع و ترویج اور اپنے مشن کو پائیدار اور مستحکم بنانے کے لیے کوشاں اور سرگرداں نظر آتا تھا۔ مگر جب اس فتنے کی شرانگیزی عام ہونے لگی اور بہت سے لوگوں کے گمراہ اور بے دین ہونے کا اندیشہ ہوا، تو والی حمص ”ابولؤلؤ“ نے متنبی کی اس شرارت پر روک لگائی اور اسے گرفتار کر کے جیل کی سلاخوں میں محبوس و مقید کر دیا۔ پھر ایک مدت کے بعد متنبی کی عقل ٹھکانہ پر آئی، اُسے اپنے کیے پر ندامت ہوئی، زبانی اور تحریری طور پر اس نے توبہ کی، تب جا کر اسے جیل سے رہائی ملی۔

شاہوں کے دربار میں متنبنی کی حاضری اور دنیا سے روانگی: ۳۳۷ھ

میں متنبی شاہ سیف الدولہ کے یہاں حاضر ہوا اور اپنے مدحیہ قصائد اور اپنی چابکدہ زبان کی بدولت اس نے امیر سیف الدولہ کے دل میں جگہ بنالی، حتیٰ کہ سیف الدولہ اس کا گرویدہ ہو گیا، اور انعامات و نوازشات کے علاوہ سالانہ تین ہزار اشرفیاں متنبی کے عیش و آرام کے لیے وقف کر دیا، متنبی بالکل بے پرواہ ہو کر عیش کو شکی میں مست تھا، کہ اچانک کسی بات پر دونوں میں اُن بن ہو گئی، اور سیف الدولہ کو خیر آباد کہہ کر، ۳۳۶ھ میں متنبی شاہ مصر کا فور کے یہاں آ گیا، کافور نے اسے والی بنانے کا وعدہ کر لیا، متنبی اس وعدے سے بہت خوش ہوا اور کافور کی حیثیت سے بڑھ کر اس کی تعریف و توصیف کی؛ لیکن جب کافور

نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا، تو جل بھن کر متنبتی نے انتہائی ہنک آمیز لہجے میں کافور اور اس کے اہل خانہ کی ہجو کی، اور کافور کا در چھوڑ کر ۵۰ھ میں بغداد ہوتے ہوئے عضد الدولہ کے دربار میں پہنچا، عضد الدولہ نے اس کا پر جوش خیر مقدم کیا اور پہنچتے ہی اس نے متنبتی کو ۳ ہزار دینار، ساز و سامان سے لیس ۳۰۰ روپے گھوڑے اور بہت سے گراں قیمت جوڑے ہدیہ کیے، لیکن متنبتی کا خلوص اور اس کی حقیقی چاہٹ معلوم کرنے کے لیے، عضد الدولہ نے اپنے کسی آدمی کے ذریعے اپنی اور سیف الدولہ کی بخششوں کا موازنہ کرایا، متنبتی چرب زبان اور ناشکرا تھا ہی؛ اس لیے انجام سوچے بغیر فوراً اس نے جواب دیا، کہ اگرچہ عضد الدولہ نے میرا بہت اعزاز و اکرام کیا ہے، مگر اس میں تکلف اور ریاکاری معلوم ہوتی ہے، جب کہ سیف الدولہ خوش ہو کر دل سے نوازتا تھا اور اس کی بخششوں میں خلوص کا اثر نمایاں رہتا تھا۔ متنبتی کی یہ بات عضد الدولہ کے دل پر اثر کر گئی اور اسے اتنی بری لگی، کہ جب متنبتی وہاں سے نکلا تو اس نے فاتک بن ابو جہل اسدی کی قیادت میں، بنوضبہ کے کچھ لوگوں کو متنبتی کا کام تمام کرنے کے لیے، اس کے پیچھے روانہ کر دیا، بغداد کے قریب ان لوگوں نے متنبتی کا محاصرہ کر لیا اور آپس میں گھمسان جاری ہو گیا، متنبتی شکست کے خوف سے بھاگنے لگا، مگر اس کے غلام نے، اسی کے ایک شعر کا حوالہ دیتے ہوئے، اسے میدان چھوڑ کر بھاگنے پر عار دلائی، اس پر متنبتی نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور دوبارہ مڈ بھڑ کرنے کے لیے عزم و حوصلے کو اکٹھا کیا، مگر ناکام رہا، نتیجہ ۲۸ رمضان ۳۵۴ھ کو متنبتی نے اس دنیا سے رخت سفر باندھ ہی لیا۔

ضروری وضاحت

- ”التقدیم الأدبی“ کے جملہ قارئین کو اطلاع دی جاتی ہے، کہ اختصار کے پیش نظر ”ترکیب“ میں طوالت تحریر سے بچتے ہوئے درج ذیل ترکیبی محاورات کا استعمال کیا گیا ہے۔
- (۱) مرکب عاطفی: سے معطوف علیہ معطوف کی ترکیب ہے۔
 - (۲) مرکب توصیفی: سے موصوف صفت کی ترکیب ہے۔
 - (۳) مرکب اضافی، ترکیب اضافی یا بعد الاضافت سے مراد مضاف مضاف الیہ کی ترکیب ہے۔
 - (۴) ظرف مستقر: سے مراد وہ ظرف ہے، جس کا متعلق لفظوں میں مذکور نہ ہو۔



بسم الله الرحمن الرحيم

من قافية الحمزة

وَقَالَ وَقَدْ أَمَرَهُ سَيْفُ الدَّوْلَةِ بِإِجَازَتِ

أَبِيَاتِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبِ

سیف الدولہ کی طرف سے، محمد بن کاتب کے چند اشعار
کی تضمین کے حکم پر منتہی نے درج ذیل اشعار کہے۔

أُولَاهَا: يَا لَأَيْمَى كُفِّ الْمَلَامَ عَنِ الَّذِي | أَضْنَاهُ طُولُ سَقَامِهِ وَشَقَائِهِ

ترکیب: یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل کے، لائمی، مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، حرف ندائے مفعول بہ سے مل کر جملہ نداء، کف فعل بافاعل، الملام مفعول بہ، عن حرف جر، الذی اسم موصول، أضنا فعل، ہ مفعول بہ، طول سقامہ پیہم اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، شقائہ مرکب اضافی کے بعد معطوف، پھر یہ فاعل ہوا اضنی فعل کا، اور جملہ فعلیہ خبر ہو کر، الذی کا صلہ ہے، موصول صلہ مل کر عن کا مجرور، جار مجرور کف فعل کے متعلق اور پورا جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جملہ ندا کا جواب، ندا اور جواب ندا کے بعد جملہ ندائیہ ہے۔

حل لغات: لائمی، صیغہ اسم فاعل، بمعنی ملامت کرنے والا، لام (ن) لوماً وملامة، ملامت کرنا، لائمی کی جمع لوام اور لوم آتی ہے، کف، صیغہ امر حاضر، كَفَّ عَنْ شَيْءٍ، (ن) كَفًّا کسی چیز سے روکنا، باز رہنا، كَفَّ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ، کسی کو کسی چیز سے روکنا، الملام، مصدر ميمي (ن) بمعنی ملامت، اضنی، (افعال) لاغر کرنا، کم زور کرنا، ضنی (س) دبلہ ہونا، طول لسانی، طال (ن) طولاً لسا ہونا، دراز ہونا، سقام، بیماری، جمع أسقام، سَقِمَ (س) سقما وسقاماً، بیمار ہونا، شقاء بدبختی، بد نصیبی، شقی، (س) شقاوۃ، بد بخت ہونا، بد قسمت ہونا۔

ترجمہ: اے مجھے ملامت کرنے والے، اُس شخص کو ملامت نہ کر، جسے بیماری کی طوالت اور حرماں نصیبی کی درازی نے لاغر کر دیا ہے۔

مطلب: شاعر اپنے ملامت گر سے ناصحانہ انداز میں یہ درخواست کر رہا ہے کہ میں تو پہلے

ہی سے محبوب کے فراق اور اس کے وصال کے جستجو میں مدت دراز سے دھکے کھا کر انتہائی نحیف و ناتواں ہو چکا ہوں، اب تمہیں اپنی سرزنش سے میرے لیے مزید الجھنیں نہ پیدا کرنی چاہئیں۔

عَذْلُ الْعَوَازِلِ حَوْلَ قَلْبِي التَّائِبِ (۱) وَهُوَ الْأَحِبَّةُ مِنْهُ فِي سَوْدَائِهِ

ترکیب: عذل العواذل مرکب اضافی کے بعد مبتداء، حول مضاف، قلبی ترکیب اضافی کے بعد موصوف، التائہ صفت، پھر حول کا مضاف الیہ ہو کر خبر، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، و مستانفہ، ہوی الاحبة مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتداء، منہ جار مجرور ظرف مستقر، فی حرف جر، سودائہ، ترکیب اضافی کے بعد فی کا مجرور ہو کر یہ بھی ظرف مستقر ہے پھر منہ اور فی سودائہ دونوں کان فعل محذوف کے متعلق کائن اپنے متعلقات سے مل کر خبر ہوا ہوی الاحبة مبتداء کا، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عذل (ن) عذلاً ملامت کرنا، العواذل واحدها عاذلة، مونث، بمعنی ملامت کرنے والی، قلبی، قلب جمع قلوب، دل، التائہ اسم فاعل تاه (ض) تَبَّهَا وَتَبَّهَا، حیران و سرگرداں رہنا، ہوی مصدر هَوَى (س) هَوَى وَهُوِيًا، محبت کرنا، احبة واحد، حبیب، دوست، محبوب، حب (ض) حبا محبت کرنا، سوداء، اسود کا مونث، دل کے اندر کا سیاہ نقطہ، یہ کنایہ ہے دل کی گہرائی سے۔

ترجمہ: ملامت گر خواتین کی ملامت، میرے دل حیراں کے ارد گرد ہے، اور احباب کی محبت دل کی گہرائی میں ہے۔

مطلب: یہ ہے کہ دوستوں کی محبت دل کے نہا خانوں میں پیوست ہو چکی ہے، دروازہ دل بند ہونے کی وجہ سے ملائیں ادھر ادھر ہاتھ پیر مار کر رخصت ہو جاتی ہیں، کتنی بھی سخت ملامت ہو، نہ تو وہ دل پر اثر کرتی ہے، اور نہ ہی اس سے دوستوں کی محبت پر کوئی فرق پڑتا ہے۔

يَشْكُو الْمَلَامُ إِلَى اللّٰوَائِمِ حَرَّةً (۲) وَيَصُدُّ حِينَ يَلْمُنْ عَنْ بُرْحَانِهِ

ترکیب: يشكو فعل، الملام فاعل، إلى اللوائم جار مجرور ہو کر يشكو کے متعلق، حرہ ترکیب اضافی کے بعد يشكو کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، يصد فعل با فاعل، حين يلمن مضاف، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، پھر مفعول فیہ ہوا يصد فعل کا، عن حرف جر، برحانہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر يصد فعل کے متعلق ہے اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يشكو فعل مضارع شکى (ن) شکایۃ، شکایت کرنا، اللوائم واحدها لائمة، ملامت کنندہ خواتین، حر، تپش، حرارت، گرمی، جمع حرود، يصد، صدّ (ن)

صدأ و صدودا، منہ پھیرنا، اعراض کرنا، برحاء بروزن شعراء، بمعنی شدت حرارت۔
ترجمہ: ملامت، ملامت کرنے والیوں سے حرارتِ نفس کی شکایت کرتی ہے، اور جب ملامت کرنے والیاں ملامت کرتی ہیں، تو وہ تپشِ قلب سے اعراض کرتی ہے۔
مطلب: عاشق کے دل میں آتشِ عشق اس قدر فروزاں ہے کہ جب بھی ملامتیں وہاں اپنا جال بچھا کر، شمعِ عشق کو بجھانا چاہتی ہیں، تو شدتِ عشق کی تپش کو دیکھ کر اپنا دامن بچائے ہوئے بھاگ کھڑی ہوتی ہیں، اور ملامت کنندہ خواتین سے اپنی نامرادی کا قصہ بیان کرتی ہیں۔

وَبِمُهْجَتِي يَا عَاذِلِي الْمَلِكُ الَّذِي (۳) اُسْخَطْتُ اَعْدَلَ مِنْكَ فِي اِرْضَائِهِ

ترکیب: و مستانفہ، ب حرف جر، مہجتي ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر أفدي فعل محذوف کے متعلق، اور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم، یا حرف نداء، عاذلی مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ یا ندائیہ کا، یہ جملہ نداء ہے، الملک موصوف، الذي اسم موصول، اُسْخَطْتُ فعل بافاعل، اَعْدَلَ اسم تفضیل، مِنْكَ جار مجرور ہو کر اَعْدَلَ کے متعلق، اَعْدَلَ اپنے متعلق سے مل کر مفعول بہ ہے اُسْخَطْتُ فعل کا، فی حرف جر، اِرْضَائِهِ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر اُسْخَطْتُ کے متعلق، فعل مع اپنے لوازمات کے جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر الذي کا صلہ، موصول صلہ مل کر موصوف الملک کی صفت ہے پھر جواب نداء ہو کر مبتدا مؤخر ہے، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مہجۃ، بمعنی روح، خونِ دل، جمع مُهْج، عاذل، ملامت گر، (ج) عُدْل وُعْدَال، وُعَاذِلُون، الملک، جمع ملوک بادشاہ، فرماں روا، مراد سیف الدولۃ، اُسْخَطْتُ، (افعال) ناراض کرنا، اَعْدَلَ اسم تفضیل بمعنی دوسرے کے بالمقابل زیادہ ملامت کرنے والا، اِرْضَاء (افعال) راضی کرنا، خوش کرنا۔

ترجمہ: اے میرے ملامت گر، میری جان اس بادشاہ پر قربان ہے، جسے راضی کرنے کے لیے میں نے تجھ سے بڑے ملامت گر کو ناراض کر دیا ہے۔

مطلب: کہنا یہ چاہ رہا ہے کہ سیف الدولۃ کی رضا اور اس کی خوشی کی خاطر میں نے ہر طرح کی سرزنش برداشت کی ہے، اور تم سے بڑے بہت سے ملامت کرنے والوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا، تو تمہاری ملامت سے تنگ آ کر میں امیر سیف الدولۃ پر اپنی فداکاری اور جاں نثاری یوں کر ترک کر سکتا ہوں۔

إِنْ كَانَ قَدْ مَلَكَ الْقُلُوبَ فَلِإِنَّهُ (۴) مَلَكَ الزَّمَانَ بِأَرْضِهِ وَسَمَائِهِ

ترکیب: اِنْ شرطیہ، کان فعل ناقص، هو کی ضمیر اس کا اسم، قد برائے تحقیق، ملک فعل

بافاعل، القلوب مفعول بہ، جملہ خبریہ ہو کر کان کی خبر، پھر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اور اس کی جزا محذوف ہے، ”فلا عجب فی ذالک“ یہ تقدیری عبارت اس کی جزا ہے، جملہ شرطیہ ہے، ف تعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، ملک فعل بافاعل الزمان ذوالحال، ب حرف جر ارضہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، وعاطفہ، سمائہ مرکب اضافی کے بعد معطوف ہو کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، پھر مفعول بہ ملک کا جملہ خبریہ ہو کر ان کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

نوٹ: (الزمان ذوالحال ماننے کی صورت میں مسکوبا مقدر ماننا پڑے گا) (ای مسکوبا بأرضہ وسمائہ)

حل لغات: ملک (ض) ملکاً مالک ہونا، الزمان، زمانہ جمع أزمانہ، أرض، زمین جمع أراضي وأرضون وأرضین، سماء، آسمان جمع سماوات.

ترجمہ: اگر سیف الدولہ دلوں کا مالک ہو چکا ہے، تو یہ چنداں جائے تعجب نہیں؛ اس لیے کہ وہ تو زمین و آسمان کے ساتھ زمانے کا مالک ہے۔

مطلب: یعنی اگر سیف الدولہ لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کر رہا ہے، تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، آپ یہ تو دیکھئے کہ سارا زمانہ یہاں تک کہ زمین و آسمان اور ان میں موجود تمام چیزیں اس کی ماتحتی میں ہیں اور کوئی بھی اس کی قیادت و سیادت میں لب کشائی کی جرأت نہیں کر رہا ہے۔

الشَّمْسُ مِنْ حُسَادِهِ وَالنَّصْرُ مِنْ	(۵)	قَرْنَائِهِ وَالسَّيْفُ مِنْ أَسْمَائِهِ
---	-----	--

ترکیب: الشمس مبتداء، من حرف جر، حسادہ ترکیب اضافی کے بعد مجرور، جار مجرور ظرف و مستقر ہو کر خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: الشمس سورج، جمع شمس، حَسَاد واحد حاسد، حَسَد (ض) حسداً جلا، حسد کرنا، قَرْنَاء، واحد قرین بمعنی ساتھی، دوست، ہم نشین، السیف تلوار، جمع أسیاف و سیوف، أسماء، واحد اسم بمعنی نام۔

ترجمہ: آفتاب ممدوح کے حاسدین میں ہے، اور فتح مندی اُن کے ہم نشینوں میں ہے، اور تلوار اُن کے ناموں میں ہے۔

مطلب: یہ ہے کہ اگرچہ ساری دنیا سورج سے استفادہ کرتی ہے؛ لیکن سیف الدولہ کا فیض اور اس کی کرم گستری سورج سے بھی بڑھ کر ہے اور لوگ آفتاب آسمان سے زیادہ ماہتاب ارض (سیف الدولہ) کا گن گاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ سورج کو ممدوح سے حسد ہے، سونے پہ سہاگایہ ہے کہ فتح مندی

بھی بادشاہ کے ہم رکاب رہتی ہے، اور تلوار کا کیا پوچھنا؟ ہم نام ہونے کی وجہ سے ممدوح ہمیشہ اسے لہراتے ہوئے برسرِ پیکار نظر آتے ہیں۔

أَيْنَ الثَّلَاثَةِ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالِهِ (۶) مِنْ حُسْنِهِ وَإِبَائِهِ وَمَضَائِهِ

ترکیب: اَین ظریفہ، الثلاثة یہ فاعل ہے تقع فعل محذوف کا، من حرف جر، ثلاث خلالہ پیہم اضافتوں کے بعد مبدل منہ، من حرف جر، حسنه ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، وعاطفہ إباءہ اور مضائہ دونوں ترکیب اضافی کے بعد معطوف ہیں، معطوف علیہ معطوفات کے ساتھ من کا مجرور ہو کر ظرف متقرر کے بعد بدل پھر مجرور ہے، من اول کے لیے اس کے بعد تقع فعل محذوف کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: خلال، واحد خَلَّةً بمعنی خوبی، خصلت، عادت، إباء مصدر أْبَى، إباءاً (ف) انکار کرنا، خود دار ہونا، حسن، خوب صورتی، حُسْن (ک) حُسْنًا، عمدہ ہونا، اچھا ہونا، مضاء مصدر، پورا کرنا، کر گزرنا، (ض) السيف، تلوار کا کارگر ہونا۔

ترجمہ: اِن تینوں چیزوں (سورج، مدد، تلوار) کو ممدوح کی تینوں خوبیوں سے کیا نسبت ہے، یعنی اُن کی عمدگی، اُن کی خودداری اور اُن کی کارگزاری سے۔

مطلب: یعنی سورج، مدد اور تلوار، سیف الدولہ کی تینوں خصلتوں کے ہم پلہ کبھی بھی نہیں ہو سکتیں، اس کے حسن کے سامنے آفتاب کی عمدگی بچ ہے، وہ اتنا خود کفیل اور خود دار ہے کہ نصرت کو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیتا، اور مشیت و ارادے کا اتنا پکا ہے کہ جو بھی سوچتا ہے کہ گزرتا ہے، اس کی اس صفت کے مقابلے تلوار کی تیزی بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

مَضَتْ الدُّهُورُ وَمَا أَتَيْنَ بِمِثْلِهِ (۷) وَلَقَدْ أَتَى فَعَجَزَنْ عَنْ نُظْرَانِهِ

ترکیب: مضت فعل، الدهور ذوالحال، و حالیه، ما نافیہ، اتین فعل بافاعل، ب حرف جر، مثله مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر اتین کے متعلق، پھر جملہ فعلیہ ہو کر حال، اس کے بعد مضت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و قسمیہ، جملہ قسم محذوف ہے (ای اقسام باللہ) لقد برائے تحقیق، اتی فعل، هو اس کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، عجزن فعل، هن ضمیر فاعل، عن حرف جر، نظرائہ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر عجزن کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف کے ساتھ مل کر جواب قسم، جملہ قسم محذوف کے لیے اور جملہ قسمیہ ہے۔

حل لغات: مضت، مضى (ض) مضیا، گزرنا، الدهور، زمانہ، واحد دهر، اتی

(ض) ایتاناً ، آنا، مثل بمعنی نظیر، ہم مثل جمع امثال، عجزن، عجز (ض) عجزاً عاجز ہونا، بے بس ہونا، نظراء واحد نظیر ہم شکل، مشابہ، ہم رتبہ۔

ترجمہ: زمانے گزرتے رہے اور بادشاہ کی نظیر نہ لاسکے، اور اب جو بادشاہ آیا ہے، تو زمانے اس کی مثال لانے سے قاصر ہیں۔

مطلب: یہ ہے کہ زمانہ ہائے گزشتہ میں بھی سیف الدولہ کی کہیں کوئی نظیر نہیں ملتی، اور دور حاضر میں بھی کوئی اس کا ہم رتبہ اور ہم پلہ نہیں ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مدوح فقید المثال پیدا ہوا ہے۔

واستزاده سيف الدولة فقال أيضا سيف الدولة کی مزید فرمائش پر، متنبتی نے درج ذیل اشعار بھی کہے

الْقَلْبُ أَعْلَمُ يَا عَذُولُ بِدَائِهِ (۱) وَأَحَقُّ مِنْكَ بِجَفْنِهِ وَبِمَائِهِ

ترکیب: القلب مبتداء، أعلم اسم تفضیل، ب حرف جر، دائہ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر أعلم کا متعلق، پھر معطوف علیہ، یا حرف نداء، عذول صیغہ مبالغہ، بدائہ اضافت کے بعد جار مجرور ہو کر عذول کے متعلق، پھر منادی ہوایا ندا کا اور جملہ ندا ہے، و عاطفہ، أحق اسم تفضیل، منك جار مجرور اسی کے متعلق، بجفنه اضافت کے بعد جار مجرور ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، بمائه بھی بعد الاضافت مجرور ہو کر معطوف، پھر احق کے متعلق ہو کر أعلم کا معطوف، یہ سب مل ملا کر خبر القلب مبتدا کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب ندا اور جملہ ندا ہے۔

حل لغات: أعلم اسم تفضیل بمعنی زیادہ جاننے والا، عَلِمَ (س) جانا، عذول صیغہ مبالغہ بمعنی بہت زیادہ ملامت کرنے والا، عذل (ن) ملامت کرنا، داء بیماری جمع أدواء ، دَوَى (س) بیمار ہونا، أحق اسم تفضیل بمعنی زیادہ مستحق، حق (ض) حقا، الامر ثابت ہونا، جفن پلک جمع جفون وجفان، ماء پانی مراد آنسو، جمع میاء وأمواء .

ترجمہ: اے بڑے ملامت گر، دل اپنی بیماری سے تمہاری بہ نسبت زیادہ واقف ہے، اور اپنی پلکوں اور اس کے پانی کا تم سے زیادہ حق دار ہے۔

مطلب: چوں کہ ملامت کرنے والا عاشق کو رونے اور آنسو بہانے سے روکنا چاہتا ہے، اور عاشق کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کے دل کو مرض کی کون سی دیمک کھا رہی ہے، اور اس بیماری کا صحیح علاج کیا ہے؟ یعنی رونا ہی اس کے مرض کا علاج ہے اور آنسو ہی اس کے غم کو ہلکا کر سکتے ہیں؛ اس لیے

عاشق آنسوؤں کو پسند کر کے، اپنے ملامت گر کو یہ بتا دینا چاہتا ہے، کہ مبتلائے مرض کو تمہاری بہ نسبت اپنی بیماری اور اس کی شفا کا زیادہ علم ہے۔

فَوَمَنْ أَحَبُّ لَأَعْصِيَنَّكَ فِي الْهَوَىٰ (۲) قَسَمًا بِهِ وَبِحُسْنِهِ وَبَهَانِهِ

ترکیب: ف عاطفہ، و حرف جر قسمیہ، من موصولہ، احب فعل ضمیر انا کی فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہونے کے بعد مجرور ہو کر اقسام فعل محذوف کے متعلق ہے، قسما مصدر، بہ اسی کے متعلق، و عاطفہ، ب حرف جر، بحسنہ و بہانہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور قسما کے متعلق، قسماً اپنے متعلقات کے ساتھ اقسام فعل محذوف کا مفعول مطلق اور جملہ قسم، ل برائے تاکید، اعصین فعل فاعل، ل مفعول بہ، فی الهوی اعصین کا متعلق، یہ سب جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم اور جملہ قسمیہ ہے۔

حل لغات: احب (انعال) احباً محبت کرنا، چاہنا، اعصین واحد متکلم عصی (ض) عصیا و عصيانا و معصية نافرمانی کرنا، بھاء (س ک ن) خوب رو ہونا، واضح رہے کہ (بھاء میں ب حرف جر نہیں ہے، بلکہ ب سے مراد بشخصہ ہے، یعنی خاص طرح کا حسن۔

ترجمہ: میرے محبوب کی قسم، محبت کے سلسلے میں، میں تمہاری بات نہیں مانوں گا، اس کی ذات کی قسم، اس کے حسن و جمال اور اس کے رونق رو کی قسم۔

مطلب: شاعر کو اپنے محبوب سے اس درجہ عشق و محبت ہے کہ محبوب کی ذات، اس کے حسن و جمال اور اس تابانی و جلوہ سامانی کی قسم کھا کر کہتا ہے، کہ محبت کے حوالے سے وہ کسی کی بھی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہے، خواہ اچھی بات ہو یا بُری، ناصح کی طرف سے ہو یا بدخواہ کی، بہر صورت محبت کے نام پر اُسے کسی بھی طرح کا کوئی سمجھوتہ منظور نہیں ہے۔

أَحِبُّهُ وَأَحِبُّ فِيهِ مَلَامَةً (۳) إِنَّ الْمَلَامَةَ فِيهِ مِنْ أَعْدَائِهِ

ترکیب: اہمزہ استفہام برائے انکار، احب فعل با فاعل، ہ ضمیر اس کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، احب فعل با فاعل فیہ جار مجرور اسی کے متعلق، ملامۃ مفعول بہ احب کا، جملہ ہو کر معطوف اور جملہ معطوفہ ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، الملامۃ اس کا اسم، فیہ جار مجرور ہو کر الملامۃ کے متعلق، من أعدائه بعد الاضافت جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أعداء، عدو کی جمع بمعنی دشمن، بقیۃ الفاظ کی تحقیق گذر چکی ہے۔

ترجمہ: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں محبوب سے محبت بھی کروں، اور اس کے تعلق سے ملامت کو بھی روارکھوں، یقیناً محبوب کے سلسلے میں ملامت، اس کے دشمنوں میں سے ہے۔

مطلب: شاعر اپنی محبت کا کمال اور اپنی چاہت کا اخلاص بیان کر رہا ہے، کہ اُس کی محبت اور اپنے محبوب پر اس کی فدائیت میں کسی طرح کی کوئی آمیزش نہیں ہے، بلکہ اس کا عشق اس درجہ گہرا اور اس کی عقیدت اتنی پختہ ہے کہ اس میں کسی بھی چیز کے لیے پر مارنے کی گنجائش نہیں ہے۔

عَجَبَ الْوُشَاةُ مِنَ اللَّحَاةِ وَقَوْلِهِمْ (۴) ادْعُ مَا نَرَاكَ ضَعُفْتَ عَنْ إِخْفَائِهِ

ترکیب: عجب فعل، الوشاة فاعل، من حرف جر، اللحاة معطوف علیہ، و عاطفہ، قولہم مضاف مضاف الیہ ہو کر جملہ قول، دع فعل، انت ضمیر فاعل، ما اسم موصول نری فعل بافاعل، ك مفعول بہ پھر جملہ خبریہ ہو کر صلہ اس کے بعد دع کا مفعول بہ اور یہ جملہ انشائیہ ہو کر قول کا مقولہ، پھر اللحاة کا معطوف ہو کر مجرور اور اس کے بعد عجب فعل کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ضعف فعل بافاعل، عن إخفائه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر ضعف کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عجب (س) تعجب کرنا، حیرت کا اظہار کرنا، الوشاة، واش کی جمع بمعنی چغل خور، اللحاة، لاح کی جمع بمعنی ملامت گر، دع فعل امر (ف) بمعنی چھوڑنا، ترک کرنا، نری، رای (ف) رویہ دیکھنا، خیال کرنا، ضعف، ضَعْف (ک) ضعفاً کم زور ہونا، بے بس ہونا، إخفاء مصدر، أخفی (انعال) إخفاء اچھپانا، پوشیدہ رکھنا۔

ترجمہ: چغل خوروں کو ملامت گروں پر اور اُن کی اس بات پر حیرت ہے، کہ جس چیز کو ہم تمہارے اندر دیکھ رہے ہیں، اس سے باز آ جاؤ، اس کا پوشیدہ رکھنا تمہارے بس میں نہیں ہے۔

مطلب: ملامت کنندہ لوگ عاشق کی لاغری اور اس کی کم زوری کو دیکھتے ہوئے، اُسے ترک محبت کا مشورہ دے رہے ہیں، اور ناصحانہ انداز میں اس سے کہہ رہے ہیں، کہ تم مرض عشق کو کسی بھی حال میں پوشیدہ نہیں رکھ سکتے ہو؛ اس لیے اس بیماری سے کنارہ کشی ہی میں تمہاری عافیت ہے، لیکن رقیبوں کو تعجب ہے کہ وہ ایسا موثر مشورہ کیوں دے رہے ہیں، جب کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ محبت ایسی بلا ہے اس کا چھوڑنا تو دور کی بات ہے، انسان اس کے چھپانے پر بھی قادر نہیں ہوتا۔

مَا الْخِلُّ إِلَّا مَنْ أَوْدُ بِقَلْبِهِ (۵) وَأَرَى بِطَرْفٍ لَا يَرَى بِسِوَائِهِ

ترکیب: ما نافیہ مشابہ بلیس، الخل اس کا اسم، إلا حصریہ برائے تفریق، من اسم موصول،

اود فعل بافاعل، بقلبه مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر اود کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، اری فعل بافاعل، ب حرف جر، طرف موصوف، لایری فعل بافاعل، بسوائہ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر لایری کے متعلق، پھر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، اس کے بعد مجرور اور اری کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، پھر صلہ اور اس کے بعد ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الخل، جگری دوست، حقیقی دوست، جمع اخلاص، إلا بمعنی إنما، اود، و د (س) دل سے چاہنا، طرف کسی چیز کا کنارہ مراد آنکھ، جمع اطراف، بسواء بمعنی غیر۔

ترجمہ: حقیقی دوست تو وہی ہے، جس کے دل سے میں محبت کروں، اور ایک ایسی نگاہ سے دیکھوں کہ وہ بھی اسی سے دیکھتا ہو۔ (یا جس کے علاوہ سے وہ نہیں دیکھتا)

مطلب: عشق کی راہ میں ملامت اور لوگوں کی نصیحتیں سن کر شاعر کے کان پک گئے تھے، چناں چہ مجبور ہو کر، اس نے حقیقی محبوب کی منظر کشی کی اور اس کی صحیح تصویر پیش کرتے ہوئے یہ اعلان کر دیا کہ اپنے محبوب سے مجھے اتنا دلہانہ لگاؤ ہے کہ جو کچھ وہ محسوس کرتا ہے میں بھی وہی سب محسوس کرتا ہوں، یہاں تک ہمارے مشاہدات و خیالات میں بھی یگانگت اور یکسانیت ہے، اسی کا نام دوستی ہے اور یہی محبت کی معراج ہے۔

إِنَّ الْمُعِينَ عَلَى الصَّبَابَةِ بِالْأَسَى (۶) أُولَى بِرَحْمَةِ رَبِّهَا وَإِخَانِهِ

ترکیب: ان حرف مشبہ بالفعل، المعین اس کا اسم، علی الصبابة اور بالاسی دونوں جار مجرور کے بعد المعین کے متعلق، اولى اسم تفصیل ب حرف جر رحمة ربها اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، إخوانہ ترکیب اضافی کے ساتھ معطوف ہو کر ب کا مجرور اور پھر اسم تفصیل کے متعلق ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: المعین اسم فاعل، أعان (افعال) إعانة مدد کرنا، الصبابة، بمعنی عشق، وارنگی، صب (س) باحد، کسی پر عاشق ہونا، الأسى، مصدر أسی (س) اسی غم خواری کرنا، غم گین ہونا، اولى بمعنی أحق زیادہ حق دار، رحمة مصدر، رَجَمَ (س) رحمة و مرحمة، مہربان ہونا، نرم دل ہونا، رب یہاں صاحب کے معنی میں ہے، جمع أرباب و ربوب، إخوان، بھائی چارگی، برادرانہ تعلق۔ (مفاعلات)

ترجمہ: عشق کے سلسلے میں، غم کے ذریعے مدد کرنے والے کے لیے، عاشق پر رحم کھا کر، اس کے ساتھ اخوت کا معاملہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

مطلب: یعنی اگر واقعی کسی کو عاشق سے دلی ہم دردی اور قلبی لگاؤ ہے، تو اسے ہمدردانہ سے تسلی اور بناوٹی آنسو سے تشفی دینے سے کلی اجتناب کرنا چاہئے، اور کوشش یہ رہے کہ مریضِ عشق کے غم میں شرکت کرے، اور اس طرح کی ہم دردی بتائے کہ وہ بھی عاشق کا ہم سفر اور اس کی راہِ محبت کا مسافر ہے، تاکہ عاشق کے دل سے اکیلے پن کا احساس ختم ہو جائے، اور اس طرح کا تازہ احساس پیدا ہو، کہ میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر راہ رو ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

مَيْلًا قَبْلَ الْعَذْلِ مِنْ أَسْقَامٍ (۷) وَتَرْفُقًا فَالَسَّمْعُ مِنْ أَعْضَائِهِ

ترکیب: مہلاً مصدر، اِمہل فعل محذوف کا مفعول مطلق ہو کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تعلیلیہ، اِنْ حرفِ مشبہ بالفعل، العذل اس کا اسم من اسقامہ، ترکیب اضافی کے بعد جارِ مجرور ہو کر ظرفِ مستقر اور اِنْ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و متانفہ ترفقاً فعل محذوف ترفُق کا مفعول مطلق ہے اور جملہ انشائیہ ہے، ف برائے تعلیل، السمع مبتدا، من اعضائه مرکب اضافی اور جارِ مجرور کے بعد ظرفِ مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مہلاً بمعنی اِمہل، مہل، (ف) مہلاً و مہلة، اطمینان سے کوئی کام کرنا، جلدی نہ کرنا، اسقام، سقوم کی جمع اور سقوم یہ سقم کی جمع ہے بمعنی بیماری، مراد مرضِ عشق، سَقَم (س) بیمار ہونا، ترفقاً بمعنی ترفُق (تفعل) نرمی برتنا، نرم دلی سے پیش آنا، السمع کان جمع، اُسماع، اعضاء واحد عضو بمعنی جز، بدن کا حصہ،

ترجمہ: جلدی نہ کرو؛ اس لیے کہ ملامت عاشق کی بیماریوں میں سے ہے، اور نرمی سے کام لو، کیوں کہ کان عاشق کے اعضاء میں سے ہیں۔

مطلب: شاعر ملامت گروں کو مخاطب بنا کر کہتا ہے، کہ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ تمہیں ملامت کرنے میں نیند کا سامرہ ملتا ہے؛ لیکن حال یہ ہے، کہ عاشق کی بے خوابی اور اس کی سرد آہوں نے تمہاری نیند کو سوں دور کر دی ہے، اور جب تم نیند جیسی لذیذ ترین چیز چھوڑ سکتے ہو، تو ترکِ ملامت میں کون سی پریشانی ہے، لہذا بہتر یہی ہے کہ تم عاشق کو اس کے حال پر چھوڑ کر، ملامت سے کنارہ کشی اختیار کرو، اور نیند جیسی مزے دار نعمت سے لطف اندوزی کرو۔

وَحَبَّ الْمَلَامَةِ فِي اللِّذَازَةِ كَأَكْرَى (۸) مَطْرُودَةٌ بِسُهَادِهِ وَبُكَائِهِ

ترکیب: و متانفہ، حب فعل امر انت ضمیمہ ناعل، السلامة مفعول بہ اول، فی اللذازة اور کالکری جارِ مجرور ہو کر حب کے متعلق، مطرودة اسم مفعول، ب حرفِ جر، سہادہ و بکائہ

ترکیب اضافی کے بعد محطوف علیہ محطوف ہو کر مجرور، پھر مطرودة کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ہب کا مفعول بیانی، اور جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

نوٹ: اس شعر میں الکری کو ذوالحال اور مطرودة کو حال بھی مان سکتے ہیں۔

حل لغات: ہب فعل امر بمعنی بلرھ، فرض کر لو، مان لو، اللذاذۃ مصدر لذ (س)، (ف) لذذا لذیذ ہوتا، خوش ذاتقت ہوتا، الکری لوگمرادیند، کری (س) کری ادگنا، مطرودة وحکامی ہوئی چیز، طرد (ن) طرداً ہگانا، دور کرنا، مہاد بے خوابی، مہد (س) مہدا ومہدا بیدار ہونا، کم ہونا، ہکاء مصدر ہکی (ض) بکاء اروننا، گریہ وزاری کر کے رونا۔

ترجمہ: مان لو کہ ملامت نیند ہی کی طرح لذیذ ہے، جو عاشق کی بے خوابی اور اس کے گریہ و زاری کی وجہ سے تم سے دور ہو چکی ہے۔

مطلب: شاعر ملامت گردوں کو مخاطب بنا کر کہتا ہے، کہ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ تمہیں ملامت کرنے میں نیند کا ساحر ملتا ہے؛ لیکن حال یہ ہے، کہ عاشق کی بے خوابی اور اس کی سرد آہوں نے تمہاری نیند کو دور کر دی ہے، اور جب تم نیند جیسی لذیذ ترین چیز چھوڑ سکتے ہو تو ترک ملامت میں کوئی پریشانی ہے۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ تم عاشق کو اس کے حال پر چھوڑ کر، ملامت سے کنارہ کشی اختیار کرو، اور نیند جیسی حرے دار نعمت سے لطف اندوزی کرو۔

لَا تَعْذِلِ الْمُشْتَاقَ فِي أَشْوَاقِهِ (۹) حَتَّى يَكُونَ حَشَاكَ فِي أَحْشَائِهِ

ترکیب: لا تعذل فعل باقاعل، المشتاق مفعول بہ، فی اشواقہ ترکیب اضافی اور جار مجرور کے بعد لا تعذل کا متعلق اول، حتی حرف جر، یكون فعل ناقص، حشاك بعد الاضاقۃ اس کا ام، فی احشائه ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر ظرف مستقر، پھر یكون کی خبر ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوتے ہوئے حتی کا مجرور کا اور پھر لا تعذل کا متعلق ثانی، اور جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

حل لغات: المشتاق خواہش مند مراد عاشق، اشتاق اشتیاق (افتعال) آرزو مند ہونا، لاشواق واحد شوق بمعنی رغبت، شوق، شاق احداً الی کذا (ن) کسی چیز کا شوق دلانا، الحشاء پیہل یا پسلیوں کے اندر کی چیز، جمع احشاء یہاں خیال دل مراد ہے، یعنی احساسات و جذبات۔

ترجمہ: ایک عاشق پر شوق کو، اس کے جذبات کے حوالے سے، اُس وقت تک ملامت نہ کرو، جب تک کہ تمہارے دل اس کے احساسات میں پگھلت نہ ہو جائے۔

مطلب: یعنی عاشق، سرشت میں، محبت والہ کی ہے شاعر پر خار و ادایاں طے کرتا ہے، نہ

جانے اُسے کن کن مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایسی صورت حال میں عاشق کا حال دل معلوم کئے بغیر، اس پر ملامت کی بارش کر کے اسے مورد الزام ٹھہرانا خلاف عقل ہے، کوئی ملامت گربھی اگر وادی عشق میں قدم رکھے گا، تو یقیناً اس پر بھی وہی گذرے گا، جس سے بتلائے عشق دو چار ہوا کرتے ہیں۔ مع
 نا تجربہ کاری سے زاہد کی ہیں یہ باتیں اس رنگ کو کیا جانے؟ پوچھو تو کبھی پی ہے

إِنَّ الْقَتِيلَ مُضْرَجًا بِدُمُوعِهِ (۱۰) مِثْلُ الْقَتِيلِ مُضْرَجًا بِدِمَائِهِ

ترکیب: إن حرف مشبہ بالفعل، القتل ذوالحال، مضرجا اسم مفعول، بدموعہ بعد الاضافت جار مجرور ہو کر مضرجا کے متعلق، پھر حال ہو کر إن کا اسم، مثل مضاف، القتل ذوالحال، مضرجا الخ پہلے والے مضرجا کی طرح ہو کر حال، پھر مثل کا مضاف الیہ ہو کر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: القتل علی وزن فعیل بمعنی مقتول، قتل (ن) قتلاً جان سے مارنا، مضرجا، ضرج (تفعیل) تضریجاً لت پت کرنا، آلودہ کرنا، دموع، واحد دمع آنسو، دمع (ف) دمعاً آنسو بہانا، دماء، واحد دم، خون۔

ترجمہ: بلاشبہ اپنے آنسوؤں میں شرابور ایک عاشق مقتول، اپنے خونوں میں لت پت ایک شہید کے مانند ہے۔

مطلب: شاعر نے مبالغہ آرائی کرتے ہوئے ایک عاشق کو انتہائی قابل رحم بتایا ہے، یعنی جس طرح ظلماً قتل کیا گیا شخص توجہ کا مستحق اور قابل رحم ہوا کرتا ہے، ٹھیک اسی طرح راہ محبت میں گریہ کننا عاشق بھی ہم دردی و غم خواری کا مستحق اور لائق رحم و کرم ہوتا ہے، اور یہ بات واضح ہے کہ شہید مظلوم کو کوئی برا بھلا نہیں کہتا، لہذا عاشق مجبور پر بھی ملامت و سرزنش کی بارش نہیں ہونی چاہئے۔

وَالْعِشْقُ كَالْمَعشُوقِ يَعْذِبُ قُرْبُهُ (۱۱) لِلْمُبْتَلَى وَيَنَالُ مِنْ حَوْبَائِهِ

ترکیب: و متانفہ، العشق مبتدا، کالمعشوق جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر اول، یعذب فعل، قربہ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، ل حرف جر، المبتلی ذوالحال، و حالیہ، ینال فعل بافاعل، من حرف جر، حوباءہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر ینال کے متعلق، پھر جملہ فعلیہ، اس کے بعد حال ہو کر ل کا مجرور، پھر یعذب کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر العشق مبتدا کی خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: العشق مصدر، عَشِقَ عِشْقًا (س) خوب محبت کرنا، یعذب، عَذَبَ

(ک) عذوبۂ شیریں ہونا، حلاوت سے پُر ہونا، قُرب مصدر، قُرب (ک) قُرباً نزدیک ہونا، قُرب ہونا، المبتلی اسم مفعول، ابتلی ابتلاء (انتعال) آزمائش میں ڈالنا، یہاں مبتلی سے مراد عاشق ہے، ینال، نال (س) نیلا پانا، حاصل کرنا، نال من کذا ضرر رساں ہونا، حوباء، نفس، جان، جمع حوباءات، حوباوات۔

ترجمہ: اور عشق معشوق ہی کی طرح ہے، جس کی نزدیکی بتلائے عشق کو شیریں محسوس ہوتی ہے، حالاں کہ وہ عاشق کے لیے جان لیوا ہوا کرتی ہے۔

مطلب: جس طرح محبوب کا قرب اور اس کا وصال، کسی عاشق کے لیے سامانِ مسرت فراہم کرتا ہے، اسی طرح نفسِ عشق میں بھی (ہر چند کہ وہ جان لیوا ہوا کرتا ہے) عاشق کو حلاوت و شیرینی محسوس ہوتی ہے، اور وہ عشق و وصال دونوں میں لذت و فرحت کا مزہ پا کر مگن اور مست رہتا ہے۔ اگرچہ عشق میں آفت بھی ہے بلا بھی ہے مگر برا نہیں یہ درد کچھ بھلا بھی ہے

لَوْ قُلْتُ لِلدَّنْفِ الْحَزِينَ فَدَيْتُهُ (۱۲) مِمَّا بِهِ لَا غَرْتُهُ بِفِدَائِهِ

ترکیب: لو حرف شرط، قلت فعل بافاعل، ل حرف جر، الدنف الحزین مرکب تو صغی ہو کر مجرور، پھر قلت کے متعلق اور جملہ فعلیہ ہو کر، قول، فدیت فعل بافاعل، ه مفعول بہ، مما بہ دونوں جار مجرور ہو کر فدیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ اس کے بعد شرط، ل تاکید، اغرت فعل مع فاعل، ه مفعول بہ، بفدائہ ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر اغرت کے متعلق، یہ سب جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: الدنف، دائمی مریض، لازوال مرض کا شکار، جمع أدناف و دناف، دَنَف (س) جاں بلب ہونا، پیہم بیمار رہنا، الحزین غمگین، جمع حزان، حزن (س) حزنًا غمگین ہونا، فدیت، فدی (ض) فداء قربان ہونا، جاں نثار ہونا، اغرت، اغار إغارة (افعال) غیرت دلانا، غیرت کا احساس دلانا، دوسرے لفظوں میں غیرت کو لالکارنا، فداء، فدیت کا مصدر ہے۔

ترجمہ: اگر تم کسی لازوال مرض والے عاشقِ غم گین سے یہ کہو، کہ جس مرض میں وہ مبتلا ہے اس کے حوالے سے میں اس پر قربان جاؤں، تو یقیناً تم اپنی اظہارِ فداکاری سے اسے غیرت میں مبتلا کر دو گے۔

مطلب: یعنی عاشق حقیقی کو یہ بھی گوارہ نہیں ہوتا، کہ کوئی اس کا شریکِ غم بنے! اس لیے کہ شرکتِ عاشق کی خودداری اور اس کی اعلیٰ ظرافت پر ایک داغ بن جاتی ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عاشق

کے اندر ضبطِ غم کی تاب نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ عشاق کسی بھی طرح کی شراکت کے لیے تیار نہیں ہوتے۔
شرکتِ غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری غیر کی ہو کے رہے یا وہبِ فرقت میری

وَقِيَ الْأَمِيرُ هَوَى الْعُيُونِ لِقَائِهِ (۱۳) مَا لَا يَزُولُ بِبَاسِهِ وَمَسْخَاةِ

ترکیب: وقی فعل مجہول، الأمير نائب فاعل، هوی العیون ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، هُ اس کا اسم، ما اسم موصول، لایزول فعل بافاعل، ب حرف جر، باسہ و مسخاۃ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور، پھر یزول کے متعلق، یہ سب جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، اس کے بعد ان کی خبر، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: وقی وقی وقایۃ (ض) بچانا، محفوظ رکھنا، الأمير سے مراد سیف الدولۃ ہے، جمع امراء بادشاہ، نواب، راجہ، عیون واحد عین نگاہ، آنکھ، یزول، زال (ن) زوالا ختم ہونا، باس دلیری، بہادری، بؤس (ک) باسا و باسۃ، طاقت ور ہونا، بہادر ہونا، مسخاء مصدر، مسخا (ن) مسخاء نخی ہونا، فراخ دل ہونا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ امیر سیف الدولۃ کو نگاہوں کے عشق سے محفوظ رکھے، کیوں کہ یہ ایسا مرض ہے، جو بادشاہ کی جواں مردی اور اُن کی کرم گسٹری سے ختم نہیں ہو سکتا۔

مطلب: شاعر نے اپنے ممدوح کے لیے، آنکھوں کے حسن اور نگاہوں کی سحر انگیزی سے محفوظ رہنے کی دعا کی ہے، اس لیے کہ یہ وہ لازوال بیماری ہے، جسے نہ تو کوئی طاقت ختم کر سکتی ہے، اور نہ ہی کسی کی جود و سخاوت اور فراخ دلی اس کی راہ میں حائل ہو سکتی ہے۔

يَسْتَأْسِرُ الْبَطْلَ الْكَمِيَّ بِنَظَرَةٍ (۱۴) وَيَحُولُ بَيْنَ فُؤَادِهِ وَعَزَائِهِ

ترکیب: يستأسر فعل بافاعل، البطل الکمی مرکب توصیفی کے بعد مفعول بہ، بنظرۃ جار مجرور ہو کر يستأسر کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، يحول فعل بافاعل، بین مضاف فؤادہ و عزائہ ترکیب اضافی اور معطوف علیہ معطوف ہو کر بین کا مضاف الیہ، پھر مفعول فیہ يحول کا، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يستأسر، استأسرا استیساراً (استفعال) قیدی بنالیتا، البطل بہادر، دلیر، بید، جمع أبطال، بطل بطلۃ (ک) بہادر ہونا، الکمی، اتمہیار بند، مسلح بہادر، زرہ پوش جمع کُماء و اکماء، کمی (ض) کما مسلح ہونا، زرہ پہنا، نظرۃ نگاہ، نظر، (ن) دیکھنا، يحول حال (ن) حوالاً حائل ہونا، رکاوٹ بننا، فؤاد دل جمع الحندۃ، عزاء مصدر عزاء (ن) عزاء صبر کرنا، تسل پانا۔

ترجمہ: نگاہوں کا عشق مسلح بہادر کو ایک ہی نگاہ میں قیدی بنا لیتا ہے، اس کے دل، اور اس کے صبر و قرار کے بچ حائل ہو جاتا ہے۔

مطلب: شاعر نگاہ حسن کی اثر انگیزی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اس کا وار اتنا خطرناک اور کاری ہوتا ہے، کہ بڑے سے بڑے طاقت ور، یہاں تک کہ مسلح بہادر کو بھی زخمی دل بنا دیتا ہے، ہر چند کہ زرہ پوش جواں مرد کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی؛ لیکن حسین آنکھوں کی جادوگری کے سامنے وہ بھی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا صبر و سکون غارت ہو جاتا ہے، اور اضطراب و بے چینی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

إِنِّي دَعَوْتُكَ لِلنَّوَابِ دَعْوَةً (۱۵) لَمْ يَدْعَ سَامِعُهَا إِلَى أَكْفَائِهِ

ترکیب: ان حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، دعوت فعل بافاعل، ك مفعول پہ، للنواب جار مجرور ہو کر دعوت کے متعلق، دعوة موصوف، لم يدع فعل، سامعها مرکب اضافی کے بعد نائب فاعل، إلى اکفائه مرکب اضافی اور جار مجرور ہو کر لم يدع کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر دعوة کی صفت، پھر دعوت کا مفعول مطلق، جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: دعوت، دعا (ن) دعاء اور دعوة پکارنا، آواز دینا، النواب، شہداء، حادثات، واحد نائبة، اکفاء، واحد كفؤ ہم پلہ، ہم مرتبہ، نظیر، ہم مثل۔

ترجمہ: مصیبتوں کے مقابلے کے لیے میں نے آپ کو کچھ اس طرح پکارا، کہ اس کے سننے والے کو اپنے ہم پلہ لوگوں سے مقابلے کی آواز نہیں دی گئی۔

مطلب: یہ بتانا مقصود ہے، کہ میں نے آں جناب کو حوادث و مصائب سے نمٹنے کے لیے آوازی دی ہے، اپنے ہم پلہ لوگوں سے مقابلہ کرنے کے لیے آپ کو نہیں پکارا گیا ہے، کیوں کہ آں جناب تو ان کا صفایا کرتے ہی رہتے ہیں، سر دست مصائب سے مقابلے کے لیے آپ کو تکلیف دی گئی ہے، اس لیے کہ آپ کے سوا کسی کے اندر مصائب سے زور آزمائی کی طاقت ہی نہیں ہے۔ (مدوح کی غایت شجاعت کو بتانا مقصود ہے)

لَأَتَيْتَ مِنْ فَوْقِ الزَّمَانِ وَتَحْتِهِ (۱۶) مُتَصِلًا وَأَمَامِهِ وَوَرَائِهِ

ترکیب: ف تفصیلیہ، آیت فعل، انت ضمیر ذو الحال، متصل صلا حال، پھر آیت کا فاعل، من حرف جر، فوق الزمان ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، تحته امامہ اور ورائہ تینوں مرکب اضافی کے بعد معطوف، پھر مجرور ہو کر آیت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لوق مصدر، اوپر، لفاق (ن) لوقاً غالب آنا، تحت، لوق کی ضد بمعنی نیچے، متصلصلا، متصلصلا، گر جنا، دھاڑنا، امام سامنے، وراء امام کی ضد بمعنی پیچھے۔
ترجمہ: چٹاں چہ آپ زمانے کے اوپر، اس کے نیچے، زمانے کے آگے اور اس کے پیچھے سے دھاڑتے ہوئے تشریف لائے۔

مطلب: یعنی بادشاہ نے میری دعوت کو شرف قبولیت سے نوازا، اور مصائب کی سختیاں اور شداہد کی پرواہ کئے بغیر میری فریادری کے لیے حاضر ہو گئے، اور اس شان سے تشریف لائے کہ سارا عالم آپ کی آمد کی گھن گرج سے واقف ہو گیا اور آپ کی بارعب شخصیت ہر کسی پر عیاں ہو گئی۔

مَنْ لِلْسُّيُوفِ بَأْنٌ يَكُونُ سَمِيحًا (۱۷) فِي أَصْلِهِ وَفِرْنِدِهِ وَوَفَائِهِ

ترکیب: من مبتدا، للسیوف جار مجرور یضمن یا یکفل فعل محذوف کے متعلق، ب حرف جر، ان مصدر یہ یكون فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، سمیحا مرکب اضافی ہو کر اس کی خبر، فی حرف جر، اصلہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، فرندہ و وفائہ مرکب اضافی کے بعد معطوف ہو کر مجرور اور یكون کے متعلق، پھر جملہ ہو کر ب کا مجرور اور یضمن کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا من کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سمی ہم نام، سَمی تسمیة (تفعیل) نام رکھنا، نام دینا، اصل جز، بنیاد جمع أصول، فرند، اصل معنی ہیں جو ہر، یہاں نقش و نگار مراد ہے، جمع فراند، وفاء مصدر، وفی (ض) وفاء پورا کرنا۔

ترجمہ: تلواروں کے لیے اس بات کا کون ضامن ہو سکتا ہے؟ کہ وہ ان کا ہم نام ہو جائے، اپنی اصل، اپنے نقش و نگار اور اپنی وفاداری کے حوالے سے۔

مطلب: سیف الدولہ کی تعریف میں مبالغہ آرائی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ تلوار کا ہم نام ہونا بجا طور پر سیف الدولہ کے لیے درست ہے، اس لیے کہ تلوار کی جملہ صفات ذات ممدوح میں بدرجہ اتم موجود ہیں، وہ تلوار ہی کی طرح فولادی ہیں، اور اپنے عزم و ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں تلوار کی دھار ہی کی طرح تیز اور طرار ہیں، دوسروں میں ان صفات عالیہ کا فقدان رہتا ہے، اس لیے ان کے لیے تلوار کا ہم نام ہونے کی زحمت نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

طَبَعَ الْحَدِيدُ فَكَانَ مِنْ أَجْنَابِهِ (۱۸) وَعَلَى الْمَطْبُوعِ مِنْ أَبَائِهِ

ترکیب: طبع فعل مجہول، الحديد نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفصیل،

جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لا یحزن ، احزنہ (افعال) احزننا غمگین کرنا، رنجیدہ بنانا، الامیر مراد سیف الدولہ جمع امراء ، اخذ، (ن) لینا، حاصل کرنا، حالات واحد حالة بمعنی حالت، نصیب، حصہ، قسمت، جمع انصبه .

ترجمہ: اللہ پاک امیر سیف الدولہ کو مبتلائے غم نہ کریں؛ اس لیے کہ ان کے حالات سے مجھے بھی کچھ نہ کچھ ہم دست ہوتا رہتا ہے۔

مطلب: ظاہر اُتو مثنوی اپنے مدوح کے حق میں بد حالی کے ازالے اور خوش حالی کی ہمہ وقت بحالی کے لیے دعا کر رہا ہے کہ میرے مدوح پر کبھی برا دن نہ آئے؛ اس لیے کہ میں اس کے دکھ درد کا شریک ہوں، نتیجہ مجھے بھی اداس اور رنجیدہ ہونا پڑے گا؛ لیکن مثنوی کے حالات زندگی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے لیے دعا کر رہا ہے؛ کیوں جب سیف الدولہ پر رنج و غم کے بادل چھائے رہیں گے، تو مثنوی پر انعامات و نوازشات کی بارش نہیں ہوگی۔

وَمَنْ سَرَّ أَهْلَ الْأَرْضِ ثُمَّ بَكَى أَسَى (۲) بَكَى بَعْيُونِ سَرَّهَا وَقُلُوبِ

ترکیب: و ابتدائی، من موصولہ مبتدا متضمن معنی شرط کو، سر فعل بافاعل، اهل الارض مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، ثم عاطفہ، بکی فعل بافاعل، اسی مفعول لہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور مبتدا من کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر شرط، بکی فعل بافاعل، ب حرف جر، عیون موصوف، سرھا فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر صفت اور معطوف علیہ، وعاطفہ، قلوب معطوف ہو کر مجرور اور بکی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: سرّہ سُوردا و مسرة (ن) خوش کرنا، سرّ بکذا خوش ہونا، بکی (ض) بکاء، رونا، الأسى، اسی (س) غم خواری کرنا۔

ترجمہ: جو شخص اہل جہاں کے لیے ذریعہ خوشی ہو، پھر وہ کسی غم کی وجہ سے روئے، تو ان آنکھوں اور دلوں کے ساتھ روتا ہے، جنہیں اس نے خوش کیا تھا، (یا جو اس کی وجہ سے خوش رہا کرتے تھے)

مطلب: یعنی یماک کی وفات کا حزن و ملال صرف سیف الدولہ ہی کو نہیں ہے؛ بلکہ پوری کائنات اس غم میں برابر کی شریک ہے، اس لیے کہ بادشاہ کی خوشی اور اس کی کرم گستری سب کو عام ہے، تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ پورا عالم اس کے غم کو اپنا غم سمجھے، اور مدوح کو تسکین و تسلی کی تلقین کرے۔

☆☆☆☆☆

وَإِنِّي وَإِنْ كَانَ الدَّفِينُ حَبِيبَهُ (۳) حَبِيبٌ إِلَى قَلْبِي حَبِيبٌ حَبِيبِي

ترکیب: و مستانفہ، اِن حرف مشبہ بالفعل، ی ذوالحال، و حالہ، اِن وصلیہ، کان فعل ناقص، الدفین اس کا اسم، حبیبہ ترکیب اضافی کے بعد اس کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال اور اِن کا اسم، حبیب صیغہ صفت، اِلٰی قلبی جار مجرور اور مرکب اضافی کے بعد حبیب کے متعلق پھر مبتدا حبیب حبیبی پیہم اضافتوں کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہو کر اِن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الدفین بمعنی مدفون، دفن البیت (ض) گاڑنا، دفن کرنا، حبیب دوست جمع أحبة .

ترجمہ: ہر چند کہ مدفون سیف الدولہ کا محبوب تھا؛ لیکن میرا حال یہ ہے کہ میرے دوست کا دوست میرا جگری دوست ہوتا ہے۔

مطلب: منتہی نے اس شعر میں یماک کے ساتھ اپنی غایت محبت کا اظہار کیا ہے، کہ اگرچہ یماک سیف الدولہ کا غلام اور اس کا محبوب تھا؛ لیکن سیف الدولہ کے تعلق سے مجھے بھی یماک سے قلبی لگاؤ تھا، اور اس کی موت کا غم جتنا مدوح کو ہے، مجھے اس سے کچھ کم نہیں ہے۔

وَقَدْ فَارَقَ النَّاسُ الْأَحِبَّةَ قَبْلَنَا (۴) وَأَعْنَى دَوَاءُ الْمَوْتِ كُلُّ طَبِيبٍ

ترکیب: و ابتدائیہ، قد برائے تحقیق، فارق فعل، الناس فاعل، الأحبة مفعول بہ، قبلنا مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، أعنی فعل، دواء الموت ترکیب اضافی کے بعد فاعل، کل طبیب اسی طرح ہو کر مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فارق مفارقة (مفاعلة) جدا ہونا، الگ ہونا، الناس لوگ جمع أناس، أعنی (افعال) عاجز کرنا، بے بس کرنا، دواء، دواء جمع أدویة، الموت مصدر مات (ن) موتا مرنا، موت کی جمع أموات آتی ہے، طبیب ڈاکٹر، معالج، جمع أطباء .

ترجمہ: یقیناً ہم سے پہلے بہت سے لوگ احباب سے جدا ہو چکے ہیں، اور موت کے دوانے ہر معالج کو بے بس کر دیا ہے۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ یماک کی موت کوئی نیا حادثہ نہیں ہے، بلکہ موت وزیست کا سلسلہ ابتدائے آفریش ہی سے چلا آ رہا ہے، یماک سے پہلے بھی بہت سے محبوب اپنے دوستوں اور چاہنے والوں کو داغ مفارقت دے کر جا چکے ہیں، موت ہی ایک ایسی لازوال بیماری ہے جس کی نہ کوئی دوا تجویز ہو سکی ہے اور نہ ہی کوئی علاج، ڈاکٹروں کو اس مرض کے علاج کی جستجو

میں اپنی ساری توانائی صرف کر دینے کے بعد بھی حسرت و بے بسی ہی کا سامنا کرنا پڑا۔

سُبِقْنَا إِلَى الدُّنْيَا فَلَوْ عَاشَ أَهْلُهَا (۵) مُنِعْنَا بِهَا مِنْ جَنَّةٍ وَذُحُوبٍ

ترکیب: سبقنا فعل مجہول، نحن ضمیر اس کا نائب فاعل، إلى الدنيا جار مجرور ہو کر سبقنا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہے، ف برائے تفصیل، لو شرطیہ، عاش فعل، أهلها بعد الاضافت فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، منعنا فعل مجہول بانائب فاعل، بها جار مجرور اسی کے متعلق، من حرف جر، جنة و ذہوب معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور منعنا کا متعلق ثانی، جملہ خبریہ ہو کر جواب شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: سبقنا فعل مجہول، سبق سبقا (ن ض) آگے بڑھنا، سبقت کرنا، عاش (ض) عیسا، زندگی جینا، مجیئة مصدر میسی جاء (ض) آنا، منعنا، منع (ف) روکنا، ذہوب مصدر ذہب (ف) جانا۔

ترجمہ: ہم سے پہلے بہت سے لوگ دنیا میں آئے (یا ہم دنیا میں بعد میں آئے) اگر تمام اہل جہاں بقید حیات ہوتے، تو ہمیں آمد و رفت سے روک دیا جاتا۔

مطلب: یعنی موجودہ لوگ اس دنیا میں بہت بعد میں آئے، اس سے پہلے بہت سے لوگ آئے اور چلے گئے، اگر بفرض محال گذشتہ لوگ ابھی تک زندہ ہوتے، تو یہ کائنات انھیں سے بھری پڑی ہوتی، اور ہمارے لیے پیر رکھنے کی بھی جگہ نظر نہیں آتی، نتیجہ ہمارا سلسلہ آمد و رفت بند ہو جاتا۔ اس شعر میں بھی ایک طرح کی تسکین دہلی ہے۔

تَمَلَّكَهَا الْآتِي تَمَلَّكَ سَالِب (۶) وَفَارَقَهَا الْمَاضِي فِرَاقَ سَلِيبٍ

ترکیب: تملك فعل، ها مفعول بہ مقدم، الاتي فاعل، تملك سالب ترکیب اضافی کے بعد مفعول مطلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، وابتدائیہ، فارقها الخ میں پہلے ہی شعر جیسی ترکیب ہے۔

حل لغات: تملك تملکاً (تفعّل) مالک بننا، عموماً غاصبانہ قبضے کے لیے آتا ہے، الاتي آنے والا، مراد وارث اتی (ض) اتیانا آنا، سالب سلب (ن) سلبا چھیننا، سالب کی جمع سلاب کطالاب و طلاب، الماضي گذرنے والا (ض) مضی مضیا گذرنا، مراد وارث۔

ترجمہ: آنے والا (وارث) چھیننے والے شخص کی طرح اس دنیا کا مالک بن بیٹھتا ہے، اور جانے والا لئے ہوئے شخص کے مانند سب چھوڑ چھاڑ کر چلا جاتا ہے۔

مطلب: شاعر دنیائے فانی اور اس کی ناپائے دار صفت اور حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہتا

ہے، کہ دنیا ایک حقیر اور معمولی چیز کا نام ہے، چناں چہ بغیر محنت کے دوسرے کی وراثت پانے والا کم کوش وراثت دنیا کا اس طرح مالک ہو جاتا ہے، جیسے اس نے کسی سے چھین کر اپنایا ہو، اور سالہا سال کی محنت و جاں فشانی کے بعد دنیا جمع کر کے مرنے والے مورث کی مثال اس شخص کی سی ہے، جس کے سارے اثاثے لٹ گئے ہوں اور وہ بالکل تہی دست ہو کر جان بچانے کی غرض سے بھاگ کھڑا ہوا ہو۔

وَلَا فَضْلَ فِيهَا لِلشَّجَاعَةِ وَالنَّدَى (۷) وَصَبْرَ الْفَتَى لَوْ لَا لِقَاءُ شُعُوبِ

ترکیب: و مستانفہ، لانی جنس کا، فضل اس کا اسم، فیہا جار مجرور فضل کے متعلق، ل حرف جر، الشجاعة معطوف علیہ، وعاطفہ، الندی معطوف اول، وعاطفہ، صبر الفتی مرکب اضافی ہو کر معطوف ثانی، پھر مجرور ہو کر ظرف مستقر اور لا کی خبر، جملہ ہو کر جزائے مقدم، لو شرطیہ، لا نافیہ، لقاء شعوب ترکیب اضافی کے بعد شرط مؤخر، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: فَضْلٌ وَفَضْلٌ (س ن) باکمال ہونا، فوقیت لے جانا، الشجاعة، بہادری، شَجْعَ شجاعة (ک) دلیر ہونا، بہادر ہونا، الندی، سخاوت، بخشش، فضل، ندی (ض) نداؤۃ بخشش کرنا، صبر، مصدر صبر (ض) صبرا سختی اور مشقت برداشت کرنا، الفتی نو جوان، جمع فِتْیَان ، اور فِتْیَۃ ، فِتْیَ فُتُوْا وفتاء (س) جوان ہونا، لقاء ، مصدر لَقِیَ لقاء (سمع) ملنا، ملاقات کرنا، سامنا کرنا، شعوب ، موت کا نام ہے، اصل معنی شَعَبَ (ف) شعبا منتشر ہونا۔

ترجمہ: اگر موت سے سامنا نہ ہوتا، تو اس دنیا میں جواں مردی، کرم گستری اور نو جوان کے صبر کی کوئی اہمیت نہ ہوتی۔

مطلب: موت ہی کے ڈر سے لوگ میدان کارزار میں قدم رکھنے سے بھاگتے ہیں، اور جو میدان مقابلہ میں جواں مردی دکھاتا ہے اسے دلیر اور بہادر کے خطاب سے نواز کر اس کی شجاعت کا گن گایا جاتا ہے، کیوں کہ وہ موت کی حقیقت اور اس سے نیچے آزمائی کے نتیجے کو جاننے کے بعد بھی موت کے خطرناک منہ میں اپنا ہاتھ ڈال کر اس سے زور آزمائی کرتا ہے۔ یہی حال فیضان و سخاوت اور صبر و استقامت کا بھی ہے کہ اگر موت کا خوف نہ ہوتا تو بہت سے تنگ دل بھی وسیع الظرفی کے میدان میں نمایاں نظر آتے، اور نہ جانے کتنے آہ و بکا کرنے والے، صبر و حوصلے کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزارتے؛ مگر نظریہ موت اٹل ہونے کی وجہ سے لوگ فراخ دلی سے بھی گریز کرتے ہیں اور بعض موقعوں پر، صبر و سکون کا دامن بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

وَأَوْفَى حَيَاةِ الْغَابِرِينَ لِصَاحِبِ (۸) حَيَاةِ امْرِئٍ خَاتَمُهُ بَعْدَ مَشِيبِ

ترکیب: و ابتدائی، اوفی مضاف، حیاة مضاف الیہ مضاف، الغابریں اسم فاعل، لصاحب جار مجرور، غابریں کے متعلق ہو کر مضاف الیہ اور مبتداء، حیاة مضاف، امرئ موصوف، خانت فعل بافاعل، ہ مفعول بہ، بعد مشیب ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر امرئ کی صفت، پھر مضاف الیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اوفی اسم تفضیل وفی (ض) وفاء پورا کرنا، نبھانا، حیاة، زندگی، لائف، حی (س) حیاة زندہ رہنا، الغابریں اسم فاعل، غبر (ن) غبورا، گذرنا، صاحب ساتھی جمع اصحاب، خانت، خان (ن) خیانت، دغا دینا، خیانت کرنا، مشیب، بڑھاپا، شاب شبیا و مشیبا (ض) بوڑھا ہونا، سفید بال والا ہونا۔

ترجمہ: گذرنے والوں میں، اپنے ساتھی کے لیے سب سے زیادہ بادشاہ زندگی اس شخص کی ہے، جو صاحب زندگی کو بڑھاپے کے بعد دغا دے۔

مطلب: بد عہدی اور دغا بازی میں زندگی ضرب المثل ہے، لوگوں نے باتفاق رائے، بے وفائی کے حوالے سے زندگی کو سرفہرست مان رکھا ہے، تاہم وہ زندگی جو بڑھاپے کی سخت ضرورت اور تعاون کی بے پناہ حاجت دور کرنے کے بعد دغا دے، اس زندگی سے کہیں زیادہ بہتر ہے، جو ایام طفولیت یا عنفوان شباب ہی میں خیانت کر کے انسان کا ساتھ چھوڑ دے۔

لَا بَقِيَّ يَمَّاكَ فِي حَشَايَ صَبَابَةً (۹) إِلَى كُلِّ تُرْكِي النَّجَارِ جَلِيبِ

ترکیب: ل قسمیہ، ابقی فعل، یماک فاعل، فی حشای مرکب اضافی اور جار مجرور ہو کر ابقی کے متعلق، صبابۃ مصدر، الی حرف جر، کل مضاف، ترکی النجار ترکیب اضافی کے بعد موصوف، جلیب صفت، پھر مضاف الیہ اور الی کا مجرور ہو کر مصدر کے متعلق، پھر مفعول بہ ہو کر جملہ فعلیہ اور جواب قسم، جملہ قسم محذوف ہے، ای ان کان مات الخ۔

حل لغات: ابقی إبقاء (افعال) باقی رکھنا، چھوڑنا، حشاء جمع أحشاء دل، جلیب بمعنی مجلوب، کھینچ کر لایا ہوا، جلب (ن ض) جلبا، کھینچ کر لانا، ہانک کر لانا، النجار ترکی الاصل۔

ترجمہ: بخدا یماک نے میرے دل میں ہر ترکی النسل ہانک کر لائے ہوئے غلام کی محبت چھوڑ دی ہے۔

مطلب: یعنی یماک کی محنت اور اس کی جفا کشی اس اعلیٰ درجے کی تھی، کہ اس کو دیکھ کر ہر ترکی الاصل غلام کے تئیں الفت و محبت کی قندیل روشن ہو جاتی ہے، اور یہ احساس ہوتا ہے کہ جس طرح یماک اپنے جذبہ خدمت اور شوق اطاعت کی وجہ سے ہر خاص و عام میں مقبول تھا، اسی طرح دیگر ترکی النسل غلام بھی ہوں گے۔

وَمَا كُلُّ وَجْهِ أَبْيَضٍ بِمُبَارَكٍ (۱۰) وَلَا كُلُّ جَفْنٍ ضَيِّقٍ بِنَجِيبٍ

ترکیب: و ابتدائیہ، مانافیہ، کل مضاف، وجہ ابیض مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر مبتداء بمبارک جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اگلے شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: وجہ جمع وجوہ چہرہ، ابیض، سفیدی، جمع بیض، مبارک بمعنی بابرکت (مفاعلة) مجرد میں مستعمل نہیں ہے، جفن، پلک، پیوٹا، جمع أجفان و جفون، مراد آنکھ، ضیق ضاق (ض) تنگ ہونا، نجیب، شریف، جمع نجباء، نَجْبُ نجابة (ک) شریف النسل ہونا۔

ترجمہ: ہر سفید چہرہ بابرکت نہیں ہوتا، اور نہ ہر چھوٹی آنکھ والا شریف ہوتا ہے۔

مطلب: شاعر یماک کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ حسین اور تنگ نگاہ ہوتے ہوئے بھی صفات کمالیہ اور اوصاف حمیدہ کا مالک تھا، ہر چند کہ یہ دونوں علامتیں شرافت و عظمت کے منافی ہیں، لیکن یماک کی اپنی الگ دنیا تھی، وہ ان چیزوں کے رہتے ہوئے بھی باکمال اور ہر کسی کی نگاہ میں محبوب تھا۔

لَئِنْ ظَهَرَتْ فِينَا عَلَيْهِ كَابَةٌ (۱۱) لَقَدْ ظَهَرَتْ فِي حَدِّ كُلِّ قَضِيبٍ
وَفِي كُلِّ قَوْسٍ كُلُّ يَوْمٍ تَنَاضُلٍ (۱۲) وَفِي كُلِّ طَرَفٍ كُلُّ يَوْمٍ رُكُوبٍ

ترکیب: (نوٹ)۔ دونوں شعر کی ترکیب ایک ساتھ ہے۔ ل قسمیہ، ان شرطیہ، ظہرت فعل، کابۃ فاعل، فینا اور علیہ دونوں جار مجرور ہو کر ظہرت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، جزاء محذوف فلا عجب کی شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر، جملہ قسم، ل برائے تاکید، قد تحقیقیہ، ظہرت فعل فاعل، فی حد کل قضیب مرکب اضافی اور جار مجرور ہو کر ظہرت کے متعلق، وفی کل قوس اور وفی کل طرف دونوں ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر ظہرت ہی کے متعلق، کل یوم تناضل میں کل مضاف یوم تناضل موصوف صفت ہو کر مضاف الیہ پھر ظہرت کا مفعول فیہ، کل یوم رُکوب بھی اسی طرح مرکب توصیفی اور ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ ظہرت کا، جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم، جملہ قسمیہ ہے۔

حل لغات (۱۱): ظہرت ، ظہر ظہورا (ف) ظاہر ہونا، باہر آنا، کابہ مصدر، کتب (س) کابا و کابہ غمگین ہونا، رنجیدہ ہونا، حد کنارہ، جمع حدود ، قضیب دھاردار تلوار، قضب (ض) قضبا کا ثنا، قضیب کی جمع قضب .

حل لغات (۱۲): قوس، کمان، جمع اقواس و اقوس، قوس (س) قوساً، جھکا ہوا ہونا، خمیدہ پشت ہونا، تناضل، آپس میں تیر اندازی کرنا، (تفاعل) طرف ، عمدہ گھوڑا، نجیب الطرفین، گھوڑا، جمع ظروف و اطراف، رکوب، مصدر (س) رکب رکوباً سوار ہونا، چڑھنا۔
ترجمہ: بخدا اگر یماک کی موت پر ہمارے اندر غم کا اثر دکھ رہا ہے، (تو یہ چنداں جائے تعجب نہیں) بلاشبہ ہر تیز تلوار کی دھار میں، اور تیر اندازی کے دن ہر کمان میں اور سواری کے دن ہر عمدہ گھوڑے میں غم ظاہر ہو چکا ہے۔

مطلب: یعنی یماک کا جان لیوا حادثہ، صرف اہل عقل انسانوں کے لیے ہی باعث دکھ نہیں ہے؛ بلکہ احساس و شعور سے عاری تلواروں، کمانوں اور عمدہ قسم کے گھوڑوں کو بھی سواری اور نیزہ بازی کے دن، یماک کی کمی کا شدت سے احساس ہوتا ہے، اور انسانوں کے ساتھ یہ بے زبان چیزیں بھی یماک کی موت پر ماتم کناں اور سوگ دار ہو گئی ہیں۔

يَعِزُّ عَلَيْهِ أَنْ يُخِلَّ بِعَادَةٍ (۱۳)	وَتَدْعُو لِأَمْرٍ وَهُوَ غَيْرُ مُجِيبٍ
--	--

ترکیب: يعز فعل، علیہ جار مجرور اسی کے متعلق، أن ناصبہ، یخل فعل بافاعل، بعادة جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر يعز کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، و متانفہ، تدعو فعل بافاعل، ضمیر مخذوف ذوالحال، لأمر جار مجرور تدعو کے متعلق، و حالیہ، هو مبتدا، غیر مجیب ترکیب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور تدعو کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يعز، عز علی أحد عزاء، (ض) دشوار ہونا، گراں گذرنا، یخل، أخل بكذا إخلالا (انفعال) خلاف عادت کوئی کام کرنا، العادة، معمول، طرز عمل، جمع عادات، تدعو، دعا، أحد (ن) دعوة پکارنا، آواز دینا، مجیب، اسم فاعل، أجاب إجابة (انفعال) جواب دینا، لیک کہنا۔

ترجمہ: یماک کے لیے اپنے کسی طرز عمل کے خلاف کچھ کرنا انتہائی دشوار گزار تھا، (اور یہ بات بھی اس کے لیے گراں بار تھی کہ) آپ اسے کسی کام کے لیے آواز دیں اور وہ لیک نہ کہے۔

مطلب: شاعر یماک کی پختہ عادت، اور پابندی اصول کی تعریف کرتے ہوئے کہہ رہا ہے، کہ اپنی زندگی میں کبھی اس نے خلاف معمول کوئی کام نہیں کیا، ایسا لگتا ہے کہ اس کے یہاں خلاف عادت

کوئی قدم اٹھانا جرم تھا، اور وہ اتنا مطیع و فرماں بردار تھا، کہ پلک اٹھتے ہی پایہ رکاب ہو جاتا تھا اور انتہائی سلیقہ مندی سے ہر حکم بجالاتا تھا، اپنی اسی عادت اور اصول و ضوابط پر سختی سے کار بند رہنے کی خصوصیت کی بنا پر، پوری زندگی کبھی کسی کو یماک سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

وَ كُنْتُ إِذَا أَبْصَرْتُهُ لَكَ قَائِمًا (۱۴) نَظَرْتُ إِلَى ذِي لِبَدَتَيْنِ أَدِيبٍ

ترکیب: و متانفہ، کنت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، إذا شرطیہ، أبصرت فعل بافاعل، ہ ذوالحال، قائما حال، لك قائما کے متعلق، پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، نظرت فعل بافاعل، إلی حرف جر، ذي لبدين مرکب اضافی کے بعد موصوف، ادیب صفت، پھر مجرور ہو کر نظرت کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أبصرت، أبصر ابصار (انعال) نگاہ سے دیکھنا، قائما اسم فاعل قام (ن) قومًا کھڑا ہونا، نظر (ن) نظراً دیکھنا، لبدين، لبدة کاثنیہ، وہ بال جو شیر کی گردن پر ہوتے ہیں، جمع لبَد و الباد، ادیب بمعنی مودب، باادب جمع ادباء، أدب (ک) ادبا مودب ہونا، سلیقہ مند ہونا۔

ترجمہ: میں جب بھی یماک کو آں جناب کے حضور کھڑا ہوا دیکھتا تھا، تو وہ مجھے دو گھنیری لٹوں والا انتہائی مودب نظر آتا تھا۔

مطلب: یماک کے جامع الکملات ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ ہر فن مولا تھا، اور سیف الدولہ کے دربار عالی میں انتہائی چاق و چوبند رہتا تھا، اس کی عاجزی و انکساری کا عالم یہ تھا کہ بزم بادشاہ میں انتہائی سلیقے اور ادب سے رہتا تھا، ساتھ ہی ساتھ اپنے آقا کے لیے ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لیے تیار رہتا تھا، اسی وجہ سے وہ دارین و صادرین کی نگاہ میں شیر محسوس ہوتا تھا اور اس کے رہتے ہوئے کسی کی کیا مجال تھی کہ وہ بادشاہ کو ترچھی نظر سے دیکھ لے۔

فَبَانُ يُكْنِ الْعَلَقُ النَّفِيسَ فَقَدَتْهُ (۱۵) فَمِنْ كَفِّ مِتْلَافٍ أَغْرَّ وَهُوبٌ

ترکیب: إن شرطیہ، یکن فعل ناقص، ضمیر هو اس کا اسم، العلق النفیس ترکیب توصیفی کے بعد ذوالحال، فقدت فعل بافاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال، اور یکن کی خبر، جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، من حرف جر، کف متلاف مرکب اضافی کے بعد موصوف، أغر و هوب دونوں صفت، پھر مجرور ہو کر فعل محذوف "فقدت" کے متعلق اور جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: العلق، عمدہ اور بہترین چیز، جمع أعلق، سلق (س) علوقاً محبت کرنا،

وابستہ ہونا، النفیس عمدہ، قیمتی، نفس (ک) نفاسۃ، عمدہ اور مرغوب ہونا، فقدت، فقد (ض) گم کرنا، کھودینا، کف، ہتھیلی جمع اکف، واكفاف، متلاف بہت خرچہ، اتلف إتلافا (انفعال) لٹانا، خوب خرچ کرنا، مراد نخی، اغر، سفید پیشانی والا، گورا، مراد شریف، جمع غر (س) غراً، پیشانی کا چمک دار ہونا، و هو ب، مبالغہ کا صیغہ ہے بہت بخشش گزار، بڑا داتا، و هب (ف) ہبۃ عطیہ کرنا، بغیر ثواب کی نیت سے دینا۔

ترجمہ: اگر یماک ایک عمدہ اور قیمتی چیز تھا، جسے آپ نے کھودیا ہے، تو یقیناً آپ نے اسے ایک خرچیلے، انتہائی شریف اور عظیم داتا کی ہتھیلی سے کھودیا ہے۔

مطلب: متنئی سیف الدولہ کی کرم گستری اور اس کی فراخ دلی کا حوالہ دے کر، یماک کے صدمہ انتقال کو کم کرنا چاہتا ہے، کہ یقیناً یماک اتنا عمدہ اور گراں قیمت تھا، جس کے کھودینے پر، غم سے نڈھال ہونا ایک فطری بات ہے؛ لیکن آپ اپنے دریائے سخاوت کا مشاہدہ تو کیجئے، یماک جیسی نہ جانے کتنی بیش قیمت چیزوں کو آپ نے لٹا دیا اور کسی قسم کا حزن و ملال نہیں ہوا، یماک کے بارے میں بھی یہی تصور کر لیں، ہو سکتا ہے غم کچھ ہلکا ہو جائے۔

كَأَنَّ الرَّدَىٰ عَادَ عَلَىٰ كُلِّ مَا جَدٍ (۱۶) إِذَا لَمْ يُعَوِّذْ مَجْدَهُ بِعُيُوبِ

ترکیب: کان حرف مشبہ بالفعل، الردی اس کا اسم، عاد اسم فاعل، علی کل ماجد ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر عاد کے متعلق، إذا ظرفیہ، لم یعوذ فعل بافاعل، مجدہ ترکیب اضافی کے بعد اس کا مفعول بہ، بعیوب جار مجرور لم یعوذ کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر عاد کا مفعول فیہ اور پھر جملہ ہو کر کائن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الردی ہلاکت، مراد موت، ردی (ض س) رَدِیَا و رَدِی گرنے، ہلاک ہونا، عاد ستم گر، ظلم پرور، جمع عداۃ، عدا (ن) عدوانا، ظلم کرنا، زیادتی کرنا، ماجد، شریف، بزرگوار، مَجْد (ن) مجدًا و مَجْد (ک) مَجَادَة، صاحب عظمت ہونا، بزرگ ہونا، یعوذ، عَوَّذ شیناً بشی کسی چیز کو کسی چیز کی پناہ میں دینا (تفعیل) مجد، خاندانی شرافت جمع امجاد، عیوب واحد عیب، نقص، کمی، عاب (ض) عیبا عیب دار کرنا۔

ترجمہ: ایسا لگتا ہے کہ موت ہر شریف آدمی کے ساتھ ظلم روا رکھتی ہے، اگر وہ اپنی شرافت و عزت نقائص کی پناہ میں نہ دے۔

مطلب: یعنی موت کے ہلاک ہاتھ، شریف اور باعزت آدمی پر بہت جلد حملہ آور ہوتے ہیں،

جب کہ برے اور ذلیل لوگوں سے موت بھی کتراتی رہتی ہے، یماک بھی انتہائی شریف اور بے عیب تھا، اسی وجہ سے موت نے اس پر دست درازی کی، ورنہ اگر اس کی عظمت و عزت میں کسی طرح کے عیب کی آمیزش ہوتی، تو شاید وہ اب تک بقید حیات رہتا۔

وَلَوْ لَا أَيْدِي الدَّهْرِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَنَا (۱۷) غَفَلْنَا فَلَمْ نَشْعُرْ لَهُ بِذُنُوبِ

قر کبیب: و ابتدائی، لولا حرف شرط، ایدای الدھر مرکب اضافی ہو کر مبتدا، فی حرف جر، الجمع مصدر، بیننا مرکب اضافی کے بعد الجمع کا مفعول فیہ، پھر مجرور ہو کر کائنۃ محذوف کے متعلق اور جملہ ہو کر مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر شرط، غفلنا فعل با فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، لم نشعر فعل با فاعل، له اور بذنوب دونوں جار مجرور لم نشعر کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: ایدای ایدی کی جمع اور ایدی ید کی جمع، نعمت، احسان، ان معنوں کے لیے ایدای ہی کا استعمال ہوتا ہے، دھر جمع دھور، زمانہ، الجمع مصدر (ف) جمعاً جمع کرنا، اکٹھا کرنا، غفلنا، غفل (ن) غفولاً بھولنا، غافل ہونا، نشعر، شعر (ن) شعوراً جاننا، اداراک کرنا، محسوس کرنا، ذنوب واحد ذنب کوتاہی، گناہ، قصور۔

ترجمہ: اگر ہمیں اکٹھا کرنے کے حوالے سے زمانے کا ہم پر احسان نہ ہوتا، تو ہم بے خبر رہتے، اور زمانے کی کوتاہیوں کا ہمیں احساس تک نہ ہوتا (یا اداراک نہ کر پاتے)

مطلب: شاعر زمانے کے احسان اور اس کے جرم دونوں کا موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ آج اگر یماک کو ہم سے جدا کر کے زمانے نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے، تو ہمیں اس پر لعن طعن نہیں کرنی چاہئے، کیوں کہ اسی زمانے کی بدولت ہمیں یماک سے وصال نصیب ہوا تھا، اور اُس وقت ہم زمانے کے احسان ہی سے آشنا تھے، مگر اب زمانے کی ستم گری سے بھی واقف ہو گئے۔

وَلَلْتَرُكُ لِلْإِحْسَانِ خَيْرٌ لِّمُحْسِنٍ (۱۸) إِذَا جَعَلَ الْإِحْسَانُ غَيْرَ رَبِّيبٍ

قر کبیب: و ابتدائی، ل برائے تاکید، التړك مصدر مبتدا، للإحسان جار مجرور اُسی کے متعلق، خیر خبر، لمحسن جار مجرور تړك کے متعلق، إذا اپنے مابعد کی طرف مضاف ہے، جعل فعل با فاعل، الإحسان مفعول بہ اول، غیر ربیب ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر إذا کا مضاف الیہ اور تړك کے متعلق، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: التړك مصدر، تړك (ن) تړكاً چھوڑنا، إحسان بھلائی، احسن

(افعال) إحسانا، بھلائی کرنا، اچھائی کرنا، خیر، بہتر، جمع اخیار و خیور، جعل (ف) جعلاً بنانا، پیدا کرنا، غیر دیب نامتام، نامکمل، ربُّ الامر دبا (ن) درست کرنا، ٹھیک کرنا۔

ترجمہ: اگر ایک محسن اپنے احسان کو نامکمل چھوڑ دے، تو اس کے لیے احسان سے دست کشی زیادہ بہتر ہے۔

مطلب: یعنی ہمیں اور یماک کو ایک ساتھ ملا کر بلاشبہ زمانے نے ہم پر احسان کیا تھا؛ لیکن اس کا یہ احسان اس وقت قابلِ قدر اور مکمل ہوتا جب وہ ہمارے درمیان فرقت کی خلیج نہ تعمیر کرتا، اگر یماک کو ہم سے جدا کرنا ہی تھا تو زیادہ بہتر یہ ہوتا، کہ زمانہ ہمارے وصال کی ساری راہیں پہلے ہی مسدود کر دیتا؛ کیوں کہ نامکمل کام ناقابلِ توجہ اور غیر پسندیدہ ہوتا ہے۔

وَإِنَّ الَّذِي أُمْسَتْ نِزَارٌ عَيْبُهُ (۱۹) غَنِيٌّ عَنِ اسْتِعْبَادِهِ لَغَرِيبٌ

ترکیب: و متانفہ، إن حرف مشبہ بالفعل، الذي اسم موصول، أمست فعل ناقص، نزار اس کا اسم، عیبہ مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ اور إن کا اسم، غنی صفت مشبہ، عن حرف جر، استعبادہ مضاف مضاف الیہ، لغریب جار مجرور استعباد کے متعلق پھر عن کا مجرور ہو کر غنی کے متعلق اور إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نزار قبیلے کا نام اسی وجہ سے أمست مؤنث ہے، عیبہ واحد عبد غلام، نوکر، غنی بے نیاز غنی عن أحد (س) غنی بے نیاز ہونا، استعباد (استفعال) غلام بنانا، غریب پردیسی، اجنبی، جمع غرباء غرب غربة (ن) مسافر ہونا، اجنبی ہونا۔

ترجمہ: یقیناً وہ شخص (سیف الدولہ) جس کا پورا قبیلہ نزار غلام بن چکا ہے، ایک پردیسی کو اسے غلام بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مطلب: سیف الدولہ کا غم دور کرنے کے لیے، متنہی یماک کو انتہائی کم حیثیت بتاتے ہوئے کہتا ہے، کہ آپ کو ایک پردیسی غلام کے لیے اتنا افسردہ دل اور کبیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے، ہر چند کہ یماک میں بڑی خوبیاں تھیں؛ لیکن بہر حال وہ ایک اجنبی اور مسافر تھا، اس کے بالمقابل نزار جیسا حوصلہ مند، سردار قبیلہ آپ کی ماتحتی میں ہے، آپ اسے اشارہ کر کے تو دیکھیں، وہ اس طرح کی جاں نثاری پیش کریں گے کہ یماک کی فداکاری چچ ہو کر رہ جائے گی۔

كَفَى بِصَفَاءِ الْوُدِّ رِقًّا لِمِثْلِهِ (۲۰) وَبِالْقُرْبِ مِنْهُ مَفْخَرًا لِلْيَبِ

ترکیب: کفی فعل، ب حرف جر، صفاء الود ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، رقا

مصدر، لفظ ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر دقا کے متعلق پھر کفئی کا مفعول لہ اول، و ماضی، ب حرف جر، القرب مصدر، منہ جار مجرور اسی کے متعلق پھر ب کا مجرور ہو کر معطوف اور پہلی ب کا مجرور ہو کر کفئی کے متعلق، مفخرا مصدر، للیب جار مجرور اسی کے متعلق اور مفعول لہ ثانی کفئی کا، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: صفاء مصدر خلوص، صفا (ن) یصفو صفاء خالص ہونا، دقا مصدر غلامی دقا (ض) غلام رہنا، الود مصدر (س) محبت کرنا، مفخرا، فخر، فخر (ف) فخر کرنا، اللیب عقل مند، جمع الباء لب (س) لبابة عقل مند ہونا۔

ترجمہ: سیف الدولہ جیسے شخص کی غلامی کے لیے خالص محبت کافی ہے، اور ان کا تقرب ایک ذی شعور کے فخر کے لیے کافی ہے۔

مطلب: منتہی سیف الدولہ کی رحم دلی اور اس کی نرم خوئی کی تعریف میں کہتا ہے، کہ کسی شخص کا خلوص اور حقیقی چاہت ہی سیف الدولہ کا دل جیت کر اس میں اپنی جگہ بنانے کے لیے کافی ہے، یعنی بادشاہ لوگوں کے ظاہری حسن و جمال کو دیکھ کر اگرچہ متاثر نہیں ہوتے؛ لیکن ان کی بے ریا محبت اور نیک نیتی، بہت جلد امیر کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر عقل مند بادشاہ کے تقرب کا طالب ہے اور ان کی قربت کو اپنے لیے باعث رشک اور ذریعہ فخر سمجھتا ہے۔

فَعَوَّضَ سَيْفُ الدَّوْلَةِ الْأَجْرَ أَنَّهُ (۲۱) أَجَلَ مُثَابٍ مِنْ أَجَلِ مُثِيبٍ

ترکیب: ف تفصیلیہ، عوض فعل مجہول، سیف الدولہ مرکب اضافی ہو کر نائب فاعل، الأجر مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، اجل مضاف، مثاب اسم مفعول، من اجل مثیب ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر مثاب کے متعلق پھر مضاف الیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عوض تعویض (تفعیل) بدلہ دینا، عوض دینا، الأجر، ثواب، بدلہ، جمع اجور، اجر (ض ن) اجرة بدلہ دینا، اجل اسم تفصیل جل (ن) جلالة بڑی عظمت والا ہونا، برتر ہونا، مثاب اسم مفعول، مثیب اسم فاعل، اثاب ائابة (افعال) ثواب دینا، بدلہ دینا۔

ترجمہ: سیف الدولہ کو بدلے میں ثواب ملے، بلاشبہ وہ عظیم ثواب پانے والے ہیں، بزرگ تر (اللہ پاک) ثواب دینے والے کی طرف سے۔

مطلب: شاعر امیر ممدوح کے صبر کی قدر و منزلت، اور اس کی امتیازی حیثیت کو بیان کر کے کہتا ہے کہ یماک کے حادثہ موت پر اگر سیف الدولہ صبر کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں ضرور

انعام و ثواب سے نوازا جائے گا، اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ ثواب دینے والے خدا بھی عظیم تر ہیں، اور ثواب پانے والا بندہ (سیف الدولہ) بھی روئے زمین میں شرافت و عظمت کا باندہ بنا رہا ہے۔

فَتَى الْخَيْلِ قَدْ بَلَ النُّجَيْعُ نُحُورَهَا (۲۲) يُطَاعِنُ لِيْ صَنْكِ الْمَقَامِ عَصِيبُ

ترکیب: فتی سے پہلے ہو مبتداء محذوف، فتی مضاف، الخیل ذوالحال، قد برائے تحقیق، بل فعل، النجیع فاعل، نحو و ہا مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر حال، پھر مضاف الیہ ہو کر ہو مبتداء محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، يطاعن فعل با فاعل، فی حرف جر، صُنْکِ المقام ترکیب اضافی کے بعد یوم محذوف موصوف کی صفت اول، عصیب اسی یوم کی صفت ثانی، پھر مجرور ہو کر يطاعن کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فتی جواں مرد، نوجوان، جمع فتیان و فتیہ مراد سوار، خیل اسم جنس گھوڑے، جمع خیول و اخیال، بَلَّ (ن) بلا کرنا، بھگونا، النجیع، تازہ خون، نحور، واحد نحو، سینہ، نحو (ف) سینہ پر مارنا، ذبح کرنا، يطاعن، طاعن مطاعنة (مفاعلة) نیزہ بازی کرنا، صُنْکِ، تنگ، دشوار، صُنْکِ (ک) صُنَاکَۃ، تنگ ہونا، عصیب گرم، پر حرارت، جمع عصب و اعصاب۔
ترجمہ: سیف الدولہ ایسے گھوڑوں کا شہوار ہے، جن کے سینے تازہ خون سے تر ہو چکے ہیں، وہ تنگ جگہ والے انتہائی سخت دن میں بھی نیزہ بازی کیا کرتا ہے۔

مطلب: متنبی سیف الدولہ کی شجاعت و جواں مردی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ انتہائی دلیر اور حوصلہ مند جنگ جو ہے، اسے چھپ کر وار کرنے کی عادت نہیں، سامنے سے حملہ کرنا اس کی امتیازی شان ہے اور اسی وجہ سے اس کے گھوڑے خون میں لت پت رہتے ہیں، تعجب تو اس پر ہے کہ جنگ کے لیے اس کے یہاں کوئی وقت یا موسم متعین نہیں ہے؛ بلکہ وہ تو انتہائی سخت گرمی کے دنوں میں بھی میدانِ کارزار میں نمایاں جوہر دکھاتا رہتا ہے۔

يَعَافُ خِيَامَ الرِّبْطِ فِي غَزَوَاتِهِ (۲۳) فَمَا خِيَمُهُ إِلَّا غُبَارُ حُرُوبِ

ترکیب: يعاف فعل با فاعل، خيام الربط مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، فی غزواتہ غزواتہ ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر يعاف کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تعلیلیہ، مانافہ، خیمہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتداء، إِلَّا حصریہ، غبار حروب مرکب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يعاف، عاف (ض س) عیافا، ناپسند کرنا، خيام، واحد خیمہ خیمہ،

الریط ایک پاٹ کی چادر، مراد کپڑے کا خیمہ، جمع ریطة، غزوة واحد غزوة، لڑائی، جنگ، غزا (ن) غزوة لڑائی لڑنا، جنگ کرنا، غبار، ریت بالو، غبر (س) غبرا و غبارا، گرد آلود ہونا، حروب واحد حرب جنگ، لڑائی۔

ترجمہ: سیف الدولہ اپنی جنگوں میں کپڑوں کے خیمے پسند نہیں کرتے، ان کے خیمے تو لڑائیوں کے گرد و غبار ہوا کرتے ہیں۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کی جدوجہد اور اس کی جفاکشی بیان کر رہا ہے، کہ وہ اور جنگ بازوں کی طرح تھک ہار کر کپڑوں کے خیموں میں آرام نہیں کرتا، بلکہ وہ تو مسلسل برسرِ پیکار رہتا ہے، یعنی ممدوح عیش و آرام طلب نہیں ہے، جنگ اور دورانِ جنگ اڑنے والے گرد و غبار ہی اس کے آرام کا ٹھکانہ اور ذریعہِ راحت ہیں، اسے انھی میں وہ مزہ ملتا ہے جو کم کوشوں اور محنت سے جی چرانے والوں کو کپڑوں کے خیمے میں حاصل ہوتا ہے۔

عَلَيْنَا لَكَ الْإِسْعَادُ إِنْ كَانَ نَافِعًا (۲۴) بِشَقِّ قُلُوبٍ لَا بِشَقِّ جُيُوبٍ

ترکیب: علینا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، لك جار مجرور، الإسعاد مصدر مبتدا کے متعلق جملہ اسمیہ خبریہ ہے، إن شرطیہ، كان فعل ناقص ہو کی ضمیر اس کا اسم، نافع اسم فاعل، بشق قلوب ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر نافع کے متعلق، لا نافیہ، بشق جیوب بھی پہلے کی طرح نافع کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر كان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط، جزاء محذوف فعلینا لك الإسعاد کی، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: الإسعاد مصدر، أسعد إسعادًا (افعال) مدد کرنا، نیک بخت بنانا، نافع، نفع (ف) نفعاً نفع بخش ہونا، فائدہ مند ہونا، شق مصدر، شقّ (ن) شقاً پھاڑنا، چاک کرنا، جیوب واحد جیب گریبان، دل، سینہ۔

ترجمہ: اگر ہماری مدد آپ کے لیے کچھ نفع بخش ہو سکتی ہے، تو آپ کی اعانت ہم پر واجب ہے، دلوں کو چیر کر، نہ کہ گریباں چاک کر کے۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کو منانے اور تسلی دینے میں لگا ہے، یہاں مراد یہ ہے کہ یماک کے حادثہ وصال کو کم کرنے کے لیے ہمیں ہر طرح سے آپ کا ساتھ دینا چاہئے، اور اگر آپ ہماری اس پیش کش کو قبول فرمائیں تو ہمارے لیے دلوں کو چیر کر آپ کا ساتھ دینا ضروری ہے، اس لیے کہ یہ حقیقی غم گسار مردوں کی علامت ہوتی ہے، ہم گریبانوں کو پھاڑ کر آپ کا تعاون اور آپ کے غم میں شرکت نہیں کرنا چاہتے؛ کیوں کہ یہ ریاکار نوحہ کنائیں عورتوں کا طریقہ ہے، جسے مذموم سمجھا جاتا ہے۔

قُرْبُ كَنِيْبٍ لَيْسَ تَنْدَى جُفُوْنُهُ (۲۵) وَرُبَّ نَدِيٍّ الْجَفْنِ غَيْرُ كَنِيْبٍ

ترکیب: ف برائے تفصیل، رب کنیب مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، لیس فعل ناقص، ضمیر ہو اس کا اسم، تندى فعل، جفونہ مرکب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر لیس کی خبر، پھر جملہ ہو کر مبتدا کی خبر اور جملہ اسمیہ خبر ہے، و عاطفہ، رب ندی الجفن پیہم اضافتوں کے بعد مبتدا، غیر کنیب ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: کنیب شکستہ دل، کنب (س) کابۃ غمگین ہونا، رنجیدہ ہونا، تندى ندى (س) ندى تر ہونا، بھگنا، جفون واحد جفن پلک۔

ترجمہ: چناں چہ بہت سے غم زدہ ایسے ہوتے ہیں، جن کی پلکیں بھی تر نہیں ہوتیں، اور بہت سی پلکوں والے مغموم نہیں ہوتے۔

مطلب: بتانا یہ ہے کہ کسی بھی رنج و ملال کا تعلق دل سے ہوتا ہے، ظاہر اُردنا اور آنسو بہانا یہ علامت غم نہیں ہے، بہت ایسا دیکھنے کو ملتا ہے، کہ کچھ لوگ پیش آمدہ حادثے کو اپنا حادثہ سمجھتے ہیں اور ان پر رنج و غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے؛ مگر ان کی آنکھ سے آنسو نہیں گرتا، اور نہ جانے کتنے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہوتی ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سب سے بڑا صدمہ انھی کو ہوا ہے، حالاں کہ نہ ان کے دل میں کوئی ملال ہوتا ہے اور نہ ہی رنج و غم انھیں چھو کر گذرتا ہے۔

تَسَلَّ بِفِكْرِ فِيْ اَبِيْكَ فَاِنَّمَا (۲۶) بَكَيْتَ فَكَانَ الضَّحْكُ بَعْدَ قَرِيْبٍ

ترکیب: تسل فعل با فاعل، ب حرف جر، فکر مصدر، فی ابیک مضاف مضاف الیہ اور جار مجرور ہو کر فکر مصدر کے متعلق، پھر ب کا مجرور ہو کر تسل کے متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے تعلیل، إنما حصریہ، بکیت فعل با فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کان فعل تامہ، الضحك فاعل، بعد قریب مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تسل فعل امر، تسلی تفعیل، صبر کرنا، تسلی حاصل کرنا، فکر سوچ، جمع افکار فکر (ض) فکر اُسوچنا، فی الامر غور کرنا، الضحك مصدر ضحك (س) ضحکا ہنسا۔

ترجمہ: اپنے والدین کے متعلق سوچ کر صبر کیجئے، اس لیے کہ اُس وقت بھی آپ نے آہ و بکا کی تھی؛ لیکن پھر کچھ ہی دنوں بعد خوشی نصیب ہو گئی تھی۔

مطلب: مثنوی سیف الدولۃ کے دل سے یماک کا غم دور کرنے کے لیے، اُسے اپنے والدین کی موت کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اے بادشاہ سلامت، آپ یماک جیسے غلام کے صدمہ

انتقال میں اس طرح کبیدہ دل ہو رہے ہیں جیسے یہ حادثہ آپ کے والدین کی وفات کے غم سے بڑھ کر ہو، کیا آپ کو نہیں یاد ہے؟ کہ اپنے والدین کے انتقال پر ملال پر بھی یقیناً آپ پر غم کا پہاڑ ٹوٹا تھا، اور اس وقت بھی آپ بد حال اور حواس باختہ ہو گئے تھے؛ لیکن پھر جلد ہی صبر و تسلی سے کام لے کر رفتہ رفتہ آپ اپنی خوش حال زندگی پر لوٹ آئے تھے، تو یماک کا غم بھلانے کے لیے کم از کم اپنے والدین کے غم کو یاد کر لیں، تو بہت جلد حزن و ملال کے یہ بادل آپ سے چھٹ جائیں گے اور سابقہ فرحت و مسرت عود کر آئے گی۔

إِذَا اسْتَقْبَلَتْ نَفْسُ الْكَرِيمِ مُصَابَهَا (۲۷) بِخُبْثٍ ثَنَتْ فَاسْتَدْبَرَتْهُ بِطِيبٍ

ترکیب: إذا شرطیہ، استقبلت فعل، نفس الکریم مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، مصابہا ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، بخبث جار مجرور استقبلت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ثنت فعل با فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، استدبرت فعل با فاعل، ہ مفعول بہ، بطیب جار مجرور استدبرت کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور جواب شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: استقبلت، استقبل (استفعال) استقبلاً سامنا کرنا، نفس، جان، دل جمع أنفوس و نفوس، کریم سخی، فیاض، جمع کرام و کرماء، مصاب مصیبت، أصاب إصابة (افعال) لگنا، پہنچنا، خبث گندی، نجاست، مراد بے صبری، جزع فزع، خبث (ک) خبثا و خبائثہ بے کار ہونا، ناپاک ہونا، ثنت (ض) موڑنا، واپس کرنا ثنیاً مصدر ہے، استدبرت، استدبر استدارا (استفعال) پیچھے ہونا، لوٹنا، پشت پھیرنا، طیب عمدگی، خوش بو، یہاں صبر و سکون مراد ہے، جمع اطياب و طیوب۔

ترجمہ: اگر کوئی شریف آدمی اپنی مصیبت کا سامنا جزع فزع کے ساتھ کرتا ہے، تو وہ لوٹ کر، اس کے بعد صبر و سکون سے کام لیتا ہے۔

مطلب: یہاں شاعر یہاں سیف الدولہ کی شرافت اور کرامت نفس کا حوالہ دے کر، اسے صبر و سکون کی تلقین کر رہا ہے، اور یہ بتا رہا ہے کہ اگر کسی شریف آدمی پر کوئی مصیبت آتی ہے، اور وہ اس سے بہت زیادہ گھبرا کر جزع فزع اور آہ و بکاء کرنے لگتا ہے، تو یہ حالت بھی وقتی طور پر رہتی ہے، اور کچھ دنوں بعد جب انسان صبر و سکون سے کام لیتا ہے، تو یہ سلسلہ بھی بند ہو جاتا ہے، آپ بھی صبر و تسلی کا دامن تھامئے، ہو سکتا ہے کہ غم کچھ ہلکا ہو جائے۔

وَلِلْوَاجِدِ الْمَكْرُوبِ مِنْ زَفَرَاتِهِ (۲۸) سُكُونٌ عَزَاءٍ أَوْ سُكُونُ لُغُوبٍ

ترکیب: و ابتدائی، ل حرف جر، الواجد موصوف، المكروب اسم مفعول، من

زفراتہ ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر المکروب کے متعلق، پھر صفت ہو کر ظرف مستقر اور خبر مقدم، سکون عزاء مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، سکون لغوب مرکب اضافی کے بعد معطوف اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الواجد، غم گین، مصیبت کا مارا ہوا، وجد له (ض) جدۃ، غم گین ہونا، المکروب، غم زدہ، کرب (ن) کربا رنجیدہ ہونا، زفرات، واحد زفرۃ، آہ، گرم سانس، سکون، صبر، قرار، سکن (ن) سکونا، ٹھہرنا، عزاء، تسلی، صبر، عزی (س) عزیا تسلی پانا، غم بھول جانا، لغوب، تھکاوٹ، عاجزی، لغب لغوبا، (ن ک ف) تھکنا، در ماندہ ہونا۔

ترجمہ: ایک غم زدہ اور مصیبت کے مارے ہوئے شخص کو، اُس کی آہ و بکاء کے عوض صبر کا سکون ملتا ہے، یا عاجزی اور در ماندگی کا۔

مطلب: یعنی انسان کے اوپر خواہ کتنی بھی غم کی بارش ہو جائے، ایک نہ ایک دن اسے صبر و سکون کی چھاؤں میں پناہ لینی ہی پڑے گی، فرق یہ ہے کہ بعض لوگ صدموں سے دوچار ہوتے ہی صبر و تسلی کا دامن تھام لیتے ہیں، اور رنج و غم کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتے، اور کچھ لوگ خود پر غم کو مسلط کر لیتے ہیں، اور پیش آمدہ مصیبت پر آہ و بکاء کرتے ہوئے بالکل غم سے غڈ حال ہو جاتے ہیں، مگر اخیر میں ان کو صبر و قرار کی چھاؤں تلے ہی سکون ملتا ہے، اس لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ شروع ہی سے غم کی زیادتیوں پر روک لگائی جائے، تا کہ صبر بھی ملے اور کسی طرح کی پریشانیوں کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے۔

وَکُمْ لَکَ جَدًّا لَمْ تَرَ الْعَيْنُ وَجْهَهُ (۲۹) فَلَمْ تَجْرِ فِي اَثَارِهِ بِغُرُوبٍ

ترکیب: و مستانفہ، کم خبریہ میمز، جدا تمیز اور پھر مبتدا، ل حرف جر، ک ذو الحال، لم تر فعل، العين فاعل، وجہہ مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، لم تجر فعل با فاعل، فی اثارہ ترکیب اضافی اور جار مجرور ہو کر لم تجر کے متعلق، بغروب بھی جار مجرور ہو کر اسی کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، پھر حال ہو کر ل کا مجرور اور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الجد باپ دادا، جمع اجداد و جدود، وجہ چہرہ جمع اوجہ و وجوہ، جری (ض) جریا جاری ہونا، بہنا، اثار، واحد اثر، نقش قدم، غروب واحد غروب، آنسو۔

ترجمہ: آپ کتنے ایسے آباء و اجداد ہیں، جن کے چہرے آپ کی آنکھوں نے نہیں دیکھا، تو آپ نے اُن کے پیچھے آنسو نہیں بہائے۔

مطلب: یعنی آپ کے وہ خاندانی پیش رو بزرگ، جو آپ سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور آپ نے ان کی شکل نہیں دیکھی، تو کہاں آپ نے ان کے لیے رنج و ملال کا اظہار کیا؟ ٹھیک اسی طرح یماک کو بھی بہت پہلے فوت شدہ خیال کر کے بھول جائیے، اس لیے کہ جب اپنوں کا غم آپ بھلا چکے ہیں تو ایک اجنبی اور پر دہی غلام کو یاد کر کے اس پر آنسو بہاتے رہنا کہاں کی دانش مندی ہے۔

فَدَّتْكَ نَفُوسُ الْحَاسِدِينَ فَبَانَهَا (۳۰) مُعَذِّبَةً فِي حَضْرَةِ وَمَغِيبَ

ترکیب: فدت فعل، ك مفعول بہ مقدم، نفوس الحاسدين مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے علت، ان حرف مشبہ بالفعل، ہا اس کا اسم، معذبة اسم مفعول، فی حرف جر، حضرة و مغیب معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور معذبة کے متعلق، پھر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فدت، فدی (ض) فداء فدا ہونا، جاں نثار ہونا، الحاسدين اسم فاعل، حسد (ن) جلنا، حد کرنا، معذبة عذاب میں مبتلا، عذب تعذیبا (تفعیل) عذاب دینا، حضرة مصدر حضر (ن) حضورا و حضرة حاضر ہونا، مغیب مصدر میسی غاب (ض) غیبا، غائب ہونا۔

ترجمہ: حسد کرنے والوں کی جانیں آپ پر قربان ہوں؛ اس لیے کہ وہ موجودگی اور عدم موجودگی دونوں صورتوں میں عذاب جھیلنا کرتی ہیں۔

مطلب: شاعر ممدوح سے جلنے والوں کے لیے دعا کر رہا ہے، کہ خدا کرے وہ سب آپ پر قربان ہو جائیں، اس لیے کہ زندہ رہتے ہوئے انھیں دوہرے عذاب اور دو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایک تو سامنے رہ کر حسد کرنے کی وجہ سے، دوسرے غائبانہ طور پر ممدوح سے جلنے کی پاداشت میں، لہذا ان حاسدوں کے حق میں بہتر یہی ہوگا کہ وہ ہلاک ہو جائیں، تاکہ ایک ہی پریشانی میں انھیں نجات مل جائے۔

وَفِي تَعَبٍ مَنْ يَحْسُدُ الشَّمْسَ نُورَهَا (۳۱) وَيَجْهَدُ أَنْ يَأْتِيَهَا بِضَرْبٍ

ترکیب: و مستانفہ، فی تعب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، من موصولہ، یحسد فعل با فاعل، الشمس مبدل منہ، نورہا مضاف مضاف الیہ ہو کر بدل اور مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، یجهد فعل با فاعل، ان ناسبہ، یاتی فعل با فاعل، لہا اور بضرب دونوں

ضرورت شمری کی بنا پر یہ مکرور ہے۔

جار مجرور ہو کر یاتی کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول بہ، پھر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور من کا صلہ، پھر مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تعب تھکن، پریشانی، جمع اُتعب، تعب (س) تعباً تھکنا، شمس سورج جمع شمس، نور روشنی، جمع انوار یہاں مراد کرن ہے، یجهد، جهد (ف) جهداً کوشش کرنا، محنت کرنا، ضریب نظیر، ہم مثل، جمع ضرباء۔

ترجمہ: جو شخص سورج سے اس کی کرنوں کے سلسلے میں خار کھایا کرتا ہے، اور اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اس کی کوئی مثال لے آئے، وہ ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

مطلب: منتہی سیف الدولہ کو سورج سے تعبیر کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ آپ حاسدین کی ذرا بھی پرواہ نہ کیجئے، کہاں یہ حسد خور اور کہاں آپ عالی جاہ، انھیں یہ بھی نہیں معلوم کہ سورج سے جلنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے، آپ کی مثال تو سورج کی سی ہے اور جو بھی سورج سے خار کھا کر اس کی کوئی نظیر لانے کی کوشش کرتا ہے، ہمیشہ حسرت و ندامت اور نا کامیاں اسے ہاتھ آتی ہیں، اسی جلن اور لا حاصل کوشش میں پھنس کر وہ اپنا چین و سکون بھی غارت کر لیتا ہے۔

وقال يمدحه ويذكر بنائه مرعش في المحرم سنة إحدى وأربعين وثلاث مائة
منتہی نے ماہ محرم ۳۴۱ میں، سیف الدولہ کی تعریف اور اس کے مرعش نامی قلعے کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

فَدَيْنَاكَ مِنْ رُبْعٍ وَإِنْ زِدْتَنَا كَرُبًا (۱) فَإِنَّكَ كُنْتَ الشَّرْقَ لِلشَّمْسِ وَالْغَرْبَا

ترکیب: فدینا فعل با فاعل، ک ممیز، من زائدۃ، ربع تمیز، پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، ان وصلیہ، زدت فعل با فاعل، ناضمیر تمیز، کربا تمیز پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ، ف برائے علت، ان حرف مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، کنت فعل ناقص، ضمیر مستتر اس کا اسم، الشروق والغربا معطوف علیہ معطوف ہو کر کنت کی خبر، للشمس جار مجرور کنت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے،

نوٹ: الشروق اور الغروب کو الگ الگ دو خبر بھی مان سکتے ہیں۔

حل لغات: ربع مکان، رہنے کی جگہ، یہاں منزل محبوب مراد ہے، جمع ربوع، زدت، زاد الشی زیادہ (ض) زیادہ کرنا، بڑھانا، اضافہ کرنا، کرب غم، بے چینی، جمع کروب، شمس سے یہاں آفتاب جمال مراد ہے، الشرق مشرق، شرق (ن) شروقاً چمکنا، طلوع ہونا، المغرب مغرب، غرب (ن) غروباً، چھپنا، غائب ہونا۔

ترجمہ: اے مکان ہم تجھ پر قربان ہیں، ہر چند کہ تو نے ہمارے غم میں اضافہ کر دیا ہے، اس لیے کہ تو آفتاب حسن کے لیے مشرق و مغرب تھا، (آفتاب حسن سے سیف الدولہ مراد ہے)

مطلب: شاعر محبوب کے گھر کو خطاب کر کے کہتا ہے، کہ تو کتنا خوش بخت تھا، جب محبوب تیرے دروازے سے سورج کی طرح نکلتا اور داخل ہوتا تھا، لیکن محبوب کے فراق سے تو نہایت خالی اور بالکل ویران ہو گیا ہے، آج پھر تجھے دیکھ کر ایام وصال کی یادیں تازہ ہو گئیں، اور محبت کے مندمل زخم پھر سے ہرے ہو گئے؛ لیکن ان سب کے باوجود بھی ہمیں تم سے لگاؤ ہے، اور چوں کہ تم محبوب کی جائے قیام تھے، اس لیے اس حوالے سے آج بھی ہم تم پر قربان ہیں۔

وَكَيفَ عَرَفْنَا رَسْمَ مَنْ لَمْ يَدْعُ لَنَا (۲) فَوَادًا لِعِرْفَانِ الرُّسُومِ وَلَا لُبًّا

ترکیب: و متانفہ، کیف برائے بیان حالت، عرفنا فعل بافاعل، رسم مضاف، من موصولہ، لم يدع فعل بافاعل، لنا جار مجرور ہو کر لم يدع کے متعلق، فوادا، لم يدع کا مفعول بہ اول، و عاطفہ، لا نافیہ، لبا مفعول بہ ثانی، لعرفان الرسوم بعد الاضافت جار مجرور ہو کر لم يدع کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر من کا صلہ، اور مضاف الیہ ہو کر عرفنا کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عرفنا، عرف (ض) عرفانا و معرفۃ پہچاننا، رسم نقش، جمع رسوم، مراد مکانات وغیرہ کے باقی نشانات، يدع، ودع (ف) ودعا چھوڑنا، لب عقل، جمع الباب والبا، لب (س ض) لباً ولبابۃ دانش مند ہونا۔

ترجمہ: ہم اس محبوب کے نقوش کس طرح پہچان گئے، جس نے نقوش کی شناخت کے لیے نہ دل ہی باقی رکھا تھا اور نہ ہی عقل۔

مطلب: شاعر اپنی غایت فداکاری کو بیان کر رہا ہے، کہ ہم نے چٹیل میدان اور کھنڈرات کے درمیان بھی محبوب کی جائے قیام کو پہچان لیا، اور کمال تو یہ ہے کہ شناخت کے دونوں آلوں (دل، دماغ) کے بغیر یہ معرفت حاصل ہوئی ہے، اس لیے کہ محبوب اپنے ساتھ ہمارا بھی دل و دماغ لے کر چلے گئے ہیں، ایسی صورت حال میں کسی چیز کی شناخت کرنا، اعلیٰ درجے کے عشق و محبت کی دلیل ہے۔

نَزَلْنَا عَنْ الْأَكْوَارِ نَمْشِي كَرَامَةً (۳) لِمَنْ بَانَ عَنْهُ أَنْ نَلْمَ بِهِ رَكْبًا

ترکیب: نزلنا فعل، نحن ضمیر ذوالحال، عن الاکوار جار مجرور، وکر نزلنا کے متعلق، نمشی فعل بافاعل، کرامۃ مصدر، ل حرف جر، من موصولہ، بان فعل بافاعل، عندہ جار مجرور، وکر بان کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اول، ان ناصبہ، نلم فعل، نحن ضمیر ذوالحال، رکبا حال، پھر نلم کا فاعل، بہ جار مجرور، نلم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، من کاسلہ ثانی پھر ل کا مجرور اور کرامۃ کے متعلق ہو کر نمشی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، اور نزلنا کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نزلنا، نزل (ض) نزلنا، اترنا، نازل ہونا، اکوار واحد کور کجاوہ، نمشی، مشی (ض) مَشِيًا پیدل چلنا، کرامۃ مصدر، کرم (ک) کرامۃ، عزیز ہونا، بان (نخ) بینا جدا ہونا، نلم، (افعال) نازل ہونا، اترنا، قیام کرنا، زیارت کرنا، رکب اسم جنس سوار، رکب (س) رکوبا سوار ہونا۔

ترجمہ: کجاووں سے اتر کر، ہم یہاں سے جدا ہونے والے محبوب کے احترام میں، اس بات سے بچتے ہوئے پیدل چلنے لگے، کہ وہاں سوار ہو کر اتریں۔

مطلب: شاعر ممدوح سے اپنے والہانہ لگاؤ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ ہم ممدوح کو واجب الاحترام سمجھتے ہی ہیں، ساتھ ہی ساتھ ممدوح کی ہر چیز ہمارے لیے قابل عزت اور لائق صدا احترام ہے، یہی وجہ ہے کہ ممدوح کے جانے کے بعد بھی بقیہ کھنڈرات ہمارے لیے محترم ہیں، اور محبوب سے محبت کا تقاضا بھی یہی ہے، کہ جس سرزمین کو محبوب کی قدم بوسی کا شرف حاصل رہا ہو، وہاں پاؤں پیدل ہی چلا جائے، اس لیے کہ ایسی سرزمین پر سوار ہو کر چلنا نہ صرف احترام و محبت کے منافی ہے، بلکہ اس جرات مندانہ اقدام میں دیار حبیب کی اہانت بھی ہے۔

نَذِمَّ السَّحَابَ الْغُرَّ فِي فِعْلِهَا بِهِ (۴) وَنُعْرِضُ عَنْهَا كُلَّمَا طَلَعَتْ عَتَبًا

ترکیب: نذم فعل بافاعل، السحاب الغر موصوف صفت ہو کر مفعول بہ، فی حرف جر، فعل مصدر، مضاف ہا کی طرف، بہ جار مجرور ہو کر فعل کے متعلق، پھر فی کا مجرور ہو کر نذم کے متعلق اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ نعرض فعل بافاعل،، عنہا جار مجرور ہو کر نعرض کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر جزاء مقدم، کلما حرف شرط، طلعت فعل بافاعل، عتبا مفعول لہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: نذم، ذم (ن) ذما برا بھلا کہنا، برائی کرنا، السحاب بادل جمع سحب،

سحاب کا واحد سحابۃ ہے، الغر اصل معنی سفید پیشانی، مراد سفید بادل، واحد اغر، فعل یہاں ظلم و ستم کرنے کے معنی میں ہے، نعرض، اعرض (افعال) اعراضا، منہ موڑنا، روگردانی کرنا، طلعت، طلع (ن) طلوعاً روشن اور چمک دار ہونا، طلوع ہونا، عتب ناراضگی، عتب (نض) ناراض ہونا، سرزنش کرنا، خفگی ظاہر کرنا۔

ترجمہ: خانہ حبیب کے ساتھ بادلوں کی ستم گری پر، ہم ان کی مذمت کرتے ہیں، اور جب بھی بادل نظر آتے ہیں تو خفگی ظاہر کرنے کے لیے، ہم ان سے اپنا منہ موڑ لیتے ہیں، (یا اپنا چہرہ پھیر لیتے ہیں) **مطلب:** شاعر بتانا یہ چاہ رہا ہے کہ محبوب کے مکان سے ہمیں اتنی محبت تھی، کہ اس کی وجہ سے بادلوں سے ہماری ان بن ہو گئی، کیوں کہ سفید بادلوں نے برس کر، دیار حبیب کے تمام باقی ماندہ نشانات مٹا دیئے، اور خانہ حبیب بھی بادلوں کی اس ظالمانہ کاروائیوں کی زد میں آ گیا اور اس کی بھی تمام علامتیں کالعدم ہو گئیں، اسی لیے ہمیں بادلوں سے اور بالخصوص سفید بادلوں سے چڑھ ہو گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی بادل نظر آتے ہیں، تو ہم ناراض ہو کر اپنا منہ پھیر لیتے ہیں، اور بادلوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔

وَمَنْ صَحِبَ الدُّنْيَا طَوِيلًا تَقَلَّبَتْ (۵) عَلَى عَيْنِهِ حَتَّى يَرَى صِدْقَهَا كِذْبًا

ترکیب: و مستانفہ، من موصولہ، صحب فعل با فاعل، الدنيا مفعول بہ اول، طویلا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اور مبتداء، تقلبت فعل با فاعل، علی عینہ مرکب اضافی اور جار مجرور ہو کر تقلبت کے متعلق، حتی حرف جر، یری فعل با فاعل، صدقہا ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ اول، کذباً مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر مجرور اور تقلبت کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: صحب (س) ساتھ رہنا، طویلا ای زمنا طویلاً، تقلبت، تقلب تقلبا، (تفعّل) الٹنا، پلٹنا، تبدیل ہونا، صدق سچائی، صدق (ن) سچ بولنا، کذب جھوٹ، کذب (ض) کذباً جھوٹ بولنا۔

ترجمہ: جو شخص عرصہ دراز تک دنیا میں رہے گا، تو دنیا اس کی نگاہوں میں اتنی بدل جائے گی، کہ اس کی سچائی اس شخص کو جھوٹی لگے گی۔

مطلب: یعنی جو لمبے زمانے تک دنیا میں رہ کر، تجربوں کی دنیا سے گزرے گا، اسے دنیا کی پہلی چیزیں بالکل متغیر اور بدلی ہوئی محسوس ہوں گی، اور ایسا احساس ہوگا کہ پہلی تمام رعنائیاں اور حسن و زیبائش کی گلیاں ایک خواب تھیں، اور حقیقت تو وہ ہے، جو اس وقت نظر کے سامنے ہے، مطلب یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ ہم نے یہاں الگ دنیا دیکھی تھی، اور محبوب کے بعد اس دنیا کا نقشہ بدلا ہوا نظر آ رہا ہے۔

وَكَيفَ التَّذَاذِي بِالْأَصَانِلِ وَالضُّحَى (۶) إِذَا لَمْ يَعُدْ ذَاكَ النَّسِيمَ الَّذِي هَبَا

ترکیب: و متانف، کیف استفہامیہ خبر مقدم، التذاذ مصدر مضاف ی کی حرف، ب حرف جر، الأصائل والضحی معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور التذاذی کے متعلق، پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء مقدم، إذا شرطیہ لم یعد فعل، ذاک اسم اشارہ، النسیم موصوف، الذي موصول، هبَّ فعل با فاعل جملہ ہو کر صلہ اور صفت پھر مشارالیہ ہو کر لم یعد کا فاعل، جملہ ہو کر شرط مؤخر، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: التذاذ مصدر (افتعال) لذت پانا، لذت محسوس کرنا، الأصائل، واحد أصیل عصر سے مغرب تک کا وقت، الضحی واحد ضحوة، چاشت کا وقت، ضحی (س) ضحاء دھوپ میں نکلنا، یعد عاد (ن) لوٹنا، نسیم، نرم خرام ہوا، خوش گوار ہوا، ابتدائی ہوا، جمع نسام، هب (ن) ہبا ہوا چلنا، ہوا بہنا۔

ترجمہ: اگر وہ نرم خرام ہوا جو کبھی چلتی تھی، نہیں چلتی، تو میں صبح و شام سے کس طرح لطف اندوز ہوں۔

مطلب: شاعر یہ کہنا چاہ رہا ہے، کہ محبوب یہاں سے رخصت ہوا، تو تمام عیش و مسرت کے ذرائع اور لطف اندوزی کے اسباب بھی ختم ہو گئے، جب تک مدوح یہاں قیام پذیر تھے، ہر طرح کی رونق اور رعنائی تھی، خوش کن مناظر کا مزہ ملتا تھا، اور خوش گوار ہواؤں کی ہوا خوری ہوتی تھی، لیکن اب نہ یہاں مدوح ہیں اور نہ ہی کسی طرح کی چہل پہل، یہاں تک کہ صبح و شام چلنے والی دل فریب ہوائیں بھی بند ہیں، تو کیوں کر یہاں کی زندگی میں مزہ آئے گا۔

ذَكَرْتُ بِهِ وَصْلًا كَأَنَّ لَمْ أَفْزِ بِهِ (۷) وَعَيْشًا كَأَنِّي كُنْتُ أَقْطَعُهُ وَثْبًا
وَفَتَانَةَ الْعَيْنَيْنِ قَتَالَةَ الْهَوَى (۸) إِذَا نَفَحَتْ شَيْخًا رَوَانِحُهَا شَبًّا

ترکیب: (دونوں شعر کی ایک ہی ساتھ ہے) ذکر ت فعل با فاعل، بہ جار مجرور ذکر ت کے متعلق، و صلا موصوف، کان یہاں عمل نہیں کرے گا، لم افز فعل با فاعل، بہ اسی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، عیشا موصوف کان حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، کنت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، اقطع فعل، انا ضمیر زوال حال، و ثبا حال پھر اقطع کا فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر کنت کی خبر، پھر جملہ ہو کر کان کی خبر، یہ جملہ اسمیہ ہو کر عیشا کی صفت اور معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، فتالة العينين اور قتالة الهوى دونوں ترکیب اضافی کے بعد

زوالحال، اذا شرطیہ، نفحت فعل، شیخا مفعول بہ مقدم، ووانحہا مرکب اضافی کے بعد فاعل، جملہ ہو کر شرط، شب فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر جزا، پھر یکے بعد دیگرے حال اور معطوف، اس کے بعد ذکر ت کا مفعول بہ اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات (۷) : ذکر ت، ذکر (ن) ذکراً، یاد کرنا، وصل (ض) وصلاً ملنا، تعلق رکھنا، مراد وصل حبیب ہے، افز، فاز (ن) فوزاً کامیاب ہونا، پانا، عیش مصدر، عاش (ض) زندگی جینا، اقطع، قطع (ف) قطعاً کاٹنا، جدا کرنا، مراد زندگی گزارنا، وثب (ض) وثباً، کودنا، چھلانگ لگانا۔

حل لغات (۸) : فتانة صیغہ مبالغہ، فتنہ انگیز عورت، فتن (ض) فتنہ فتنہ کرنا، عینین، عین کا تشبیہ، آنکھ جمع أعین و عیون، قتالة صیغہ مبالغہ، قتل (ن) قتلاً جان مارنا، نفحت، نفع (ف) نفحاً خوش بو مہکنا، پھیلنا، شیخ بوڑھا، جمع شیوخ و أشیاء، روائح واحد رائحة مہک، خوش بو، شب (ض) شباباً جوان ہونا۔

ترجمہ (۷) : یہاں مجھے وہ وصل یاد آ گیا، جو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مجھے ملا ہی نہیں، اور وہ زندگی یاد آ گئی، جس کے متعلق ایسا لگتا ہے کہ میں اسے چھلانگ لگا کر جیا کرتا تھا۔

ترجمہ (۸) : اور یہاں مجھے فتنہ خیز نگاہوں اور جان لیوا محبت کی مالک وہ حسینہ یاد آ گئی، (جس کا حال یہ تھا) کہ اگر اس کی خوش بو کسی بوڑھے کو لگ جائے، تو اس کی جوانی لوٹ آئے۔ (وہ جوان ہو جائے)

مطلب (۷-۸) : شاعر کو محبوب کے ساتھ اس دیار یا دگار میں گزارا ہوا ہر لمحہ یاد آ رہا ہے، چناں چہ وصال کے متعلق کہتا ہے کہ اتنی جلدی وہ رخصت ہو گیا تھا، ایسا لگتا ہے کہ وصال مجھے نصیب ہی نہیں ہوا تھا، اسی طرح محبوب کی محبت میں بیٹے ہوئے زندگی کے وہ خوش گوار ایام بھی یاد آ گئے، جن کو پا کر ہم انتہائی مگن اور مست تھے، اور یہ خیال کر رہے تھے کہ یہ دن کبھی ختم نہیں ہوں گے؛ لیکن وہ ایام بھی اتنے مختصر معلوم ہو رہے ہیں، جیسے کسی چیز کو چھلانگ لگا کر پار کیا اور کہانی ختم ہو گئی، اسی پر بس نہیں، بلکہ نگاہوں کو خیرہ کر کے، عقل و خرد پر چھری رکھ کر اپنے حسن و جمال کا سکھ جانے والی وہ حسینہ بھی یاد آ رہی ہے، جس کی ہر ہر اشارت سے لبریز تھی اور جسے وہ دیکھ لیا کرتی وہ اسی کا اسیر ہو جاتا، اور تعجب تو اس پر ہے کہ اگر کسی بوڑھے کو اس کے مقناطیسی حسن کی خوش بولگ جاتی، تو اس کے اندر بھی جوانی کی انگلیں جواں ہو جاتیں اور شرارت و مستی کے جذبات انگڑائیاں لینے لگتے۔

لَهَا بَشْرُ الدَّرِ الَّذِي قُلِدَتْ بِهِ (۹) وَلَمْ أَرْ بَذْراً قَبْلَهَا قُلِدَ الشُّهْبَا

ترکیب: لہا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، بشر مضاف، الدر موصوف، الذي

اسم موصول، قلدت فعل مجہول، ہی ضمیر اس کا نائب فاعل، بہ جار مجرور ہو کر قلدت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، پھر صفت اور مضاف الیہ ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و متانفہ، لم ار فعل با فاعل، بدر ا موصوف، قبلہا مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ، قلدت فعل، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، الشہب مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر بدر ا کی صفت اور پھر لم ار کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بشر واحد بشرۃ، کھال، ظاہر جلد، الدر موتی جمع دُرّ، قلدت، قلد تقلید، (تفعیل) قلاذہ ڈالنا، ہار پہنانا، بدر، ماہ کامل، چودہویں رات کا چاند، جمع بدور، الشہب واحد شہاب ستارہ، تارہ۔

ترجمہ: محبوبہ کی کھال ان موتیوں کی ہے، جن کا اسے ہار پہنایا گیا ہے، اور میں نے اس محبوبہ سے پہلے کسی ماہ کامل کو ستاروں کا ہار پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔

مطلب: شاعر محبوبہ کے لاجواب حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اس کا سراپا اتنا پر رونق اور جاذب نظر ہے کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں چکرا جاتی ہیں، اور اس کی چمک دمک دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے، کہ وہ سراپا موتی ہی موتی ہے، جہاں سے نور اور روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں، اور محبوبہ کے گلے کا ہار اتنا دل کش اور حسین ہے کہ بالکل چودہویں رات کا ماہ تمام معلوم ہو رہا ہے اور دیکھنے والا یہ خیال کرتا ہے، کہ بدر کامل نے ستاروں کا ہار پہن کر محبوبہ کی گردن میں بسیرا کر لیا ہے۔

فَيَا شَوْقُ مَا أَبْقَى وَيَا لِي مِنَ النَّوَى (۱۰) وَيَا دَمْعُ مَا أَجْرَى وَيَا قَلْبُ مَا أَصْبَا

ترکیب: ف تفریعیہ، یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل کے، شوق منادی اور جملہ ندا، مَا مبتدا، ابقی فعل با فاعل، جملہ ہو کر خبر اور پھر جملہ اسمیہ ہو کر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے، یا دمع ما أجرى اور یا قلب ما اصبا کی ترکیب بھی اسی طرح ہے البتہ ویالی من النوى اصل میں ویامن لی یمنعنی من ظلم النوى ہے، اس کی ترکیب یہ ہے، و متانفہ، یا ندائیہ برائے استغاثہ، من مبتدا، لی جار مجرور ہو کر یمنعنی فعل کے متعلق، یمنع فعل با فاعل، ن وقایہ، ی متکلم مفعول بہ ہے، من ظلم النوى مرکب اضافی اور جار مجرور ہو کر یمنعنی کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر من کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: (واضح رہے کہ یا شوق، یا دمع اور یا قلب اصل میں یا شوقی، یا دمعی اور یا قلبی ہیں ی متکلم تینوں جگہ سے محذوف ہے) شوق، جذبہ، امنگ، جمع اشواق، مَا ابقی صیغہ تعجب، بقی (س) باقی رہنا، مصدر بقاء، النوى فراق، دوری، نوى (ض) نوى دور

ہونا، دمع آنسو، جمع دموع، ما اجری صیغہ تعجب، جری (ض) جویا بہنا، جاری ہونا، ما اصبا صیغہ تعجب، صبا (ن) صبا مائل ہونا، مشتاق ہونا، پرشوق ہونا۔

ترجمہ: اے میرے شوق تم کتنے پائے دار ہو، اور کون ہے جو تم گری فراق سے میری دست گیری کرے، اور اے میرے آنسو تم کتنے رواں ہو، اور اے میرے دل تم کس قدر پرشوق ہو۔

مطلب: شاعر فراق کی وجہ سے اپنی اضطراب و بے چینی اور جذبہ محبت کو سراہتے ہوئے کہتا ہے، کہ بعد مسلسل کے باوجود ابھی بھی میرے دل میں آتش عشق بھڑک رہی ہے، تسلسل کے ساتھ سیلاب اشک رواں ہے، اور دل کی دیوانگی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی، ایسی صورت حال میں بھی کیا کوئی مجھ پر رحم کھاتے ہوئے، فراق کے ظالمانہ پنجوں سے آزاد کر کے وصال کی گھسی چھاؤں میں نہیں کھڑا کر سکتا؟

لَقَدْ لَعِبَ الْبَيْنُ الْمُشْتُ بِهَا وَبِي (۱۱) وَزَوَّدَنِي فِي السَّيْرِ مَا زَوَّدَ الضَّبَّ

ترکیب: ل تاکید، قد برائے تحقیق، لعب فعل، البین المشت موصوف صفت ہو کر فاعل، بہا و بی دونوں جار مجرور اور معطوف علیہ معطوف ہو کر لعب کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، زود فعل بافاعل، ن وقایہ، ی متکلم مفعول بہ اول، فی السیر جار مجرور ہو کر زود کے متعلق، ما موصولہ، زود فعل بافاعل، الضب مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر، صلہ اور زودنی کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لعب بالشی (س) لعبا کھیل کرنا، کھیل کی چیز بنانا، البین جدائی، فراق، بان (ض) بینا جدا ہونا، ظاہر ہونا، المشت، اسم فاعل، شتت تشتیا (تفعیل) منتشر کرنا، شیرازہ بکھیرنا، زود، تزویداً (تفعیل) توشہ دینا، السیر مصدر سار (ض) سیرا چلنا، سفر کرنا، الضب گوہ، سوسار، جمع اضب و اضباب .

ترجمہ: دوری پیدا کرنے والا فراق میرے اور میری محبوبہ کے ساتھ کھیل کر گیا، اور جدائی نے مجھے زندگی کے سفر میں گوہ والا توشہ دیا۔

مطلب: شاعر اپنے پیہم فراق اور وصال کی گم شدگی کو، گوہ کی زندگی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح اپنے سوراخ سے نکلنے کے بعد ایک گوہ حیران و سرگرداں رہتی ہے اور بے انتہا تلاش و جستجو کے بعد بھی اسے اپنے سوراخ کا کوئی سراغ نہیں ملتا، ٹھیک اسی طرح اپنی محبوبہ سے بچھڑنے کے بعد میں بھی آج تک فراق ہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوں، جدائی نے ہر طرف سے ایسا احاطہ کر رکھا ہے کہ کنارے تک پہنچنا تو دور کی بات ہے، کنارہ نظر تک نہیں آ رہا ہے۔

وَمَنْ تَكُنِ الْأَسَدُ الضُّوَارِي جُدُودَهُ (۱۲) يَكُنْ لَيْلَهُ صُبْحًا وَمَطْعَمُهُ غَضَبًا

ترکیب: و مستانفہ، من مبتدا شرطیہ، تکن فعل ناقص، الأسد الضواری موصوف صفت ہو کر اس کا اسم، جدودہ مرکب اضافی کے بعد تکن کی خبر، جملہ ہو کر من کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر شرط، یکن فعل ناقص، لیلہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، مطعمہ مرکب اضافی کے بعد معطوف اور یکن کا اسم، صبحا اور غصبا دونوں اس کی خبر، پھر جملہ ہو کر جزا، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: أَسَدٌ واحد أسد شیر، الضواری واحد ضاری خون خوار، درندہ، شکار کا عادی، ضری (س) ضری شکار کا عادی ہونا، جدود واحد جد آباء و اجداد، مطعم کھانے کا ہوٹل، جمع مطاعم، طعم (س) طعام کھانا، چکھنا یہاں رزق مراد ہے، غصب بمعنی مغسوب، چھینی ہوئی چیز، غصب (ض) غصبا، چھیننا، چھیننا، زبردستی کوئی چیز لینا۔

ترجمہ: وہ شخص جس کے باپ دادا شکار کے رسیا شیر ہوں گے، تو اس کی رات صبح ہوگی اور اس کی خوراک چھینی چھٹی ہوئی ہوگی۔

مطلب: شاعر اپنے ممدوح کی خاندانی شجاعت کو بتا رہا ہے کہ ان کے قدیم آباء و اجداد شیر کے مثل شکار کے عادی تھے، اور ہمارے ممدوح بھی انھیں کی روش پر گامزن رہ کر شکار کے رسیا ہیں، اور شیروں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں، جس طرح شکار کو جنگل میں کسی طرح کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور وہ اپنی محنت کا تازہ مال کھاتا ہے، اسی طرح ہمارے ممدوح بھی دنیا میں نڈر ہو کر زندگی جی رہے ہیں، اور رات کو دن بنا کر دشمنوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور قوت بازو سے فتح کر کے حاصل کئے ہوئے مال ہی سے اپنی خوراک متعین کرتے ہیں۔

وَلَسْتُ أَبَالِي بَعْدَ إِدْرَاكِ الْعُلَى (۱۳) أَكَّانَ تُرَاثًا مَا تَنَاوَلْتُ أَمْ كَسْبًا

ترکیب: و مستانفہ، لست فعل ناقص، انا ضمیر مستتر اس کا اسم، ابالی فعل با فاعل، بعد مضاف، إدراك مصدر مضاف ہے اپنے فاعل ی کی طرف، العلی إدراك کا مفعول بہ پھر شبہ جملہ فعلیہ ہو کر بعد کا مضاف الیہ اور ابالی کا مفعول فیہ، اہمزہ استفہام، کان فعل ناقص، تراثا معطوف علیہ، أم عاطفہ، کسبا معطوف پھر کان کی خبر مقدم، ما موصولہ، تناولت فعل با فاعل جملہ ہو کر صلہ اور کان کا اسم، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ابالی کا مفعول بہ، یہ سب جملہ ہو کر لست کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أَبَالِي ، بال الأمور بہ مبالاة (مفاعلة) پرواہ کرنا، إدراك مصدر (انفال) پانا، حاصل کرنا، العلی بلندی، علا (ن) علوا بلند ہونا، غالب ہونا، تراث، وراثت،

مال موروٹ، ورث (س) ورثا وارث ہونا، تناولت پانا، حاصل کرنا (تفاعل) کسب کمائی، کسب (ض) کسبا کماتا۔

ترجمہ: حصول بلندی کے بعد مجھے اس کی قطعاً پرواہ نہیں رہتی، کہ جو کچھ مجھے ہم دست ہوا ہے، وہ مال موروٹ ہے، یا میری اپنی کمائی ہے۔

مطلب: یعنی میرا مقصد رفعت و عظمت کے ستاروں پر کندیں ڈالنا ہے، حصول بلندی کی خاطر میں ہر پر خار وادی سے گذر جاؤں گا اور کامیابی کی منزلوں کو پالینے کے بعد مجھے اس کی قطعاً کوئی فکر نہیں ہوگی کہ یہ عظمتیں میری اپنی جدوجہد سے ہاتھ لگی ہیں، یا باپ دادا کی وراثت میں ملی ہیں۔

قُرْبُ غُلَامٍ عَلَّمَ الْمَجْدَ نَفْسَهُ (۱۴) كَتَعْلِيمِ سَيْفِ الدَّوْلَةِ الطَّعْنَ وَالضَّرْبَا

ترکیب: رُب کا مدخول ہمیشہ مبتدا ہوتا ہے اور مابعد اس کی خبر، رب غلام مرکب اضافی کے بعد مبتدا، علم فعل بافاعل، المجد مفعول بہ اول، نفسه مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ثانی، ك حرف جر برائے تشبیہ، تعلیم مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے، سيف الدولة ترکیب اضافی کے بعد فاعل، الطعن والضربا معطوف علیہ معطوف ہو کر مصدر کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہو کر ك کا مجرور اور علم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: غلام، نوجوان لڑکا، جمع غلمان، علم تعلیم (تفعیل) سکھانا، الطعن، طعن (ف) نیزہ مارنا، مجد بزرگی، شرافت، مجد (ن) مجداً بزرگ ہونا، الضرب مصدر مارنا (ض) مراد تلوار سے مارنا۔

ترجمہ: بہت سے نوجوان اپنی ذات کو از خود شرف و عزت کی تعلیم دیتے ہیں، جیسا کہ سیف الدولہ نے اپنے آپ کو نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی تعلیم دے رکھی ہے۔

مطلب: شاعر اپنی عزت و شرافت کا ڈھول بجاتے ہوئے کہتا ہے، کہ میری طرح اور بھی بہت سے شرافت پسند نوجوان از خود بڑائی اور بزرگی سیکھ لیتے ہیں اور یہ چیز حاصل کرنے کے لیے انھیں کسی استاد کا دروازہ نہیں کھٹ کھٹانا پڑتا، بلکہ عموماً یہ چیز فطرتاً و دیعت کر دی جاتی ہے، جیسے سیف الدولہ کو فطری طور پر شجاعت و جواں مردی وراثت میں ملی ہے، اور اسے حاصل کرنے کے لیے مدوح کو کسی تعلیم اور ٹریننگ کی ضرورت نہیں پڑی۔

إِذَا الدَّوْلَةُ اسْتَكْفَتْ بِهِ فِي مِلْمَةٍ (۱۵) كَفَاهَا فَكَانَ السَّيْفَ وَالْكَفَّ وَالْقَلْبَا

ترکیب: إِذَا کا مدخول فعل ہوتا ہے اس لیے إِذَا کے بعد استکفت فعل محذوف مقدر مانا

جائے گا، ترکیب یہ ہوگی، إذا شرطیہ استفکت فعل محذوف فعل، الدولة فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر مبدل منہ، استفکت فعل با فاعل، بہ اور فی مملۃ دونوں جار مجرور ہو کر فعل کے متعلق جملہ خبریہ ہو کر بدل اور شرط، کفی فعل با فاعل، ہا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف برائے نتیجہ، کان فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اس کا اسم، السیف الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: دولة حکومت، ملک، جمع دُول، استفکت (استفعال) مدد طلب کرنا، مملۃ حادثہ، ناگہانی مصیبت، الم الماما (انفال) اچانک اترنا، نازل ہونا، کف ہتھیلی، جمع اکف واکفاف۔

ترجمہ: جب ملک کسی ناگہانی حادثے میں سیف الدولۃ سے مدد طلب کرتا ہے، تو وہ تلوار، ہتھیلی اور دل سب کے ساتھ اس کی دست گیری کرتے ہیں۔

مطلب: یعنی جب بھی ملک کسی مصیبت سے دوچار ہو کر، سیف الدولۃ کو مدد کے لیے آواز دیتا ہے، تو ممدوح اس کی آواز کو شرف قبولیت سے نوازتے ہیں، اور جان و مال اور آلات جنگ سے لیس ہو کر میدان میں کود پڑتے ہیں، چٹاں چہ شمشیر زنی کے لیے تلوار بھی ساتھ رکھتے ہیں، نیزہ بازی کے لیے ہتھیلی کو فارغ رکھتے ہیں اور ہر طرح کے دشمنانہ وار سے نمٹنے کے لیے جواں عزائم اور پختہ مقاصد کے حامل دل کو بھی تیار رکھتے ہیں۔

تَهَابُ سُيُوفِ الْهِنْدِ وَهِيَ حَدَائِدُ (۱۶) فَكَيْفَ إِذَا كَانَتْ نَزَارِيَّةً عُرْبًا

ترکیب: تهاب فعل مجہول، سیوف الہند مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، و حالیہ، ہی مبتدا، حدائد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال اور تهاب کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کیف خبر مقدم، إذا ظرفیہ محضہ، کانت فعل ناقص، ہی ضمیر مستتر اس کا اسم، نزاریۃ خبر اول، عربا خبر ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تهاب، هاب (س) ہیبة ڈرنا، خوف کھانا، حدائد، واحد حديد لوہا، نزاریۃ عرب کا مشہور قبیلہ، نزار بن معد بن عدنان، یہ قبیلہ اپنی شجاعت اور جواں مردی میں ضرب المثل تھا، عربا واحد عربی خالص عربی۔

ترجمہ: ہندی تلواروں سے خوف کھایا جاتا ہے (یا ہندی تلواروں کا رعب طاری رہتا ہے) حالاں کہ وہ صرف لوہا ہوتی ہیں، تو خوف کا کیا عالم ہوگا، اگر تلواریں نزاری اور خالص عربی ہوں۔

مطلب: شاعر سیف الدولۃ کی دلیری اور بہادری کو بتا رہا ہے، کہ جب ایک آدمی ہندوستانی

لوہے کی تلوار چمکتا ہوا نکلتا ہے اور لوگ اس کی ہیبت سے ڈرے رہتے ہیں، تو آپ خود فیصلہ کیجئے کہ ہمارے ممدوح میدان کارزار میں جب خالص عربی اور زاری تلوار لے کر نکلتے ہیں، اس وقت لوگوں کے خوف و حراست کا کیا عالم ہوتا ہوگا۔

وَيُوهَبُ نَابُ اللَّيْثِ وَاللَّيْثُ وَحَدَهُ (۱۷) فَكَيْفَ إِذَا كَانَ اللَّيْثُ لَهُ صَحْبًا

ترکیب: و مستانفہ، یوہب مجہول، ناب مضاف، اللیث ذوالحال، و حالیہ، اللیث مبتدا، وحدہ مرکب اضافی ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، پھر مضاف الیہ و کرنا ب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، کیف خبر مقدم، إذا ظرفیہ، کان فعل ناقص، اللیث اس کا اسم، صحبا اس کی خبر، لہ جار مجرور ہو کر کان کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یوہب، رَہب (س) دہبا و دہبہ ڈرنا، خوف کھانا، ناب نوکیلا، دانت، جمع انیاب، اللیث جمع لیوث شیر، صحب واحد صاحب دوست، ساتھی، صحب (س) صحبہ ساتھ رہنا۔

ترجمہ: شیر کے دانتوں سے ڈرا جاتا ہے، جب کہ شیر تنہا ہوتا ہے، تو خوف کی کیا کیفیت ہوگی، جب شیر کے ساتھی بھی شیر ہوں۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ اور اس کے شیر دل لشکر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جب لوگ اکیلے شیر اور اس کے دانت کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں، تو اس لشکر جرار کے بارے میں کیا خیال ہے، جس کا قائد (سیف الدولہ) بھی شیر ہے اور جس کے جاں باز سپاہی (اہل زار) بھی شیر صفت ہیں، یعنی دنیا کی کوئی طاقت اس لشکر سے بچہ آزمائی نہیں کر سکتی ہے۔

وَيُخْشَى عُبَابُ الْبَحْرِ وَهُوَ مَكَانَهُ (۱۸) فَكَيْفَ بَمَنْ يَغْشَى الْبِلَادَ إِذَا عَبَا

ترکیب: و مستانفہ، یخشی فعل مجہول، عباب مضاف، البحر ذوالحال، و حالیہ، ہو مبتدا، مکانہ مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال، پھر مضاف الیہ ہو کرنا ب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کیف خبر مقدم، ب حرف جر، من موصولہ، یغشی فعل با فاعل، البلاد ذوالحال، إذا ظرفیہ محضہ، عبا فعل با فاعل جملہ ہو کر حال اور یغشی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اور ب کا مجرور پھر الظن مصدر محذوف کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یخشی (س) خشية ڈرنا، خوف کھانا، عباب، موج، پانی کی لہر، تیز دھارا، عب (ن) عبا و عباہا موج مارنا، البحر سمندر، جمع بحار، بحور، ابحر، یغشی غشی

(س) غشیا و غشیانا ، ڈھانپنا، گھیرنا، البلاد واحد بلد ، شہر، لیکن اب بلاد کا استعمال ملکوں کے لیے ہوتا ہے، شہر کے لیے مدینہ اور مدن ہے۔

ترجمہ: سمندر کی موجوں سے ڈر لگتا ہے، جب کہ سمندر اپنی جگہ پر رہتا ہے، تو اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، جو موجزن ہو کر تمام ممالک پر محیط ہو جایا کرتا ہے۔

مطلب: یعنی سمندر اپنی جگہ ساکت رہتا ہے، پھر بھی ساحل پر کھڑے لوگوں پر، اس کی لہروں سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے، اور وہ ہمیشہ چوکس رہتے ہیں کہ کہیں لہروں کی لپٹ میں نہ آجائیں، اور سیف الدولہ تو ممالک کے سینوں میں گھس کر حملہ آور ہوتے ہیں، اور ان کے لشکر کی طوفانی موجیں ساری آبادی کو اپنی زد میں لے لیتی ہیں، تو بتائیے سمندرِ ممدوح کی اس طوفانی لہروں سے لوگوں کے دلوں میں کتنا خوف و خشیت ہوگی۔

عَلَيْهِمْ بِأَسْرَارِ الدِّيَانَاتِ وَاللُّغَى (۱۹) لَهُ خَطَرَاتٌ تَفْضُحُ النَّاسَ وَالْكَتُبَا

ترکیب: علیم صفت مشبہ، ب حرف جر، أسرار مضاف، الدیانات واللغی معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ اور ب کا مجرور پھر علیم کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مبتدا محذوف ہو کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، خطرات موصوف، تفضح فعل بافاعل، الناس اور الکتبا دونوں مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أسرار واحد سر راز، پوشیدہ بات، الدیانات واحد دیانة مذہب، دین، دھرم، اللغی واحد لغة زبان، بولی، خطرات واحد خطرة افکار و خیالات، تفضح ، فضح (ف) فضحا رسوا کرنا، عیب ظاہر کرنا، الکتب واحد کتاب، کتاب، الناس سے مراد یہاں جان کار، عالم، باخبر۔

ترجمہ: سیف الدولہ ادیان و مذاہب اور زبانوں کے رازوں سے بخوبی واقف ہے، اس کے بہت سے افکار و خیالات علماء اور کتابوں کے لیے باعث رسوائی ہیں۔

مطلب: شاعر اس شعر میں اپنے ممدوح کی فکری لیاقت اور اس کی علمی قابلیت کا تذکرہ کر رہا ہے، کہ سیف الدولہ سے ادیان و مذاہب اور زبان و بیان کا کوئی پوشیدہ راز مخفی نہیں ہے؛ ادیان و مذاہب کی باریکیوں اور اقوام عالم میں رائج بولیوں پر، انھیں کامل دست گاہ حاصل ہے، اور وہ ایسے اونچے افکار و تصورات کے مالک ہیں جہاں تک اہل علم کی رسائی ممکن ہی نہیں ہے، فکری پرواز میں ان کی مہارت تانہ کے سامنے، تمام کتابوں کے ذخیرے اور معلوماتی اسباب و وسائل نے ہتھیار ڈال کر ممدوح کی صلاحیتوں کا لوہا مان لیا ہے۔

فَبُورِ كَتِّ مِنْ غَيْثٍ كَأَنَّ جُلُودَنَا (۲۰) بِهِ تُنْبِتُ الدِّيْبَاجَ وَالْوَشْيَ وَالْعَصْبَا

ترکیب: ف نتیجہ ، بورکت فعل مجہول، انت ضمیر مستتر ممیز، من حرف جر، غیث موصوف، کان حرف مشبہ بالفعل، جلودنا مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کا اسم، بہ جار مجرور تنبت کے متعلق، تنبت فعل بافاعل، الدیبا ج والوشی والعصبا معطوف علیہ معطوف ہو کر تنبت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر کان کی خبر، جملہ ہو کر صفت اور من کا مجرور، پھر تمیز اور بورکت کا نائب فاعل جملہ فعلیہ خبریہ دعائیہ ہے۔

حل لغات: بورکت (مفاعلة) برکت کی دعا دینا، غیث، بارش، بادل، جمع غیوث و اغیاث، جلود واحد جلد، کھال، چمڑا، تنبت (افعال) اُگانا، پیدا کرنا، دیبا ج، وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم کا ہو، جمع دیبا ج، و دیبا ج، الوشی منقش، جمع و شاء، العصب، ایک قسم کی یمنی چادر، اس کا تشبیہ اور جمع غیر مستعمل ہے۔

ترجمہ: اے ابرکرم! تمہیں برکت سے نوازا جائے، ایسا لگتا ہے کہ ہماری کھالیں اسی بارانِ رحمت کی بدولت ریشم، منقش کپڑے اور یمنی چادریں اگاتی ہیں۔

مطلب: مثنوی سیف الدولہ کو برکت اور زیادتی اموال کی دعا دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اللہ پاک آپ کی تمام چیزوں میں خیر و برکت عطا فرمائیں؛ اس لیے کہ آپ کی ذات والا صفات، ہم غریبوں کے لیے ابرکرم کی حیثیت رکھتی ہے، اور جس طرح آسمان سے نازل ہونے والی بارش سے ہر خاص و عام مستفید ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح آپ کے عطایا کی بارانِ رحمت سے ہم درباریوں کی روزی روٹی چلتی ہے، چوں کہ ہمیشہ آپ ہمیں نوازتے رہتے ہیں اور آپ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی طرح کی کمی نہیں محسوس ہوتی؛ اس لیے ایسا لگتا ہے کہ بیش قیمت لباس اور عمدہ قسم کی چادریں یہ سب آپ کے ابرکرم کا فیض اور ہمارے جسم کی پیداوار ہیں۔

وَمِنْ وَاهِبٍ زَجَلًا وَمِنْ زَاجِرٍ هَلَاً (۲۱) وَمِنْ هَاتِكَ دِرْعًا وَمِنْ نَاشِرٍ قُصْبًا

ترکیب: ومن واہب سے پہلے بورکت فعل محذوف ہے، اس میں انت کی ضمیر ممیز، من حرف جر، واہب اسم فاعل، زجلا یہ موصوف عطاء محذوف کی صفت ہے، پھر واہب کا مفعول لہ، اور شبہ جملہ ہو کر من کا مجرور ہو کر انت کی تمیز اول، یہی ترکیب دیگر جملوں میں بھی ہے، البتہ ہلا کا موصوف صدقا، درعا کا موصوف بشرا، اور قصباً کا موصوف نشرا محذوف مانا جائے گا اور تینوں بھی پہلے کی طرح انت کی تمیز ہوں گے، پھر بورکت کا نائب فاعل اور جملہ فعلیہ دعائیہ ہے۔

حل لغات: واہب اسم فاعل، وہب (ف) وہبا و ہبۃ دینا، ہبہ کرنا، باہوش دینا، زجلا، بہت، کثیر، زجل (ک) جزالۃ کثیر ہونا، زیادہ ہونا، زاجر ڈانٹنے والا، مراد ہانکنے والا، زجر (نض) ڈانٹنا، ہلا اسم صوت، وہ آواز جو گھوڑے کو ہانکنے کے لیے نکالی جاتی ہے، ہاتک، ہتک (ض) ہتکا پھاڑنا، چیرنا، درع زرہ جمع دروع، ناشر، نشر (ن) نشر، بکھیرنا، پھیلانا، قصب آنت، جمع اقصاب وقصب۔

ترجمہ: اور اے بہت بڑے داتا، اور گھوڑوں کو تیز ہنکانے والے، اور زرہوں کو چاک کرنے والے اور آنتوں کو پھاڑنے والے (اللہ آپ کو برکت عطا کریں)

مطلب: شاعر اپنے مدوح کے اوصاف حمیدہ اور صفات مشہورہ کو شمار کر کے، ان تمام کے لیے خیر و برکت کی دعائیں کر رہا ہے، کہ اللہ کرے آپ تاحیات عطیہ گزار بنے رہیں، اور پوری زندگی گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے، زرہوں کو چاک کر کے آنتوں کو چیرتے ہوئے میدان جنگ میں ڈٹے رہیں، تاکہ دشمنوں کا صفایا ہو، اور ان سے ملنے والے اموال غنائم میں ہم سب کا بھی حصہ ہو۔

هَيْنًا لِأَهْلِ الثَّغْرِ رَأْيِكَ فِيهِمْ (۲۲) وَأَنْكَ حِزْبُ اللَّهِ صِرْتَ لَهُمْ حِزْبًا

ترکیب: ہینا مصدر، ل حرف جر، اهل الثغر مرکب اضافی ہو کر مجرور اور ہینا کے متعلق، رايك مضاف مضاف الیہ ہو کر ہینا کا فاعل، فیہم جار مجرور ہینا کے متعلق، پھر یہ مفعول لہ ہے، اہنی فعل محذوف کا جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، یا محذوف حرف ندا، حزب اللہ (اگر حزب اللہ کو منصوب پڑھیں، تو یہ انک کے کاف سے بال بھی بن سکتا ہے) ترکیب اضافی کے بعد منادی اور ان کی خبر اول، صرت فعل ناقص، انت اس کا اسم، لہم جار مجرور صرت کے متعلق حزباً اس کی خبر، جملہ ہو کر ان کی خبر ثانی جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ہینا مبارک بادی، ہنا، تہنیۃ مبارک باد دینا (تفعیل) مجرد (س) الثغر سرحد، جمع ثغور، رای رائے، مشورہ، جمع اراء، حزب، جماعت، جمع احزاب، مراد معین جماعت۔
ترجمہ: اہل سرحد کے لیے یہ بات قابل مبارک ہے، کہ انھیں آپ کی رائے حاصل ہے، اور (یہ بات بھی مبارک ہو) یہ کہ اے اللہ کی جماعت آپ ان کے لیے جماعت بن گئے ہیں۔

مطلب: شاعر سرحد والوں کو مبارک باد دے رہا ہے، کہ ان کی خوش بختی ہے، جو وہ آپ کے گراں قدر مشوروں سے پاکیزہ اور خوش حال زندگی گزار رہے ہیں، اور آپ کی موجودگی میں انھیں کسی طرح کا کوئی خوف نہیں ہے؛ اس لیے کہ آپ کو خدا کی مروت کی طاقت و توانائی حاصل ہے، اور آپ ان عالی

قد افراد کی جماعت میں ہیں، جن سے ڈر کر شکست بھی خوف شکست سے راہ فرار اختیار کر لیتی ہے، سرحد والوں نے آپ کا انتخاب کیا کیا، وہ ہر طرح کی ذلت و رسوائی سے نجات پا گئے۔

وَأَنَّكَ رُعْتَ الدَّهْرَ فِيهَا وَرَبِيَهُ (۲۳) فَإِنْ شَكَّ فَلْيُحْدِثْ بِسَاحَتِهَا خَطْبًا

ترکیب: و عاطفہ، اُن حرف مشبہ بالفعل، لہ اس کا اسم، رعت فعل با فاعل، الدهر معطوف علیہ، فیہا جار مجرور ہو کر رعت کے متعلق، و عاطفہ، ربیہ مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف اور رعت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر اُن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، اِن شرطیہ، شک فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، یحدث فعل با فاعل، بساحتہا ترکیب اضافی اور جار مجرور کے بعد یحدث کے متعلق، خطبا مفعول بہ جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: رعت، راع (ن) دوغاً ڈرانا، دہشت زدہ کرنا، الدهر زمانہ، جمع دہور، ریب، راب (ض) ریباً شک میں ڈالنا، کوئی ناپسند بات دیکھنا، مراد حادثہ، یحدث (افعال) پیدا کرنا، رونما کرنا، ساحة میدان جمع ساحات مراد روئے زمین، خطب حادثہ، پریشانی، جمع خطوب۔

ترجمہ: اور (یہ بات بھی اہل سرحد کو مبارک ہو کہ) آپ نے دنیا میں زمانہ اور اس کے حوادث کو دہشت زدہ کر دیا ہے، اگر زمانے کو اس میں ذرا بھی شبہ ہو، تو روئے زمین پر کوئی حادثہ رونما کر کے دیکھے۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ نے اہل سرحد کی نصرت و اعانت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے، بلکہ ہر قسم کی مدد کر کے انھیں آفات و مصائب اور زمانے کے حوادث سے محفوظ و مامون کر دیا ہے، اور اب زمانے میں یہ ہمت نہیں ہے کہ سرحد والوں کو ترچھی نگاہ سے دیکھے؛ اس لیے کہ آج بھی انھیں مدد و حمایت اور اُن کا تعاون حاصل ہے، اگر زمانے کو اہل سرحد کے مامون ہونے میں ذرا بھی شک ہے، تو وہ کوئی نیا حادثہ کر کے تو دیکھے، سیف الدولہ اس بار زمانے کا نام و نشان ہی مٹا دیں گے۔

فَيَوْمًا بِخَيْلٍ تَطْرُدُ الرُّومَ عَنْهُمْ (۲۴) وَيَوْمًا بِجُودٍ تَطْرُدُ الْفَقْرَ وَالْجَدْبَا

ترکیب: ف تفصیلیہ، یوماً تطرُد کا مفعول فیہ مقدم ہے، بخیل اور عنہم دونوں جار مجرور ہو کر تطرُد کے متعلق، تطرُد فعل با فاعل، الروم مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، یوماً مفعول فیہ مقدم، بجود جار مجرور تطرُد کے متعلق، تطرُد فعل با فاعل، الفقر و الجدبا معطوف علیہ ہو کر تطرُد کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: خیل گھوڑے، جمع خیول و اخیال، تطرد، طرد (ن) طردا، بھگانا، دھتکارنا، جود، بخشش، سخاوت، جاد (ن) جودا سخاوت کرنا، الفقر، محتاجی، مفلسی، فقر (ک) فقرا، مفلس ہونا، محتاج ہونا، الجذب قحط، خشک سالی، جذب (نض) جذبا، قحط زدہ ہونا

ترجمہ: چناں چہ کسی دن آپ گھوڑوں کے ذریعے، اہل سرحد سے رومیوں کو مار بھگاتے ہیں، اور کسی دن اپنی کرم گسٹری کا جلوہ دکھا کر، ان کی مفلسی اور قحط سالی کو دور کرتے ہیں۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کی جانب سے اہل سرحد پر ہونے والے انعامات و نوازشات کا تفصیلی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جب بھی اہل روم سرحد والوں پر حملہ کر کے، انھیں بتلائے مصیبت کرنا چاہتے ہیں، تو ممدوح محترم سینہ سپر ہو کر ان کا مقابلہ کرتے ہیں، اور رومیوں کو بھگا کر ہی دم لیتے ہیں، اسی طرح اگر اہل سرحد پر مفلسی اور محتاجی آتی ہے، تو اس وقت بھی سیف الدولہ اپنی فیاضی و کرم گسٹری سے ان کی یہ پریشانی دور کرتے ہیں۔

سَرَايَاكَ تَتْرَى وَالْدُمُسْتُقُ هَارِبٌ (۲۵) وَأَصْحَابُهُ قَتَلَى وَأَمْوَالُهُ نُهْبَى

ترکیب: سَرَايَاكَ مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، تتری فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہے۔

حل لغات: سرا یا فوجی دستے، واحد سریة، تتری، اصل میں وتری تھا، مسلسل آنے والی چیز، قرآن کریم میں ہے ”ثم أرسلنا رسلنا تتری“ دمستق روم کا سپہ سالار تھا، ہارب بھاگنے والا، هرب (ن) هربا بھاگنا، قتلی قتیل کی جمع ہے، مقتول، قتل (ن) قتلا جان سے مارنا، نہبی بمعنی منہوب لوٹا ہوا، نہب (س ف) نہبا لوٹنا۔

ترجمہ: آپ کے فوجی دستے مسلسل چل رہے ہیں، (یا آگے بڑھ رہے ہیں) اور دمستق بھاگ رہا ہے، اس کے ساتھی مارے جا رہے ہیں اور اس کے مال میں لوٹ چکی ہوئی ہے۔

مطلب: شاعر رومیوں کے خلاف لڑی جانے والی کامیاب جنگ کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جب اہل روم کا لشکر سرحد والوں پر حملہ کرنے کے لیے آیا، تو سیف الدولہ اور ان کے عالی حوصلہ سپاہیوں نے آگے بڑھ کر ان کا صفایا کیا، اور اتنی تاریخی جنگ لڑی کی سالار قافلہ دمستق فوجیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑا ہوا، بھاگتے ہوئے اسے یہ احساس بھی ہوا، کہ اس کے سپاہیوں کا قتل عام ہو رہا ہے، اور اس کے لشکر کا تمام ساز و سامان سیف الدولہ اور ان کے جاں باز سپاہیوں نے اپنا لیا ہے، لیکن پھر بھی اس نے اپنی فکر کی اور جان بچانے میں ہی عافیت سمجھی۔

اَتَى مَرْعَشًا يَسْتَقْرِبُ الْبُعْدَ مُقْبِلًا (۲۶) وَأَذْبَرَ إِذْ أَقْبَلْتُ يَسْتَبْعِدُ الْقُرْبَا

ترکیب: اَتَى فعل، ہو ضمیر ذوالحال، مرعشا مفعول بہ، يستقرب فعل، ہو ضمیر ذوالحال، البعد يستقرب کا مفعول بہ، مقبلا حال اور يستقرب کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر پھر حال اور اَتَى کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، اذبر فعل، ہو ذوالحال، يستبعد فعل با فاعل، القربا مفعول بہ جملہ ہو کر حال پھر اذبر کا فاعل، اذ ظریفہ مضاف، اقبلت فعل فاعل جملہ ہو کر مضاف الیہ اور اذبر کا مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مرعش جہاں سیف الدولہ کا قلعہ تھا، يستقرب (استفعال) قریب سمجھنا، نزدیک خیال کرنا، البعد دوری، مسافت جمع ابعاد، بعد (ک) دور ہونا، مقبلا متوجہ ہوتے ہوئے، آتے ہوئے، اقبل سامنے آنا، آگے بڑھنا (افعال) اذبر اذبارا (افعال) پشت پھیر کر بھاگنا، يستبعد (استفعال) دور سمجھنا، القرب، نزدیکی، قرب (ک) نزدیک ہونا۔

ترجمہ: دستق مرعش آتے وقت مسافت کو نزدیک سمجھتے ہوئے آیا، لیکن جب آپ تشریف لائے تو وہ، نزدیکی کو دوری سمجھتے ہوئے پشت پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا۔

مطلب: یعنی جس وقت دستق مرعش پر حملہ کرنے آ رہا تھا، تو انتہائی چاق و چوبند اور بلند حوصلہ دکھائی دے رہا تھا، اور فتح مندی کی امنگوں نے، مرعش کی مسافت کو بھی اس کی نگاہ تصور میں قریب کر رکھا تھا، لیکن جب سیف الدولہ نے اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہو کر اسے مات دی ہے، تو وحشت زدہ ہو کر بدحواسی کے عالم میں پشت پھیر کر بھاگا اور وہ منزل جسے وہ قریب خیال کر رہا تھا، انتہائی دور محسوس ہونے لگی۔

كَذَا يَتْرُكُ الْأَعْدَاءَ مَنْ يَكْرَهُ الْقَنَا (۲۷) وَيَقْفُلُ مَنْ كَانَتْ غَنِيمَتُهُ رُغْبًا

ترکیب: كذا يترك کا مفعول مطلق مقدم، يترك فعل، الأعداء مفعول بہ مقدم، من موصولہ، يكره فعل با فاعل، القنا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر، صلہ اور يترك کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، يقفل فعل، من موصولہ، كانت فعل ناقص، غنيمته مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کا اسم، رعبا خبر جملہ ہو کر صلہ اور يقفل کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يترك (ن) چھوڑنا، الأعداء واحد عدو دشمن، يكره (س) ناپسند کرنا، القنا نیزے، واحد قنات، يقفل، قفل (ن) قفلا واپس ہونا، لوٹنا، غنيمت، مال غنیمت، جمع غنائم، رعب خوف، رعبہ رعب (ف) ڈرنا، خوف کھانا۔

اَتَى مَرْعَشًا يَسْتَقْرِبُ الْبُعْدَ مُقْبِلًا (۲۶) وَأَذْبَرَ إِذْ أَقْبَلْتُ يَسْتَبْعِدُ الْقُرْبَا

ترکیب: اَتَى فعل، ہو ضمیر ذوالحال، مرعشا مفعول بہ، يستقرب فعل، ہو ضمیر ذوالحال، البعد يستقرب کا مفعول بہ، مقبلا حال اور يستقرب کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر پھر حال اور اَتَى کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، اذبر فعل، ہو ذوالحال، يستبعد فعل با فاعل، القربا مفعول بہ جملہ ہو کر حال پھر اذبر کا فاعل، اذ ظریفہ مضاف، اقبلت فعل فاعل جملہ ہو کر مضاف الیہ اور اذبر کا مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مرعش جہاں سیف الدولہ کا قلعہ تھا، يستقرب (استفعال) قریب سمجھنا، نزدیک خیال کرنا، البعد دوری، مسافت جمع ابعاد، بعد (ک) دور ہونا، مقبلا متوجہ ہوتے ہوئے، آتے ہوئے، اقبل سامنے آنا، آگے بڑھنا (افعال) اذبر اذبارا (افعال) پشت پھیر کر بھاگنا، يستبعد (استفعال) دور سمجھنا، القرب، نزدیکی، قرب (ک) نزدیک ہونا۔

ترجمہ: دستق مرعش آتے وقت مسافت کو نزدیک سمجھتے ہوئے آیا، لیکن جب آپ تشریف لائے تو وہ، نزدیکی کو دوری سمجھتے ہوئے پشت پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا۔

مطلب: یعنی جس وقت دستق مرعش پر حملہ کرنے آ رہا تھا، تو انتہائی چاق و چوبند اور بلند حوصلہ دکھائی دے رہا تھا، اور فتح مندی کی امنگوں نے، مرعش کی مسافت کو بھی اس کی نگاہ تصور میں قریب کر رکھا تھا، لیکن جب سیف الدولہ نے اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہو کر اسے مات دی ہے، تو وحشت زدہ ہو کر بدحواسی کے عالم میں پشت پھیر کر بھاگا اور وہ منزل جسے وہ قریب خیال کر رہا تھا، انتہائی دور محسوس ہونے لگی۔

كَذَا يَتْرُكُ الْأَعْدَاءَ مَنْ يَكْرَهُ الْقَنَا (۲۷) وَيَقْفُلُ مَنْ كَانَتْ غَنِيمَتُهُ رُغْبًا

ترکیب: كَذَا يترك کا مفعول مطلق مقدم، يترك فعل، الأعداء مفعول بہ مقدم، من موصولہ، يكرہ فعل با فاعل، القنا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر، صلہ اور يترك کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، يقفل فعل، من موصولہ، كانت فعل ناقص، غنيمته مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کا اسم، رعبا خبر جملہ ہو کر صلہ اور يقفل کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يترك (ن) چھوڑنا، الأعداء واحد عدو دشمن، يكرہ (س) ناپسند کرنا، القنا نیزے، واحد قنات، يقفل، قفل (ن) قفلا واپس ہونا، لوٹنا، غنيمت، مال غنیمت، جمع غنائم، رعب خوف، رعبہ رعب (ف) ڈرنا، خوف کھانا۔

ترجمہ: نیزوں کو برداشت نہ کر سکنے والا اسی طرح دشمنوں کو چھوڑ بھاگتا ہے، اور وہ شخص جسے مال غنیمت میں دہشت ہاتھ آتی ہے، اُلٹے پاؤں پیچھے لوٹ جاتا ہے۔

مطلب: یعنی جس طرح دمشق کو شکست ہوئی اور میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا، بالکل یہی حال اس شخص کا بھی ہوگا، جس کے اندر نیزوں کا وار برداشت کرنے کی سکت نہ ہوگی، اور وہ بزدل انسان جو اپنے مد مقابل سے ڈر جاتا ہے اور اس کے دل میں حریف کا رعب سما جاتا ہے، تو جنگ میں مال غنیمت کے بجائے، اسے وحشت و دہشت ہاتھ لگتی ہے، اور مرعوب ہو کر اُلٹے پاؤں واپس لوٹ جاتا ہے۔

وَهْلَ رَدَّ عَنْهُ بِاللَّقَانِ وَقُوفُهُ (۲۸) صُدُورَ الْعَوَالِي وَالْمُطَهَّمَةِ الْقُبَا

ترکیب: و متانفہ، هل استفہامیہ، رد فعل، عنہ اور باللقان دونوں جار مجرور ہو کر رد کے متعلق، وقوفہ مضاف مضاف الیہ ہو کر رد کا فاعل، صدور العوالی مرکب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، المطہمۃ اور القبا یہ دونوں الخیل موصوف محذوف کی صفت ہیں، پھر معطوف ہو کر رد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ استفہامیہ ہے۔

حل لغات: رد (ن) رَدًا لوٹنا، پھیرنا، اللقان روم کی سرحد کا نام، وقوف مصدر، وقف (ض) ٹھہرنا، رکنا، قیام کرنا، صدور، واحد صدر سینہ، مراد نوک، العوالی، واحد عالیہ وہ نیزہ جس کا تہائی حصہ لکڑی میں گھسا ہو، المطہمۃ، صحت مند، خوب صورت، طہم (تفعیل) موٹا کرنا، القُبَّ واحد اقب پتلی کمر والا، سُدُول پیٹ والا۔

ترجمہ: کیا لقان میں دمشق کے قیام نے، نیزوں کی نوکوں اور پتلی کمر والے گھوڑوں کو اس سے باز رکھا؟

مطلب: شاعر یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ سیف الدولہ نے دمشق کو شکست دے کر صرف مرعش سے ہی نہیں بھگایا بلکہ روم کی سرحد تک اس کا پیچھا کرتے رہے، اور جب دمشق نے لقان میں جا کر پناہ لی تو وہاں بھی مدوح کے نیزے دمشق پر برستے رہے، اور سیف الدولہ کے تیز رفتار گھوڑے برابر اس کا تعاقب کرتے رہے، یعنی میدان جنگ سے بھاگنے کے باوجود بھی دمشق کو راحت کی سانس نہیں نصیب ہوئی۔

مَضَى بَعْدَ مَا التَفَّ الرَّمَا حَانَ سَاعَةً (۲۹) كَمَا يَتَلَقَّى الْهُدْبُ فِي الرَّقْدَةِ الْهُدْبَا

ترکیب: مضی فعل با فاعل، بعد مضاف، ما مصدریہ، التف فعل، الرماحان فاعل، ساعۃ مفعول فیہ، جملہ ہو کر بعد کا مضاف الیہ اور مضی کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، کما برائے تشبیہ، يتلقى فعل، الہذب فاعل، فی الرقده جار مجرور يتلقى کے متعلق، الہدبا اس کا

مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مضی (ض) گذرنا، یہاں مراد بھاگنا، التف التفافا (افتعال) باہم ملنا، جھکم گھما ہونا، رماحان، رمح کا تثنیہ نیزہ، يتلقى (تفعّل) قاعدے سے ملنا، الهدب پلکوں کا سرا، جمع اهداب، الرقدة نیند، رقد (ن) رقدنا ورقدة سونا، بخواب ہونا۔

ترجمہ: دونوں فریقوں کے نیزوں کی جھکم گھمی کے تھوڑی ہی دیر بعد مستق بھاگ کھڑا ہوا، جس طرح بحالت خواب پلکیں پلکوں سے ملا کرتی ہیں (دوسرا ترجمہ) نیند میں پلکوں سے پلکیں ملنے کی طرح، دونوں جماعتوں کے نیزوں کے آپس میں تھوڑی دیر ملنے کے بعد، مستق نے اپنی راہ لی۔

مطلب: میدان مقابلہ کی منظر کشی کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے، کہ جب نیند میں پلکوں کے ملنے کی طرح فریقین کے نیزے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے، اور میدان کارزار گرم ہونے لگا، تو عین اس وقت مستق اپنے ساتھیوں کی معیت و قیادت چھوڑ کر، میدان سے بھاگ نکلا، جس کا تلخ گھونٹ اسے اور اس کے سپاہیوں کو شکست کی صورت میں نگلنا پڑا۔

وَلَكِنَّهُ وَلِيَ اللَّطْعَنِ سُورَةً (۳۰) إِذَا ذَكَرَتْهَا نَفْسُهُ لَمَسَ الْجَنْبَا

ترکیب: و متانفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، وَلِيَ فعل، ضمیر ہو ذوالحال، و حالیہ، للطنن جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، سورة موصوف، إِذَا شرطیہ، ذکرت فعل، ہا مفعول بہ، نفسه مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل جملہ فعلیہ ہو کر شرط، لمس فعل با فاعل، الجنب مفعول بہ جملہ ہو کر جزاء، پھر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر سورة کی صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے پھر حال ہو کر وَلِيَ کا فاعل اور جملہ ہو کر لکن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: وَلِيَ تولیة (تفعیل) پشت پھیرنا، الطعن مصدر طعن (ن ف) نیزہ مارنا، سورة، تیزی، گرمی، لمس (ن ض) لمسا چھونا، ٹولنا، الجنب پہلو، جمع جنوب و أجناب۔

ترجمہ: لیکن مستق اس حال میں بھاگا، جب نیزے بازی میں ایسی گرمی تھی کہ جب بھی اس کا دل وہ منظر یاد کرتا، تو وہ اپنے پہلو کو ٹٹولنے پر مجبور ہو جاتا۔

مطلب: یعنی عین لڑائی کے وقت مستق پیٹھ دکھا کر بھاگا، اور اتنا بدحواس تھا کہ اسے کسی بھی چیز کا پتہ نہیں تھا، میدان جنگ کا ہولناک منظر اسکے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا، اور جنگ کے مناظر اس طرح اسے پریشان کئے ہوئے تھے کہ میدان کارزار کے باہر بھی اسے نیزہ بازی کا احساس ہوتا تھا، اور اس بھیانک تصویر کو یاد کر کے غیر ارادی طور پر وہ اپنے پہلوؤں کو ٹٹولنے لگتا، کہیں ایسا تو نہیں کر لیتی نیزہ یا تیر لگ کر رہ گئی ہو۔

وَخَلَّى الْعَذَارَى وَالْبَطَارِيقَ وَالْقُرَى (۳۱) وَشَعْتَ النُّصَارَى وَالْقَرَابِينَ وَالصُّلْبَا

ترکیب: و مستانفہ، خلی فعل با فاعل، العذاری سے الصلبا تک پورا شعر مطوف علیہ معطوف ہو کر مفعول بہ ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: خلی تخلیۃ (تفعلیل) خالی کرنا، چھوڑنا، العذاری واحد عذراء دوشیزہ عورت، کنواری لڑکی، البطاریق ، واحد بطریق سپہ سالار، روم کے کمانڈر، القرى ، واحد قرية گاؤں، مراد رویوں کا علاقہ، شَعْتَ واحد أشعث پراگندہ حال، پراگندہ بال، شَعْتَ (س) شَعْنَا پراگندہ ہونا، بد حال ہونا، مراد عیسائی علماء، قرابین واحد قربان ، تقرب الی اللہ کا ذریعہ، یہاں بادشاہ کے ہم نشین اور اس کے مقررین مراد ہیں، الصلب واحد صلیب ، سولی کی لکڑی۔

ترجمہ: اور دستق نے کنواری دوشیزاؤں، فوجی افسروں، اپنے تمام علاقوں، پراگندہ حال عیسائیوں بادشاہ کے ہم نشینوں اور صلیبوں (غرض کہ تمام چیزوں) کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی۔

مطلب: شاعر دستق کی بدحواسی اور اپنی جان بچانے کی فکر میں تمام چیزوں سے اس کی بے التفاتی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ دستق پر میدان جنگ کا اتنا خوف طاری تھا، کہ اسے جان بچا کر بھاگنے کے سوا کچھ بھی نہیں سمجھائی دے رہا تھا، بدحواسی کی حالت میں نہ تو اسے کنواری لڑکیوں کے پکڑے جانے کی فکر تھی، اور نہ ہی فوجی سربراہوں کے مقتول ہونے کی پرواہ، اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ اپنے تمام علاقوں سے ہاتھ دھو بیٹھا، اور نہ ہی یہ خبر تھی کہ وہ اپنے اعلیٰ مشیروں، پادریوں اور درباریوں سے بچھڑ رہا ہے، اس نے بھاگ کر صرف اپنی جان بچائی اور سیف الدولہ تمام چیزوں پر قابض ہو گئے۔

أَرَى كُنَلْنَا يَبْغِي الْحَيَاةَ لِنَفْسِهِ (۳۲) حَرِيصًا عَلَيْهَا مُسْتَهَامًا بِهَا صَبًا

ترکیب: أَرَى فعل با فاعل، کلنا مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ اول، یبغی فعل، ہو ضمیر مستتر ذوالحال، الحیاۃ یبغی کا مفعول بہ، لنفسہ مضاف مضاف الیہ اور جار مجرور ہو کر یبغی کے متعلق، حریصا صیغۂ صفت، علیہا جار مجرور اسی کے متعلق پھر یہ حال اول، مستہاما اسم مفعول، بھا جار مجرور اسی کے متعلق اور یہ حال ثانی، صبا حال ثالث، پھر یبغی کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اری کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بَغَى (ض) بَغَا وَبَغِيَةً ، چاہنا، طلب کرنا، حَرِيصٌ ، لالچی، مثنوی، حَرَصَ عَلَى شَيْءٍ (ض) چاہنا، لالچ کرنا، مُسْتَهَامٌ ، اسْتَهَمَ ، اسْتَهَامَا (افعال) عشق میں پاگل ہونا، سرگرداں رہنا، صَبٌ ناشق، فریفتہ تبع صُبُونٌ ، (س) صباۃ عاشق ہونا، چاہنا۔

ترجمہ: میرے خیال میں ہم سے ہر ایک اپنے لیے زیست کا طالب ہے، زندگی کا ابداء، اس کا دیوانہ اور عاشق ہے۔

مطلب: شاعر دستق کے فرار کے متعلق اپنا نظریہ پیش کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح دستق نے ساری چیزوں اور وجوہات کو چھوڑ چھاڑ کر اپنی جان بچائی ہے، میرے خیال سے ہم میں سے ہر شخص کو اپنی جان اتنی ہی پیاری ہے جتنی کی دستق کو، اور دستق ہی کی طرح ہر کوئی دیوانگی کی حد تک، اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور خوش حال زندگی جینا چاہتا ہے، اگر موت کا فیصلہ خدا کے ہاتھ نہ ہوتا، تو شاید ہی بہ آسانی کوئی موت سے ہم آغوش ہونے پر رضامند ہوتا۔

فَحُبُّ الْجَبَانِ النَّفْسَ أوردَهُ الْبَقَا (۳۳) وَحُبُّ الشُّجَاعِ الْحَرْبَ أوردَهُ الْحَرْبَا

ترکیب: ف برائے تفصیل، حب مصدر اپنے فاعل الجبان کی طرف مضاف ہے، النفس، حب کا مفعول بہ، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر مبتداء، اورد فعل با فاعل، ہ مفعول بہ اول، البقا مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و متانفہ، بقیہ ترکیب پہلے مصرع کی ہی طرح ہے۔

حل لغات: حب مصدر چاہنا، پسند کرنا، آرزو کرنا، حَبَّ (ض) حَبًّا، الجبان بزدل، کم زور جمع جُبُنْ، جُبْنُ (ک) جبنا و جبانة بزدل ہونا، کم زور ہونا، اورد ایراد (افعال) لے جانا، اُتارنا، آمادہ کرنا، الشجاع، بہادر جواں مرد، جمع شُجَعَان و شُجْعَان، شُجْع (ک) شجاعة، دلیر ہونا، جری ہونا، الحرب، جنگ، لڑائی، جمع حروب۔

ترجمہ: چنانچہ بزدل کو اس کی ذات کی چاہت نے، بقید حیات رہنے پر آمادہ کیا، اور جواں مرد کو خواہش جنگ نے میدان کارزار میں اتار دیا۔

مطلب: یعنی ہر شخص اپنی مرضی اور چاہت کا مالک ہے، انسان کی خواہشات ہی اسے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر ابھارتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ دستق کو اپنے آپ سے محبت اور حد درجہ عشق تھا، تو خواہش نفس نے، اسے بھاگ کر جان بچانے کی تلقین کی، اور وہ فرار ہو کر بچ گیا، لیکن سیف الدولہ جنگ و جدال کے خوگر ہیں، اس لیے ان کی مرضی نفس نے انھیں آمادہ جنگ کیا اور وہ میدان کارزار میں، نمایاں جوہر دکھا کر دستق اور اس کے اموال پر قابض ہو گئے۔

وَيَخْتَلِفُ الرِّزْقَانِ وَالْفِعْلُ وَاحِدٌ (۳۴) إِلَى أَنْ يُرَى إِحْسَانُ هَذَا لِذَا ذُنْبًا

ترکیب: و ابتدائی، یختلف فعل، الرزقان، ذوالحال، و حالیہ، الفعل مبتداء، واحد خبر، جملہ اسمیہ، ذکر حال اور یختلف کا فاعل، إلى حرف جر، أن ناصبہ، يُرَى فعل مجہول، إحسان هذا

مضاف مضاف الیہ ہو کر نائب فاعل، ل حرف جر، ذا اسم اشارہ، ذلبا مشار الیہ پھر مجرور ہو کر یروی کے متعلق، جملہ ہو کر الی کا مجرور اور یختلف کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یختلف إختلافاً (الفعال) الگ الگ ہونا، جدا ہونا، ممتاز ہونا، الرزقان، رزق کا تشبیہ روزی، نتیجہ عمل، جمع أرزاق، رزق (ن) رزقا، رزق بہم پہنچانا، ذنب گناہ، جمع ذنوب۔

ترجمہ: اور عمل کے ایک ہوتے ہوئے بھی نتیجہ دو طرح کے نکل آتے ہیں، حتی کہ ایک کی اچھائی دوسرے کی برائی محسوس ہوتی ہے۔

مطلب: یعنی میدان جنگ میں اتر کر جان بچانے کے حوالے سے، بہادر اور بزدل دونوں میں یگانگت ہوتی ہے؛ لیکن حفاظت نفس کا انداز اور طریق ہائے کار الگ ہوا کرتا ہے، چناں چہ جواں مرد میدان مقابلہ میں ڈٹ کر اپنی جان بچاتا ہے اور داد و دہش وصول کرتا ہے، اس کے برخلاف کم زور نفس اور بزدل میدان جنگ سے بھاگتا ہے اور چھپ کر اپنی جان بچاتا ہے، چناں چہ لوگ اسے ملامتوں اور گالیوں سے نوازتے ہیں، اور اس کے اس فعل کو معاشرے کی گندی لٹ میں اونچی جگہ دی جاتی ہے۔

وَقَالَ يَرْثِي أُخْتِ سَيْفِ الدَّوْلَةِ وَقَدْ

تَوَفَّيْتُ بِمِيفَارَقِينَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ

وْخَمْسِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ

متنبی نے سیف الدولہ کی بہن کے مرثیے میں یہ اشعار کہے، جس کا انتقال

۳۵۲ھ میں کومیا فارقین میں ہوا تھا

يَا أُخْتِ خَيْرِ أَخٍ يَا بِنْتَ خَيْرِ أَبٍ (۱) كِنَايَةٌ بِهِمَا عَنْ أَشْرَفِ النَّسَبِ

ترکیب: یا حرف ندا، ادعو فعل کے قائم مقام ہے، اخت خیر اخ مسلسل اضافتوں کے بعد مفعول بہ، جملہ ہو کر ندا اور مبدل منہ یا بنت خیر اب پہلے کی طرح اضافتوں کے بعد جملہ ہو کر بدل اور جملہ ندا، کنایہ مصدر بہما اور عن اشرف النسب جار مجرور ہو کر مصدر کے متعلق، پھر یہ اکسبی فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، یہ سب جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب ندا اور پورا شعر جملہ ندائیہ ہے۔

حل لغات: اُخت بہن، جمع اخوات، اُخ بھائی، جمع إخوة وإخوان، بنت لڑکی، جمع بنات، اب باپ جمع اباء، کنایہ مصدر، کنی (ض) کنایہ کنایہ کرنا، اشرف، بلند ترین، باعزت، شرف، (ک) شرفا و شرافۃ، باعزت ہونا، بلند مرتبہ ہونا، نسب رشتہ داری، آپس داری، جمع انساب۔

ترجمہ: اے بہترین بھائی کی بہن اور اے شریف باپ کی بیٹی، ان دونوں لفظوں سے میں نے شریف ترین نسب کا کنایہ کیا ہے۔

مطلب: مثنوی خولہ کے مرعے میں اس کا نام نہ لے کی صرف اس کے شریف بھائی اور معزز والد کی طرف خولہ کی نسبت بیان کر کے یہ بتلانا چاہتا ہے، کہ خولہ کا خاندان شرف و عزت میں اتنا مشہور و معروف ہے، کہ نام لیے بغیر اشارے سے ہی لوگ اس کو جان لیتے ہیں، جب اس کا خاندان بلند مرتبہ ہے، تو مرنے والی بھی یقیناً عظیم مرتبہ کی ہوگی۔

أَجَلٌ قَدَرِكَ أَنْ تُسْمَى مُؤَبَّنَةً (۲) وَمَنْ كَنَّاكَ فَقَدْ سَمَّاكَ لِلْعَرَبِ

ترکیب: أجل فعل بافاعل، قدرک مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، أن ناصبہ، تسمى فعل مجہول، أنت ضمیر ذوالحال، مؤبنة حال پھر تسمى کا نائب فاعل اور جملہ فعلیہ بنزع الخافض ہو کر أجل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، من مبتدا متضمن معنی شرط، کنی فعل بافاعل، ك مفعول بہ جملہ ہو کر خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد برائے تحقیق، سمي فعل بافاعل، ك مفعول بہ، للعرب جار مجرور ہو کر سمي کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: أجل إجلالا (افعال) بڑائی اور برتری کا اعتراف کرنا، فرد تر سمجھنا، قدر مرتبہ، حیثیت جمع اقدار، تسمى فعل مجہول، أسمى إسماء (افعال) نام رکھنا، نام دینا، مؤبنة اسم مفعول مؤنث، أَبَّنْ تَابِنَا (تفعیل) نوحہ کرنا، مرثیہ کہنا، مردے کے اوصاف بیان کرنا، کنی (ض) کنایہ کنایہ کرنا، سمي نام رکھنا، نام کا لیل لگانا، (تفعیل)

ترجمہ: میں تیرے مرتبے کو اس سے فرد تر سمجھتا ہوں، کہ مرثیہ کہتے وقت تیرا نام لیا جائے، اور جس نے تیرا کنایہ کیا یقیناً اس نے عربوں کے سامنے تیرا نام لے لیا۔

مطلب: شاعر خولہ کی بلند اور معروف حیثیت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ نام لے کر تعارف کرانے سے بھی زیادہ خولہ معروف و مشہور ہے، اور بحالت مرثیہ اس کا نام لینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے، سامعین اوصاف سن کر خود ہی اندازہ لگا لیں گے، کہ کس عظیم ہستی کا مرثیہ پڑھا جا رہا ہے، خولہ کی

جانب اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں، اس لیے کہ اس کی طرف اشارہ کرنا یا اس کا کنایہ کرنا یہ تو اس کا نام ہی لینے کے مترادف ہے، جو ادب و احترام کے منافی ہے۔

لَا يَمْلِكُ الطَّرْبُ الْمَحْزُونُ مَنْطِقَهُ (۳) وَدَمَعَهُ وَهُمَا فِي قَبْضَةِ الطَّرْبِ

ترکیب: لا يملك فعل، الطرب اور المحزون دونوں الرجل موصوف محذوف کی صفت ہو کر فاعل، منطقہ اور دمعه دونوں ترکیب اضافی اور معطوف علیہ معطوف ہو کر ذوالحال، و حالیہ ہما مبتداء، فی قبضة الطرف مرکب اضافی اور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ہما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال اور لا يملك کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يملك ملك (ض) ملکا مالک ہونا، الطرب خوش، مست، طرب (س) طرباً خوشی سے جھومنا، مست ہونا، المحزون غمگین، حزن (س) حزننا غمگین ہونا، رنجیدہ ہونا، منطق گفتگو، بات، نطق (ض) نطقاً بولنا، قبضة قبضہ، کنٹرول، قبض بشی (ض) قبضا کوئی چیز اپنی گرفت میں لینا۔

ترجمہ: مدہوش اور غمگین شخص کا اپنی گفتگو اور اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں چلتا، یہ دونوں چیزیں مدہوشی کے قبضے میں ہوتی ہیں۔

مطلب: شاعر خولہ کی وفات پر مرثیہ لکھتے وقت پیش آنے والے اپنے رنج و غم کو بتا رہا ہے کہ خولہ کی وفات نے اسے بہت متاثر کیا ہے اور اس جائگاہ حادثہ کے زخم آج بھی میرے دل میں تازہ دم ہیں، یہی وجہ ہے کہ مرثیہ لکھتے وقت نہ زبان چل رہی ہے اور نہ ہی سیلاب اشک تھم رہا ہے۔

غَدَرْتُ يَا مَوْتُ كَمْ أَفْنَيْتَ مِنْ عَدَدٍ (۴) بِمَنْ أَصَبْتُ وَكَمْ أَسَكْتُ مِنْ لَجَبٍ

ترکیب: غدرت فعل با فاعل جملہ ہو کر جواب ند مقدم، یا حرف ندا قائم مقام ادعوا فعل کے، موت منادی، پھر یہ جملہ ندا، جملہ ندائیہ ہے، کم خبریہ، من عدد جار مجرور ہو کر اسی کی تمیز پھر یہ افنیت کا مفعول بہ، افنیت فعل با فاعل، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، کم تمیز، من عدد تمیز پھر اسکت کا مفعول بہ، اسکت فعل با فاعل جملہ ہو کر معطوف، جملہ معطوفہ ہے، بمن جار مجرور اصبت کے متعلق، اصبت فعل فاعل متعلق سے مل کر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: غدرت، غدر (ن ض) غدرنا دھوکہ دینا، بے وفائی کرنا، افنیت، افنی افناء (افعال) ختم کرنا، مٹانا، معدوم کرنا، اصبت، اصاب إصابة (افعال) پہنچنا، لگنا، اسکت، اسکت اسکاتا (افعال) خاموش کرنا، چپ کرنا، لجب شور، ہنگامہ، جمع لجبوب۔

ترجمہ: اے موت تم نے اس کے ساتھ بے وفائی کی ہے، جسے آگے ہو، تم نے نہ جانے کتنی مخلوق کو فنا کے گھاٹ اتار دیا اور نہ معلوم تم نے کتنے شور و ہنگامے خاموش کر دیئے۔

مطلب: خولہ کے انتقال پر شاعر موت سے گلہ کر کے کہتا ہے، کہ خولہ کو تم نے اپنا لقمہ بنا ہی لیا ساتھ ہی ساتھ ان تمام لوگوں کو بھی تم نے ہضم کر لیا، جو کسی نہ کسی درجے میں مرنے والی خاتون سے متعارف تھے، اور کئی جانوں کو مار کر تم نے اپنی بے وفائی اور غداری کا کھلا ہوا ثبوت پیش کیا ہے، تمہیں یہ بھی نہیں پتا کہ مرنے والی انتہائی معزز اور با اثر خاندان کی ایک خوش بودار کلی تھی، جہاں ہمیشہ زیارت کرنے والوں اور حاجت مندوں کا ہجوم لگا رہتا تھا؛ لیکن تم نے اس کلی کو خزاں (موت) کے حوالے کر کے تمام شور و غل اور رعنائی و زیبائی کا خاتمہ کر دیا۔

وَكَمْ صَحِبْتَ أَخَاهَا فِي مُنَازَلَةٍ (۵) وَكَمْ سَأَلْتَ فَلَمْ يَنْخُلْ وَلَمْ تَخِبْ

ترکیب: و مستانفہ، کم خبریہ میز، مرۃ تمیز محذوف پھر مفعول بہ اول مقدم، صحبت فعل با فاعل، اخاھا مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ثانی صحبت کا، فی منازلة جار مجرور ہو کر صحبت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، کم میز، مرۃ تمیز محذوف پھر سالت کا مفعول بہ مقدم، سالت فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، لم یینخل فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لم تخب فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: صحبت، صحب (س) صحبا وصحبة ساتھ رہنا، ساتھی ہونا، منازلة نازل منازلة (مفاعلة) میدان مقابلہ میں اترنا، سالت، سال (ف) سوالا مانگنا، ہاتھ پھیلا نا، سوال کرنا، یینخل، یینخل (س) یینخل بجل کرنا، تخب خاب (ض) خبیہ نامراد ہونا، محروم ہونا، نا امید ہونا۔

ترجمہ: کتنی مرتبہ جنگوں میں تمہیں اس کے بھائی کی معیت حاصل رہی، اور بارہا تم نے سوال کیا؛ لیکن نہ تو اس نے یینخل کی اور نہ ہی تم نامراد رہی (یا، نہ ہی تمہیں نامراد ہونے دیا)

مطلب: یعنی اے موت تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ بارہا تم سیف الدولتہ کے ساتھ میدان میں اتری ہو، اور جب بھی تمہیں بھوک لگی اور تم نے سیف الدولتہ کے سامنے دست سوال دراز کیا، تو ہمیشہ انہوں نے تم کو شکم سیر کیا، کبھی بھی تمہاری کوئی فرمائش رو نہیں کی گئی، کہ تمہیں ناکامی اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑے، پھر تم نے خولہ کو کیوں اپنا شکار بنایا، کیا اس کے بھائی کی نوازشیں اور بخششیں تمہیں یاد نہیں رہیں؟ یا ان حسانات کو نظر انداز کر کے تم نے غداری کی، آخر کیا وجہ ہے؟

طَوَى الْجَزِيرَةَ حَتَّى جَاءَ لِي خَبْرٌ (۶) فَرَعْتُ فِيهِ بِأَمَالِي إِلَى الْكَلْبِ

ترکیب: طوی فعل، الجزیرہ مفعول بہ مقدم، خبر موصوف، فرعت فعل بافاعل، فیہ باامالی اور الی الکلب تینوں جار مجرور ہو کر فرعت کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور طوی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، جاء فعل بافاعل، ن وقایہ، ی مکلم مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: طوی (ض) طیا لپیٹنا، طے کرنا، الجزیرہ جمع جزائر، جزیرہ، یہاں دجلہ اور فرات کے مابین قورنامی جزیرہ مراد ہے، خبر جمع اخبار اطلاع، مراد خبر وصال، فرعت، فرغ (س) فرغاً گھبرانا، بے چین ہونا، دہشت زدہ ہونا، فرغ الی شیی گھبرا کر کسی چیز کا سہارا لینا، امل واحد امل امید، تمنا، آرزو۔

ترجمہ: جزیرے کو عبور کرتی ہوئی میرے پاس خولہ کے انتقال کی اطلاع پہنچی، تو اپنے ارمانوں کی خاطر، میں نے اس سلسلے میں گھبرا کر جھوٹ کا سہارا لیا۔

مطلب: یعنی خولہ کی خبر وفات آن کی آن میں، مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب ہر چار جانب پھیل گئی، یہاں تک کہ یہ اطلاع لمحوں میں جزیرہ پار کر کے مجھ تک کو فہ پہنچ گئی اور اول و بلہ میں اس ناگہانی خبر نے میرے ہوش و حواس گم کر دیئے؛ لیکن چوں کہ خولہ سے میری بے شمار امیدیں وابستہ تھیں؛ اس لیے اپنی تمناؤں کی بقاء کے لیے اس خبر کے متعلق میں نے جھوٹ کا سہارا لیا، اور امیدوں کو بھی اس خبر کے جھوٹی ہونے کی تسلی دی، تاکہ میرے ارمانوں کا گلانا گھونٹ اٹھے۔

حَتَّى إِذَا لَمْ يَدْعُ لِي صِدْقُهُ أَمَلًا (۷) شَرَقْتُ بِاللَّمْعِ حَتَّى كَادَ يَشْرِقُ بِي

ترکیب: حتی عاطفہ، إذا شرطیہ، لم يدع فعل، لی جار مجرور ہو کر فعل کے متعلق، صدقہ مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، املا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرقت فعل بافاعل، بالدمع جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ، حتی عاطفہ، کاد فعل ناقص، هو ضمیر مستتر اس کا اسم، یشرق فعل بافاعل، بی جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر کاد کی خبر، پھر جملہ ہو کر معطوف اور جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: يدع ودع (ف) ودعا چھوڑنا، شرفت، شرف (س) شرقا پھانس لگنا، کسی چیز کا حلق میں اٹکنا، کاد ای قرب۔

ترجمہ: یہاں تک کہ جب اس خبر کی سچائی نے، میرے لیے کوئی امید نہ چھوڑی، تو آنسوؤں سے مجھے اتنی گھٹن محسوس ہوئی، قریب تھا کہ آنسوؤں کو مجھ سے گھٹن محسوس ہونے لگے۔

مطلب: شاعر نے تو پہلے اپنی امیدوں کی خاطر، وصالِ خولہ کی خبر کو غلط اور جھوٹ خیال کر کے وقتی طور پر اپنے دل کو تسلی دے لی، لیکن جب ہر چہار جانب سے اس کے انتقال کی نئی خبریں ملنے لگیں، تو اس کے بھی صبر و ضبط کا پہاڑ ٹوٹ گیا، اور جیسے ہی خیالی دنیا سے نکل کر حقیقت کی جولان گاہ میں پہنچا، آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آیا، اور روتے روتے سانس پھنسنے لگیں، یہ سیلاب اشک اتنی تیزی سے رواں تھا کہ دیکھنے والوں کو یہ احساس ہو رہا تھا جیسے خود آنسوؤں کے گلے میں پھندا پڑ گیا ہو، اور اس کی وجہ سے اشکوں کی روانی متاثر ہو کر رہ گئی ہو۔

تَعَثَّرَتْ مِنْهُ فِي الْأَفْوَاهِ السُّنِيهَا (۸) وَالْبُرْدُ فِي الطُّرُقِ وَالْأَقْلَامُ فِي الْكُتُبِ

ترکیب: تعثرت فعل، منہ اور فی الأفواه دونوں جار مجرور ہو کر اسی کے متعلق، السنیہا مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، البرد اور الأقلام یہ دونوں معطوف ہو کر تعثرت کا فاعل، فی الطرق اور فی الكتب یہ سب جار مجرور ہو کر تعثرت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تعثرت، تعثر تعثرا (تثعلل) رکنا، لغزش کھانا، الأفواه واحد فم منہ، ألسن واحد لسان زبان، البرد واحد برید قاصد، نامہ بر، ڈاکیہ، الطرق، واحد طریق راستہ، الأقلام واحد قلم، قلم، آلہ کتابت، الكتب واحد کتاب، کتاب، بک، مراد خط۔

ترجمہ: اس ناگہانی خبر کی وجہ سے، منہ میں زبانیں، راہوں میں قاصد، اور خطوط میں قلم لغزش کھا گئے۔

مطلب: شاعر بتانا یہ چاہتا ہے کہ خولہ کی وفات کا رنج و ملال صرف ہم قریبی لوگوں کو ہی نہیں ہوا؛ بلکہ ہر وہ شخص جسے اس عظیم خاتون کے وصال کی اطلاع ملی، رنج و غم سے بے تاب ہو گیا، اور یہ اس ہولناک صدمے کا غیر ذی شعور چیزوں پر بھی انتہائی گہرا اثر ہوا، یہی وجہ ہے کہ زبانوں میں وصالِ خولہ کی اطلاع دینے کی سکت نہ تھی، قاصدوں میں اس خبر کو لے جانے اور پہنچانے کی تاب نہ تھی، اور قلم اس عظیم حادثہ کو معرض تحریر میں قید کرنے سے بے بس تھے۔

كَأَنَّ فَعْلَةً لَمْ تَمْلَأْ مَوَاقِبَهَا (۹) دِيَارَ بَكْرٍ وَلَمْ تَخْلَعْ وَلَمْ تَهَبْ

ترکیب: کان حرف مشبہ بالفعل، فعلة اس کا اسم، لم تملأ فعل، مواکبها مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، دیار بکر ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لم تخلع فعل فاعل ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ لم تهب بھی فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، بحر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فعلة بروزن خولة ، غایت تعظیم کی وجہ سے نام نہیں لیا، تملأ ملأ ، ملأ (ف) بھرنا، پر ہونا، مَوَاكِب واحد موكب لشکر، جلوس، قافلہ، دیار بکر جگہ کا نام، تخلع خلع (ف) خلعا ، انعام دینا، لباس دینا، خلعت دینا، تهب ، وهب (ف) هبة بخشش کرنا، بغیر ثواب کی نیت سے دینا۔

ترجمہ: ایسا لگتا ہے کہ خولہ کے لشکروں سے دیار بکر پر نہیں تھے، اور خولہ نے خلعت و بخشش بھی نہیں کی۔

مطلب: شاعر استفہام تقریر کے طور پر کہتا ہے، کہ خولہ نے تو اپنی زندگی میں بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے، اپنے لشکروں سے دیار بکر کو محفوظ کر دیا تھا، کسی کی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس علاقے کو بری نظر سے دیکھے، علاوہ ازیں اس نے تمام حاجت مندوں کی امداد رسی کیا تھا، اور اپنے پرانے سب کو انعام و اکرام سے بوجھل کر رکھا تھا؛ مگر اس کی وفات سے یہ ساری چیزیں کالعدم اور افسانہ بن کر رہ گئیں، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خولہ نے کوئی قابل تذکرہ کام کیا ہی نہیں تھا۔

وَلَمْ تَرُدَّ حَيَاةً بَعْدَ تَوَلِيَّةٍ (۱۰) وَلَمْ تُغِثْ دَاعِيًا بِالْوَيْلِ وَالْحَرْبِ

ترکیب: و متانفہ، لم ترد فعل بافاعل، حیاة مفعول بہ، بعد تولیة مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لم تغث فعل بافاعل، داعیا اسم فاعل، ب حرف جر، الویل والحرب معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور داعیا کے متعلق، پھر لم تغث کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: ترد ، رد (ن) ردا لوٹانا، پھیرنا، تولیة (تفعیل) پیٹھ پھیر کر بھاگنا، تغث أغاث إغاثة (افعال) مدد کرنا، نصرت و اعانت کرنا، داعیا، دعا (ن) دعوة بلانا، پکارنا، آواز دینا، الویل ہلاکت، بربادی، مفہوم یہ ہے: و اوویلاہ و احرباہ پکارنا۔

ترجمہ: اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خولہ نے منہ موڑتی ہوئی زندگی کو واپس نہیں لوٹایا، اور نہ اس نے وادیلاہ و احرباہ کہنے والوں کی مدد کی۔

مطلب: یعنی خولہ کے کارہائے نمایاں میں سے ایک اہم کام یہ بھی تھا، کہ وہ زندگی سے ناامید ہونے والوں کو حیات نو کا جام پلایا کرتی تھی، اور جب جس وقت بھی لوگ اس سے طالب مدد ہوتے، وہ ان کی فریاد رسی کرتی اور ہر ممکن ان کا تعاون کرتی تھی، لیکن اس کے نہ ہونے سے ان تمام اچھائیوں پر تالا لگ گیا، اور اس کی یہ ممتاز خصوصیتیں داستان پارینہ بن کر رہ گئیں۔

أَرَى الْعِرَاقَ طَوِيلَ اللَّيْلِ مُذُنُعِيَتْ (۱۱) فَكَيْفَ لَيْلُ فَتَى الْفَتِيَانِ فِي حَلَبَ

ترکیب: اَرَى فعل با فاعل، العراق مفعول بہ اول، طویل اللیل مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ثانی، مذ حرف جر، نعیّت فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہو کر بتاویل مفرد میں مجرور اور اری کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، کیف استفہامیہ، لیل فتی الفتیان اضافتوں کے بعد مبتدا، فی حلب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نعیّت، نعی (ف) نعیاً وفات کی خبر دینا، فتی نو جوان جمع فتیان و فتیة، فتی (س) جوان ہونا، حلب جگہ کا نام۔

ترجمہ: خولہ کے انتقال کی خبر آنے کے بعد سے، شب عراق مجھے دراز لگنے لگی ہے، تو حلب میں جواں عمروں کے نو جوان (سیف الدولہ) کی شب کیسی ہوگی۔

مطلب: شاعر خولہ کے صدمہ وفات کی درازی اور گہرائی کو بیان کرتا ہے، کہ جب اس جانکاہ واقعہ کی وجہ سے ہم دور دراز کے باشندوں کی نیندیں حرام ہو گئیں ہیں، اور رات کٹنے کا نام ہی نہیں لیتی، تو بھلا اندازہ کیجئے کہ، اہل حلب بالخصوص سیف الدولہ کی رات کیسے بسر ہو رہی ہوگی؛ اس لیے کہ وہیں یہ اندوہناک حادثہ پیش آیا ہے اور فطری بات ہے، کہ کسی بھی حادثے کا جائے وقوع پر گہرا اثر ہوا کرتا ہے، اور پھر سیف الدولہ سے تو اس کا خونی رشتہ بھی تھا۔

يَظُنُّ أَنَّ فُؤَادِي غَيْرُ مُلْتَهَبٍ (۱۲) وَأَنَّ دَمْعَ جُفُونِي غَيْرُ مُنْسَكَبٍ

ترکیب: یظن فعل با فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، فوادی ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، غیر ملتہب مضاف مضاف الیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، بقیہ پہلے مصرع کی طرح جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف اور یظن کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یظن، ظن (ن) ظنا گمان کرنا، خیال کرنا، فواد دل، جمع أفندة، ملتہب، التہب، التہابا (انتعال) بھڑکنا، جلنا، منسکب، انسکب انسکابا (انفعال) پانی وغیرہ بہنا۔

ترجمہ: سیف الدولہ یہ سمجھ رہے ہوں گے، کہ میرے دل میں آتش غم فروزاں نہیں ہے، اور نہ ہی میری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ (آنسو چھلک رہے ہیں)

مطلب: شاعر دفع دخل مقدر کے طور پر، خولہ کی وفات کے حوالے سے اپنا رنج و غم ظاہر کرنا چاہتا ہے، کہ روتے روتے میرا برا حال ہو گیا ہے، دن کا چین اور راتوں کا سکون کھو بیٹھا ہوں، ہر

لحہ خولہ کی یاد میں آنسو کرتے رہتے ہیں، لیکن ہو سکتا ہے کہ سیف الدولہ کے دل میں یہ بات ٹھنک رہی ہو، کہ مجھے اس حادثے سے کوئی سروکار نہیں ہے، اور خولہ کی وفات پر میری آنکھوں سے ایک بوند آنسو بھی نہیں ٹپکے ہیں، حالاں کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔

بَلَىٰ وَحُرْمَةٌ مِّنْ كَانَتْ مُرَاعِيَةً (۱۳) | لِحُرْمَةِ الْمَجْدِ وَالْقَصَادِ وَالْأَدَبِ

ترکیب: بلی برائے اثبات بعد لفظی، و قسمیہ، حرمة مضاف، من موصولہ، کانت فعل ناقص، ہی ضمیر مستتر اس کا اسم، مراعیۃ اسم فاعل، ل حرف جر، حرمة المجد مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، القصاد والأدب دونوں معطوف، پھر مجرور ہو کر اسم فاعل کے متعلق اور کانت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر من کا صلہ اور حرمة کا مضاف الیہ، پھر ب محذوف کا مجرور ہو کر اقسام فعل محذوف کے متعلق اور جملہ خبریہ ہو کر جملہ قسم، بلی فوادی ملتهب الخ جواب قسم محذوف ہے، جملہ قسمیہ ہے۔

حل لغات: حرمة محترم، قابل عظمت و عزت، جمع حروم، مراعیۃ راعی مراعاة (مفاعلة) رعایت کرنا، لحاظ کرنا، مجد شرف و عزت، جمع امجاد، القصاد قصیدہ پڑھنے والے شعراء، قصد (ض) قصیدہ یا شعر کہنا۔

ترجمہ: کیوں نہیں! اس خاتون کی عزت کی قسم، جو شرافت و بزرگی، شاعروں اور ادب کی عزت کا لحاظ رکھنے والی تھی (میں نے اس پر آنسو بہائے)

مطلب: شاعر خولہ کی عزت و آبرو کی قسم کھا کر کہتا ہے، کہ بخدا مجھے خولہ سے دلی لگاؤ اور قلبی تعلق تھا، سیف الدولہ کی بہن ہونے کی حیثیت سے وہ ہم میں محترم اور لائق تکریم تھی، اور ایسے باکمال بہن کو کھودینے پر، واقعی میرا دل آتش رنج میں جل رہا ہے، اور آنکھوں سے اضطراب و بے چینی کے آنسو رواں ہیں، اور کیوں نہ ہوں، جب کہ خود مرحومہ بھی شرف و عزت کی قدرداں تھی اور شعر و ادب کے لیے اس کے دل میں انتہائی اونچا مقام تھا۔

وَمَنْ غَدَتْ غَيْرَ مُرُوثٍ خَلَّانِقُهَا (۱۴) | وَإِنْ مَضَتْ يَدُهَا مَوْرُوثَةُ النَّشَبِ

ترکیب: و قسمیہ، من موصولہ، غدت فعل ناقص، ہی ضمیر مستتر اس کا اسم، غیر مضاف، موروث اسم مفعول، خلائقہا ترکیب اضافی کے بعد موروث کا نائب فاعل، پھر شبہ جملہ ہو کر مضاف الیہ اور غدت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور حرمة مضاف محذوف کا مضاف الیہ پھر مجرور ہو کر اقسام کے متعلق، جملہ ہو کر جملہ قسم، جواب قسم پہلے والے شعر کی طرح یہاں بھی محذوف ہے، و مستانہ، إن وصلیہ، مضت فعل، یدھا مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، موروثة النشب ترکیب اضافی کے

بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: غدت بمعنی صارت، موروٹ وراثت میں ملی ہوئی چیز وراث (س) وراثا وارث ہونا، خلائیق واحد خلیقہ اخلاق و عادت، النشب مال، جائیداد، جمع انساب۔

ترجمہ: اور اس خاتون کی قسم جواب اس حال میں ہو گئی ہے، کہ اس کے اخلاق کسی کی وراثت نہیں بن سکتے، ہر چند کہ لوگ اس کی جائیداد کے مالک ہو گئے ہیں۔

مطلب: متنبی خولہ کے مکارم اخلاق اور اعلیٰ صفات کے متعلق کہتا ہے، کہ خولہ نے عادات و اطوار کی جس بلندی کو چھو لیا تھا، اس کے وفات کے بعد وہاں تک پہنچنے کی تمام راہیں مسدود ہو گئیں اور اب کوئی اس جیسی اعلیٰ صفات کا حامل نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی کسی کے اندر خولہ کے اخلاق و عادت کی جھلک دکھائی پڑ سکتی ہے، البتہ لوگ اس کے اموال اور اس کی تمام جائیداد پر قابض ہو گئے، جب کہ انہیں اخلاق خولہ کے حصول کی فکر کرنی چاہئے تھی۔

وَهَمُّهَا فِي الْعُلَى وَالْمَجْدِ نَاشِئَةٌ (۱۵) وَهَمُّ أَتْرَابِهَا فِي اللّٰهُوِ وَاللَّعِبِ

ترکیب: و ابتدائی، ہم مضاف، ہاضمیر ذوالحال، ناشئۃ حال، پھر مضاف الیہ ہو کر مبتداء، فی حرف جر، العلیٰ والمجد معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور ظرف مستقر کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ہم اترابہا اضافتوں کے بعد مبتداء، فی حرف جر، اللہو واللعب معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور، ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ہم ارادہ، چاہت، حوصلہ، جمع هموم، ہم (ن) همًا ارادہ کرنا، العلیٰ بلندی، علا (ن) علوا بلند ہونا، مجد بزرگی، شرافت جمع أمجاد، ناشئۃ بڑھتی ہوئی، نشأ نشأ (ف) بڑھنا، تربیت پانا، اتراب واحد ترب ہم جولی، ہم عمر، سہیلی، اللہو مصدر لها (ن) لہو کھیلنا، تفریح کرنا، اللعب مصدر، لعب (س) کھیلنا۔

ترجمہ: بچپن ہی سے خولہ کی توجہ بلندی اور شرف و عزت کے حصول کی طرف مبذول تھی، جب کہ اس کے ہم جولیوں کا مقصد حیات کھیل کود تھا۔

مطلب: یعنی خولہ کی عزت و شرافت فطری طور پر، اس کی ذات میں ودیعت کی ہوئی تھی، یہی وجہ ہے کہ بچپن کا زمانہ، جس میں عام طور پر بچے کھیل تماشے میں مست رہتے ہیں، خولہ اس دورِ مستی میں بھی شرافت و بزرگی کا پیکر بنی تھی اور حصولِ عظمت ہی کو اس نے اپنا مقصد زیست بنا لیا تھا، جب اس کی دیگر سہیلیاں حسب فطرت لہو و لعب ہی کو مقصد زندگی تصور کئے ہوئے تھیں۔

يَعْلَمَنَّ حِينَ تُحْيَى حُسْنَ مَبْسِمِهَا (۱۶) وَلَيْسَ يَعْلَمُ إِلَّا اللَّهُ بِالشَّنْبِ

ترکیب: يعلمن فعل با فاعل، حین مضاف، تحیی فعل مجہول، ہی ضمیر اس کا نائب فاعل، جملہ ہو کر مضاف الیہ اور يعلمن کا مفعول فیہ، حسن مبسمہا پیہم اضافتوں کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، يعلم فعل، إلا حصریہ، اللہ فاعل، بالشنب جار مجرور ہو کر يعلم کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر لیس کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يعلمن، علم (س) عِلْمًا یقین سے جاننا، تحیی حیاہ، تَحِیَّةٌ سلام کرنا، زندگی کی دعا دینا، (تفعیل) حین وقت جمع احیان، مبسم مسکرانے کی جگہ، جمع مباسم، بَسَمَ (ض) بِسْمًا و تبسم مسکرانا، الشنب دانتوں کی ٹھنڈک، لعاب دہن کی برودت شنب (س) شنبًا دانتوں کا خوب صورت ہونا۔

ترجمہ: خولہ کو سلام کئے جاتے وقت، سہیلیوں کو، اس کے منہ کا حسن معلوم ہو جاتا تھا، اور لعاب دہن کی ٹھنڈک کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

مطلب: شاعر مرحومہ کے حسن ظاہری کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جب بھی خولہ کی ہم جولیاں اسے سلام کرتی تھیں اور وہ بٹاشت رُو کے ساتھ ان کے سلام کا جواب دیتی تھی، اس وقت سہیلیاں اس کے حسن ظاہری کو دیکھ کر اس کی بلندی مقام کا اندازہ کر لیا کرتی تھیں؛ لیکن خولہ کی اندرونی صورت حال سے کوئی بھی باخبر نہیں تھا، اس لیے کہ حسن باطنی اور اندرونی کیفیت صرف اللہ کے علم میں ہوتی ہے، اللہ کے علاوہ ان حالات پر مطلع ہونا، کسی کے بس میں نہیں ہے۔

مَسْرَةٌ فِي قُلُوبِ الطَّيِّبِ مَفْرُقُهَا (۱۷) وَحَسْرَةٌ فِي قُلُوبِ الْبَيْضِ وَالْيَلْبِ

ترکیب: مسرة مصدر، فی قلوب الطیب ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر مصدر کے متعلق اور معطوف علیہ، مفرقہا مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، و عاطفہ، حسرة مصدر، فی حرف جر، قلوب البیض مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، الیلب معطوف پھر مجرور ہو کر حسرة کے متعلق اور معطوف ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مسرة خوشی جمع مسرات، سرّ (ن) سرور، مسرة خوش ہونا، الطیب خوش بو، جمع اطياب، حسرة افسوس، پچھتاوا، حسر، (س) حسرا افسوس کرنا، مفرق مانگ، جائے فرق، جمع مفارق، البیض واحد بیضة، خود، لوہے کی ٹوپی، الیلب واحد یلبة یمنی زر ہیں۔

ترجمہ: خولہ کی مانگ خوش بوئے دلوں کے لیے باعث مسرت تھی، اور خودوں اور زروں

کے دلوں کے واسطے باعثِ حسرت تھی۔

مطلب: یعنی جب تک خولہ بقیہ حیات تھی، وہ خوش بوؤں کے لیے رشک انگیز بنی ہوئی تھی، اور خوش بوؤں کا دل اس کی وجہ سے باغِ باغ رہا کرتا تھا؛ اس لیے کہ وہ انھیں اپنی کی مانگ میں لگایا کرتی تھی، یہی وجہ تھی کہ اس عظیم صفت خاتون کی مانگ میں جگہ پانے پر انھیں فخر و ناز تھا؛ لیکن دوسری طرف خودوں اور زر ہوں کو حسرت و ندامت کا احساس دامن گیر تھا، چوں کہ یہ دونوں مردوں کے لباس ہیں؛ اس لیے وہ محترم خاتون ان کی طرح دیکھتی بھی نہیں تھی، چنانچہ خودوں اور زر ہوں، کو اپنی حرماںِ نصیبی کی وجہ سے افسوس و پچھتاوا کے سوا کچھ بھی نہ مل سکا تھا۔

إِذَا رَأَى وَرَأَاهَا رَأْسَ لَا بَسِہِ (۱۸) رَأَى الْمَقَانِعَ أَعْلَى مِنْہِ فِي الرُّتَبِ

ترکیب: إذا شرطیہ، رأى فعل با فاعل، رأس لا بسہ ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، راها فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف اور جملہ شرط، رأى فعل با فاعل، المقانِع مفعول بہ اول، اعلیٰ اسم تفضیل، منہ اور فی الرتب دونوں جار مجرور ہو کر اعلیٰ کے متعلق اور پھر مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: رأى (ف) رویہ دیکھنا، رأس سر جمع رؤوس، لا بس اسم فاعل، لبس (س) لبس پہننا، زیب تن کرنا، مقانِع واحد مقنِع دوپٹہ، اوڑھنی، الرتب واحد رتبه مقام، مرتبہ، رتبہ۔

ترجمہ: جس وقت خود اور زر ہیں اپنے پہننے والے کے سر کو دیکھتی ہیں اور خولہ کی طرف نظر کرتی ہیں، تو دوپٹے انھیں اپنے پہننے والوں سے زیادہ بلند حیثیت محسوس ہوتے ہیں۔

مطلب: شاعر یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ خولہ اتنی عظیم المرتبت اور رفیع القدر تھی، کہ اس سے وابستہ تمام چیزوں میں، اس کے بلند مقامی کا اثر ظاہر ہو گیا تھا، یہی وجہ ہے کہ خود اور زر ہیں جب اپنے پہننے والے فوجیوں کے سر اور خولہ کے سر کو دیکھ کر بلندی مرتبہ کا موازنہ کرتی تھیں، تو انھیں اپنے مقابلے میں، وہ دوپٹے زیادہ بلند حیثیت معلوم ہوتے تھے، جنہیں مرحومہ اوڑھا کرتی تھی؛ چوں کہ وہ خود اور زر ہوں کو کبھی ہاتھ بھی نہ لگاتی تھی، اسی لیے انھیں فوجیوں کے سر پر رہنے کے باوجود کم تری کا احساس ستائے جارہا تھا۔

وَإِنْ تَكُنْ خُلِقْتَ أَنْثَى لَقَدْ خُلِقْتَ (۱۹) كَرِيمَةً غَيْرَ أَنْثَى الْعَقْلُ وَالْحَسَبُ

ترکیب: و مستانفہ، إن شرطیہ، تکن فعل ناقص، ہی ضمیر مستتر اس کا اسم، خلقت فعل مجہول، ہی ضمیر اس کا نائب فاعل، انثی مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر تکن کی خبر اور شرط، اس کی جزا فلا عجب فی ذالک محذوف ہے، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ل تاکید یہ، قد برائے تحقیق، خلقت فعل،

ہی ذوالحال، کریمہ حال اول، غیر مضاف، انشی العقل والحسب مضاف علیہ مضاف اور ترکیب اضافی کے بعد غیر کا مضاف الیہ ہو کر حال ثانی، اور خلقت کا فاعل، جملہ ہو کر جواب قسم ہے، جملہ قسم ای واللہ الخ محذوف ہے، جملہ قسمیہ ہے۔

حل لغات: خلقت (ن) خلقا پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا، کریمہ معزز، محترم، کرم (ک) کرامۃ بلند ہونا، العقل سمجھ، فہم جمع عقول، الحسب، حسب، نسب، جمع احساب یہاں شرافت مراد ہے۔

ترجمہ: اگر خولہ مادہ پیدا ہوئی ہے، تو یہ چنداں جائے تعجب نہیں، بخدا وہ شریف پیدا ہوئی ہے، عقل و حسب میں مومنٹ نہیں ہے۔

مطلب: شاعر خولہ کی وسعت عقل و فہم کو بتا رہا ہے، کہ اگرچہ وہ دنیا میں عورت بنا کر بھیجی گئی تھی؛ لیکن اس کی فہم و فراست، دیگر ناقص العقل عورتوں سے بڑھی ہوئی تھی، وہ اپنے خصوصی کمالات اور نمایاں امتیازات کی بنا پر دنیا کی دوسری خواتین میں نمایاں رہتی تھی، باطنی خوبیوں اور فلک بوس عقل کی مالک ہونے کی وجہ سے اسے عورتوں میں شمار کرنا؛ اس کی بلند حیثیت کو گھٹا دینا تھا۔

وَإِنْ تَكُنْ تَغْلِبُ الْغَلْبَاءُ غُنْصُرَهَا (۲۰) فَإِنَّ فِي الْخَمْرِ مَعْنًى لَيْسَ فِي الْعِنَبِ

ترکیب: و ابتدائیہ إن شرطیہ، تکن فعل ناقص، تغلب الغلباء موصوف صفت ہو کر اس کا اسم، عنصرها مضاف مضاف الیہ ہو کر تکن کی خبر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، فی الخمر جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، معنی موصوف، لیس فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، فی العنب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لیس کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور إن کا اسم مؤخر، جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تغلب سيف الدولة کا قبیلہ، غلباء أغلب کا مومنٹ ہے، غلب (ض) غلبا غالب آنا، فائق ہونا، عنصر جمع عناصر مادہ، کسی چیز کی اصل، جز، الخمر شراب، جمع خمور، العنب انگور، جمع أعناب۔

ترجمہ: ہر چند کہ تغلب جیسا طاقت ور قبیلہ خولہ کی اصل ہے؛ لیکن شراب میں ایک ایسی خوبی ہوتی ہے، جو انگور میں ناپید رہا کرتی ہے۔

مطلب: یعنی قبیلے اور خاندانی اعتبار سے بھی خولہ نہایت ہی شریف الاصل تھی، کیوں کہ وہ اس قبیلہ تغلب کی تھی، جو شرافت و کرامت اور شجاعت و بہادری میں امتیازی شان رکھتا تھا؛ ان سب کے

باوجود خولہ اپنی ذاتی خصوصیات و کمالات کی بنا پر، رفعت و عظمت کی اس دنیا میں جابسی تھی، جہاں تک مذکورہ قبیلے میں سے کسی کی رسائی نہ ہو سکی تھی، اور ایسا دنیا میں بہت ہوتا ہے کہ کوئی چیز اپنی اصل سے بھی آگے نکل جاتی ہے، مثلاً شراب کی اصل انگور ہی ہے، لیکن شراب میں جو کیف و سرور ملتا ہے، انگور میں اس کی بوتک نہیں آتی۔

فَلَيْتَ طَالِعَةَ الشَّمْسِينَ غَائِبَةً (۲۱) وَلَيْتَ غَائِبَةَ الشَّمْسِينَ لَمْ تَغِبْ

ترکیب: ف تفریعیہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، طالعۃ الشمسین ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، غائبہ خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے، البتہ لم تغب جملہ ہو کر لیت کی خبر ہے۔

حل لغات: طالع (ن ف) طلوعاً ٹکنا، طلوع ہونا، الشمسین، شمس کا تشبیہ سورج، جمع شمس، غائبہ، غاب (ض) غیبا و غیوبہ چھپنا، غائب ہونا۔
ترجمہ: کاش دو آفتابوں میں سے طلوع ہونے والا غروب ہو جاتا، اور دو آفتابوں میں سے چھپ جانے والا غروب نہ ہوتا۔

مطلب: شاعر خولہ کی منفعت کو سورج سے بھی زیادہ نفع بخش بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ، کیا ہی اچھا ہوتا، اگر دو آفتابوں میں سے طلوع ہونے والا سورج (آفتاب سماء) ڈوب جاتا، اور کتنا مزہ آتا، جب دو آفتاب میں سے غروب ہونے والا آفتاب (آفتاب ارض یعنی خولہ) قیامت تک کے لیے ڈوبنے کا نام بھی لیتا، یعنی خولہ کا بقید حیات رہنا، اہل زمیں کے لیے آفتاب آسمان سے بھی نفع بخش اور سودمند تھا۔

وَلَيْتَ عَيْنَ الْتِي ابَّ النَّهَارُ بِهَا (۲۲) فِدَاءُ عَيْنِ الْتِي غَابَتْ وَلَمْ تَوُبْ

ترکیب: و عاطفہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، عین موصوف، الٹی اسم موصول، اب فعل، النهار فاعل، بہا جار مجرور ہو کر اب کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور عین کی صفت، پھر عین یہ الشمس محذوف کی صفت ہو کر لیس کا اسم، فداء مضاف، عین موصوف، الٹی اسم موصول، غابت ولم توب فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ معطوف اور اسم موصول کا صلہ ہو کر عین کی صفت، پھر فداء کا مضاف الیہ ہو کر لیت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عین ذات جمع اعیان، اب (ن) اوبا لوٹنا، واپس ہونا، فدا (ض) فدا ہونا، توب اب کا مضارع ہے۔

ترجمہ: کاش اُس آفتاب کی ذات، جس کے ذریعے دن اڑتا ہے، اس آفتاب پر فدا

ہو جاتی، جو غروب ہو کر واپس نہیں لوٹا۔

مطلب: یہاں بھی شاعر سورج کی غیوبیت اور خولہ کی واپسی کا ارمان لیے کہتا ہے، کہ کتنا اچھا ہوتا اگر روزانہ طلوع ہو کر دن کو لانے والا موجودہ آفتاب آسمان اپنی زندگی خولہ پر قربان کر دیتا اور اس کی جگہ یہی سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہو جاتا، اور وہ آفتاب محبت اور مرجع خلأق (خولہ) پھر سے ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید ہو جاتا، جو قبر میں چھپ کر آج تک نہیں طلوع ہوا۔

فَمَا تَقَلَّدَ بِالْيَاقُوتِ مُشَبَّهًا (۲۳) وَلَا تَقَلَّدَ بِالْهِنْدِيَّةِ الْقُضْبِ

ترکیب: ف برائے تفصیل، ما نافیہ، تقلد فعل، بالیاقوت جار مجرور ہو کر اسی کے متعلق، مشبہا مضاف مضاف الیہ ہو کر تقلد کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لا تقلد فعل با فاعل، ب حرف جر، الہندیۃ اور القضب یہ دونوں السیوف موصوف محذوف کی صفت ہو کر مجرور اور فعل کے متعلق ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تقلد تقلدا (تفعّل) ہار پہننا، قلادہ ڈالنا، الیاقوت قیمتی پتھر، جمع یواقیت، مشبہ اسم فاعل انشبه (افعال) ایشباہا مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، ہندیۃ ہندوستانی تلوار، القضب، لچک دار تلوار، واحد قُضیب، قضب (ض) قضبا کاٹنا، تراشنا۔
ترجمہ: خولہ کا ہم مثل کسی نے بھی یاقوت کا ہار نہیں پہنا، اور نہ ہی اس کی طرح کسی نے ہندی لچک دار تلواریں لٹکائیں۔

مطلب: شاعر خولہ کو مذکورہ دونوں صنفوں میں ممتاز ثابت کر کے، یہ اشارہ دے رہا ہے کہ مرحومہ جیسی باکمال عورتوں میں کوئی نہیں ہے، اور اسی طرح اس جیسا بااخلاق اور صفات کمالیہ کا جامع مردوں میں بھی مفقود ہے، اور وہ ان دونوں قسموں میں سب سے ممتاز اور بے نظیر ہے۔

وَلَا ذَكَرْتُ جَمِيلًا مِنْ صَنَائِعِهَا (۲۴) إِلَّا بَكَيْتُ، وَلَا وَدَّ بِلَا سَبَبِ

ترکیب: و متانفہ، لا ذکر ت فعل، ضمیر انا ذوالحال، جمیلا موصوف، من صنائعہا جار مجرور اور ترکیب اضافی کے بعد ظرف مستقر ہو کر صفت اور لا ذکر ت کا مفعول بہ، إلا حصریہ، بکیت فعل فاعل جملہ ہو کر حال، اور لا ذکر ت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، لا مشابہ بلیس، و ذ اس کا اسم، بلا سبب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ذکر ت (ن) ذکرًا یاد کرنا، جمیل اچھائی، نیکی، صنائع واحد صنیعة، احسان، بھلائی، صنع الی احد (ف) صنعا نیکی کرنا، و ذ محبت، و ذ (س) و ذًا چاہنا،

محبت کرنا، تمنائے خیر کرنا۔

ترجمہ: مجھے جب بھی خولہ کا کوئی احسان یاد آیا، تو میں رو پڑا، اور کوئی محبت بلا وجہ نہیں ہوتی۔
مطلب: مثنوی خولہ کے احسانات اور اس سے زیادہ، اس کے تئیں اپنی الفت و محبت کو بیان کر رہا ہے، کہ ساری دنیا مرحومہ کے احسانات سے بوجھل تھی، من جملہ ان کے مجھ پر بھی خولہ کی بڑی نوازشیں تھیں، یہی وجہ ہے کہ اس کے مرنے کے بعد، اس کے ایک ایک احسان کو یاد کر کے میں آنسوؤں کا سمندر بہا رہا ہوں، اور دنیا جانتی ہے کہ کسی محبت اور فطری لگاؤ کے بغیر انسان کے آنسو نہیں نکلتے، لہذا بے اختیار رو پڑنا ہی میرے احسان شناس محبت ہونے کی علامت ہے۔

قَدْ كَانَ كُلُّ حِجَابٍ دُونِ رُؤَيْتِهَا (۲۵) فَمَا قَنِعَتْ لَهَا يَا أَرْضُ بِالْحُجُبِ

ترکیب: قد برائے تحقیق، کان فعل تامہ، کل حجاب ترکیب اضافی کے بعد فاعل، دون رؤیتھا مضاف مضاف الیہ ہو کر کان کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تنبیہ، ما قنعت فعل، لھا اور بالحبیب دونوں جار مجرور ہو کر کان فعل کے متعلق، یا ارض ندا منادی ہو کر فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حجاب، پردہ، جمع حُجُب، حَجَب (ن) حجباً چھپانا، قنعت، قَنِع (س) قَنَعًا مطمئن ہونا، اکتفاء کرنا، قناعت کرنا۔

ترجمہ: خولہ کو دیکھنے کے درمیان ہر قسم کے پردے حائل تھے، تو اے زمین! تجھے ان تمام پردوں پر اطمینان نہیں ہوا۔

مطلب: یعنی خولہ انتہائی عقیف اور با پردہ خاتون تھی، کبھی کسی غیر محرم نے اس کی جھلک بھی نہ دیکھی، وہ بے پردہ نکلتی ہی نہیں تھی؛ لیکن پھر بھی زمین کو اس سے کیا دشمنی تھی، کہ اتنے سارے پردوں کو ناکافی سمجھتے ہوئے، خولہ کو اپنے دامن میں چھپا کر، حجاب کے انتہائی تاریک قید خانے میں ڈال دیا۔

وَلَا رَأَيْتَ عُيُونَ الْإِنْسِ تَذُرُكُهَا (۲۶) فَهَلْ حَسَدَتْ عَلَيْهَا أَعْيُنَ الشُّهُبِ

ترکیب: و مستانفہ، لا نافیہ، رأیت فعل با فاعل، عیون الإنس ترکیب اضافی کے بعد ذوالحال، تذرك فعل با فاعل، ہا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور رأیت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، هل برائے استفہام، حسدت فعل با فاعل، علیہا جار مجرور ہو کر فعل کے متعلق، أعین الشہب ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ انتائیہ ہے۔

حل لغات: عیون واحد عین آنکھ، تذرك، أدرك (انعال) إدراكا پانا حاصل کرنا،

حسدت، حسد (نض) حسدا جلنا، حسد کرنا، أعین واحد عین آنکھ، اشہب واحد شہاب ستارہ۔

ترجمہ: اے زمین تم نے چشم ہائے انسانی کو کبھی خولہ تک پہنچتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا، تو کیا تمہیں اس کے حوالے سے، ستاروں کی نگاہوں سے جلن تھی؟

مطلب: یعنی خولہ کے یہاں اس قدر پردہ کا اہتمام تھا، کہ لوگوں کی نگاہیں، تمام تر محنت و کوشش کے بعد بھی خولہ تک رسائی نہیں کر سکتی تھیں، البتہ آسمان کے ستارے کبھی کبھی اس کی جھلک پا جاتے تھے، اور شاید زمین کو یہ بھی گوارا نہ تھا؛ اسی لیے تو اس عظیم خاتون کو مٹی کا نقاب اوڑھا کر، ہمیشہ کے لیے روپوش کر دیا۔

وَهَلْ سَمِعْتَ سَلَامًا لِي أَلَمْ يَهَا (۲۷) فَقَدْ أَطْلُتُ وَمَا سَلَّمْتُ مِنْ كُتُبٍ

ترکیب: و متانفہ، هل استفہامیہ، سمعت فعل با فاعل، سلاماً موصوف، لی جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اول، الم فعل با فاعل، بہا جار مجرور الم کے متعلق جملہ ہو کر صفت ثانی اور سمعت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تفصیلیہ، قد برائے تحقیق، اطلت فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ما سلمت فعل با فاعل، من کتب جار مجرور ہو کر اس کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف اور جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: أَلَمْ (افعال) إلماماً اترنا، پہنچنا، اطلت، اطلال (افعال) إطالة، لمبا کرنا، خوب کرنا، زیادہ کرنا، کتب مصدر نزدیکی، قرب، کتب (نض) کتباً قریب ہونا، نزدیک ہونا۔
ترجمہ: اور کیا تم نے میرا کوئی سلام خولہ کے پاس پہنچتے ہوئے سنا ہے؛ اس لیے کہ میں نے بار بار انھیں سلام کیا ہے، مگر قریب سے نہیں۔

مطلب: شاعر زمین کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ آخر تمہیں خولہ سے کون سی عداوت تھی، جو اسے چھپا دیا، ایسا بھی نہیں ہے کہ تم نے میرا سلام سن کر، حسد میں یہ برا بدلہ لیا ہے؛ کیوں کہ سلام تو میں نے اسے بہت کئے ہیں، مگر دور ہی دور سے، قریب جانے کا کبھی موقع ہی نہ ملا، جو تمہارے لیے دلیل حسد ثابت ہو، پھر تم نے کیوں اس کے ساتھ یہ بدسلوکی کی، اور قیامت تک کے لیے اسے ہم سے جدا کر دیا۔

وَكَيْفَ يَبْلُغُ مَوْتَانَا الَّتِي دُفِنَتْ (۲۸) وَقَدْ يُقْصِرُ عَنْ أَحْيَانِنَا الْغَيْبِ

ترکیب: و متانفہ، کیف برائے استفہام، یبلغ فعل، ضمیر ہو ذوالحال، موتانا ترکیب اضافی کے بعد موصوف، الٹی اسم موصول، دُفِنَتْ فعل مجہول، ہی ضمیر نائب فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور صفت ہو کر مفعول بہ، و حالیہ، قد برائے تقلیل، یقصر فعل با فاعل، عن حرف جر، احیائنا مضاف

مضاف الیہ ہو کر موصوف، الغیب صفت، پھر عن کا مجرور ہو کر یقصر کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر حال اور یبلغ کا فاعل، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

حل لغات: یبلغ بلغ (ن) بلوغا پہنچا، موتی واحد میت مردے، دفنت دفن (ض) دفنا چھپانا، دفن کرنا، یقصر، قصر تقصیرا (تفعیل) کوتاہی کرنا، زکنا، أحياء واحد حي زندہ، الغیب واحد غائب پوشیدہ۔

ترجمہ: اور میرا سلام، ہمارے دفن شدہ مردوں کو کیوں کر پہنچ سکتا ہے، جب کہ کبھی کبھی وہ ہمارے غائب از نظر زندوں کو بھی نہیں پہنچ پاتا۔

مطلب: شاعر اپنی سابقہ گفتگو کو مدلل کر کے کہہ رہا ہے، کہ خولہ کو چھپانے میں، زمین کے لیے میرا سلام وجہ حسد نہیں بن سکتا، اس لیے کہ جب تک وہ بقید حیات تھی، روبرو ہو کر کبھی میں نے اسے سلام نہیں کیا، تو اب اس کے مرنے کے بعد، کیوں کر میرا سلام اس تک پہنچ سکے گا، جب کہ واقعہ یہ ہے کہ کبھی کبھی دور دراز بے ہوئے موجودہ لوگوں کو بھی سلام نہیں پہنچ پاتا ہے۔

يَا أَحْسَنَ الصَّبْرِ زُرْ أَوْلَى الْقُلُوبِ بِهَا	(۲۹)	وَقُلْ لِصَاحِبِهِ يَا أَنْفَعَ السُّحُبِ
وَأَكْرَمَ النَّاسِ لَا مُسْتَشِينًا أَحَدًا	(۳۰)	مِنَ الْكِرَامِ سِوَى أَبَائِكَ النَّجْبِ

دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے: یا حرف ندا، ادعو فعل کے قائم مقام ہے، أحسن الصبر ترکیب اضافی کے بعد ادعو کا مفعول بہ ہو کر جملہ ندا، زر فعل بافاعل، أولى القلوب مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، بها جار مجرور زر کے متعلق، جملہ ہو کر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے، و عاطفہ، قل فعل بافاعل، لصاحبه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر قل کے متعلق، جملہ ہو کر، جملہ قول، یا حرف ندا ادعو کے قائم مقام، أنفع السحب ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، أكرم الناس مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف، پھر مفعول بہ ہو کر جملہ ندا، مستشينا اسم فاعل، (لا نافیہ ہے) أحدا موصوف، من الکرام جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اول، سوی ابائک النجب پیہم اضافتوں کے بعد صفت ثانی، پھر اسم فاعل کا مفعول بہ اور شبہ جملہ ہو کر انادی فعل محذوف کی ضمیر انا سے حال ہے، اسکے بعد جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا اور جملہ ندائیہ ہو کر مقولہ، اور جملہ بقولیہ ہے۔

حل لغات: الصبر مصدر صبر (ض) صبرا صبر کرنا، زر فعل امر زار (ن) زیارۃ وزورا ملاقات کرنا، لمنا، أولى زیادہ قریب، أنفع اسم تفضیل، نفع (ف) نفعاً فائدہ دینا، السحب واحد سحب بادل، مستشينا، استثنی استثناء (استفعال) نکالنا، علیحدہ کرنا، استثناء

کرنا، الکرام واحد کریم، شریف، بزرگ، النجُب واحد نجیب شریف، سخی، فیاض، نجیب کی جمع انجباب بھی آتی ہے۔

ترجمہ (۲۹-۳۰): اے صبر جمیل! خولہ سے قریب ترین دل (سیف الدولہ) کے پاس جاؤ، اور اس قریب دل والے سے کہو، اے نفع بخش بادل اور اشرف خلّاق، میں آپ کے شریف آباء و اجداد کے سوا شریفوں میں سے کسی کا بھی استثناء نہیں کرتا۔

مطلب: چوں کہ خولہ کے صدمہ وفات کا سب سے گہرا اثر، اس کے بھائی سیف الدولہ ہی پر ہوا تھا؛ اس لیے مثنوی صبر کو یہ نصیحت کر رہا ہے، کہ اس وقت تمہاری سب سے زیادہ ضرورت سیف الدولہ کو ہے، لہذا تم ان کے پاس جاؤ، اور انہیں ان کی فیاضی و کرم گستری اور خاندانی شرافت و بزرگی کا واسطہ دے کر کہو، کہ شاعر آپ سے صبر و ضبط کی درخواست کر رہا ہے، اور یہ کہہ رہا ہے کہ اپنے آباء و اجداد کو چھوڑ کر روئے زمین میں آپ شرافت و کرامت کے حوالے سے سب پر فائق ہیں، اور شریف لوگ کسی بھی حادثے پر صبر و ضبط سے کام لے کر اپنی بنیادی حیثیت کو بچائے رہتے ہیں، لہذا آپ بھی صبر جمیل اختیار کریں، تاکہ آپ کی بلند حیثیت پر کوئی آنچ نہ آئے۔

قَدْ كَانَ قَاسِمَكَ الشَّخْصَيْنِ دَهْرُهُمَا (۳۱) وَعَاشَ دُرُّهُمَا الْمَفْدِي بِالذَّهَبِ

تو کیسب: قد برائے تحقیق، کان تامہ، قاسم فعل، ك مفعول بہ اول، الشخصین مفعول بہ ثانی، دھرہما ترکیب اضافی کے بعد اس کا فاعل، قاسم فعل اپنے متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، عاش فعل، درہما مضاف مضاف الیہ ہو کر موصوف، المفدی اسم مفعول، بالذہب جار مجرور مفدی کے متعلق، پھر صفت ہو کر عاش کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قاسم، مقاسمة (مفاعلة) آپس میں تقسیم کرنا، شخصین شخص کا تثنیہ جمع أشخاص، دھر زمانہ جمع دھور، عاش (ض) عیشا جینا، در موتی جمع دُرر، المفدی فدی (ض) فداء قربان ہونا، ذہب سونا، جمع أذهاب و ذہوب .

ترجمہ: آپ سے دو شخصوں کو ان کے زمانے، نے تقسیم کر دیا تھا، ان میں سے موتی بقید حیات تھا، جس پر سونا قربان ہو گیا تھا۔

مطلب: مثنوی سیف الدولہ کی دونوں مرحوم بہنوں کا تذکرہ کر رہا ہے، چنانچہ بڑی بہن کو موتی اور چھوٹی بہن کو سونا بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ زمانے کی ستم گری نے دو بہنوں کو بہت پہلے ہی جدا کر دیا تھا، اور ان میں سے موتی (بڑی بہن) آج تک زندہ تھی، جو تمہیں ملی تھی، اور سونا (چھوٹی بہن) اس موتی

پر قربان ہو گیا تھا، یعنی چھوٹی بہن نے زمانے سے صلح کر کے اپنی بقیہ زندگی بھی بڑی بہن کو دے دیا تھا، کہ شاید وہ تاحیات سیف الدولہ کا ساتھ دے سکے، مگر آج وہ بھی زمانے کی تخریب کاری کا شکار ہو گئی۔

وَعَادَ فِي طَلَبِ الْمَتْرُوكِ تَارِكُهُ (۳۲) إِنَّا لَنَغْفُلُ وَالْأَيَّامُ فِي طَلَبِ

ترکیب: و ابتدائی، عاد فعل، فی طلب المتروک ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر عاد کے متعلق، تارکہ مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، نا اس کا اسم، ل برائے تاکید، نغفل فعل، نحن ضمیر ذوالحال، و حالیہ، الأيام مبتداء، فی الطلب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور نغفل کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عاد (ن) عودا لوٹنا، اصلی حالت پر واپس آنا، طلب مصدر، طلب (ن) طلبا تلاش کرنا، طلب کرنا، ڈھونڈنا، المتروک، ترک (ن) ترکاً چھوڑنا، نغفل غفل (ن) غفلاً غافل ہونا ایام واحد یوم دن، مراد زمانہ۔

ترجمہ: چھوڑنے والا چھوڑی ہوئی چیز کو از سر نو ڈھونڈنے لگا، بلاشبہ ہم لوگ غفلت میں پڑے رہتے ہیں، جب کہ زمانہ مسلسل پیچھے لگا رہتا ہے۔

مطلب: یعنی چھوٹی بہن کو ضم کر کے ڈکار لینے کے بعد، پھر سے زمانہ بڑی بہن کی شکل میں اپنی خوراک ڈھونڈنے آ پہنچا، جب کہ ہم لوگ پہلے کی طرح غفلت میں پڑے سوتے رہے، اور زمانہ مسلسل تعاقب میں تھا؛ اس لیے موقع ملتے ہی ہاتھ صاف کر گیا، اور ہم لوگ حسرت و افسوس کی ہتھیلی ملتے رہ گئے۔

مَا كَانَ أَقْصَرَ وَقْتًا كَانَ بَيْنَهُمَا (۳۳) كَأَنَّهُ الْوَقْتُ بَيْنَ الْوَرْدِ وَالْقَرَبِ

ترکیب: ما اقصر فعل تعجب، هو ضمیر اس کا فاعل، کان زائدہ، وقتا موصوف، کان فعل تامہ، هو ضمیر فاعل، بینہما مضاف مضاف الیہ ہو کر کان کا مفعول فیہ، جملہ ہو کر صفت اور اقصر کا مفعول بہ اول، کان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، الوقت خبر اول، بین مضاف الورد والقرب معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ اور کان کی خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر، اقصر کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اقصر اسم تفضیل، نہایت کم، بہت مختصر، قَصَرَ (ک) مختصر ہونا، چھوٹا ہونا، وقت جمع اوقات وقت، تائم، الورد، ورد (ض) ورد و زودا گھاٹ پر پانی لینے کے لیے آنا،

القرب گھاٹ پر پہنچنے کے لیے رات کو چلنے کا نام ہے، یا گھاٹ پر وارد ہونے سے پہلے دن کی رات میں چلنا مراد ہے۔

ترجمہ: ان دونوں بہنوں کے درمیان کتنا مختصر وقفہ تھا، ایسا لگتا ہے کہ یہ گھاٹ پر آنے اور اس سے پہلی شب میں چلنے کے درمیان کا فاصلہ تھا۔

مطلب: شاعر یہ احساس دلا رہا ہے، کہ سیف الدولہ کی دونوں ہم شیرہ نہایت ہی قلیل اور مختصر سے وقفے کے دوران یکے بعد دیگرے داغ مفارقت دے کر چل بسیں، ایسا لگتا ہے کہ چھوٹی بہن کے انتقال اور بڑی بہن کے وصال کے درمیان صرف ایک ہی دن رات کا فاصلہ تھا، اور اتنے مختصر وقت میں مدوح پر یکے بعد دیگرے غم کے دو پہاڑ ٹوٹے۔

جَزَاكَ رَبُّكَ بِالْأَحْزَانِ مَغْفِرَةً (۳۴) فَحُزْنُ كُلِّ أَخِي حُزْنِ أَخِي الْغَضَبِ

ترکیب: جزى فعل، لك مفعول بہ اول، ربك مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، بالأحزان جار مجرور ہو کر جزى کے متعلق، مغفرة مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہے، ف تفریعیہ، حزن کل اخي حزن مسلسل اضافتوں کے بعد مبتداء، اخوا الغضب ترکیب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جزى (ض) جزاء بدلہ دینا، ثواب دینا، رب پروردگار، پالنہار، جمع ارباب، أحزان واحد حزن غم، رنج، حزن (س) حزن غم گین ہونا، مغفرة غفر (ض) غفرا معاف کرنا، غضب غصہ، غَضِبَ (س) غضبا بھڑکنا، غصہ ہونا۔

ترجمہ: غموں کے بدلے آپ کا پروردگار آپ کو مغفرت عطا کرے، اس لیے کہ ہر غم زدہ کا غم ہم رشتہ نارا نسکی ہوا کرتا ہے۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کے لیے مغفرت اور توفیق استغفار کی دعا کر کے کہتا ہے، کہ چوں کہ جب بھی کسی انسان کو، کسی قسم کی تکلیف یا رنج و غم کا سامنا ہوتا ہے، تو وہ جزع فزع کے دھن میں صبر و ضبط کو بالائے طاق رکھ کر ہوش و حواس گنوا بیٹھتا ہے، اور غیض و غضب کے عالم بہت سی ایسی باتیں بھی بک دیتا ہے، جو حکمت خداوندی اور مشیت ایزدی کے شایان شان نہیں ہوتیں، اس لیے بہت ممکن ہے کہ ہم شیرہ کے صدمہ و وفات نے مدوح کی زبان مبارک سے بھی غیر مناسب الفاظ اُٹکوائے ہوں، لہذا میری یہی دعا ہے کہ اللہ وہ سب معاف کریں اور پیش آمدہ تکلیف کے بدلے آپ کو مغفرت کا توفیق عطا فرمائیں۔

وَأَنْتُمْ نَفَرٌ تَسْخُوْ نُفُوسُكُمْ (۳۵) بِمَا يَهْبِنُ وَلَا يَسْخُوْنَ بِالسَّلْبِ

ترکیب: و متانفہ، انتم مبتداء، نفر موصوف، تسخو فعل، نفوسکم مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، ب حرف جر، ما موصولہ، یہبن فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور مجرور ہو کر تسخو کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور انتم کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لایسخون فعل با فاعل، بالسلب جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نفر جماعت، بہت سے لوگ، جمع انفار، تسخو، سخا (ن) سخاء سخاوت کرنا، بخشش کرنا، نفوس واحد نفس نفس، دل، روح، طبیعت، یہبن، وہب (ف) ہبہ، بخشش کرنا، عطیہ دینا، سلب، سلب (ن) سلباً چھیننا، لوٹنا۔

ترجمہ: تم ایسی جماعت ہو، جو اپنی عطا کردہ چیزوں پر راضی رہا کرتی ہے؛ لیکن تمہارے دل چھینی ہوئی چیزوں پر خوش نہیں رہتے۔

مطلب: مثنوی سیف الدولہ کی خاندانی شرافت کو بتا رہا ہے، کہ آپ لوگ انتہائی شریف اور معزز افراد ہیں، اور جو بھی عطیہ اور بخشش وغیرہ کرتے ہیں وہ خوش دلی سے کرتے ہیں، کسی کے دباؤ میں آ کر نہیں کرتے، اور اپنی طبیعت سے جو بھی دیتے ہیں، اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے؛ البتہ اگر جبراً کوئی کچھ لینا چاہے، تو اس پر کبھی راضی نہیں ہوتے، اور چوں کہ موت نے خولہ کو زبردستی تم سے چھین لیا ہے؛ اس لیے موت کے ظلم و زیادتی پر تمہارا براہم ہونا، عین تمہاری فطرت کے مطابق ہے۔

حَلَلْتُمْ مِنْ مُلُوكِ النَّاسِ كُلِّهِمْ (۲۹) مَحَلٌّ سُمِرَ الْقَنَا مِنْ سَائِرِ الْقَصَبِ

ترکیب: حللتم فعل با فاعل، من حرف جر، ملوک مؤکد، کلہم ترکیب اضافی کے بعد تاکید ہو کر مضاف، الناس مضاف الیہ پھر مجرور ہو کر حللتم کے متعلق، محل مضاف، سمر القنا ترکیب اضافی کے بعد مضاف الیہ، من حرف جر، سائر القصب مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور محل کے متعلق پھر یہ مفعول فیہ ہے، حللتم کا، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حللتم، حل (ن) حلاً بمكان وحلولاً اترنا، قیام کرنا، ملوک واحد ملك بادشاہ، فرماں روا، محل ظرف ہے، سمر واحد اسمر گندم گوں، سمر (ک) سمرۃ گندمی ہونا، القنا واحد قنۃ نیزے، القصب واحد قصبۃ بانس، زکندہ، پوروے دار لکڑی۔

ترجمہ: تمام شاہانِ عالم میں، تمہیں وہ مقام حاصل ہے، جو گندم گوں نیزوں کی لکڑیوں کو ہر طرح کے بانس پر۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کے خاندان کی اہمیت و فضیلت بتا رہا ہے، کہ جس طرح گندم گوں نیزے، تمام ہتھیاروں میں بڑے کاری اور عمدہ مانے جاتے ہیں، اور دوسرے نیزے ان کے بالقابل کم اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح مدوح اور ان کا خاندان بھی تمام فرماں رواں دنیا میں، سب سے بلند رتبے کا حامل ہے، دیگر شاہان عالم کی ان کے مقابلے میں وہی قدر و قیمت ہے، جو گندمی نیزوں کے مقابلے میں اور دوسرے اسلحوں کی ہے۔

فَلَا تَنْلِكَ الْيَالِيُ إِنَّ أَيْدِيَهَا (۲۹) إِذَا ضَرْبُنَ كَسْرُنَ النَّبْعِ بِالْغَرْبِ

ترکیب: ف عاطفہ، لا تنل فعل، ك مفعول بہ مقدم، الیالی فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ایدیہا مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کا اسم، إذا شرطیہ، ضربن فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، کسرن فعل با فاعل، النبع مفعول بہ، بالغرب جار مجرور کسرن کے متعلق، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر، ان کا اسم، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لا تنل فعل نہی، نال (س) نیلا پانا، حاصل کرنا، لیاالی واحد لیلة رات، ضربن یہاں جملہ آور ہونے کے معنی میں ہے، کسرن، کسر (ض) کسرا توڑنا، النبع واحد، نبعۃ کمان کی مضبوط لکڑی، الغرب کم زور گھاس۔

ترجمہ: آپ پر راتوں کا بس نہ چلے؛ یقیناً راتوں کے ہاتھ جب حملہ آور ہوتے ہیں، تو وہ کمان کی ٹھوس لکڑی کو، کم زور پودوں سے شکستہ کر ڈالتے ہیں۔

مطلب: اہل عرب کا خیال تھا، کہ راتیں ہی حوادث و مصائب کو جنم دیتی ہیں، اور رات ہی میں حوادث کا پلان بنتا ہے؛ اس لیے شاعر سیف الدولہ کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ حوادث کی موجودہ معاون، راتوں کے بیچوں سے اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے؛ اس لیے کہ یہ انتہائی بے رحم اور درندہ صفت ہوتے ہیں، اور جب کسی کو تباہ کرنے کے درپے آتے ہیں، تو ایک معمولی سی چیز کے ذریعہ بڑے بڑے عزم و استقلال کے پہاڑ بھی زمیں دوز کر دیتے ہیں۔

وَلَا يُعِنَّ عَدُوًّا أَنْتَ قَاهِرُهُ (۳۸) فَإِنَّهُنَّ يَصِدْنَ الصَّقْرَ بِالْخَرَبِ

ترکیب: و متانفہ، لا یعن فعل با فاعل، عدوا موصوف، انت مبتدا، قاهرہ ترکیب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہو کر صفت اور مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، هن اس کا اسم، یصدن فعل با فاعل الصقر مفعول بہ، بالخراب جار مجرور یصدن کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لا یمن فعل ثنی، جمع مؤنث غائب، اعان اعانة (افعال) مدد کرنا، قاهر، جمع قواہر، زور آور، مغلوب کرنے والا قہر (ف) قہرا غالب ہونا، یصدن، صداد (غس) صیدا شکار کرنا، الصفر باز، شکرہ، جمع اصفر، و صُفُور، الخرب، سرخاب، جمع خبربان۔
ترجمہ: اور یہ راتیں آپ کے زیر کردہ دشمن کا بھی ساتھ نہ دیں، اس لیے کہ وہ سرخاب کے ذریعے شکرہ کا شکار کر لیتی ہیں۔

مطلب: متنبی سیف الدولہ کے لیے، رات کے ظالم بچوں سے حفاظت، اور ممدوح کے مقابلے میں کسی دوسرے کی عدم اعانت کی دعا کر رہا ہے، کہ اللہ پاک آپ کو ظالم راتوں سے بھی بچائیں، اور آپ کے خلاف کسی کا تعاون کرنے سے بھی بچائیں؛ اس لیے کہ جس طرح یہ اپنے لیے شکار کرتی ہیں، بالکل اسی جوش و جذبے کے ساتھ دوسرے کا بھی ساتھ دیتی ہیں، لہذا اگر یہ تمہارے خلاف کسی دشمن کی معاون بنیں گی، تو فتح کی ہو اس دشمن کے حق میں پلٹ جائے گی، اور آپ کو ذلت و شکست کا سامنا کرنا پڑے گا، ان راتوں کا حال یہ ہے، کہ سرخاب جیسی معمولی چڑیا کی ہم کار بن کر، باز جیسے طاقت ور پرندے کا بھی شکار کر لیتی ہیں۔

وَإِنْ سَرَدُنْ بِمَحْبُوبٍ فَجَعَنْ بِهِ (۳۹) وَقَدْ أَتَيْنَكَ فِي الْحَالِيْنِ بِالْعَجَبِ

ترکیب: و ابتدائیہ، ان شرطیہ، سر دن فعل با فاعل، بمحبوب جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر شرط، فجعن فعل با فاعل، بہ جار مجرور ہو کر اسی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، و مستانہ، قد برائے تحقیق، اتین فعل با فاعل، لک مفعول بہ، فی الحالین اور بالعجب دونوں جار مجرور ہو کر اتین کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سر دن، سر بکذا (ن) سرور خوش کرنا، سر بغیر صلہ کے خوش ہونا، فجعن، فجعا (ف) رنج دینا، تکلیف پہنچانا، اتی (ض) اتیاننا بخشی کوئی چیز لانا، العجب مصدر (س) عجا تعجب کرنا، حیرت میں پڑنا۔

ترجمہ: اگر راتیں کسی دل پسند چیز کے ذریعے خوشی دیتی ہیں، تو اُسی کے ذریعے رنج بھی پہنچاتی ہیں، اور یہ راتیں آپ کے سامنے، دونوں حالتوں میں حیرت انگیز کام کر چکی ہیں۔ (کارناے دکھا چکی ہیں)

مطلب: یعنی راتیں اگر کسی پر مہربان ہو جائیں، تو اس کا دامن خوشیوں اور مسرتوں سے بھر دیتی ہیں، اور رنج و غم اس تک پہنکنے بھی نہیں دیتیں؛ لیکن جب یہ کسی سے انتقام لینے پر آتی ہیں، تو اس کا

جینا دو بھر کر کے اس پر زمین تنگ کر دیتی ہیں، چناں چہ راتوں کی یہ کاری گری تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں، کہ پہلے اپنوں سے ملا کر، کیف و سرور کی ہوائیں آپ کی طرف لے گئیں، اور پھر ان کی جدائی کا ایسا گہرا زخم دیا کہ آلام و مصائب کی تمام آندھیوں کا رخ آپ کی طرف کر دیا، اور آپ کی خوش حال زندگی بد حالی کا شکار ہو گئی۔

وَرُبَّمَا احْتَسَبَ الْإِنْسَانُ غَايَتَهَا (۴۰) وَفَاجَأَتْهُ بِأَمْرِ غَيْرِ مُحْتَسِبٍ

ترکیب: و متانفہ، ربما برائے بیان کثرت، احتسب فعل، الإنسان فاعل، غایتها مضاف مضالیہ ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ فاجأت فعل با فاعل، و مفعول بہ، ب حرف جر، امر موصوف، غیر محتسب ترکیب اضافی کے بعد صفت پھر مجرور ہو کر فاجأت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: احتسب احتسابا (انتعال) گمان کرنا، خیال کرنا، غایۃ انتبا، جمع غایات، فاجأت مفاجاة (مفاعلة) اچانک آنا، امر قضیہ، جمع امور۔

ترجمہ: بسا اوقات انسان مصیبتوں کی انتباہ سمجھ بیٹھتا ہے؛ پھر وہ یک بارگی غیر متوقع قضیے کے ساتھ آدھکتی ہیں۔

مطلب: یعنی ایسا بکثرت ہوتا ہے کہ انسان کسی مصیبت کو آخری پریشانی خیال کر کے سبہ لیتا ہے اور اس کے بعد مطمئن ہو کر زندگی جینا شروع کر دیتا ہے؛ لیکن کچھ ہی دنوں بعد مصیبت پھر نئی پریشانی لا کھڑا کرتی ہے، اور انسان کو اس کا شعور بھی نہیں ہوتا کہ اچانک یہ سب کیسے ہو گیا۔

وَمَا قَضَىٰ أَحَدٌ مِنْهَا لُبَانَتَهُ (۴۱) وَلَا انْتَهَىٰ أَرْبٌ إِلَّا إِلَىٰ أَرْبٍ

ترکیب: و ابتدائیہ ما قضی فعل، أحد فاعل، منها جار مجرور ماقضی کے متعلق، لبانتہ بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لا انتہی فعل، أرب فاعل، إلا حصریہ، الی أرب جار مجرور انتہی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قضی (ض) قضاء پورا کرنا، لبانتہ حاجت، ضرورت، جمع لبان و لبانات، انتہی (انتعال) ختم ہونا، أرب حاجت، ضرورت جمع ارب۔

ترجمہ: دنیا سے کوئی بھی شخص اپنی ضرورت پوری نہ کر سکا، اور ایک ضرورت دوسری ضرورت پر ہی ختم ہوتی ہے۔

مطلب: شاعر یہ اشارہ دے رہا ہے کہ دنیا دار الحوائج کا نام ہے، یہاں کوئی بھی انسان اپنے

تمام مقاصد و حاجات پوری کر ہی نہیں سکتا؛ اس لیے کہ ایک ضرورت کے ختم ہونے سے پہلے ہی دوسری ضرورت اپنی آمد کا اعلان کر دیتی ہے، اور تاحیات یہی سلسلہ چلتا رہتا ہے، حتیٰ کہ انسان ایک دن خود ہی قبر کی ضرورت بن جاتا ہے اور نہ جانے کتنی حاجتیں اس کے خزانہ ارمان میں ادھوری رہ جاتی ہیں۔

تَخَالَفَ النَّاسُ حَتَّى لَا اتِّفَاقَ لَهُمْ (۴۲) إِلَّا عَلَى شَجَبٍ وَ الْخُلْفُ فِي الشَّجَبِ

ترکیب: تخالف فعل، الناس فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، حتی عاطفہ، لا لائے نفی جنس، اتفاق مصدر، لهم جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لا کی خبر، إلا حصریہ، علی شجب جار مجرور اتفاق کے متعلق اور لا کا اسم، جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، الخلف مبتداء، فی الشجب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر معطوف اور جملہ معطوفہ ہے، (یہاں تخالف الناس، حتی لا اتفاق لهم الخ اور الخلف فی الشجب کو الگ الگ جملے بھی مان سکتے ہیں)

حل لغات: تخالف تخالفاً (تفاعل) آپس میں اختلاف کرنا، اتفاق مصدر (اتعال) متفق ہونا، شَجَبٌ ہلاکت، سزائے موت، جمع شجوب، شجب (ن) شَجَبًا ہلاک کرنا، خلف اختلاف کا حاصل مصدر ہے۔

ترجمہ: لوگوں کا آپس میں اس درجہ اختلاف ہے، کہ موت کے علاوہ کسی چیز پر وہ متفق ہی نہیں ہیں، اور موت کے حوالے سے بھی اختلاف ہے۔

مطلب: یعنی دنیا میں لوگ کسی بھی چیز پر متفق نہیں ہیں، ہر چیز آپسی اختلاف کی شکار ہے، صرف موت ہی ایک ایسی چیز ہے، جس پر لوگوں کی آراء متفق ہیں، اور موت کے یقینی ہونے میں کسی کا بھی کوئی اختلاف نہیں ہے، البتہ موت کس چڑیے کا نام ہے اس میں مختلف رائیں اور متضاد بیانات ہیں۔

فَقِيلَ تَخْلُصُ نَفْسُ الْمَرْءِ سَالِمَةً (۴۳) وَقِيلَ تَشْرُكُ جِسْمَ الْمَرْءِ فِي الْعُطْبِ

ترکیب: ف تفصیلیہ، قیل فعل مجہول، ہو ضمیر نائب فاعل اور جملہ قول، تخلص فعل، نفس المرء ترکیب اضافی کے بعد ذوالحال، سالمة تخلص کا حال، پھر فاعل جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، جملہ قولیہ ہے، و عاطفہ، قیل فعل، ہو ضمیر نائب فاعل، جملہ ہو کر قول، تشارك فعل با فاعل، جسم المرء مضاف مضاف الیہ ہو کر تشارك کا مفعول بہ، فی العطب جار مجرور تشارك کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

حل لغات: تخلص خالص (ن) خلوصاً خالص ہونا، یہاں یہ تخرج کے معنی میں ہے، نفس جان، جمع أنفوس و نفوس، سالمة سلم (س) سلامة محفوظ رہنا، صحیح سالم رہنا،

تشرك ، شرك (س) شَرَكًا شريك ہونا شرکت کرنا، جسم جمع اجسام بدن، بوڈی، العطب مصدر، عَطِبَ (س) عَطَبًا ہلاک ہونا، ضائع ہونا۔

ترجمہ: چناں چہ ایک قول تو یہ ہے کہ انسان کی جان، اس کے جسم سے صحیح سالم نکلتی ہے، اور ایک دوسرا قول یہ ہے کہ روح انسانی ہلاکت میں جسم انسانی کی ساجھی دار ہوا کرتی ہے۔

مطلب: اس سے پہلے والے شعر میں شاعر یہ بتا چکا ہے کہ موت پر اگرچہ لوگوں کی آراء متفق ہیں، لیکن موت کی توضیح و تشریح میں اب بھی اختلاف ہے، چناں چہ کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ موت صرف جسم انسانی کو فنا کرتی ہے، روح پر کوئی آنچ نہیں آتی، اور کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جس طرح انسان کا ڈھانچہ تباہ ہوتا ہے، موت اسی طرح روح انسانی کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

وَمَنْ تَفَكَّرَ فِي الدُّنْيَا وَمُهْجَتِهِ (۴۴) | أَقَامَهُ الْفِكْرُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالتَّعَبِ

ترکیب: و مستانفہ، من مبتدا معنی شرط کو متضمن ہے، تفکر فعل با فاعل، فی حرف جر، الدنیا و مہجہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور تفکر کے متعلق جملہ ہو کر من کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر شرط، اقام فعل، ہ مفعول بہ مقدم، الفکر فاعل، بین مضاف، العجز والتعب معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ بین کا اور اقام کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تفکر فی شیئی (تفعل) سوچنا، غور و فکر کرنا، مہجۃ روح، جان، جمع مہج، الفکر سوچ، بچار جمع افکار، اقام إقامة (افعال) کھڑا کرنا، العجز مصدر، عجز (س) عاجز ہونا، بے بس ہونا، التعب مصدر تعب (س) تھکنا۔

ترجمہ: جو شخص دنیا اور اپنی روح کے متعلق غور و فکر کرے گا، تو اس کی یہ سوچ، اسے عاجزی اور تھکاوٹ کے درمیان لاکر چھوڑ دے گی۔

مطلب: یعنی دنیا اور نفس انسانی کے متعلق غور و فکر کرنے والے، کبھی بھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے؛ یہ ایک ایسا لالینحل معمہ ہے، کہ آج تک کوئی بھی اس کا معقول حل تلاش نہیں کر سکا، اور جو بھی اس گتھی کو سلجھانے کی فکر میں رہتا ہے، ہمیشہ حیرانی و پریشانی سے دو چار رہتا ہے، اور حقیقت حال کی تلاش میں زندگی بھر حیران و سرگرداں پھرتا ہے؛ مگر پھر بھی کسی معقول اور قابل اطمینان نتیجے تک رسائی نہیں ہو پاتی۔

وقال يمدح المغيث بن

علي بن بشر العجلي

مثنوی نے، مغیث بن علی بن بشر عجل کی تعریف میں درج ذیل اشعار کہے

دَمْعُ جَرَى فَقَضَى فِي الرَّبْعِ مَا وَجَبَا (۱) لِأَهْلِهِ وَشَفَا أُنَى وَلَا كَرَبَا

ترکیب: دمع مبتدا، جرى فعل فاعل جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تفصیل، قضی فعل با فاعل، فی الربع جار مجرور قضی کے متعلق، ما موصولہ، وجب فعل با فاعل، ل حرف جر، اہلہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور وجب کے متعلق جملہ ہو کر صلہ اور قضی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، شفی فعل با فاعل، جملہ فعلیہ ہے، اُنی برائے انکار، و عاطفہ، لا نافیہ، کرب فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: دمع آنسو جمع دموع، جرى (ض) جریا جاری ہونا، بہنا، قضی (ض) قضاء پورا کرنا، الربع مکان، جمع ربوع، ارباع، رُبع، وجب (ض) وجبا واجب ہونا، ثابت ہونا، شفی (ض) شفاء شفا دینا، یہاں اطمینان قلب کا حصول مراد ہے، کرب برائے بیان قربت۔

ترجمہ: میرے آنسوؤں نے رواں ہو کر، مکان میں مکین کے حق واجب کو ادا کر دیا، اور اس نے مجھے شفا کہاں دی، شفا تو قریب بھی نہیں ہوئی۔

مطلب: شاعر یہ بتا رہا ہے کہ دیار حبیب میں پہنچ کر، میری آنکھوں سے اشک غم رواں ہو گیا، اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ ان آنسوؤں نے محبوب کی جدائی اور اس کے فراق میں بہہ کر، قربت و محبت کا حق ادا کر دیا، اور اب دل کو اطمینان و سکون نصیب ہو گیا، لیکن یہ تو خام خیالی تھی، ان آنسوؤں سے نہ تو مجھے کوئی اطمینان ملا اور نہ ہی کسی طرح کا سکون حاصل ہوا بلکہ یہ آنسو تو اطمینان و سکون کو چھو کر بھی نہیں گذرے، اور درد محبت پہلے ہی کی طرح جوں کا توں دل کے سمندر میں ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

عُجْنَا فَأَذْهَبَ مَا أَبْقَى الْفِرَاقُ لَنَا (۲) مِنَ الْعُقُولِ وَمَا رَدَّ الَّذِي ذَهَبَا

ترکیب: عجنا فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، اذہب فعل با فاعل، ما موصولہ، ابقی فعل، الفراق فاعل، لنا اور من العقول جار مجرور ہو کر ابقی کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر

صلہ اور اذہب کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ما تانیہ، رد فعل بافاعل، الذي اسم موصول، ذہب فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ، اور رد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عجناء، عاج بمكان (ن) عوجا اترنا، بھڑنا، قیام کرنا، اذہب اذہابا (انعال) لے جانا، ابقى إبقاء (انعال) باقی رکھنا، الفراق، جدائی، فرق (ض) فرقا جدائی کرنا، عقول واحد عقل فہم، سمجھ، رد (ن) ردًا واپس کرنا، لوٹانا۔

ترجمہ: ہم یہاں رکے، تو مکان نے فراق کے ہاتھوں ہماری باقی ماندہ عقلیں بھی اڑالیں، اور ضائع شدہ عقل کو واپس بھی نہیں کیا۔

مطلب: شاعر کہنا یہ چاہ رہا ہے کہ محبوب کے غم فراق کی وجہ سے، تو ہم لوگ پہلے ہی ہوش و خرد گنوا بیٹھتے تھے، اور بڑی کوششوں کے بعد جو تھوڑی بہت فہم و دانائی یک جا ہوئی تھی، دیار حبیب میں ہماری اقامت گزینی، اسے بھی چاٹ کر گئی، اور فراق نے جو کچھ سلب کیا تھا، اس کا اپنا حساب ہی الگ ہے، یعنی ہم لوگ دیار حبیب میں جا کر عقل و فہم سے یک سرکاری اور فراست و ذکاوت سے بالکل تہی دامن ہو گئے۔

سَقِيَّتُهُ عِبْرَاتٍ ظَنُّهَا مَطَرًا	(۳)	سَوَائِلًا مِنْ جُفُونٍ ظَنُّهَا سُحْبًا
--	-----	--

ترکیب: سقیت فعل بافاعل، ہ مفعول بہ اول، عبرات موصوف، ظن فعل بافاعل، ہا مفعول بہ اول، مطرا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر عبرات کی صفت اول، سوائلا اسم فاعل، من حرف جر، جفون موصوف، ظن فعل بافاعل، ہا مفعول بہ اول، سحب مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر جفون کی صفت اور مجرور ہو کر سوائلا کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر عبرات کی صفت ثانی اور پھر سقیت کا مفعول بہ ثانی ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سقیت، سقی (ض) سقیاً سیراب کرنا، سینچنا، عبرات واحد عبرة آنسو، مطر بارش جمع أمطار، سوائل واحد سائلة بہنے والی چیز، مراد آنسو، سال (ض) سیلا بہنا۔

ترجمہ: میں نے اس مکان کو اس قدر آنسوؤں سے سیراب کیا، کہ وہ انھیں بارش سمجھ بیٹھا، اور یہ آنسو ایسی آنکھوں سے رواں تھے، جنہیں مکان نے بادل خیال کر لیا۔

مطلب: متنبتی اپنی آہ وزاری کی کثرت بتا رہا ہے، کہ مکان محبوب سے لگ کر ہم نے اتنے آنسو بہائے، کہ خود مکان کو یہ احساس ہو گیا کہ بارش ہو رہی ہے، اور ہمارا سیلاب اشک اتنی تیزی سے رواں تھا، کہ مکان ہماری آنکھوں کو بادل سمجھنے لگا، یعنی جس طرح آسمان سے موسلا دھار بارش ہوتی ہے اور زمین میں سیلاب کا منظر ہوتا ہے، ہم نے اپنے آنسوؤں سے مکان کو اسی تیز بارش کا احساس دلادیا۔

دَارُ الْمَلِمِ لَهَا طَيْفٌ تَهْدِيهِ (۴) لَيْلًا فَمَا صَدَقْتُ عَيْنِي وَلَا كَذَبًا

ترکیب: دار مضاف، الملم اسم فاعل، لها جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، طیف ذو الحال پھر موصوف، تہدد فعل با فاعل، ن وقایہ، ی متکلم مفعول بہ، لیلہ اسی کا مفعول فیہ، جملہ ہو کر صفت اور الملم کا فاعل، پھر مضاف الیہ ہو کر مبتدا محذوف ہذہ کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفصیلیہ، ما تانیہ، صدقت فعل، عینی مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تانیہ، کذب فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: دار گھر، جمع دیار، و دُور، ملم اسم فاعل، اَلَمَّ (افعال) إلماماً اترنا، نازل ہونا، طیف خیال، خواب، تصور، جمع اُطیاف طاف (ض) طیفاً سونے میں کسی کا خیال آنا، تہدد (تفعیل) چونکا دینا، ڈرا دینا۔

ترجمہ: یہ اس محبوب کا گھر ہے، جس کا خیال رات میں میرے پاس آ کر مجھے چونکا گیا، تو میری آنکھ نے نہ اس کی تصدیق کی اور نہ ہی وہ خیال غلط ثابت ہوا۔

مطلب: یعنی خانہ حبیب میں جو کچھ بحالت نوم مجھے نظر آیا، یقیناً وہ چونکا دینے والا تھا؛ لیکن اس خیال سے کہ وہ محض ایک خواب تھا میرے قلب و نگاہ نے، نہ تو اس طرف کوئی خاص توجہ دی، اور نہ ہی اس کی تصدیق و توثیق کی، مگر چوں کہ وہ محبوب ہی کے متعلق خواب تھا؛ اس لیے مجھے تو نہیں لگتا کہ وہ جھوٹ ہوگا، کیوں کہ ایک حبیب کو محبوب کی خیالی عادتیں بھی حقیقت کا جامہ پہنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

أَنَائِيَّتُهُ فَدَنِي أَدْنَيْتُهُ فَنَائِي (۵) جَمَشْتُهُ فَنَبَا قَبْلَتُهُ فَنَائِي

ترکیب: انایت فعل با فاعل، ہ مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، فدنی بھی فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، بقیہ میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: أنای (افعال) دنای (ن) دنوا قریب ہونا، ادنی إدناء اقرب کرنا (افعال) نای بنای (ف) دور ہونا، جمشت (تفعیل) دل لگی کرنا، چھیڑ چھاڑ کرنا، نبا (ن) نبوا اچٹنا، قبلت (تفعیل) بوسہ لینا، ابی یابی (ف) انکار کرنا۔

ترجمہ: میں نے اسے دور کیا، تو وہ قریب ہو گیا، اور میں نے اسے قریب کرنا چاہا، تو وہ دور ہو گیا، میں نے اسے چھیڑا، تو وہ اچھل پڑا، میں نے اس کا بوسہ لینا چاہا، تو وہ انکار کر گیا۔

مطلب: شاعر اپنی خوابی کیفیت کے متعلق بتا رہا ہے، کہ خواب میں آنے والے خیال کو میں نے جتنا بھگانا چاہا، وہ اتنا ہی قریب ہوتا گیا، اور پھر جب میں نے اسے قریب کر کے اس کے بارے میں

سوچنا چاہا، تو وہ شرارت میں دور ہو گیا، میں نے اس کا بوسہ لینے کی کوشش کی اور تھپڑ خانی کرنی چاہی، تو نہ ہی اس نے بوسہ لینے دیا اور نہ ہی میری شرارت سے متفق ہوا۔

هَامَ الْفَوَادُ بِأَعْرَابِيَّةٍ سَكَنْتَ (۶) بَيْتًا مِّنَ الْقَلْبِ لَمْ تَمُدُّ لَهُ طُنْبًا

ترکیب: هَامَ فعل، الفؤاد فاعل، ب حرف جر، اعرابية موصوف، سكنت فعل با فاعل، بیتا موصوف، من القلب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اول، لم تمدد فعل با فاعل، له جار مجرور اسی کے متعلق، طنباً مفعول بہ، جملہ ہو کر بیت کی صفت ثانی پھر سکت کا مفعول بہ اور جملہ فعلیہ ہو کر، اعرابية کی صفت اور ب کا مجرور ہو کر هَام کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: هَام (ض) هیما و هیوماً و هیاماً محبت کرنا، آوارہ پھرنا، اعرابية عرب کے دیہات کی عورت، سکت سکن (ن) سکونا سکونت اختیار کرنا، ٹھہرنا، تمدد مدّ (ن) مَدًّا کھینچنا، لمبا کرنا، پھیلا نا، طنب خیمہ کی رسی، جمع اطناب و طنبۃ .

ترجمہ: میرا دل ایک ایسی دیہاتی عورت پر فریفتہ ہو چکا ہے، جو میرے دل کی ایک ایسی کوٹھری میں قیام پذیر ہو چکی ہے، جس کے لیے اس نے، کوئی رسی دراز نہیں کی۔

مطلب: متنی اپنی داستانِ عشق بتا رہا ہے، کہ میرا دل ایک عرب دیہاتی عورت پر فدا ہو گیا ہے، اور محبت کی خلیج اتنی گہری ہو گئی ہے، کہ وہ مجھ کو میرے دل کی کوٹھری میں رچ بس گئی ہے؛ اور حیرت تو اس پر ہے کہ میرے دل میں جگہ بنانے کے لیے مجھ کو، کوئی پریشانی اور مشقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا، بلکہ دیوانگی کی حد نے اس کے لیے میرے دل کے تمام دروازے کھول دیئے، اور وہ ہمیشہ کے لیے اس میں مقیم ہو گئی۔

مَظْلُومَةُ الْقَدِّ فِي تَشْبِيهِهِ غُصْنًا (۷) مَظْلُومَةُ الرِّيقِ فِي تَشْبِيهِهِ ضَرْبًا

ترکیب: مظلومة اسم مفعول اپنے فاعل قد کی طرف مضاف ہے، فی حرف جر، تشبیہ مصدر اپنے فاعل ہ کی طرف مضاف ہے، غصناً اسی کا مفعول بہ ہے، شبہ جملہ ہو کر فی کا مجرور اور مظلومة کے متعلق ہے، پھر شبہ جملہ ہو کر، ہی مبتدا محذوف کی خبر اول، دوسرے مصرع میں بعینہ یہی ترکیب ہے اور وہ خبر ثانی ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: القد لبائی، قد و قامت جمع قدود، غصن شاخ، جمع اغصان، و غصون ریق تھوک، لعاب دہن، جمع اریاق و ریاق، ضَرْبٌ سفید اور گاڑھا شہد، (برائے مذکر و مؤنث)

ترجمہ: اس کے قد کو شاخ کے ساتھ تشبیہ دی جائے، تو اس کے قد پر ظلم ہے، اور اس کے

لعاب دہن کو شہد کا مشابہ قرار دینے میں، لعاب دہن کے ساتھ زیادتی ہے۔

مطلب: شاعر محبوبہ کی خوبیاں بیان کر رہا ہے، کہ اس کا نرم و نازک بدن شاخ گل سے بھی زیادہ پلک دار ہے، اور محبوبہ کا لعاب دہن شہد سے بھی زیادہ لذیذ اور شیریں ہے؛ اس لیے اگر اس کے بدن کو شاخ سے تشبیہ دی گئی، تو محبوبہ کی نزاکت، اور اس کے حسن و جمال کی لطافت پر ظلم ہوگا، اور اس کے لعاب دہن کو شہد کا ہم لذت قرار دینے کی صورت میں، محبوبہ کے لعاب دہن کی حلاوت و شیرینی کے ساتھ نا انصافی اور زیادتی ہوگی۔

بَيْضَاءُ تَطْمِعُ فِيمَا تَحْتَ حُلَّتِهَا (۸) وَعَزَّ ذَٰلِكَ مَطْلُوبًا إِذَا طُلِبَا

ترکیب: بیضاء موصوف، تطمع فعل با فاعل، فی حرف جر، ما موصولہ، تحت حلتھا ترکیب اضافی کے بعد صلہ ہو کر مجرور اور تطمع کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر، صفت اور ہی مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و متانفہ، عز فعل، ذالک مطلوباً ممیز تمیز کے بعد فاعل، إذا ظرفیہ، طلباً فعل مجہول مع نائب فاعل، جملہ ہو کر عز کا مفعول فیہ اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بیضاء أبيض کا مَوْنَت، گوری، سفید، تطمع أطمع (افعال) إطماعاً لالچ دلانا، حلة لباس، جوڑا، جمع حُلَل، عز (ض) عزا دشوار ہونا، بھاری ہونا، مشکل ہونا، طُلِبَ طلب (ن) طلب کرنا چاہنا۔

ترجمہ: محبوبہ ایسی گوری ہے، جو اپنے لباس میں موجود جسم کا لالچ دلایا کرتی ہے، لیکن اس کو حاصل کرنے کی کوشش انتہائی مشکل مقصد ثابت ہوگی۔

مطلب: شاعر اپنی محبوبہ کی عفت و پاک دامنی اور اس کی قاتل خوب صورتی کو بتا رہا ہے، کہ وہ واقعی انتہائی حسین و جمیل ہے، اس کے حسن کو دیکھ کر ہر کوئی اسے پانے اور اپنا بنانے کی لالچ کرنے لگتا ہے؛ مگر وہ اتنی عقیف اور پاک دامن ہے کہ کسی کو اپنے منہ ہی نہیں لگاتی، اور چوں کہ اس کا حاصل کرنا انتہائی دشوار ہے؛ اس لیے کوئی اس کی کوشش بھی نہیں کرتا۔

كَأَنَّهَا الشَّمْسُ يُعْيِي كَفَّ قَابِضُهُ (۹) شُعَاعُهَا وَيَرَاهُ الطَّرْفُ مُقْتَرِبًا

ترکیب: کان حرف مشبہ بالفعل، ہا اس کا اسم، الشمس ذوالحال، یعنی فعل، کف قابضہ ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ مقدم، شعاعها مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، و حالیہ، یرا فعل، ہ مفعول بہ اول، الطرف فاعل، مقترباً مفعول بہ ثانی، جملہ: ذکر حال، اور یعنی کا فاعل جملہ فعلیہ ہو کر پھر حال، اور کان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یعنی، اعی (افعال) اعیاء عاجز کرنا، بے بس کرنا، کف ہتھیلی، جمع اکف، قابض اسم فاعل، قبض (ض) قبضا پکڑنا، شعاع کرن جمع أشعة، طرف نگاہ، جمع اطراف۔
ترجمہ: ایسا لگتا ہے کہ یہ حسینہ آفتاب ہے، جس کی کرنیں اپنے پکڑنے والے کی ہتھیلی کو تھکا دیتی ہیں، حالاں کہ نگاہیں اسے قریب دیکھتی ہیں۔

مطلب: شاعر اپنی محبوبہ کو سورج سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اس کے حسن و جمال کی کرنیں دیکھ کر، لوگ اسے سورج سمجھتے ہیں، اور یہ احساس کرتے ہیں، کہ جس طرح سورج پوری دنیا پر، اپنی ضیا پاش کرنوں سے چھایا رہتا ہے اور ہر شخص اسے اپنے سے قریب دیکھتا ہے، مگر اس تک پہنچ نہیں سکتا، اسی طرح میری محبوبہ کے حسن و جمال کی شعاعیں ہمہ وقت پھوٹی رہتی ہیں، اور دیکھنے والا انھیں انتہائی قریب اور ہل الحصول سمجھتا ہے؛ لیکن سورج کی کرنوں کی طرح ان کا حصول بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

مَرَّتْ بِنَا بَيْنَ تَرْبِيهَا فَقُلْتُ لَهَا (۱۰) مِنْ أَيْنَ جَانَسَ هَذَا الشَّادِنُ الْعَرَبَا

ترکیب: مَرَّتْ فعل با فاعل، بنا جار مجرور مَرَّتْ کے متعلق، بین تربیہا ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف عاطفہ، قلت فعل با فاعل، لہا جار مجرور قلت کے متعلق جملہ ہو کر قول، من این جار مجرور ہو کر جانس فعل کے متعلق، جانس فعل، هذا الشادن اسم اشارہ مشارالیہ ہو کر فاعل، العرب مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

حل لغات: مَرَّتْ، مَرَّ (ن) مرور ا گذرنا، تَرْبٍ ہجولی، سہیلی، جمع اتراب، جانس، مجانسة (مفاعلة) ہم شکل ہونا، مشابہ ہونا، الشادن ہرن کا بچہ، مراد محبوبہ، العرب، اعرابی کی جمع عربی
ترجمہ: محبوبہ اپنی دو سہیلیوں کے ساتھ ہمارے پاس سے گذری، تو میں نے اس سے کہا یہ ہرن کا بچہ عربوں کے ساتھ کیسے آلا۔

مطلب: شاعر اپنی محبوبہ کی خوب صورتی کو ہرن کے بچہ سے تشبیہ دے کر کہتا ہے، کہ جب وہ ہمارے قریب سے گذری، تو میں نے اسے دیکھ کر کہا، کہ عربوں کے ساتھ یہ ہرن کا بچہ کہاں سے مل گیا، یعنی عرب تو شکار کے عادی ہوتے ہیں، اور ہرن ان کا مخصوص شکار سمجھا جاتا ہے، پھر بھی محبوبہ کا ان عرب سہیلیوں کے ساتھ ٹھلنا یقیناً باعث حیرت تھا۔

فَاسْتَضَحَكَتُ ثُمَّ قَالَتْ كَأَلْمَنِيتِ يُرَى (۱۱) لَيْتَ الشَّرَى وَهُوَ مِنْ عَجَلٍ إِذَا انْتَسَبَا

ترکیب: ف تفریعیہ، استضحکت فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ثم عاطفہ، قالت

فعل فاعل جملہ ہو کر قول، ك حرف جر، المغیث ذوالحال، یری فعل مجہول، ہو ضمیر ذوالحال، لیث الشری، یری کا مفعول بہ، و حالیہ، ہو مبتدا، من حرف جر، عجل مجرور، إذا ظرفیہ، انتساباً فعل فاعل جملہ ہو کر إذا کا مضاف الیہ اور عجل کے متعلق، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ہو کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور یری کا نائب فاعل، جملہ ہو کر پھر حال اور ك کا مجرور ہو کر ظرف مستقر انا مبتدا محذوف کی خبر ہے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

حل لغات: استضحكت (استفعال) بمعنی ضحك ہنسنا، المغیث مدوح کا نام ہے، لیث شیر، جمع لیوٹ، شری ایک جگہ کا نام جہاں شیروں کی کثرت ہوا کرتی تھی، عجل قبیلے کا نام ہے، انتسب انتساباً منسوب ہونا، نسبت کرنا، (انفعال)

ترجمہ: تودہ محبوبہ ہنس کر کہنے لگی، کہ میں مغیث ہی کی طرح ہوں، جو دیکھنے میں وادی شری کا شیر معلوم ہوتا ہے، حالاں کہ اگر وہ اپنا نسب بیان کرے، تو قبیلہ عجل کا ثابت ہوگا۔

مطلب: شاعر کی حیرت و تعجب کا جواب دیتے ہوئے محبوبہ کہتی ہے، کہ میرا عرب سہیلیوں کے ساتھ ٹھلنا آپ کے لیے باعث حیرت نہیں ہونا چاہئے؛ اس لیے کہ خود آپ کے مدوح مغیث بن بشر عجل، قبیلہ عجل سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن پوری دنیا انھیں وادی شری کا شیر سمجھتی ہے، ٹھیک انھی کی طرح میں بھی ہر نی ہو کر عرب سہیلیوں کے ساتھ رہتی ہوں، اور دنیا مجھے بھی عربی ہی خیال کرتی ہے۔

جَاءَتْ بِأَشْجَعٍ مِنْ يُسْمَى وَأَسْمَحٍ مِنْ (۱۲) أَعْطَى وَأَبْلَغٍ مِنْ أَمْلَى وَمَنْ كَتَبَا

ترکیب: جاءت فعل بافاعل، ب حرف جر، أشجع مضاف، من موصولہ، یسمى فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہو کر صلہ، اور مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، أسمح من أعطی پہلے کی طرح مرکب ہو کر معطوف، و عاطفہ، أبلغ مضاف، من موصولہ، أملی فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور معطوف، و عاطفہ، من کتب بھی من أملی کی طرح جملہ فعلیہ اور موصولہ ہو کر معطوف پھر أبلغ کا مضاف الیہ اور معطوف ثانی، أشجع اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور اور جاءت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أشجع اسم تفضیل، زیادہ بہادر، شجع (ک) شجاعة جواں مرد ہونا، دلیر ہونا، یسمى، اسمی (انفعال) اسماء نام لینا، نام دینا، أسمح اسم تفضیل، بہت زیادہ فیاض، سمح (ف) سمحاً بخشش کرنا، أبلغ زیادہ بلغ، بلغ (ک) بلاغة بلغ ہونا، أملی املاء (انفعال) لکھانا، املا کرانا۔

ترجمہ: اس خاتون نے ایک ایسے شخص کا نام لیا، جو بہادری کے حوالے سے یاد کئے جانے والوں میں، سب سے زیادہ دلیر ہے، اور تمام کرم گستروں میں سب سے بڑا فیاض ہے، اسی طرح لکھنے لکھانے والوں میں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے۔

مطلب: یعنی محبوبہ نے اپنے آپ کو ممدوح کا ہم مثل ٹھہرا کر اپنی قدر و قیمت میں اضافہ کر لیا ہے؛ کیوں کہ ہمارے ممدوح تمام جواں مردوں سے زیادہ شیر دل، اور دنیا کے جملہ کرم فرماؤں میں سب سے نمایاں کرم گستر، اور روئے زمین کے فصیح و بلیغ انسانوں میں سب سے زیادہ قادر الکلام اور فصیح اللسان ہیں؛ لہذا ایسی ذات والا صفات کی مجانست یقیناً انسان کی قدر و منزلت میں اضافے کا سبب ہوگی۔

لَوْ حَلَّ خَاطِرُهُ فِي مُقْعَدٍ لَمْ شَىٰ (۱۳) | أَوْ جَاهِلٍ لَّصَحَا أَوْ أَخْرَسٍ خَطْبًا

ترکیب: لو شرطیہ، حل فعل، خاطره مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، فی مقعد جار مجرور ہو کر حل کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ل برائے تاکید، مشی فعل فاعل، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے، البتہ جاہل اور اخرس سے پہلے لو حل خاطره فی الخ مقدر ماننا پڑے گا۔

حل لغات: حل (نض) حلولاً اترنا، حلول کرنا، خاطر خیال، رجحان، جمع خواطر، مقعد اسم مفعول، اپانج، أقعد إقعاذا (افعال) بٹھا دینا، حوصلہ پست کر دینا، صحی (ن س) صحوا بیدار ہونا، ہوش میں آنا، جاہل بے علم جمع جہلاء، اخرس، گونگا، جمع خرس و خرسان خرس (س) خرسا گونگا ہونا، خطب (ن) خطبا و خطبة تقریر کرنا، خطبہ دینا۔

ترجمہ: اگر کسی اپانج کے دل میں ممدوح کا خیال آجائے، تو وہ چلنے پر قادر ہو جائے، اور اگر کسی گنوار کے دل میں آئے، تو وہ خوابِ جہالت سے بیدار ہو جائے، اور اگر کسی گونگے کے دل میں آجائے، تو اسے تقریر پر قدرت حاصل ہو جائے۔

مطلب: یعنی ممدوح کی ذات اتنی مؤثر اور بابرکت ہے، کہ اُن کا تصور معذوروں کے لیے نسخہٴ کیمیا ہے، اور ان کا مبارک خیال جاہلوں اور ناتقار الکلام لوگوں کے لیے اکسیر علم اور ذریعہٴ گویائی ہے، گویا اللہ پاک نے مغیث کو علم و فہم، ذکاوت و فطانت اور فصاحت و بلاغت کا سنگم بنا کر مبعوث کیا ہے۔

إِذَا بَدَأَ حَجَبَتْ عَيْنُكَ هَيْئَتَهُ (۱۴) | وَلَيْسَ يَحْجُبُهُ سِتْرٌ إِذَا حَتَجَبَا

ترکیب: إذا شرطیہ، بدأ فعل با فاعل جملہ ہو کر شرط، حجت فعل، عینک ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ مقدم، ہیئتہ مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، و

مستأنف ہے، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، یحجب فعل، ہ مفعول بہ، ستر فاعل، إذا ظرفیہ، احتجب فعل فاعل جملہ ہو کر مضاف الیہ اور یحجب کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر لیس کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بدا (ن) بدوا ظاہر ہونا، سامنے آنا، حجب (ن) حجباً پردہ کرنا، پردہ ڈالنا، ہیبة رعب، ڈر، ہاب (س) ہیبة ڈرنا، دہشت زدہ ہونا، ستر پردہ جمع استار، ستر (ض) ستر اچھپانا، احتجب احتجاباً (اتعال) باپردہ ہونا، چھپنا۔

ترجمہ: اگر مدوح جلوت میں آئیں، تو ان کا رعب و دبدبہ تمہاری آنکھوں پر پردہ ڈال دے گا؛ لیکن اگر وہ خلوت گزینی اختیار کرنا چاہیں، تو کوئی بھی پردہ ان کا حجاب نہیں بن سکتا۔

مطلب: متنبی اپنے محبوب کے رعب و دبدبے کی منظر کشی کر رہا ہے، کہ وہ اتنے بارعب اور جلالی ہیں، کہ اگر سامنے آجائیں تو لوگوں کی نگاہیں، ان کی شخصیت پر جم نہیں سکتیں، اور ان کے رعب دار چہرے کو دیکھنے کی تاب نہیں رکھتیں، ساتھ ہی ساتھ وہ اتنے حسین اور ماہ جبین ہیں، کہ اگر لوگوں سے چھپ کر پردے میں رہنا چاہیں، تو ان کے حسن و جمال کی تابانی ان کی شخصیت کو چھپا نہیں سکتی، اور کتنا بھی باپردہ رہنے کی کوشش کریں، رخ انور کی شعائیں لوگوں کو ان کا پتہ دیدیں گی۔

بَيَاضُ وَجْهِ يُرِيكَ الشَّمْسَ حَالِكَةً (۱۵) وَدُرُّ لَفْظِ يُرِيكَ الدَّرَّ مَخْشَلَبًا

ترکیب: بیاض مضاف، وجہ موصوف، یری فعل با فاعل، ک مفعول بہ اول، الشمس مفعول بہ ثانی، حالکۃ مفعول بہ ثالث جملہ ہو کر صفت اور مضاف الیہ ہو کر مبتداء، لہ خبر محذوف ہے، یہی ترکیب دوسرے مصرع میں بھی ہوگی۔

حل لغات: یریک اری، إراء (افعال) دکھانا، احساس دلانا، حالکۃ سیاہ حلیک (س) حلوکۃ سخت سیاہ ہونا، دُر موتی، جمع دُرر، مخشلب نقلی موتی، جمع مخشلبات اصل معنی شیشے کے ٹکڑے۔

ترجمہ: مدوح کے چہرے کا گورا پن، تمہیں سورج کو سیاہ دکھاتا ہے، اور ان کے موتی جیسے الفاظ، تمہیں سچی موتی کو بھی نقلی محسوس کراتے ہیں۔

مطلب: یعنی مدوح کی رونق و خوب صورتی کے سامنے، سورج بھی دھندلا اور بے نور معلوم ہوتا ہے، اسی طرح ان کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ، اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے، اصلی موتیوں کو بھی نقلی اور جعلی موتی کا جامہ پہنائے ہوئے ہیں، اور خود ہی اصلی اور واقعی موتی معلوم ہوتے ہیں۔

وَسَيْفٌ عَزَمَ تَرُدُّ السَّيْفَ هَبْتَهُ (۱۶) رَطَبَ الْغَرَارِ مِنَ التَّامُورِ مُخْتَضِبًا

ترکیب: و متانفہ، سیف مضاف، عزم موصوف، ترد فعل، السیف مفعول بہ اول، ہبتہ ترکیب اضافی کے بعد ترد کا فاعل، رطب الغرار ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ ثانی، مختضب اسم فاعل، من التامور جار مجرور اسی کے متعلق اور یہ ترد کا مفعول بہ ثالث ہے، جملہ فعلیہ ہو کر عزم کی صفت اور مضاف الیہ ہو کر مبتدا، لہ خبر محذوف ہے۔

حل لغات: عزم حوصلہ، جمع عزائم، عزم (ض) پختہ ارادہ کرنا، ہبتہ تیزی، ہب (نض) ہبا تیز رفتار ہونا، رطب تر، نرم و نازک، رطب (سک) رطبا و رطوبة تر ہونا، خوش گوار ہونا، الغرار تلوار کی دھار جمع أغرة، التامور خونِ دل، مختضب رنگین، اختضب اختضابا (افتعال) رنگین ہونا۔

ترجمہ: مدوح کی سیفِ عزیمت کی تیزی، دنیا کی آہنی تلواروں کو خونِ دل سے تراور رنگین دھاروں والی بنا چھوڑتی ہے۔

مطلب: مثنوی اپنے مدوح کے عالی حوصلے اور بلند عزائم کو بتا رہا ہے، کہ وہ عزم و ارادے کا اتنا سچا پکا ہے اگر اس نے نیام سے تلوار نکال لی، تو اس وقت تک واپس نہیں رکھتا، جب تک کہ دشمنوں کو زیر کر کے، ان کی تلواروں کو انھی کے خون سے تراور رنگین نہ کر دے۔

عُمَرُ الْعَدُوِّ إِذَا لَاقَاهُ فِي رَهَجٍ (۱۷) أَقْلٌ مِنْ عُمَرٍ مَا يَحْوِي إِذَا وَهَبًا

ترکیب: عمر العدو ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، إذا ظرفیہ، لاقی فعل با فاعل، ہ مفعول بہ، فی رھج جار مجرور ہو کر لاقی کے متعلق جملہ ہو کر إذا کا مضاف الیہ اور عمر العدو کے متعلق، اقل اسم تفضیل، من حرف جر، عمر مضاف، ما موصولہ، یحوی فعل با فاعل، إذا ظرفیہ، وھب فعل فاعل جملہ ہو کر إذا کا مضاف الیہ اور یحوی کے متعلق، پھر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور مضاف الیہ ہو کر من کا مجرور اور اقل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لاقی یلاقی ملاقات، ملنا، ملاقات کرنا، عمر عمر، جمع أعمار، رھج غبار، تبع ارجاج و رھج، یحوی حوی (ض) حواہی سمیٹنا، جمع کرنا، وھب (ف) ہبتہ، عطیہ دینا۔
ترجمہ: جب مدوح دشمن سے غبار جنگ میں ملتے ہیں، تو دشمن کی عمر ان کے عطا کردہ مال کی عمر سے کم ہوتی ہے۔

مطلب: شاعر اپنے مدوح کی سخاوت و فیاضی، اور اس کی شجاعت و جواں مردی کی تعریف

میں کہتا ہے، کہ جس طرح ممدوح کی عالمی کرم گستری کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں کوئی مال نہیں رکھتا اور آنے سے پہلے ہی وہ اس کا مصرف متعین کر دیتے ہیں، ٹھیک اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ توجہ اور اہتمام کے ساتھ، میدان جنگ میں سامنے آنے والے دشمن کی موت اور اس کی قبر تیار کر دیتے ہیں، ان کے یہاں نہ مال و زر کو مداومت میسر ہے اور نہ ہی کسی دشمن اور باغی کو ہمیشگی نصیب ہے۔

تَوَلَّهٖ فَبَإِذَا مَا شِئْتَ تَبْلُوهُ (۱۸) فَكُنْ مُعَادِيَهُ أَوْ كُنْ لَهُ نَشَبًا

ترکیب: تَوَلَّهٖ فعل، فاعل، مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تفریعیہ، إذا شرطیہ، ما زائدہ، شِئْتَ فعل بافاعل، تَبْلُوهُ فعل بافاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر شِئْتَ کا مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، کن فعل ناقص، ضمیر انت اس کا اسم، معادیہ ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، کن فعل ناقص، انت اس کا اسم، لہ جار مجرور اسی کن کے متعلق، نشبا خبر جملہ ہو کر معطوف اور جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تَوَلَّهٖ فعل امر، (تفعل) ڈرنا، خوف کھانا، بچنا، شِئْتَ شَاءَ (ف) مشیہ چاہنا، ارادہ کرنا، تَبْلُوهُ بلا (ن) بلاء آزمائنا، امتحان لینا، معاد دشمن، عاد (مفاعلة) معاداة دشمنی کرنا، نشب مال، جائیداد، جمع انساب۔

ترجمہ: ممدوح سے ڈرتے رہا کرو، اگر تم انھیں آزمانا چاہتے ہو، تو ان کے دشمن یا مال بن کر دیکھو **مطلب:** یعنی بھول کر بھی، کوئی ممدوح سے ٹکر لینے کی کوشش نہ کرے، اور اگر کسی کو ان کی زور آزمائی پر شک ہو، تو اسے چاہئے کہ ممدوح کا دشمن بن جائے، یا ان کا مال زور ہو جائے، دونوں صورتوں میں اسے بخوبی یہ اندازہ ہو جائے گا، کہ ممدوح سے دشمنی لے کر کتنی مدت تک وہ دنیا میں رہ سکتا ہے، یا ان کا مال ہو کر کب تک ان کی فیاضی سے بچ سکتا ہے۔

تَحَلُّوْا مَذَاقَهُ حَتَّىٰ إِذَا غَضِبَا (۱۹) حَالَتْ فَلَوْ قَطَّرَتْ فِي الْبَحْرِ مَا شَرِبَا

ترکیب: تَحَلُّوْا فعل، مذاقہ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتیٰ بمائے تفریع، إذا شرطیہ، غَضِبَا فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، حَالَتْ فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف تفریعیہ، لو شرطیہ، قَطَّرَتْ فعل بافاعل، فی البحر جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ما مشرب فعل مجہول، ہو ضمیر نائب فاعل جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تَحَلُّوْا حَلَّىٰ (ن) حلّوا شیریں ہونا، میٹھا ہونا، مذاقہ لذت، مذاقہ، ذاق (ن) ذوقاً چکنا، حَالَتْ (ن) حولا بدلنا، تبدیل ہونا، قَطَّرَتْ، قَطَّرَ (ن) قَطَّرَا ٹپکنا،

بحرِ سمندر جمع بحار، بُحور، ابحر، شرب (س) شربا پینا۔
ترجمہ: ممدوح کا مزہ شیریں ہے؛ لیکن جب وہ غضب ناک ہوتے ہیں، تو ان کا ذائقہ بدل جاتا ہے، اور یہ صورت حال ہو جاتی ہے، کہ اگر ان کا مزہ سمندر میں ٹپک جائے، تو وہ قابلِ شرب نہ رہے۔
مطلب: مثنوی ممدوح کی خوش اخلاقی اور اس کی شیریں بیانی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ انتہائی خوش مزاج اور پاکیزہ اخلاق ہے، لیکن جب غصہ میں ہوتا ہے، تو اتنا تلخ اور کڑوے مزاج کا لگتا ہے، کہ اگر اس کی تلخ مزاجی کا ایک قطرہ بھی سمندر میں گر جائے، تو پورا سمندر تلخ ذائقہ ہو جائے، اور کسی کے لیے بھی لائقِ استعمال نہ رہے۔

وَتَغْبِطُ الْأَرْضُ مِنْهَا حَيْثُ حَلَّ بِهِ (۲۰) وَتَحْسُدُ الْخَيْلُ مِنْهَا أَيُّهَا رَكِبَا

ترکیب: و متانفہ، تغبط فعل، الأرض فاعل، من حرف جر، ہا ذوالحال، حیث مضاف، حل فعل با فاعل، بہ جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر حیث کا مضاف الیہ اور حال ہو کر من کا مجرور، پھر تغبط کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تحسد فعل، الخیل فاعل، من حرف جر، ہا ذوالحال، ایہا اسم موصول، رکب فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ، اور حال ہو کر من کا مجرور، پھر تحسد کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ (اس شعر میں حیث حل بہ الخ اور ایہا رکب کو بالترتیب تغبط اور تحسد کا مفعول بھی مان سکتے ہیں)

حل لغات: غبط (ض) غبطۃ رشک کرنا، کسی کی نعمت کو دیکھ کر، اپنے لیے بھی ویسی ہی نعمت ملنے کی تمنا کرنا، حلّ (ن) خلولاً اترنا، قیام پذیر ہونا، حسد (ن) حسداً جلنا، حسد کرنا، الخیل گھوڑے، جمع خیول۔

ترجمہ: زمین کے دوسرے حصے، ممدوح کی جائے قیام پر رشک کرتے ہیں، اور گھوڑوں کو ممدوح کی سواری والے گھوڑے سے جلن ہونے لگتی ہے

مطلب: یعنی ممدوح اتنا بابرکت اور عظیم المرتبہ ہے، کہ جس خطے میں وہ قیام پذیر ہوتا ہے، زمین کے دوسرے حصے، اس خطے کی خوش بختی دیکھ کر رشک کرنے لگتے ہیں، اسی طرح جس گھوڑے کو وہ اپنی سواری اور بار برداری کے لیے منتخب کر لیتا ہے، دوسرے گھوڑے خفت و ندامت کا شکار ہو کر اس سے جلنے لگتے ہیں۔

وَلَا يَرُدُّ بِفِيهِ كَفٌّ سَائِلِهِ (۲۱) عَنْ نَفْسِهِ وَيَرُدُّ الْجَحْفَلَ الْجَجَبَا

ترکیب: و ابتدائی، لا یرد فعل، ہو ضمیر ذوالحال، بفیہ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور

ہو کر لایرد کے متعلق، کف سائلہ پیہم اضافتوں کے بعد مفعول بہ، عن نفسه حسب سابق جار مجرور ہو کر لایرد کا متعلق ثانی ہے، و حالہ، یرد فعل با فاعل، الجحفل اللجبا مرکب تو صیغی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور لایرد کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یرد، ردّ (ن) ردّا پھیرنا، واپس کرنا، الجحفل لشکر جرار، بڑا لشکر، جمع جحافل، اللجج شور و غل کرنے والا، جمع لجوب، جیش لجب ہنگامہ خیز لشکر۔

ترجمہ: مدوح اپنے منہ سے (زبان) از خود، کسی گداگر کی ہتھیلی کو واپس نہیں کرتے، جب کہ بڑے سے بڑے ہنگامہ خیز لشکر کا رخ پھیر دیتے ہیں

مطلب: متنی اپنے مدوح کی فیاضی و کرم گستری اور اس کی شجاعت و بسالت کا موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ ہمارا مدوح اتنا فیاض ہے، جو کرم گستری کے حوالے سے، کبھی ایک فقیر کو واپس نہیں کر سکتا، اور اس کی بے حساب دریادلی کی وجہ سے اس کے در کا سوالی کبھی محروم نہیں ہو سکتا ہے؛ لیکن دوسری طرف اتنا قوی الارادۃ، اور بلند حوصلہ ہے کہ تن تنہا بڑے سے بڑے لشکر کو مات دے کر، اس کا رخ پھیر دیا کرتا ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو وہ ریشم کی طرح نرم رزم حق و باطل ہو، تو فولاد ہے مومن

وَكُلَّمَا لَقِيَ الدِّينَارُ صَاحِبَهُ (۲۲) فِي مَلِكِهِ، اِفْتَرَقَا مِنْ قَبْلِ يَصْطَحِبَا
--

ترکیب: و متانفہ، کلما حرف شرط، لقی فعل، الدینار فاعل، صاحبہ ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، فی ملکہ مرکب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر لقی کے متعلق، جملہ ہو کر شرط، افترقا فعل با فاعل، من حرف جر، قبل مضاف، یصطحبا فعل فاعل جملہ ہونے کے بعد بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ اور من کا مجرور ہو کر افترقا کے متعلق، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: لقی (س) لقاء ملنا، اکٹھا ہونا، الدینار سونے کا سکہ، جمع دنانیر، ملک مصدر، ملکیت ملک (ض) ملکاً مالک ہونا، افترقا، افتراقا (افتعال) باہم جدا ہونا، یصطحبا، اصطحابا باہم ملنا، افتراق کی ضد، (افتعال)

ترجمہ: جب بھی ان کی ملکیت میں دو دینار باہم ملتے ہیں، تو وہ دونوں ہم صحبت ہونے سے پہلے ہی، ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔

مطلب: یعنی مدوح اتنا کریم اور وسیع القلب ہے، کہ اس کے نزدیک مال و زر کا جمع کرنا معیوب بات ہے، چنانچہ یہ دیکھا گیا ہے، کہ ان کے خزانے میں ایک دینار آتا ہے اور اسے دوسرے

سے ہم صحبت ہونے اور ملنے کی نوبت نہیں آتی، ظاہر ایسا لگتا ہے کہ متنبی نے اس شعر میں ۲ متضاد باتیں کہہ دی ہیں، اس لیے کہ پہلے مصرع میں، اس نے دودینار کا لقاء ثابت کیا ہے، اور دوسرے میں ان کے ہم صحبت ہونے کی نفی کر رہا ہے؛ لیکن ماہرین ادب، اور رمزنا سازانِ اشعار و اخات کا نظریہ ہے، کہ لقاء کے لیے ہم صحبت ہونا ضروری نہیں ہے، ایسا ہو سکتا ہے کہ لقاء ہو اور ایک ساتھ اجتماع نہ ہو سکے۔

مَالٌ كَأَنَّ غُرَابَ الْبَيْنِ يَرْقُبُهُ (۲۳) فَكُلَّمَا قِيلَ هَذَا مُجْتَدٍ نَعْبَا

ترکیب: مال موصوف، کائن حرف مشبہ بالفعل، غراب البین ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، یرقبہ فعل فاعل مفعول بہ، جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر صفت اور ہو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کلمہ شرطیہ، قیل فعل مجہول، ہو نائب فاعل جملہ ہو کر قول، هذا مبتدا، مجتد خبر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ اور شرط، نعبا فعل فاعل جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: مال جمع اموال دھن، دولت، غراب کو جمع اُغْرُب، غربان و غُرب، البین فراق، بان، (ض) جدا ہونا، یرقب رقب (ن) رقبوا انتظار کرنا، نگہبانی کرنا، مجتد بھیک مانگنے والا، گداگر، اجتداء سوال کرنا، نعب (ض ف) نَعَبًا وَنُعَابًا کوئے کا بولنا، کائیں کائیں کرنا۔

ترجمہ: ایسا لگتا ہے کہ فراق کا کوامدوح کے مال کا منتظر رہا کرتا ہے، چناں چہ جب بھی کہا جاتا ہے، کہ یہ گداگر ہے، تو وہ کائیں کائیں کرنے لگتا ہے۔

مطلب: عربوں کا خیال تھا کہ جب کوئی کو ابولتا ہے، تو دو ساتھیوں میں جدائی ہو جاتی ہے، شاعر جدائی کے کوئے کوامدوح کے اموال کا منتظر بتاتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح کوئے کی آواز سے دو انسانوں میں جدائی ہو جاتی ہے، ٹھیک اسی طرح جب مدوح کے پاس مال آتا ہے، اور کوئی شخص کسی حاجت مند کی نشان دہی کر دیتا ہے، تو فوراً ”غراب بین“ کائیں کائیں کر کے، اس مال کوامدوح کے ہاتھوں خرچ کرا کر ہی دم لیتا ہے۔

بَحْرٌ عَجَائِبُهُ لَمْ تَبْقِ فِي سَمَرٍ (۲۴) وَلَا عَجَائِبَ بَحْرٍ بَعْدَهَا عَجَبًا

ترکیب: بحر موصوف، عجائبہ ترکیب اضافی کے بعد صفت اول، لم تبقي فعل بافاعل، فی حرف جر، سمر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، عجائب بحر مرکب اضافی کے بعد معطوف، پھر فی کا مجرور ہو کر لم تبقي کے متعلق، بعدھا ترکیب اضافی کے بعد مفعول فی، عجا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر بحر کی صفت ثانی، اور پھر ہو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عجائب واحد عجيبة باعث حیرت، تعجب خیز، لم تبق ابقی (افعال) ابقاء باقی رکھنا، سمر رات کی قصہ گوئی، سَمَرَ (ن) سمر او سُمُورًا رات میں قصہ گوئی کرنا۔
ترجمہ: مدوح ایسا سمندر ہے، جس کے عجائبات میں آج بھی قصہ گوئی ہے، اور کسی سمندر کے عجائبات نے اپنے بعد کوئی تعجب خیز چیز نہیں چھوڑی۔

مطلب: یعنی ہر چند کہ سمندروں کے عجائبات ایک زمانے سے مشہور و معروف اور قصہ گوئی کا موضوع رہے تھے، لیکن جب سے مدوح کے فضل و کمال کے عجائبات سامنے آئے ہیں، لوگ سمندر کے عجائبات اور ان کی قصہ گوئی کو بھول کر، مدوح کے حیرت انگیز عجائب کا ورد کرنے لگے ہیں، اور یہ مدوح کے عجائبات کی امتیازی شان ہے کہ وہ تمام سمندوں کے عجائبات کو پیچھے چھوڑ کر، ان کی جگہ قابض ہو گئے، ورنہ تو کسی بھی سمندر کے عجائبات نے اپنے بعد کوئی باعث تعجب چیز نہیں چھوڑی ہے؛ مگر مدوح کے عجائبات آج بھی لوگوں کے دل و دماغ پر حکمرانی کر رہے ہیں۔

لَا يُقْنَعُ ابْنُ عَلِيٍّ نَيْلُ مَنْزِلَةٍ (۲۵) يَشْكُو مُحَاوِلَهَا التَّقْصِيرَ وَالتَّعَبَا

ترکیب: لا يقنع فعل، ابن علی مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ مقدم، نیل مضاف، منزلة موصوف، يشكو فعل، محاولها ترکیب اضافی کے بعد فاعل، التقصير والتعب معطوف علیہ معطوف ہو کر مفعول بہ، پھر جملہ ہو کر صفت، اور مضاف الیہ ہو کر لا يقنع کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔
حل لغات: يُقْنَعُ، أقنع إقناعًا (افعال) آسودہ کرنا، مطمئن کرنا، قْنَعَ (س) مطمئن ہونا، آسودہ ہونا، نیل مصدر نَالَ (س) نیلا پانا، حاصل کرنا، منزلة درجہ، رتبہ، جمع منازل، يشكو (ن) شکایہ شکایت کرنا، محاول، حاول (مفاعلة) کوشش کرنا، قصد کرنا، تقصير (تفعیل) کوتاہی کرنا، تعب (س) تعباً تھکنا، مشقت اٹھانا۔

ترجمہ: کسی ایسے مرتبے کا حصول، ابن علی کے لیے باعث اطمینان نہیں ہوتا، جس کا طلب گار کوتاہی اور تھکان کی شکایت کرتا ہے۔

مطلب: متنبی اپنے مدوح کی بلند خیالی اور اونچی ذہنی پرواز کو بتا رہا ہے، کہ جن مرتبوں کو حاصل کرنے سے لوگ ڈرتے ہیں، اور ان کے حصول میں پیش آمدہ پریشانیوں سے گھبرا کر، اُن سے دست کشی کر لیتے ہیں، ہمارے مدوح چٹکی بجا کر انھیں حاصل کر لیتے ہیں، اور تعجب تو اس پر ہے کہ مدوح ان مرتبوں کے حصول پر بھی آسودہ خاطر نہیں ہوتے، اور اس سے آگے کی بلندیوں کے حصول میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔

هَٰذَا اللَّوَاءُ بَنُو عِجْلٍ بِهِ فَعَدَا (۲۶) رَأَسًا لَهُمْ وَعَدَا كُلُّ لَهُمْ ذَنبًا

ترکیب: ہز فعل، اللواء مفعول بہ مقدم، بنو عجل ترکیب اضافی کے بعد فاعل، بہ جار مجرور ہز کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، عدا فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، راسا اس کی خبر، لہم جار مجرور عدا کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، عدا فعل ناقص، کل اس کا اسم، لہم جار مجرور عدا کے متعلق، ذنبا خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ہز (ن) ہزاً ہلانا، حرکت دینا، اللواء جھنڈا، علم جمع الویۃ وألویات، عدا بمعنی صار، رأس سر، مراد سردار، جمع رؤوس، ذنب دم، تالچ، جمع أذنان مراد معمولی لوگ، خدام۔
ترجمہ: بنو عجل نے ممدوح کے نام کا جھنڈا لہرایا، تو وہ ان سب کے سردار بن گئے، اور دیگر تمام لوگ بنو عجل کے خدام بن گئے۔

مطلب: یعنی بنو عجل کو ممدوح کی زیر قیادت، فتح مندی نصیب ہوئی، اور اس طرح وہ ان کا سردار بن گیا، اور بنو عجل جو ممدوح کی معمولی فوج سمجھے جاتے تھے، ان کی قیادت و سیادت نے انہیں بلند مرتبہ کر دیا، اور ان کی ماتحتی نے بنو عجل کو لوگوں کا مخدوم بنا دیا، گویا بنو عجل کے لیے ممدوح کی اتباع ذریعہ عظمت ثابت ہوئی۔

التَّارِكِينَ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَهْوَنَهَا (۲۷) وَالرَّاكِبِينَ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَا صَعَبًا

ترکیب: التارکین اسم فاعل، ہم ضمیر اس کا فاعل، من الأشياء جار مجرور حال مقدم، اہونہا بعد الاضافت ذوالحال، پھر التارکین کا مفعول بہ اور شبہ جملہ ہو کر امدح فعل محذوف کا مفعول بہ ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، الراکبین اسم فاعل، ہم ضمیر اس کا فاعل، من الأشياء جار مجرور حال مقدم، ما موصولہ، صعبا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور ذوالحال، پھر الراکبین کا مفعول بہ، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر امدح فعل محذوف کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: التارکین ترک (ن) چھوڑنا، أشياء واحد شئی چیز، اہون اسم تفضیل، زیادہ آسان، سہل، هان (ن) آسان ہونا، الراکبین ركب (س) سوار ہونا، یہاں معنی ہوگا اختیار کرنا، صعب (ک) صعباً و صعوبة دشوار ہونا، مشکل ہونا۔

ترجمہ: یہ ایسے لوگ ہیں جو آسان چیزوں کو خاطر میں نہیں لاتے، اور دشوار گزار کاموں کو انجام دیا کرتے ہیں۔

مطلب: شاعر بنو عجل کے عالی حوصلہ اور بلندی ہمتی کی تعریف میں کہتا ہے، کہ یہ لوگ اتنے

بلند خیال ہیں کہ آسان کاموں کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے، جب کہ کتنا ہی دشوار گزار کام ہو، اسے انجام دینے سے چوکتے بھی نہیں ہیں اور یہی چیز ان کے بلند حوصلہ ہونے کی دلیل ہے، اور اسی بنا پر وہ دوسروں کے مخدوم اور ان سے ممتاز ہیں۔

مُبْرِقَعِي خَيْلِهِمْ بِالْبَيْضِ مُتَّخِذِي (۲۸) هَامُ الْكَمَاةِ عَلَى أَرْمَاحِهِمْ عَذَبًا

ترکیب: مبرقعی خیلہم پیہم اضافتوں کے بعد امدح فعل محذوف کا مفعول بہ اول، بالبیض یہ جار مجرور مبرقعی اسم فاعل کے متعلق ہے، متخذی ہام الکماۃ بھی اضافتوں کے بعد امدح کا مفعول بہ ہے، علی ارماحہم، متخذی کے متعلق ہے اور عذابا اس کا مفعول بہ ہے جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مبرقعی اسم فاعل، بَرَقَعَ مبرقعة (فعللۃ) برقع پہنانا، اوڑھانا، بیض ابيض کی جمع ہے، سفید تلواریں، متخذی اسم فاعل، اتَّخَذَ اتَّخَاذاً لینا، بنانا، (افعال) ہام واحد ہامة سر، کھوپڑی، الکماۃ واحد کَمِي سلسلہ بہادر، ارماح واحد رمح نیزے، عَذَبٌ واحد عذبة نیزے کا پر، کسی چیز کا کنارہ۔

ترجمہ: یہ لوگ چمکتی ہوئی تلواروں سے اپنے گھوڑوں کو برقع اوڑھادیا کرتے ہیں، اور مسلح بہادروں کی کھوپڑیوں کو اپنے نیزوں کا پر بنا ڈالتے ہیں

مطلب: یعنی بنو عجل اتنے ماہر جنگ جو اور فن کار بہادر ہیں، جو میدان جنگ میں اتنی مستعدی کے ساتھ چاروں طرف شمشیر زنی کرتے ہیں، کہ ان کی تلواریں ان کے گھوڑوں کے لیے برقع کا کام کرتی ہیں اور دشمن کا کوئی بھی وار نہ ان تک پہنچتا ہے، اور نہ ہی ان کے گھوڑوں کو لگ سکتا ہے، اور جب وہ دشمنوں پر نیزہ مارتے ہیں تو ان کے نیزے دشمن کی کھوپڑی میں گھس کر اسے کھینچ لاتے ہیں، اور ایسا لگتا ہے کہ کھوپڑیاں ہی نیزے کا سراپا ہیں، جو نیزوں کے ساتھ مل جاتی ہیں۔

إِنَّ الْمَنِيَّةَ لَوْ لَا قَتَهُمْ وَقَفَتْ (۲۹) خَرَقَاءَ تَتَّهُمُ الْإِقْدَامَ وَالْهَرَبَ

ترکیب: إن حرف مشبہ بالفعل، المنية اس کا اسم، لو شرطیہ، لاقت فعل با فاعل، ہم مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، وقفت فعل، ہی ضمیر ذوالحال، خرقاء حال اول، تتهم فعل با فاعل، الإقدام والهرب معطوف علیہ معطوف ہو کر تتهم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال ثانی اور وقفت کا فاعل، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ اور پھر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: المنية موت، جمع منایا ومُنَى، لاقت لاقى ملاقة (مفاعلة) ملنا،

ملاقات کرنا، وقفت وقف (ض) ٹھہرنا، رکنا، خرقاء اخرق کا مَوْنُث ہے، بے وقوف، گم کرد؛ عقل، خَرُوق (سک) خَرُوقًا و خَرَاقَةً بے وقوف ہونا، تَتَّهَم اتَّهَم اتَّهَمَا (افعال) تہمت لگانا، الزام تراشی کرنا، الإقدام (افعال) پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا، الہرب ہرب (ن) ہربنا بھاگنا، پیچھے ہٹنا۔

ترجمہ: بلاشبہ! اگر موت کا بنوغل سے سامنا ہو جاتا ہے، تو وہ گم کرد؛ عقل بن کر ٹھہر جاتی ہے، اور وہ پیش قدمی کرنے اور پیچھے ہٹنے دونوں میں اپنی ہنک سمجھتی ہے۔

مطلب: یعنی بنوغل اتنے بلند عزم اور بے باک ہیں، کہ موت بھی اُن کا سامنا کرنے سے کتراتی ہے، اور اگر بھولے سے کبھی میدان مقابلہ میں ان سے سامنا بھی ہو جاتا ہے، تو مبہوت ہو کر رک جاتی ہے، اور یہ فیصلہ نہیں کر پاتی کہ آگے بڑھے یا پیچھے ہٹ جائے؛ اس لیے کہ آگے بڑھنے میں جان کا خطرہ ہے، اور پیچھے بھاگنے میں گرفتاری کا اندیشہ، لہذا موت دونوں چیزوں کو مورد الزام سمجھ کر، بے وقوف عورت کی طرح اپنی جگہ ساکت کھڑی رہتی ہے، اور بنوغل پر قبضہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیتی ہے۔

مَرَاتِبٌ صَعِدَتْ وَالْفِكْرُ يَتَّبِعُهَا (۳۰) فَجَازَ وَهُوَ عَلَى اثَارِهَا الشُّبَّاءُ

ترکیب: مراتب موصوف، صعدت فعل، ہی ضمیر ذوالحال، و حالیہ، الفکر مبتدا، يتبعها فعل، فاعل، مفعول بہ جملہ ہو کر خبر، اور جملہ اسمیہ ہو کر حال، پھر صعدت کا فاعل اور جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور خبر محذوف لك کا مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے ترتیب، جاز فعل، ہو ضمیر ذوالحال، و حالیہ، ہو مبتدا، علی اثارہا ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر جاز کا فاعل، الشہباء مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مراتب واحد مرتبة رتبہ، درجہ، صعدت، صعد (س) صَعَدًا و صُعُودًا چڑھنا، بلند ہونا، الفکر تخیل، سوچ، جمع افکار، يتبع، تبع (س) تَبَعًا پیچھے چلنا، اتباع کرنا، اثار واحد اثر نشان قدم، جاز (ن) جوزا آگے بڑھنا، الشہب واحد شہاب ستارے۔

ترجمہ: آپ کے مرتبے بلند ہوتے رہے، اور میرا تخیل ان کے پیچھے چلتا رہا، تو میرا تخیل ان کے پیچھے چلتے ہوئے ستاروں سے بھی آگے بڑھ گیا (مگر آپ کے درجات تک نہ پہنچ سکا)

مطلب: شاعر مدوح کی بلندی مراتب اور رفع درجات کو بتا رہا ہے، کہ اگرچہ میں بلند خیالی میں بہت مشہور ہوں، لیکن مدوح کے خیالات کی پرواز اس سے بھی اونچی ہے، چنانچہ میں نے موازنہ کر کے دیکھا ہے، ان کے مراتب کے تعاقب میں میرا تخیل ستاروں کو بھی پیچھے چھوڑ گیا؛ لیکن پھر بھی مدوح

کے درجات کا کوئی سراغ نہ مل سکا، معلوم یہ ہوا، کہ ممدوح کی بلند خیالی ستاروں سے بھی آگے کسی اور دنیا میں پرواز کر رہی ہے، جہاں تک رسائی ناممکن ہے، ممدوح کے پیش نظر تو یہ ہے، کہ:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

مَحَامِدُ نَزَفَتْ شِعْرِي لِيَمْلَأَهَا (۳۱) قَالَ مَا امْتَلَأَتْ مِنْهُ وَلَا نَضَبًا

ترکیب: محامد موصوف، نزفت فعل با فاعل، شعری مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، ل حرف حرف، ان ناصبہ محذوف، یملأ فعل با فاعل، ہا مفعول بہ جملہ ہو کر بتاویل مفرد ہوتے ہوئے ل کا مجرور اور نزفت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر محامد کی صفت اور مبتدا، اس کی خبر لك محذوف ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے ترتیب، ال فعل، ہو ضمیر ذوالحال، ما نافیہ، امتلاّت فعل با فاعل، منہ جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، نضب فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، پھر حال اور ال کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مَحَامِدُ واحد مَحْمَدَة قابل تعریف کارنامہ، لائق ستائش کام، نَزَفَتْ، نَزَفَ ماءُ البئر (ض) نَزَفًا کنوئیں کا پانی نکالنا، کھینچنا، شعور شعر جمع أشعار، يملأ مَلَأَ (ف) بھرنا، ال (ن) أَوْ لَا لَوْ ثَنَا، نَضَبَ (ن ض) نَضَبًا نَضُوبًا، الماء پانی کا خشک ہونا، سوکھنا۔

ترجمہ: آپ کے کارناموں نے میرے تمام اشعار کو اپنی طرف کھینچ لیا، تاکہ وہ آپ کے کارناموں کو سمو سکیں؛ لیکن میرے اشعار اس حال میں لوٹے، کہ نہ تو آپ کے کارنامے ان میں سما سکے، اور نہ ہی میرے اشعار ختم ہوئے۔

مطلب: یعنی ممدوح کی خوبیوں کا سمندر اتنا گہرا اور کشادہ ہے، کہ میں نے اپنے اشعار سے انہیں بھرنے کی بہت کوشش کی، لیکن کام یابی حاصل نہ ہوئی، اور تھک ہار کر میرے اشعار واپس آ گئے؛ مگر آپ کے کارناموں کا احاطہ نہ کر سکے؛ لیکن میں نے پھر سے عزم و ہمت جٹائی ہے، اور اس کوشش میں لگا ہوں، کہ کسی نہ کسی دن، ضرور آپ کی خوبیوں کو اپنے شعری قالب میں ڈھال کر ہی رہوں گا۔

مَكَارِمُ لَكَ فَتُ الْعَالَمِينَ بِهَا (۳۲) مَنْ يَسْتَطِيعُ لِأَمْرِ فَائِتٍ طَلَبًا

ترکیب: مکارم موصوف، لك جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، فَتُ فعل با فاعل، العالمین مفعول بہ، بہا جار مجرور فَتُ کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر مکارم کی صفت اور مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، من مبتدا، يستطيع فعل فاعل، ل حرف جر، امر فائت ترکیب توصیفی کے بعد مجرور ہو کر يستطيع کے متعلق، طلبا مفعول بہ، جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مکارم واحد مکرمة کارنامہ، شرافت و بزرگی کا کام، فُت، فُت (ن) فُتاً آگے بڑھنا، تجاوز کرنا، يستطيع استطاعة (استعمال) قدرت رکھنا، قادر ہونا، فانت، فانت (ن) فَوْتًا چھوٹنا، حد سے آگے بڑھنا۔

ترجمہ: آپ اپنے کارناموں کے طفیل اہل جہاں سے آگے نکل گئے، کسی فوت شدہ مسئلے کو کون حاصل کر سکتا ہے۔

مطلب: یعنی مدوح فضل و کمال اور شرافت و عظمت کے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں، جہاں تک دوسروں کے لیے رسائی ممکن ہی نہیں ہے؛ اپنے مکارم اخلاق کی بدولت آج مدوح نے تمام دنیا والوں کو پیچھے چھوڑ کر، ستاروں سے بھی آگے اپنی ایک نئی دنیا بسالی ہے، اور انسان تو انسان کوئی پرندہ بھی وہاں پر نہیں مار سکتا ہے۔

لَمَّا أَقْمَتَ بِانْطَاكِیَّةَ اخْتَلَفْتُ (۳۳) إِلَيَّ بِالْخَبَرِ الرَّكْبَانُ فِي حَلَبَا

ترکیب: لَمَّا شرطیہ، أقمت فعل بافاعل، بانطاکیہ جار مجرور ہو کر أقمت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اختلفت فعل، الركبان فاعل، إِلَيَّ بالخبر اور في حلب تینوں جار مجرور ہو کر اختلفت کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: أقمت إقامة (انفال) قیام کرنا، انطاکیہ شہر حلب کے کنارے ایک شہر کا نام، اختلفت اختلافاً بكذا (افتعال) لانا، لے جانا، الركبان واحد راكب سوار، حلب ملک شام کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔

ترجمہ: شہر انطاکیہ میں آں جناب کے دوران قیام، قافلہ والے میرے پاس شہر حلب میں خبریں لایا کرتے تھے۔

مطلب: یعنی مدوح مقام انطاکیہ میں قیام پذیر ہو کر اپنی سخاوت و دریا دلی کا دروازہ کھولے ہوئے تھے، اور ہر وارد و صادر کو داد و دہش سے نوازا کرتے تھے، اسی دوران انہوں نے چند قافلہ والوں کو بھی نوازا، اتفاق سے وہ اہل قافلہ شہر حلب سے گزرے اور ان کی زبانی مجھے آپ کی فیاض و فراخ دلی کا علم ہوا، اور میں بغیر کسی تاخیر کے میں فوراً انطاکیہ روانہ ہو گیا۔

فَسِرْتُ نَحْوَكَ لَا أَلُوِي عَلَى أَحَدٍ (۳۴) أَحْتُ رَاحِلَتِي الْفَقْرَ وَالْأَدْبَا

ترکیب: ف برائے تفریع، سرت فعل، هو ضمیر ذو الحال، نحوك ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، لا الوی فعل بافاعل، علی احد جار مجرور فعل کے متعلق، جملہ ہو کر حال اول، احث فعل با

فاعل، راحلتی مضاف مضاف الیہ ہو کر مبدل منہ، الفقر والادب معطوف علیہ معطوف ہو کر بدل، اور احث کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال ثانی اور سرت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سرت سار (ض) چلنا، سفر کرنا، الوی، لوی (ض) لوی موڑنا، (س) مڑنا، احث، حث (ن) حثا ابھارنا، آمادہ کرنا، شوق دلانا، راحلتی راحلة کا تشبیہ، جمع رواحل سواری، الفقر محتاجی، مفلس، فقر (ک) فقر محتاج ہونا، الادب تمیز، تہذیب، جمع آداب۔
ترجمہ: چنانچہ میں فقر و ادب کی اپنی دونوں سواریوں کو برا بیختہ کر کے کسی کی جانب مڑے بغیر، آپ کی طرف چل پڑا۔

مطلب: شاعر کہتا ہے کہ مدوح تک پہنچنے کے لیے، نہ تو میرے پاس کوئی سواری تھی، اور نہ ہی کوئی ذریعہ قرابت، البتہ مجھے اتنا معلوم ہو گیا تھا، کہ آپ حاجت مندوں کو محروم نہیں کرتے، اور شعرو ادب کے انتہائی قدرداں ہیں، اور چوں کہ یہ دونوں چیزیں میرے اندر موجود تھیں (سب سے بڑا محتاج بھی میں ہی ہوں، اور شعرو ادب کا ذخیرہ بھی میرے پاس ہے) اس لیے بغیر کسی تاخیر کے، میں نے فوراً آپ کے دربارِ دُرُبار کا رخ کیا، (اور مانگنے پہنچ گیا)

اِذَا قَنِي زَمَنِي بَلَوِي شَرِقتُ بِهَا (۳۵) لَوْ ذَاقَهَا لَبُكِي مَا عَاشَ وَانْتَجَبَا

ترکیب: اذاق فعل، ن وقایہ، ی متکلم مفعول بہ اول، زمینی ترکیب اضافی کے بعد فاعل، بلوی موصوف، شریقت فعل با فاعل، بہا جار مجرور ہو کر اسی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر بلوی کی صفت اور مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، لو شرطیہ، ذاق فعل با فاعل، ہا مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، ل جزائیہ، بکی فعل با فاعل، ما مصدریہ ظریفہ، عاش و انتجبا فعل فاعل اور معطوف علیہ معطوف ہو کر بکی کا مفعول فیہ، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: اذاق (انعال) اذاقۃ چکھنا، بلوی مصیبت، جمع بلایا، بلی (ن) بلوا آزمائش میں ڈالنا، شریقت، شریق (س) شرقا خلق میں پھانس لگنا، اٹکنا، پھندا لگنا، انتحب انتحابا (انتعال) آواز سے رونا، پھوٹ پھوٹ کر رونا۔

ترجمہ: زمانے، نے مجھے ایسی مصیبت سے دوچار کیا ہے، جس سے مجھے پھانس لگ گئی ہے، اگر زمانہ وہ مصیبت جھیل لے، تو تاحیات پھوٹ پھوٹ کر روئے۔

مطلب: مثنوی اپنی غربت و افلاس کی شکایت کر کے کہتا ہے، کہ افلاس و بد حالی نے میرا برا حال کر رکھا ہے، اور فقر و فاقہ کی وجہ سے، مجھ پر مصیبتوں کے وہ پہاڑ ٹوٹے ہیں، کہ اگر زمانے کو اس کا کچھ

حاصل جائے، تو وہ پاش پاش ہو جائے، اور اپنی پوری زندگی اس مصیبت کا رونا روتا پھرے، مگر میں ہوں کہ صبر کرتا رہا، تا آن کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔

وَإِنْ عَمِرْتُ جَعَلْتُ الْحَرْبَ وَالِدَةً (۳۶) وَالسَّمْهَرِيَّ أَخَا وَالْمَشْرِفِيَّ أَبَا

تو کیب: و مستانفہ، ان شرطیہ، عمرت فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، جعلت فعل با فاعل، الحرب، السّمہری، المشرفی معطوف علیہ معطوف ہو کر مفعول بہ اول، والدة مفعول ثانی، اخا مفعول بہ ثالث اور ابا رابع، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: عمرت، عمر (س) زندہ رہنا، السّمہری مضبوط نیزہ، حبشہ کے ایک گاؤں کی طرف نسبت ہے، المشرفی مشرف نامی جگہ کی بنی ہوئی تلواریں۔

ترجمہ: اگر میں زندہ رہا (اگر زندگی نے میرا ساتھ دیا) تو جنگ کو والدہ، سمہری نیزے کو برادر اور مشرفی تلوار کو والدہ بنالوں گا۔

مطلب: یعنی اگر زندگی نے میرے ساتھ کچھ اور دن تک وفاداری کی، تو میں اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے جنگ کے نام کر دوں گا، اور پوری طاقت و توانائی کے ساتھ میدان مقابلہ میں اتر دوں گا، ہر دیکھنے والے کو یہ احساس ہو گا کہ جنگ سے ماں کی طرح مجھے محبت ہوگی، بھائیوں کی طرح مجھے سمہری نیزے کا تعاون حاصل ہوگا، اور سایہ پردہ کی طرح مشرفی تلوار میری سائبان ہوگی۔

بِكُلِّ أَشْعَثَ يَلْقَى الْمَوْتَ مُبْتَسِمًا (۳۷) حَتَّى كَانَتْ لَهُ فِي قَتْلِهِ أَرْبَا
قَحَّ يَكَادُ الصَّهِيلُ الْخَيْلَ يَقْذِفُهُ (۳۸) مِنْ سَرْجِهِ مَرَّحًا بِالْعِزِّ أَوْ طَرَبًا

دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ملاحظہ ہو: ب حرف جر، کل

مضاف، اشعث موصوف، یلقى فعل، ہو ذوالحال، مبتسما حال اول، حتی عاطفہ، کان حرف مشبہ بالفعل، لہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، فی قتلہ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر کان کی خبر ثانی، اربا اس کا اسم، جملہ ہو کر حال ثانی پھر یلقى کا فاعل، الموت مفعول بہ، جملہ خبریہ ہو کر اشعث کی صفت اول، قح موصوف، یکاد فعل مقارب، صہیل الخیل ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، یقذف فعل با فاعل، ہ مفعول بہ، من حرف جر سرجہ مضاف مضاف الیہ ہو کر جار مجرور یقذف کے متعلق، مرحا مصدر معطوف علیہ بالعز جار مجرور اسی کے متعلق، او عاطفہ، طربا معطوف، پھر یقذف کا مفعول لہ، جملہ فعلیہ ہو کر یکاد کی خبر، جملہ ہو کر قح کی صفت اور پھر اشعث کی صفت ثانی، پھر مضاف الیہ اور ب کا مجرور ہو کر جعلت فعل کے متعلق جو شعر (۳۶) میں ہے پھر وہ جزائے گالغ۔

ترجمہ: موت میرے لیے زیادہ عذر خواہ ہے، اور صبر میرے لیے زیادہ بہتر ہے، اور خشکی میرے لیے زیادہ کشادہ ہے اور دنیا قابو پانے والے کی ہے۔

مطلب: شاعر اپنی عاجزی اور درماندگی کا تذکرہ کر رہا ہے، کہ ذلت و رسوائی کی زندگی گزارنے سے مر جانا ہی بہتر ہے، حوادثِ زمانہ پر جزع و فزع کرنے سے صبر زیادہ بہتر ہے، اور پھر خشکی میں آج بھی بہت سے ٹھکانے ہیں کہیں نہ کہیں سر چھپانے کی کوئی جگہ ضرور ملے گی، دنیا کی تمنا کرنا میرے بس کا نہیں ہے؛ اس لیے کہ دنیا تو انھی لوگوں کو ملتی ہے، جو اس پر پوری طرح قابو یافتہ ہوتے ہیں، مجھ جیسے راندہ درگاہ اور زمانے کی مصیبتوں کے مارے ہوئے انسان کے لیے دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

وقال يمدح أبا القاسم طاهر بن

الحسين بن طاهر العلوي

متنبی نے، ابوالقاسم طاهر بن حسین بن طاہر علوی

کی تعریف میں درج ذیل اشعار کہے

أَعِيدُوا صَبَاحِي فَهُوَ عِنْدَ الْكَوَاعِبِ (۱) وَرُدُّوا رُقَادِي فَهُوَ لَحْظُ الْحَبَائِبِ

ترکیب: اعيدوا فعل با فاعل، صباحي مضاف مضاف اليه ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تفصیلیہ، ہو مبتداء، عند الكواعب ترکیب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، یہی ترکیب دوسرے مصرع میں بھی ہے۔

حل لغات: اعيدوا فعل امر، اعداء إعادة (افعال) کوئی چیز لوٹانا، واپس کرنا، کواعب واحد کاعب دو شیزہ، کعب (س) کعبو با ابھرنا، پورا ہونا، رقاد مصدر رقد (ن) رَقْدًا وَرُقَادًا سونا، لحظ مصدر (ف) دیکھنا، ملاحظہ کرنا، الحبايب واحد حبیبہ محبوبہ، معشوقہ۔

ترجمہ: میری صبح مجھے لوٹا دو؛ کیوں کہ وہ دو شیزہ خواتین کے پاس ہے، اور میری نیند مجھے واپس کر دو؛ اس لیے کہ وہ محبوبہ ہائے خواتین کا دیکھنا ہے۔

مطلب: شاعر اپنے محبوب سے وصال کی تمنا لیے ہوئے فریاد کر رہا ہے، کہ اے لوگو! محبوب کے رخ انور کو، میری صبح کا آفتاب بنا کر نمودار کر دو، تاکہ میری شبِ فرقت سفیدی صبح میں تبدیل ہو جائے، اور مجھ پر رحم کھا کر، میرے محبوب کی جھلک دکھا دو، ورنہ شبِ ہجر کی بیداری ختم نہیں ہوگی اور محبوب

سے وصال اور اس کے دیدار کی تمنا لیے ہوئے، تاحیات میں عارِ فراق میں مجبوس و مقید رہوں گا: اس لیے مہربانی کر کے دونوں چیزیں مجھے دلا دو، تاکہ میری پریشانیاں ختم ہو جائیں۔

نیز بھی فرقت میں کھا بیٹھی قسم خواب میں بھی دیکھنا جاتا رہا

فَبِأَنَّ نَهَارِي لَيْلَةٌ مُدْلَهْمَةٌ (۲) عَلَى مُقَلَّةٍ مِّنْ فَقْدِ كُمْ فِي غِيَابِ

ترکیب: ف برائے تفصیل، ان حرف مشبہ بالفعل، نہاری مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کا اسم، لیلۃ موصوف، مدلہمۃ اسم فاعل، علی حرف جر، مقلة موصوف، من حرف جر، فقد کم ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر صفت اول، فی غیاب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر مقلة کی صفت ثانی، پھر علی کا مجرور ہو کر مدلہمۃ کے متعلق اور شبہ جملہ ہو کر لیلۃ کی صفت، پھر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نہار دن، جمع انہار، لیلۃ رات، جمع لیالی، مدلہمۃ، سیاہ، تاریک، الإدلہام (انحلال) تاریک ہونا، مقلة آنکھ، جمع مقَل، فقد مصدر (ض) کھوٹا، گم کرنا، غیاب واحد غیہب تاریکی، اندھیری۔

ترجمہ: اس لیے کہ میرا دن، اس آنکھ کے لیے انتہائی تاریک رات ہو چکا ہے، جو آنکھ تمہیں کھودینے کی وجہ سے تاریکیوں میں ہے۔

مطلب: یعنی محبوب کے فراق اور اس کی جدائی کے غم میں رد و کر میں نے اپنی آنکھیں گتوا لیں ہیں، اور دن میں سورج کی روشنی کے ہوتے ہوئے بھی میرے لیے سیاہی اور تاریکی کا ہی سماں رہتا ہے، اس لیے کہ میری آنکھیں جنہیں دیکھنے کے لیے کھلتی تھیں، جب وہ سامنے ہے ہی نہیں، تو دن کی روشنی میں، میں کسے دیکھوں۔

بَعِيدَةُ مَا بَيْنَ الْجُفُونِ كَأَنَّمَا (۳) عَقَدْتُمْ أَعَالِي كُلِّ هَذَبٍ بِحَاجِبِ

ترکیب: بعیدۃ مضاف، ما موصولہ، بین الجفون ترکیب اضافی کے بعد صلہ، اور مضاف الیہ ہو کر ہی مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ ہے، کائما زائدة، عقدتم فعل بافاعل، اعالی کل ہذب اضافتوں کے بعد مفعول بہ، بحاجب جار مجرور عقدتم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عقدتم، عقد (ض) عقدًا گرہ لگانا، باندھنا، اعالی اعلیٰ کی جمع، اوپری حصہ، ہذب کسی چیز کا کنارہ، پوٹا مراد ہے، جمع اهداب، حاجب ابرو، پلک، جمع جواجب و حواجب۔

ترجمہ: دونوں پلکوں کے درمیانی فاصلے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ تم لوگوں نے ہر پلک کے اوپری حصوں کو ابرو سے باندھ دیا ہے۔

مطلب: شاعر فراق محبوب کے غم میں، اپنی بے خوابی اور شب بیداری کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ محبوب کی جدائی نے میرا سب کچھ ختم کر دیا، نہ دن میں سکون ملتا ہے اور نہ راتوں کو نیند آتی ہے، میری آنکھ کا حال یہ ہے کہ بے خوابی کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ دونوں پلکوں میں دوری کر دی گئی ہے، اور اوپر کی ابرو کو کسی چیز سے باندھ دیا گیا ہے، تاکہ دونوں ایک دوسرے سے نہ مل سکیں، اور میں اسی طرح فراق کا درد سہتا رہوں۔

آنے کا وعدہ کرتے تھے وہ خواب میں لیکن ہمیں کو نیند نہ آئی تمام رات

وَأَحْسَبُ أَنِّي لَوْ هَوَيْتُ فِرَاقَكُمْ (۴) | لَفَارَقْتُهُ وَالذَّهْرُ أَخْبَثُ صَاحِبُ

ترکیب: و ابتدائی، أحسب فعل با فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، لو شرطیہ، هويت فعل با فاعل، فراقکم ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ل جواب لو، فارقت فعل با فاعل، ه مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر، ان کی خبر، پھر جملہ اسمیہ ہو کر أحسب کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، الدهر مبتداء، أخبث صاحب ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أحسب، حَسِبَ (س) خیال کرنا، گمان کرنا، هويت، هوى (س) هوى خواہش کرنا، محبت کرنا، فارقت مُفَارَقَةً (مفاعلة) باہم جدا ہونا، دھر زمانہ، جمع دھور، أخبث بہت برا، ناپاک، خُبث (ک) خَبَائِثٌ برا ہونا، صاحب، دوست، ہم نشین، جمع اصحاب۔

ترجمہ: میرا خیال ہے کہ اگر میں تمہارے فراق کی خواہش کرتا، تو فراق سے مجھے جدائی مل جاتی، اور زمانہ انتہائی بدترین سا تھی ہے۔

مطلب: شاعر زمانے پر برہم ہو کر کہتا ہے، کہ یہ بد بخت ہمیشہ میری مرادوں اور چاہتوں کے الٹ پھیر میں لگا رہتا ہے، اور ہر موقع پر میری امیدوں اور تمناؤں کے خلاف ہی کرتا ہے، چناں چہ یہاں بھی اس نے اپنی بدظنی کا ثبوت پیش کر دیا، اور میں نے تمہارے وصال کی خواہش کی، مگر حوادث زمانہ کی بدولت مجھے فراق اور جدائی کا ایک سلسلہ دے دیا گیا، جو کالے نہیں کتنا؛ اگر میں تم سے جدائی کی تمنا دل میں بساتا، تو یقیناً مجھے وصال اور تمہارا قرب نصیب ہو جاتا۔

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

لَيْتَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أُحِبِّي (۵) مِنْ الْبُعْدِ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَصَائِبِ

ترکیب: ف برائے تفریع، یا لائل لہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، ما اسم موصول، بینی و بین احبتی ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر صلہ اور اور مبدل منہ، من البعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر بدل اور لیت کا اسم، موصولہ، بینی الخ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر صلہ اور لیت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: احبة واحد حبیب دوست، بعد دوری بُعد (ک) دور ہونا، مصائب واحد مصیبة، پریشانی، آفت۔

ترجمہ: اے کاش! میرے اور میرے احباب کے درمیان موجود دوری، میرے اور مصائب کے درمیان ہوتی۔

مطلب: یعنی اگر زمانے کو، مجھے اور فراق کو ساتھ ہی رکھنا مقصود ہے، تو مجھے میرے احباب کا فراق نہ دے، بلکہ مجھ میں اور مصائب و آفات میں دوری پیدا کر دے، تاکہ بہر حال مجھے اپنے ہم نشینوں اور دوستوں کا قرب نصیب ہو جائے، اور میری تاریک دنیا میں سپیدہ صبح نمودار ہو جائے، اور میرے جہان رنج و الم میں مسرت و خوشی کا سورج طلوع ہو جائے۔

أَرَاكَ ظَنَنْتِ السِّلْكَ جِسْمِي فَعَقَّتِهِ (۶) عَلَيْكَ بِدُرِّ عَنْ لِقَاءِ التَّرَائِبِ

ترکیب: اری فعل با فاعل، ك مفعول بہ اول، ظننت فعل با فاعل، السِّلْكَ ظننت کا مفعول بہ اول، جسمی ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ ثانی جملہ ہو کر اری کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے علت، عقت فعل با فاعل، ہ مفعول بہ، عليك جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت مقدم، بدر جار مجرور موصوف پھر عقت کے متعلق، عن حرف جر، لقاء الترائب مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور عقت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ظَنُّ (ن) ظنا گمان کرنا، خیال کرنا، السِّلْكَ دھاگا، جمع أسلاك وسلوك سلك (ن) پرونا، عقت، عاق (ن) عوقاً روکنا، الترائب واحد تریبة سینے کی ہڈی، سینہ کے اوپر والا حصہ۔

ترجمہ: میرا خیال ہے، کہ تم نے دھاگے کو میرا جسم سمجھ لیا؛ اس لیے کہ تم نے اسے اپنے جسم کے موتیوں کے ذریعہ سینوں سے ملنے سے روک دیا ہے۔

مطلب: شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ محبوبہ مجھ سے اتنی متنفر ہو گئی ہے، کہ میرے ہم شکل کو بھی

اپنے قریب رکھنا اسے گوارہ نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اپنے ہار کے دھاگے کو (جو میری ہی طرح کم زور و نحیف ہے) موتیوں کا فاصلہ کر کے، اپنے جسم سے الگ کئے ہوئے ہے، تاکہ دھاگا دیکھ کر اس کے دل میں میری قربت و وصال کا خیال نہ آجائے۔

وَلَوْ قَلَمَ أَلْقَيْتُ فِي شَقِّ رَأْسِهِ (۷) مِنْ السَّقَمِ مَا غَيَّرْتُ مِنْ خَطِّ كَاتِبٍ

ترکیب: و متانفہ، لو شرطیہ، قلم ضمینی فعل محذوف کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، أَلْقَيْتُ فعل مجہول، ہو ضمیر نائب فاعل، فی حرف جر، شق رأسہ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر أَلْقَيْتُ کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، من السقم جار مجرور، ما غیرت کے متعلق، ما غیرت فعل با فاعل، من حرف جر، خط کاتب اضافت کے بعد مجرور اور ما غیرت کا متعلق ثانی، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: أَلْقَيْتُ ألقى إلقاء (افعال) ڈالنا، شق مصدر شکاف، پھنسن، جمع شقوق، شق (ن) پھاڑنا، سقم بیماری، جمع أسقام، سقم (س) بیمار ہونا، غیرت (تفعیل) بدلنا، تبدیل کرنا، خط تحریر، نگارش، خط (ن) خطا لکھنا، لکیر بنانا۔

ترجمہ: اگر مجھے کسی قلم کے سرے کے شکاف میں ڈال دیا جائے، تو بیماری کی وجہ سے، لکھنے والے کی تحریر میں، کسی تبدیلی کا سبب نہیں بنوں گا، (یا میری وجہ سے کاتب کی تحریر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی) **مطلب:** مثنوی اپنی بیماری عشق کی درازی کو بتا رہا ہے، کہ فراق یار کے غم میں، میں اتنا لاغر اور کم زور ہو گیا ہوں، کہ اگر کسی کاتب کی قلم کے شکاف میں، مجھے ڈال دیا جائے، تو اس کی خوش خطی میں کسی طرح کی کوئی خرابی نہیں پیدا ہوگی، جب کہ معمولی سا تنکا قلم کی روانی اور تحریر کی جوانی کو ختم کر دیتا ہے؛ لیکن میں اس تنکے سے بھی زیادہ نحیف و ناتواں ہو گیا ہوں، اس لیے میں تحریر پر اثر انداز نہیں ہوں گا۔

تَخَوَّفَنِي دُونِ الَّذِي أَمَرْتُ بِهِ (۸) وَلَمْ تَذِرْ أَنَّ الْعَارَ شَرُّ الْعَوَاقِبِ

ترکیب: تخوف فعل با فاعل، ن وقایہ، ي متکلم مفعول بہ اول، دون مضاف، الذي موصولہ، أمرت فعل فاعل، بہ اسی کے متعلق جملہ ہو کر صلہ اور دون کا مضاف الیہ ہو کر شیئاً موصوف محذوف کی صفت، پھر تخوف کا مفعول بہ ثانی، جملہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، لم تذر فعل فاعل ان حرف مشبہ بالفعل، العار اس کا اسم، شرا لعواقب ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ ہو کر لم تذر کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تخوف، خَوْف، تخويفا (تفعیل) ڈرانا، خوف دلانا، أمرت، امر

(ن) حکم کرنا، آؤردینا، العار شرم، احساس ندامت، لم قدر، دری (ض) درایہ جاننا، ادراک کرنا، عواقب واحد عاقبة انجام، منجائے کار۔

ترجمہ: یہ خاتون مجھے اس چیز سے ڈراتی ہے، جو اس کی حکم دی ہوئی چیز سے انتہائی کم درجے کی ہے، وہ یہ نہیں جانتی کی عار نہایت برا انجام ہے۔

مطلب: یعنی میری محبوبہ مجھے سفر کے خطرات و دوساوس سے ڈرا کر، گھر رہنے کی تلقین کر رہی ہے، جب کہ حوال مرد عاشق ہو کر، میرے لیے گھر میں بیٹھنا انتہائی شرم اور عار کی بات ہے، اور اس کی ہلاکت، سفر کے حادثات اور دوران سفر پیش آمدہ خطرات و آفات اور سفر کی صعوبات سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔

وَلَا بُدَّ مِنْ يَوْمٍ أُغْرُ مُحَجَّلٍ (۹) يَطُولُ اسْتِمَاعِي بَعْدَهُ لِلنَّوَادِبِ

ترکیب: و ابتدائی، لائقی جنس کا، بد اس کا اسم، من حرف جر، یوم موصوف، اغر محجل دونوں صفت ہیں، يطول فعل، استماعی مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، بعدہ ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، للنواب جار مجرور يطول کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر صفت ثالث، پھر من کا مجرور ہو کر ظرف مستقر لا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اغر روشن، خوبصورت، گھوڑے کی پیشانی کی چمک، جمع غُرْد، محجل وہ گھوڑا جس کی ٹانگ کے بال سفید ہوں (تفعیل) سے ہے، يطول (ن) طَوُّلا دراز ہونا، استماع (اتعال) بغور سننا، کان لگا کر سننا، نوادب واحد نادبة نوحہ کرنے والی عورت نَدَب (ن) ندبا میت کے اوصاف بیان کر کے رونا۔

ترجمہ: میرے لیے ایک ایسا روشن اور تاب ناک دن کا وجود انتہائی ضروری ہے، جس کے بعد میں تادیر نوحہ کرنے والی خواتین کے نوے سنتا رہوں۔

مطلب: شاعر میدان عشق میں نامراد ہونے کے بعد، میدان کارزار کی تمنا کر رہا ہے، اور یہ سوچ رہا ہے کہ اے کاش! میرے لیے خوشیوں بھرا وہ دن جلدی آئے، جس میں میرے ہاتھ سے میرے دشمنوں کی لاشیں بچھا دی جائیں اور مدت مدیدہ تک ان پر ماتم کیا جائے، اور ایک مدت تک نوحہ کنندہ خواتین کے نوے گونجتے رہیں، اور لوگ سنتے رہیں۔

يَهْوُنُ عَلَيَّ مِثْلِي إِذَا رَامَ حَاجَةً (۱۰) وَقُوعُ الْعَوَالِي دُونَهَا وَالْقَوَاضِبِ

ترکیب: يهون فعل، علی حرف جر، مثلی مضاف مضاف الیہ ہو کر ذو الحال، إذا ظرفیہ، رام فعل فاعل، حاجة مفعول بہ جملہ ہو کر حال اور علی کا مجرور ہو کر يهون کے متعلق، وقوع مصدر

مضاف، العوالی اور القواضب معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ، دونہا ترکیب اضافی کے بعد وقوع کا مفعول فیہ، شبہ جملہ ہو کر یہون کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یہون، ہان (ن) ہونا الامر آسان ہونا، معمولی ہونا، رام (ن) رومنا ارادہ کرنا، وقوع مصدر (ف) واقع ہونا، العوالی واحد عالیۃ نیزے کا اوپری حصہ، مراد نیزہ، قواضب واحد قاضب تلواریں، لغوی معنی کاٹنا (ض)

ترجمہ: مجھ جیسا انسان جب کسی چیز کو اپنا ہدف خیال کر لیتا ہے، تو نیزوں اور تلواروں کا وار، اس کے لیے ہیج ہو جایا کرتا ہے۔

مطلب: یعنی مجھ جیسا عالی حوصلہ اور بلند ہمت آدمی، جب کسی مقصد کو اپنا نشان عمل بنالیتا ہے، تو وہ اسے ہر حال میں حاصل کر کے ہی دم لیتا ہے، نہ زمانے کے حوادث اس کا راستہ روک سکتے ہیں، نہ نیزوں کی تیزی اس کی راہ میں آڑے آسکتی ہے اور نہ ہی تلواروں کا وار، اسے اپنے مقصد میں کامیابی پانے سے باز رکھ سکتا ہے؛ بلکہ وہ شخص مشکلات و مصائب کی پر تکلیف وادیوں سے گذر کر اپنا ہدف پالیتا ہے۔

كَثِيرُ حَيَاةِ الْمَرْءِ مِثْلُ قَلِيلِهَا (۱۱) يَزُولُ وَبَاقِي عُمُرِهِ مِثْلُ ذَاهِبٍ

ترکیب: کثیر حیاۃ المرء پیہم اضافتوں کے بعد مبتدا، مثل قلیلہا اسی طرح ہو کر خبر اول، یزول فعل فاعل جملہ ہو کر خبر ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، باقی عمرہ اضافتوں کے بعد مبتدا، مثل ذاہب ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یزول، زال (ن) زولا و زوالا ختم ہونا، زائل ہونا، جاتے رہنا، عمر جمع اعمار عمر۔

ترجمہ: انسان کی طویل زندگی، اس کی مختصر زندگی کی طرح ہے، جو ختم ہونے کی راہ پر گامزن ہے، اور انسان کی باقی ماندہ حیات، ختم شدہ زندگی کی طرح ہے۔

مطلب: شاعر قلیل و کثیر زندگی میں برابری ثابت کر کے، لوگوں کو کوشجاعت و جواں مردی پر براہیختہ کرنا چاہتا ہے، اور یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ زندگی طویل ہو یا مختصر، انجام کار کے اعتبار سے، ایک دن ضرور اسے ختم ہونا ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ حاصل شدہ زندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے انسان کارہائے نمایاں انجام دے کر ہی اپنی زندگی ختم کرے، تا کہ بعد میں کسی طرح کا افسوس اور پچھتاوا نہ رہے۔

إِلَيْكَ فَبِأَنِّي لَسْتُ مِمَّنْ إِذَا اتَّقَى (۱۲) عِصَاصُ الْأَفَاعِي نَامَ فَوْقَ الْعَقَارِبِ

ترکیب: إلیک اسم فعل بمعنی کفی جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے علت، إن حرف

مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، لست فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، من حرف جر، من موصولہ، إذا شرطیہ، اتقی فعل فاعل، عضاض الالفاظی ترکیب اضافی کے بعد اس کا مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، نام فعل فاعل، فوق العقارب مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر من کا صلا اور پھر مجرور ہو کر ظرف مستقر اور لست کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر، ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اتقی، اتقاء (اتعال) پرہیز کرنا، ڈرنا، بچنا، عضاض، عض (س)

عضا دانت سے کاٹنا، منہ مارنا، الالفاظی واحد افعی اثر دہا، سانپ، العقارب واحد عقرب بچھو۔
ترجمہ: رہنے دو، (دور ہو) اس لیے کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں، جو اثر دہوں کی کاٹ سے بچنے کے لیے، بچھوؤں پر سو جایا کرتے ہیں

مطلب: منتہی اپنی بلند شان اور خودداری کو بتا رہا ہے، کہ یہ بات تم اپنے دل سے نکال دو، کہ میں کینوں کی طرح ذلت و در ماندگی کی زندگی بسر کرنے پر رضامند رہوں گا، اور نہ ہی ان لوگوں کی زندگی مجھے پسند ہے، جو ایک بار کی مصیبت سے فرار ہو کر، زندگی بھر کا غم اوڑھ لیتے ہیں، میں تو میدان جنگ میں شہید ہو کر، اس شخص کی موت مروں گا، جسے سانپ کاٹتا ہے اور وہ مر جاتا ہے، بز دلی سے دل لگا کر میں اس شخص کی زندگی نہیں جینا چاہتا، جو سانپ کے ڈر سے بچھوؤں پر آ لیٹے، اور تاحیات ان کے دیئے ہوئے زخم پر آہ آہ کرتا پھرے۔

اَتَانِي وَعَيْدُ الْأَدْعِيَاءِ وَأَنْهُمْ (۱۳) | اَعْدُوا إِلَيَّ السُّودَانَ فِي كَفَرٍ عَاقِبِ

ترکیب: اتی فعل، ن وقایہ، ی مفعول بہ، وعید الادعیاء مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، وعاطفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہم اس کا اسم، اعدوا فعل فاعل، الی اور فی کفر عاقب دونوں جار مجرور اعدوا کے متعلق، السودان اس کا مفعول بہ، جملہ ہو کر ان کی خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر معطوف پھر اتی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: وعید دھمکی، وَعَدَ (ض) وَعَيْدًا دھمکی دینا، ڈرانا، ادعیاء واحد دعی دوغلا، دورخا، اعدوا، اعدادا (انعال) تیار کرنا، سودان واحد سودانی حبشی (نحو عرب و عربی) کفر عاقب شام کے ایک گاؤں کا نام۔

ترجمہ: مجھے دوغلوں کی دھمکی کے ساتھ یہ اطلاع بھی ملی، کہ انہوں نے کفر عاقب نامی گاؤں میں، میرے مقابلے کے لیے حبشیوں کو تیار کر رکھا ہے۔

مطلب: اپنی دشمن مسلسل میرے تعاقب میں ہیں، میرے قتل کی سازشیں کی جا رہی ہیں،

اور مجھے جان سے مارنے کے لیے، میرے مخالفین نے، کفر عاقب نامی گاؤں میں غلاموں کو مسلح کر رکھا ہے؛ اور میرے لیے ہر طرف خطرے ہی کی گھنٹی بج رہی ہے؛ مگر پھر بھی میں اپنے مشن سے باز نہ آؤں گا، اور جو سوچا ہے، اسے کر کے ہی دم لوں گا۔

وَلَوْ صَدَقُوا فِي جَذِهِمْ لَحَذِرْتُهُمْ (۱۴) فَهَلْ فِي وَحْدِي قَوْلُهُمْ غَيْرُ كَاذِبٍ

ترکیب: و مستاتقہ، لو شرطیہ، صدقوا فعل فاعل، فی حرف جر، جدهم ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر صدقوا کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ل جواب لو، حذرت فعل فاعل، ہم مفعول بہ جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف تفریعیہ، هل استفہامیہ، فی جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، و وحدي مضاف مضاف الیہ ذوالحال اور کاذب اسم فاعل کے متعلق، قولهم ترکیب اضافی کے بعد مبتداء، غیر کاذب مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جَذْ دادا، جمع جَدود و اجداد، حَذِرْتُ (س) حذرا بچنا، پرہیز کرنا، کاذب جھوٹا، کذب (ض) جھوٹ بولنا۔

ترجمہ: اگر وہ لوگ اپنے باپ دادا کے سلسلے میں سچے ہوتے، تو ضرور مجھے ان سے ڈر لگتا، کیا صرف میرے حوالے سے ہی ان کی بات سچی ہے۔

مطلب: یعنی جن لوگوں نے مجھے مارنے کی دھمکی دی ہے، اور میرے خلاف دشمنی کا محاذ بنا رکھا ہے، میں کیوں کر ان سے خوف کھا سکتا ہوں، جب کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے، کہ ان کا نسب ہی صحیح نہیں ہے، ہاں اگر وہ اپنے نسب میں سچے اور کھرے اترتے، تو ہو سکتا ہے، کہ میرے دل میں، ان کی طرف سے کچھ خوف آتا، مگر حقیقت حال جاننے کے بعد، تو ایک مکھی بھی ان کی پھونک سے نہ ہٹے گی، چہ جائے کہ مجھ جیسا شیر دل اور جواں عزم انسان ڈر جائے۔

إِلَيَّ لَعَمْرِي قَصْدُ كُلِّ عَجِيْبَةٍ (۱۵) كَأَنِّي عَجِيْبٌ فِي عُيُونِ الْعَجَائِبِ

ترکیب: إلی جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، ل برائے تاکید، عمري جملہ قسم ہے، قصد کل عجیبة اضافتوں کے بعد مبتداء مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، کان حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، عجیب صیغہ صفت، فی حرف جر، عیون العجائب مضاف مضاف الیہ ہو کر جار مجرور عجیب کے متعلق اور کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قصد مصدر (ض) قصداً ارادہ کرنا، توجہ کرنا، عجیبة باعث تعجب، حیرت انگیز، جمع عجائب۔

ترجمہ: میری زندگی کی قسم اہر عجیب چیز میری طرف محسوس ہے، ایسا لگتا ہے، کہ میں عجائبات کی نگاہوں میں باعثِ تعجب ہوں۔

مطلب: شاعر اپنی بلند ہمتی اور مصائب پر صبر کرنے کی کیفیت کو بتا رہا ہے، کہ دنیا کی تمام حیرت انگیز چیزیں میری طرف کھنسی چلی آتی ہیں، اور میں انہیں اپنے میں کا، ایک حیرت انگیز فرد معلوم ہوتا ہوں، اور اس قدر تیزی سے ان کا رخ میری طرف ہے، کہ عجائبات بھی مجھے دیکھ کر حیرت و تعجب میں پڑ جاتے ہیں، اور میرے عزم و استقلال پر انہیں بھی رشک ہوتا ہے۔

بَايَ بِلَادٍ لَمْ اُجِرْ ذُوَابَتِي (۱۶) وَاَيُّ مَكَانٍ لَمْ تَطَاهُ رَكَابِي

ترکیب: بای بلاد مضاف مضاف الیہ ہونے کے بعد جار مجرور ہو کر، لم اجر کے متعلق، لم اجر فعل با فاعل، ذو ابنتی ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ای مکان ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، لم تطا فعل، ہ مفعول بہ، ر کابی ترکیب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بلاد واحد بلدة، بلد قدیم معنی شہر، اب یہ ملک کے لیے آتا ہے، یہاں آبادی مراد ہے، اجر، جر (ن) جرًا کھینچنا، ذوابة، جوتے کے تسمے کا سرا، جمع ذوائب، تطا، وطي (س) وطنًا روندنا، رکائب واحد رکاب سواری، مراد سواری کی اونٹنیاں۔

ترجمہ: کون سی آبادی ہے، جہاں میں نے اپنے جوتے کے تسمے کا سرا نہ گھسیٹا ہو، اور کون سی جگہ ہے، جہاں میری سواریوں نے قدم نہ رکھا ہو۔

مطلب: شاعر خود کو بہت بڑا سیاح اور انتہائی تجربہ کار بتلاتے ہوئے کہتا ہے، کہ میں نے دنیا کے ہر شہر اور ہر آبادی کا چکر لگایا ہے، اور تمام ممالک میں، میری سواریوں کے ٹاپوں کی گھن گرج گونج رہی ہے، میں انتہائی ماہر اور جہاں دیدہ ہوں؛ اس لیے مجھے مارنا اور میرے خلاف علم بغاوت بلند کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔

كَانَ رَحِيلِي كَانَ مِنْ كَفِّ طَاهِرٍ (۱۷) فَأَثْبَتَ كُورِي فِي ظُهُورِ الْمَوَاهِبِ

ترکیب: کان حرف مشبہ بالفعل، رحیلی بعد الاضافت اس کا اسم، کان فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، من حرف جر، کف طاهر بعد الاضافت جار مجرور ہو کر ظرف مستقر کان کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفریعی، اثبت فعل فاعل، کوری ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، فی الخ بعد الاضافت مجرور ہو کر اثبت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: رحیل رواگئی، سفر، رحل (ف) رحلا ورحیلا سفر کرنا، طاہر ممدوح کا نام ہے، اثبت (افعال) جمانا، پختہ کرنا، کور کجادہ، جمع اکوار، ظہور واحد ظہر پشت، المواہب واحد ہبة عطیہ، بخشش۔

ترجمہ: ایسا لگتا ہے، کہ طاہر کی ہتھیلی سے میرے سفر کا آغاز ہوا تھا، چناں چہ انہوں نے میرے کجاوے کو، بخششوں کی پشت پر کس دیا تھا۔

مطلب: منتہی اپنے تمام اسفار کو، طاہر بن حسین کا تحفہ بنا کر، مزید اس سے لینے کی کوشش میں ہے، چناں چہ کہتا ہے، کہ طاہر بن حسین کے عطایا ہی کے طفیل، میں نے مشرق و مغرب تک کہ دنیا گھوم ڈالی، ممدوح کی طرف سے ملنے والے ہدایا مجھے زادراہ، اور پریشانی سفر سے، مطمئن کئے ہوئے تھے، اور میں پوری بے خوفی کے ساتھ، بے فکر ہو کر محو سفر رہا، اور ممدوح کی بخششوں سے مجھے یہ احساس ہو رہا تھا، کہ میں عطیات کی پشت پر سفر کر رہا ہوں۔

فَلَمْ يَبْقَ خَلْقٌ لَمْ يَرْدَنْ فَنَاءَهُ (۱۸) وَهَنْ لَّهُ شَرِبٌ وَرُودَ الْمَشَارِبِ

ترکیب: ف تفریعیہ، لم یبق فعل، خلق موصوف، لم یردن فعل، ہن ضمیر مستتر ذوالحال، فناء ہ مضاف مضاف الیہ ہو کر لم یردن کا مفعول بہ، و حالیہ، ہن مبتداء، لہ جار مجرور ظرف مستقر خبر اول، شرب خبر ثانی، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور لم یردن کا فاعل، ورود المشارب ترکیب اضافی کے بعد لم یردن کا مفعول مطلق، جملہ ہو کر خلق کی صفت اور لم یبق کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بقی، بقی (س) بقاء باقی رہنا، ثابت رہنا، یردن، ورد (ض) ورودا گھاٹ پر آنا، فناء صحن، جمع افنیہ، شرب گھاٹ، حصہ آب، جمع اشراب، المشارب گھاٹ، واحد مشرب پانی پینے کی جگہ۔

ترجمہ: چناں چہ کوئی مخلوق ایسی نہیں رہ گئی، جس کے صحن خانہ میں طاہر کی بخششیں گھاٹ پر وارد ہونے کی طرح نہ آئی ہوں، حالاں کہ ممدوح کی بخششیں اس کے لیے، حصہ آب تھیں۔

مطلب: شاعر ابوالقاسم کی وسعت فیاضی، اور کشادگی فراخ دلی کو بتا رہا ہے، کہ ممدوح کا فیضان اتنا عام اور عالمی سطح پر ہو رہا ہے، کہ خود مخلوق کے گھروں پر، ان کی بخششیں دستک دے کر، ان کی حاجت روائی کر رہی ہیں، اور جس طرح گھاٹ کا پانی ہر خاص و عام کو سیراب کرتا ہے، اسی طرح ابوالقاسم کے عطیے سے بھی پوری قوم انسانی بہرہ ور ہو رہی ہے، اور ممدوح کی نعمتیں از خود لوگوں کی ضروریات معلوم کر کے، ان کی تکمیل کیا کرتی ہیں۔

فَتَى عَلِمَتْهُ نَفْسُهُ وَجُدُوْدُهُ (۱۹) قِرَاعَ الْعَوَالِي وَابْتِدَالَ الرُّغَائِبِ

ترکیب: فتی موصوف، علمت فعل، ہ مفعول بہ مقدم، نفسہ وجودودہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر علمت کا فاعل، قراع العوالی الخ مرکب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر علمت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر، فتی کی صفت اور پھر ہو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جلدود واحد جد دادا، نانا، دوسری جمع اجداد، قراع مصدر قارِع مقارعة وقراغا (مفاعلة) ایک دوسرے پر حملہ آور ہونا، یہاں مراد نیزہ چلانا، العوالی واحد عالیہ نیزے کی نوکیں مراد نیزے، ابتدال (افتعال) سخاوت کرنا، خرچ کرنا، الرغائب واحد رغبیۃ پسندیدہ چیز، عمدہ چیز۔

ترجمہ: مدوح ایسا جوان مرد ہے، جسے اس کی فطرت، اور اس کے آباء واجداد نے، نیزوں کا چلانا اور پسندیدہ چیزوں کا خرچ کرنا سکھایا ہے۔

مطلب: یعنی ہمارے مدوح نے، شجاعت و بہادری کی تعلیم اور فیاضی و سخاوت پر آمادگی کے لیے، کسی استاد اور معلم کے سامنے زانوئے تلمذ نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر، ان کے اندر شجاعت و دلیری اور فیاضی و کرم گستری کی خوبیاں ودیعت کر رکھی ہیں؛ مزید یہ کہ، آباء واجداد کی صحبت شجاعت، اور ان کے خرچیلے ہاتھوں سے مدوح کے ان کارناموں کو اور بھی جلا ملی ہے۔

فَقَدْ غَيَّبَ الشُّهَادَ عَنْ كُلِّ مَوْطِنٍ (۲۰) وَرَدَّ إِلَى أَوْطَانِهِ كُلَّ غَائِبٍ

ترکیب: ف برائے تفریع، قد تحقیق، غیب فعل با فاعل، الشہاد مفعول بہ، عن حرف جر، کل موطن ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر غیب کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بعینہ ہی ترکیب ہے۔

حل لغات: غیب (تفعیل) غائب کرنا، شہاد واحد شاہد حاضر، موجود، شہد (س) المجلس حاضر باش ہونا، موطن وطن جمع مواطن، اوطان، وطن کی جمع، غائب حاضر کی ضد ہے، غاب (ض) غائب ہونا، غائب سے مراد یہاں مسافر ہے۔

ترجمہ: مدوح نے ہر اہل وطن کو، وطن سے دور کر دیا ہے، اور ہر مسافر کو، اس کے وطن لوٹا دیا ہے۔
مطلب: شاعر بتانا یہ چاہتا ہے، کہ مدوح کے فیض و کرم کا دریا اس قدر تیزی سے رواں دواں ہے، کہ ان کی بخششوں کا سمندر، ان لوگوں کو بھی اپنے پاس کھینچ لایا، جنہیں سفر سے دور کا بھی

واسطہ نہ تھا، لیکن ممدوح کی سخاوت اور ان کی اثر انگیزی نے لوگوں کو اپنا گھریا چھوڑ کر، سفر کرنے پر مجبور کر دیا، اسی طرح وہ لوگ جو فکر روزی اور تلاش رزق میں اپنے وطن سے دور بہت دور تھے، ممدوح نے انھیں اس قدر نوازا کہ وہ بوجھل ہو کر اپنے گھروں کو چل دیئے، اور اب انھیں تلاش معاش کے لیے نکلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

كَذَا الْفَاطِمِيُّونَ النَّدَى فِي أَكْفِهِمْ (۲۱) | أَعَزُّ أَمْحَاءَ مِنْ خُطُوطِ الرُّوَّاجِبِ

ترکیب: کذا خبر مقدم، الفاطمیون مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، الندی ذوالحال، فی اکفہم جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، اور مبتدا، اعز اسم تفصیل، امحاء اسی کی تمیز، من الخ، ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور اعز کے متعلق، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الفاطمیون حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد باعتبار نسب، الندی مصدر (س) بخشش کرنا، نخی ہونا، سخاوت کرنا، اکف واحد کف ہتھیلی، اعز زیادہ دشوار گزار، عز (ض) عزا دشوار ہونا، مشکل ہونا، امحاء دراصل انمحاء تھا، ن کو م میں مدغم کر دیا امحاء ہو گیا، مثانا، نحو کرنا، خطوط واحد خط لکیر، نشان، رواجب، راجبہ کی جمع، انگلیوں کے سرے سے ملے ہوئے جوڑوں کی لکیریں۔

ترجمہ: بنو فاطمہ کا یہی حال ہے، کہ ان کی ہتھیلیوں سے سخاوت کا مثنا انگلیوں کے پوروؤں کے نشانات مٹنے سے زیادہ دشوار گزار ہے۔

مطلب: یعنی بنو فاطمہ پر ممدوح کے اس قدر احسانات و انعامات ہیں، کہ تاحیات وہ ان سے الگ نہیں ہو سکتے، اور جس طرح انگلیوں کے پوروؤں والے نشانات کا ختم ہونا، دشوار ہے، بنی فاطمہ سے ممدوح کی فیاضی و کرم گسٹری کے نشانات و علامات کا ختم ہونا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

أَنَاسٌ إِذَا لَاقُوا عِدَى فَكَأَنَّمَا (۲۲) | سِلَاحُ الَّذِي لَاقُوا غِبَارُ السَّلَاحِ

ترکیب: أناس موصوف، إذا شرطیہ، لاقوا فعل با فاعل، عدی مفعول بہ، جملہ ہو کر جملہ شرط، ف جزائیہ، كأنما، لا عمل لہ، سلاح مضاف، الذي موصولہ، لاقوا فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور سلاح کا مضاف الیہ ہو کر مبتدا، غبار السلاہب ترکیب اضافی ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جزا اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر أناس کی صفت، پھر یہ مبتدا محذوف ہو لاء کی خبر ہے، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أناس واحد ناس لوگ، لاقوا ملاقات (مفاعلة) ملنا، سامنا کرنا، عدی اسم جنس ہے بمعنی بہت دشمن، سلاح ہتھیار، جمع أسلحة، سلاہب، سلاہب کی جمع، دراز قد گھوڑے، قد آور گھوڑے۔

ترجمہ: یہ ایسے لوگ ہیں، کہ جب دشمنوں سے ان کا سامنا ہوتا ہے، تو جن دشمنوں سے یہ ملتے ہیں ان کے ہتھیار دراز قد گھوڑوں کے غبار بن جاتے ہیں۔

مطلب: شاعر بنو فاطمہ کے جنگ و جدال کی مہارت اور ان کی مقابلہ پسندی اور بے خوفی کے متعلق کہتا ہے کہ یہ اتنے بڑے اور بے باک لوگ ہیں، کہ جب بھی میدان کارزار میں مخالفین کا سامنا ہوتا ہے، تو مارتے ہوئے یہ لوگ دشمنوں کی صفوں میں گھس جاتے ہیں، اور مخالفین کی طرف سے چلنے والے نیزوں اور تگواروں کی انھیں کوئی فکر نہیں ہوتی، ان کی ہمت و مردانگی کے سامنے دشمنوں کی تمام واریں گھوڑوں کے غبار کی حیثیت رکھتی ہیں۔

رَمَوْا بَنَوَاصِيَهَا الْقَيْسِيَّ فَجَنَّتْهَا (۲۳) دَوَامِي الْهُوَادِي سَالِمَاتِ الْجَوَانِبِ

ترکیب: رموا فعل با فاعل، بنو ااصیہا مضاف مضاف الیہ ہو کر جار مجرور رموا کے متعلق، القسی مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، جنن فعل، هن ضمیر ذو الحال، ها مفعول بہ، دوامی الخ اور سالمات الخ دونوں ترکیب اضافی کے بعد حال اول اور ثانی ہیں پھر جنن کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: رموا، رمی (ض) رمیا و رمایة پھینکا، رمی السهم تیر اندازی کرتا، نواصي، ناصیة کی جمع پیشانی، القسی واحد قوس کمانیں، دوامی، دامیة کی جمع، خون آلود، هوادي واحد هادية گردن، سالمات واحد سالمة محفوظ، سلیم (س)۔ سلامة محفوظ رہنا، الجوانب واحد جانب پشت، پہلو۔

ترجمہ: انہوں نے گھوڑوں کی پیشانیوں کو کمانوں پر دے مارا، تو یہ گھوڑے کمانوں پر اس حال میں چڑھ بیٹھے، کہ ان کی گردنیں خون آلود اور ان کے پہلو محفوظ تھے۔

مطلب: متنبی نے اس شعر میں گھوڑوں کی وفاداری اور ان کی بہادری کو بتایا ہے، کہ جب دشمنوں نے بنو فاطمہ پر تیر اندازی شروع کی، تو انہوں نے اپنے گھوڑوں سے نہ صرف مقابلہ کر ڈالا اور انھیں تیر چلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی، گھوڑے اتنی تیزی سے دشمن کی طرف نپکے، کہ سیدھے ان کی کمانوں پر جا گرے، اور دشمنوں کے تمام دار کو ناکام کر دیا، البتہ اس اقدام میں گھوڑوں کی گردنوں پر تھوڑی بہت خراش آئی تھی؛ لیکن پہلو سمیت ان کے تمام اعضائے بدن صحیح سالم تھے۔

أَوْلَنِكَ أَهْلِي مِنْ حَيَاةٍ مُعَادَةٍ (۲۴) وَأَكْثَرُ ذِكْرًا مِنْ دُهُورِ الشَّبَابِ

ترکیب: أولئك مبتدا، اهلی اسم تفضیل، من حرف جر، نیاة الخ موصوف صفت ہو کر

مجروح اور احملى کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر، معطوف علیہ، و عاطفہ، اکثر اسم تطفیل مینز، ذکر اتمیز، من الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجروح اکثر کے متعلق، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور اولانک کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حلی (کنس) حلاوة شیریں ہونا، مزے دار ہونا، معادۃ اسم مفعول، لوٹائی ہوئی چیز، اعاد (افعال) إعادة واپس کرنا، لوٹانا، دھور واحد دھر زمانہ، الشائب واحد شبیہ جوانی، جوان زندگی۔

ترجمہ: بنو فاطمہ دوبارہ دی ہوئی زندگی سے بھی زیادہ شیریں ہیں، اور زمانہ ہائے شباب سے زیادہ قابل تذکرہ ہیں۔

مطلب: شاعر بنو فاطمہ کی اہمیت و برتری کو بتا رہا ہے، کہ جس طرح ایک انسان کو دوبارہ بخشی ہوئی حیات کا مزہ انتہائی شیریں معلوم ہوتا ہے، یہی حال بنو فاطمہ کا بھی ہے، کہ یہ لوگ مخلوق کے دلوں میں رچ بس گئے ہیں اور ان کی عظمت اور ان کا وقار انتہائی بلند اور پاکیزہ ہے، اور زمانہ اور اس کی مستی بھری جوانیوں سے بھی زیادہ لوگ بنو فاطمہ کو یاد کر کے مسرور و مگن رہتے ہیں، اور ایک عجیب طرح کی لذت محسوس کرتے ہیں۔

نَصْرَتْ عَلِيًّا يَا ابْنَهُ بَبَوَاتِرِ (۲۵) مِنَ الْفِعْلِ، لَا فَلَ لَهَا فِي الْمَضَارِبِ

ترکیب: نصرت فعل بافاعل، علیا مفعول بہ، ب حرف جر، بواتر مبین، من الفعل جار مجروح و ظرف مستقر بیان پھر ب کا مجروح ہو کر نصرت کے متعلق، جملہ ہو کر جواب ندا، یا ابنہ ندا اور جملہ ندائیہ ہے، لا مشابہ بلیس، فل اس کا اسم، لها اور في المضارب دونوں جار مجروح و ظرف مستقر ہو کر خبر اول، اور ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بواتر واحد باتر شمشیر براں، تیز تلوار، علیا سے حضرت علیؑ مراد ہیں، فل دندانہ جمع فلول، فل (ن) فلأ دندانے پڑنا، المضارب واحد مضرب دھار، مراد تلوار کی دھار۔

ترجمہ: اے فرزند علیؑ! تم نے ان کے کارنامے کی، ایسی شمشیر براں سے اعانت کی ہے، جس کی دھاروں میں کوئی دندانہ نہیں ہے۔

مطلب: مثنوی کا مدوح چوں کہ علوی ہے؛ اس لیے اس کے کارناموں کو حضرت علی بن ابی طالب کی طرف منسوب کر کے کہتا ہے، کہ تم نے اپنے کارناموں اور شاندار روایتوں سے، حضرت علیؑ اور ان کے خاندان کا نام روشن کر دیا، اور تمہارے تمام کارنامے عیوب و نقائص سے بالکل اسی طرح پاک صاف ہیں، جیسا کہ تمہاری تلوار میں کسی طرح کی کوئی خرابی یا کمی نہیں آئی ہے۔

وَأَبْهَرُ آيَاتِ التِّهَامِيَّ أَيْه (۲۶) أَبُوكَ وَأَجْدَى مَا لَكُمْ مِنْ مَنَاقِبِ

ترکیب: ابھر آیات التھامی مسلسل اضافتوں کے بعد مبتدا، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اس کا اسم، أبوک مضاف مضاف الیہ ہو کر ان کی خبر اور جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، أجدی اسم تفضیل، ما موصولہ، لکم جار مجرور ظرف مستقر صلہ اور اجدی کے متعلق، من مناقب بھی جار مجرور اجدی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر معطوف اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ابھر اسم تفضیل، زیادہ روشن، زیادہ نمایاں، بھر (ف) النظر خیرہ کرنا، چکا چونکہ کرنا، آیات، ایہ کی جمع نشانی، تھامی مکہ مکرمہ کی طرف منسوب ہے، مکہ کا ایک نام تھامہ بھی ہے، اجدی زیادہ نفع بخش، اجدی: إجداء (انعال) نفع دینا، فائدہ پہنچانا، مناقب واحد منقبہ عمدہ خصائل، اچھے کردار، بلند کارنامے۔

ترجمہ: نبی تہامی کی روشن ترین دلیل یہ ہے کہ وہ تمہارے والد ہیں، اور یہ بات تمہارے تمام قابل فخر کارناموں میں سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

مطلب: متنتی اپنے مدوح طاہر علوی اور ان کے بلند رتبہ خاندان کو یہ بتانا چاہتا ہے، کہ تمہارا آل نبی میں سے ہونا انتہائی فخر اور اعزاز کی بات ہے، اس لیے کہ جس خاندان کو نبی کا سایہ نصیب ہو جاتا ہے، اس کی تمام پشتیں سرخ رودر اور سر بلند ہو جاتی ہیں، تو تمہارا کیا پوچھنا، تم تو خانوادہ رسول ہی کے چشم و چراغ ہو، و کافی بہ فخر و ابتہاجا۔

إِذَا لَمْ تَكُنْ نَفْسُ النَّسِيبِ كَأَصْلِهِ (۲۷) فَمَا ذَا الَّذِي تُغْنِي كِرَامُ الْمَنَاصِبِ

ترکیب: إذا شرطیہ، لم تکن فعل ناقص، نفس النسیب ترکیب اضافی کے بعد اس کا اسم، ک حرف جر، أصلہ مضاف مضاف الیہ ہو کر ظرف مستقر خبر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ماذا مبتدا، الذي اسم موصول، تغنی فعل، کرام المناصب مرکب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: النسیب رشتہ دار، نسبتی، جمع انساب، ونسباء، تغنی اغنی إغناء (انعال) غنی کرنا، بے نیاز کرنا، کرام واحد کریم شریف، بزرگ تر، المناصب واحد منصب رتبہ، درجہ، اصل۔

ترجمہ: اگر کسی شریف النسب کی ذات اپنی اصل کی طرح نہ ہو، تو شریف الاصلی کیا کام دے سکتی ہے۔

مطلب: یعنی انسان اپنی فطرت اور خلقت کے اعتبار سے شریف ہوتا ہے، اور اس کے اخلاق و عادات میں شرافت و کرامت کی جھلک نمایاں رہتی ہے، اور بدکرداری نہ صرف انسان کی عزت کے لیے جان لیوا ثابت ہوتی ہے؛ بلکہ اس کی خاندانی بزرگی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، نیز یہ کہ خاندانی شرافت کسی کی بھی بد عملی اور بد اخلاقی کے کام نہیں آسکتی، بلکہ ایک خراب آدمی کی وجہ سے پورے خاندان کا پاکیزہ ماحول اور صاف ستھری فضا خراب ہو جاتی ہے۔

وَمَا قَرُبْتُ أَشْبَاهُ قَوْمٍ أَبَاعِدِ (۲۸) وَلَا بَعُدْتُ أَشْبَاهَ قَوْمٍ أَقَارِبِ

ترکیب: و مستانہ، ما تانیہ، قربت فعل، اشباہ مضاف، قوم اباعد مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ اور فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع کی بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: قربت (ک) قرابة نزدیک ہونا، قریب ہونا، اشباہ واحد شبهہ، مشابہ، اباعد، ابعد کی جمع انتہی الجوع، بعدت (ک) دور ہونا، اقارب، اقرب کی جمع، قریب تر، بہت نزدیک **ترجمہ:** دور کی قوم کے مشابہ لوگ، نزدیک نہیں ہو سکتے، اور قریب قوم کی مشابہت رکھنے والے دور نہیں ہو سکتے۔

مطلب: یعنی انسان کی شرافت و کرامت میں، اس کے کردار کا نمایاں رول رہتا ہے، اگر کوئی قوم ذلیلوں اور کم رتبوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے، تو اس کا عالی نسب اسے رذالت سے دور نہیں کر سکتا، اسی طرح اگر ذلیل اور بے حیثیت لوگ اونچے اور بلند رتبہ انسانوں کے اخلاق و اقدار کی پاس داری کر کے، انھی کے رنگ میں رچ بس جاتے ہیں، تو ان کا کردار انھیں شریف اور معزز افراد کی فہرست میں لا کھڑا کرتا ہے۔

إِذَا عَلَوِيَّ لَمْ يَكُنْ مِثْلَ طَاهِرٍ (۲۹) فَمَا هُوَ إِلَّا حُجَّةٌ لِلنَّوَاصِبِ

ترکیب: إذا شرطیہ، علوی فعل محذوف، لم یکن کا اسم، جملہ ہو کر مفسر، لم یکن فعل ناقص، هو اس کا اسم، مثل طاهر ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ فعلیہ ہو کر مفسر اور جملہ شرط، ف جزائیہ، ما تانیہ، هو مبتدا، إلا حصریہ، حجة موصوف، للنواصب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: علوی حضرت علیؑ کی طرف منسوب ہے، حجة دلیل جمع حجج، نواصب واحد ناصبی خارجی لوگ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف علم عداوت کے حاملین۔

ترجمہ: اگر کوئی علوی ممدوح کی طرح نہ ہو، تو وہ دشمنان علی کے حق میں دلیل ہی ہوگا۔

مطلب: شاعر اپنے مدوح کی شرافت و بزرگی کو مختلف پیرائے میں ڈھال کر بیان کر رہا ہے، کہ ظاہر قدیم زمانے سے ہی بلند کردار اور اعلیٰ اطوار کے مالک رہے ہیں، اور ایسا کیوں نہ ہو، اگر حضرت علیؑ کے خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی کسی میں خوش اخلاقی اور پاکیزہ مزاجی نہ ہو، تو یقیناً وہ حضرت علیؑ کے بلند حسب نسب اور معروف خاندان پر برائی کا دھبہ ہوگا۔

يَقُولُونَ: تَأْيِيرُ الْكَوَاكِبِ فِي الْوَرَى (۳۰) فَمَا بِالْهُ تَأْيِيرُهُ فِي الْكَوَاكِبِ

ترکیب: يقولون فعل فاعل جملہ ہو کر، جملہ قول، تأییر الکواکب ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، فی الوری جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، جملہ قولیہ ہے، ف تفریعیہ، ما مبتدا، بالہ مرکب اضافی کے بعد مفسر، تأییرہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، فی الکواکب جار مجرور ظرف مستقر خبر، جملہ ہو کر مفسر پھر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تأییر مصدر أثر تأییر (تفعیل) اثر انداز ہونا، اثر دکھانا، جمع تأییرات، کواکب واحد کوکب ستارہ، الوری مخلوق، بال، حال۔

ترجمہ: لوگ مخلوق پرستاروں کی اثر انگیزی کے قائل ہیں، تو اس شخص کا کیا حال ہوگا، جو بذات خود ستاروں پر اثر انداز ہے۔

مطلب: یعنی ماہرین علوم نجوم کے خیال کے مطابق، ستارے انسانی زندگی کے نشیب و فراز میں موثر بنتے ہیں، اور بہت سے انسانی امور میں، ستاروں کا اہم رول رہتا ہے، اور لوگ ستاروں کی اثر اندازی کا گن گاتے ہیں، اور ہمارے مدوح تو ستاروں سے بھی بلند کردار ہیں، اس لیے کہ یہ خود ستاروں اور سیاروں کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں، اندازہ لگائیے! کہ وہ کتنے عظیم اور بلند رتبہ ہیں۔

عَلَا كَتَدَ الدُّنْيَا إِلَى كُلِّ غَايَةٍ (۳۱) تَسِيرُ بِهِ سَيَرَا الدَّلُولُ بِرَاكِبٍ

ترکیب: علا فعل فاعل، کتد النیا ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، الی حرف جر، کل مضاف، غایۃ موصوف، تسیر فعل با فاعل، بہ جار مجرور اسی کے متعلق، سیر الدلول مرکب اضافی کے بعد مفعول مطلق، براکب جار مجرور سیر مصدر کے متعلق ہے، جملہ ہو کر غایۃ کی صفت، پھر مضاف الیہ ذکر الی مجرور، اور علا کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: علا (ن) علوا بلند ہونا، کتد مونث ہوا، دونوں کندھوں کے درمیان کا حصہ، جمع اکتاد کتود، غایۃ جمع غایات مقصد، دلول سدھایا ہوا جانور، فرماں بردار، تدلیل (تفعیل) کھوڑے کو سدھانا۔

ترجمہ: ممدوح دنیا کے موٹڈھے پر سوار ہو کر، ہر مقصد تک اس طرح پہنچ گیا، کہ دنیا اسے لے کر سدھائے ہوئے جانور کے سواری لے کر چلنے کی طرح محسوس ہو گئی۔

مطلب: شاعر بتانا یہ چاہتا ہے، کہ پوری کائنات ممدوح کی تابع ہے اور ہمہ وقت ان کے حکم کی اطاعت کے لیے کمر بستہ رہتی ہے، اور وہ جیسا چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا رہتا ہے، جس طرح ایک سدھایا ہوا جانور بغیر کسی تکلیف اور اعراض و انکار کے، اپنے شہ سوار کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے، اور اپنے سوار کے حکم کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا، دنیا کی اطاعت ممدوح کے لیے اسی درجے کی ہے۔

وَحَقُّ لَهُ أَنْ يَسْبِقَ النَّاسَ جَالِسًا (۳۲) وَيُذْرِكَ مَا لَمْ يُذْرِكُوا غَيْرَ طَالِبٍ

ترکیب: و مستانفہ، حق فعل مجہول، له جار مجرور حق کے متعلق، أن ناصبہ، يسبق فعل، هو ضمیر ذوالحال، جالساً حال پھر يسبق کا فاعل، الناس مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، يذرك فعل، هو ذوالحال، غیر طالب مرکب اضافی کے بعد حال ہو کر فاعل، ما موصولہ، لم يذركوا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ پھر يذرك کا مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف اور حق کا نائب فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حق (ض) حقاً علی أحد واجب ہونا، لأحد لائق ہونا، يسبق سبق (ض) سبقاً آگے بڑھنا، سبقت لے جانا، يذرك إدراك (افعال) پانا، حاصل کرنا۔

ترجمہ: ممدوح کو بجا طور پر یہ حق حاصل ہے، کہ وہ بیٹھے بٹھائے لوگوں سے آگے بڑھ جائیں، اور بغیر کد و کاوش کے وہ سب کچھ حاصل کر لیں، جسے اور لوگ نہیں پاسکتے۔

مطلب: یعنی ممدوح اپنی شرافتِ نسبی اور کرامتِ جسی کی بدولت بغیر کسی محنت و مشقت کے وہ تمام چیزیں حاصل کر لیتے ہیں، جنہیں پانے کے لیے لوگ سر، دھڑ ہر چیز کی بازی لگا دیتے ہیں، اور تمام عمر پوری توانائی صرف کرنے کے باوجود بھی لوگوں کو ان کی مطلوبہ چیزیں ہم دست نہیں ہو پاتیں، مگر ہمارے ممدوح عظیم سے عظیم کاموں کو بھی بہ آسانی بغیر کسی کوشش کے حاصل کر لیتے ہیں۔

وَيُحْذِي عَرَانِينَ الْمُلُوكِ وَإِنَّهَا (۳۳) لَمِنْ قَدَمَيْهِ فِي أَجَلِ الْمَرَاتِبِ

ترکیب: و عاطفہ، يحذی فعل مجہول، هو ضمیر نائب فاعل، عرانیین الملوك مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، إن حرف مشبہ بالفعل، ها اس کا اسم، لم الخ اور فی الخ ترکیب اضافی کے بعد دونوں جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يحذی، حذا (ن) حذوا جوتا بنانا، مراد پہنانا، عرانیین واحد عرونین

ناک کا سخت حصہ، ناک، اجل جل (ض) جلالة معزز ہونا، برتر ہونا، قدم پاؤں، جمع اقدام۔
ترجمہ: ممدوح کو یہ بھی حق حاصل ہے، کہ انھیں شاہانِ دنیا کی ناکوں کا جوتا پہنایا جائے، یقیناً ممدوح کے قدم کی برکت سے شاہانِ دنیا کی ناکیں بلند رہتے کی حامل ہوں گی۔

مطلب: شاعر اپنے ممدوح کی سراپا برکت و شرافت کا اظہار یوں کرتا ہے، کہ طاہر کے قدم بھی اتنے مبارک ہیں، اگر کسی بادشاہ کو ان کی زیارت اور بوسہ کا شرف مل جائے، تو اس کی شانِ ملوکیت میں چار چاند لگ جائے، لہذا اگر شاہانِ دنیا اپنی عزت و شہرت میں اضافے کے خواہاں ہیں، تو انھیں چاہئے، کہ اپنی اپنی ناک لا کر ممدوح کے قدموں میں ڈال دیں، اور تاحیات شرافت و کرامت کا لیبل لگالیں۔

يَدُ لِلزَّمَانِ الْجَمْعُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ (۳۴) لِتَفْرِيقِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّوَائِبِ

ترکیب: ید موصوف، للزمان جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اور خبر مقدم، الجمع مصدر، بینی و بینہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہو کر مصدر کا ظرف، ل حرف جر، تفریق مصدر، ہ مضاف الیہ، بینی و بین النوائب مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد تفریق مصدر کا ظرف، پھر مجرور ہو کر الجمع کے متعلق اور مبتداء مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ید نعمت، احسان، جمع ایادی، الجمع (ف) اکٹھا کرنا، جمع کرنا، تفریق (تفعلیل) الگ کرنا، جدا کرنا، النوائب، نائبة کی جمع مصیبت، آفت۔

ترجمہ: مجھے اور ممدوح کو یکجا کرنے میں زمانے کا بڑا احسان ہے؛ اس لیے کہ ممدوح نے میرے اور مصائب کے مابین دوری پیدا کر دی ہے۔

مطلب: شاعر زمانے کا شکریہ ادا کر کے کہتا ہے، کہ زمانے نے ممدوح کا قرب دلا کر، مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے، جب سے مجھے ممدوح کی قربت ملی ہے، میری تمام مصیبتیں اور پریشانیاں ختم ہو گئیں ہیں، ممدوح کے کرم کا اثر یہ ہے کہ اس نے اپنے ہوتے ہوئے، کبھی کوئی پریشانی مجھ تک پہنچنے بھی نہ دیا، اور میں بے پرواہ ہو کر انتہائی خوش و خرم زندگی کی راہ پر گامزن ہوں۔

هُوَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَابْنُ وَصِيهِ (۳۵) وَشَبَّهَهُمَا شَبَّهْتُ بَعْدَ التَّجَارِبِ

ترکیب: هو مبتداء، ابن رسول اللہ پیہم اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، ابن وصیہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف اول، و عاطفہ، شبھہما مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف ثانی پھر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، شبھت فعل فاعل، بعد التجارب مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ابن بیٹا، جمع بنون، وابناء، وصی بمعنی موصی مراد حضرت علی، تبع اوصیاء، شبه ہم شکل ہم رنگ، جمع اشباه، تشبیه (تفعلیل) مشابہ قرار دینا، تجارب واحد تجربه تجربہ۔

ترجمہ: ممدوح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے وصی حضرت علی کے فرزند ہیں، اور ان حضرات کے مشابہ ہیں، میں نے بڑے تجربوں کے بعد یہ تشبیہ دی ہے۔

مطلب: یعنی ممدوح کی شرافت و بزرگی، دراصل ان کے عظیم خانوادے کا فرزند ہونے کے وجہ سے ہے، وہ حضرت فاطمہ کی آل میں ہیں؛ اس لیے بواسطہ دختر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں میں ان کا شمار ہے، ممدوح نے حضور پاک اور حضرت علی کی رنگت بھی پائی ہے، اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، وہ انتہائی تجربے اور آزمودے کی بات ہے۔

يُرَى أَنَّ مَا بَانَ مِنْكَ لِضَارِبٍ | (۳۶) | بِأَقْتَلِ مِمَّا بَانَ مِنْكَ لِعَائِبٍ

ترکیب: یوی فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، ما موصولہ، بان فعل فاعل، منك اور لضارب دونوں جار مجرور ہو کر بان کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور ان کا اسم، ب حرف جر، اقبل اسم تفصیل، من حرف جر، ما موصولہ، بان فعل فاعل، منك اور لعائب جار مجرور بان کے متعلق جملہ ہو کر صلہ اور مجرور ہو کر اسم تفصیل کے متعلق، پھر شبہ جملہ ہو کر ب کا مجرور اور ظرف مستقر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، پھر یوی کا مفعول بہ اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بان (ض) بیانا ظاہر ہونا، رونما ہونا، عائب عیب لگانے والا، عاب (ض) عیبا عیب لگانا۔

ترجمہ: ممدوح کا نظریہ یہ ہے کہ، تمہاری طرف سے تلوار مارنے والے کے سامنے جو کچھ نظر آتا ہے، وہ اس عیب سے زیادہ جان لیوا نہیں ہے، جو تمہاری طرف سے کسی حرف گیری کرنے والے کو نظر آئے۔

مطلب: یعنی ممدوح کی نگاہ عادلانہ میں تلوار سے مارنا اور قتل کرنا یہ کم درجے کا عیب ہے، اس سے بڑا جرم وہ ہے، جو عیب لگانے والے اور دوسرے کی عزت سے کھلواڑ کرنے والے ذلیل انسانوں سے صادر ہوتا ہے، اور ممدوح عیب جو انسانوں کو، قاتلوں کی بہ نسبت زیادہ مستحق عتاب خیال کرتے ہیں۔

سَجَّحَ: جَرَّاحَاتِ السَّيِّئَاتِ لَهَا التَّيَامُ وَلَا يَلْتَأَمُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

☆☆☆☆☆

أَلَا أَيُّهَا الْمَالُ الَّذِي قَدْ أَبَادَهُ (۳۷) تَعَزَّ فَهَذَا فِعْلُهُ بِالْكَتَائِبِ

ترکیب: الا حرف تنبیہ، ایہا حرف ندا ادعو فعل کے قائم مقام ہے، المال موصوف، الذي موصولہ، قد تحقیقہ، اباد فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ، پھر المال کی صفت اور ادعو کا مفعول بہ جملہ ہو کر نداء، تعز فعل فاعل، جملہ ہو کر جواب ندا جملہ ندائیہ ہے، ف برائے تعلیل، هذا مبتداء، فعل مصدر مضاف، ہ مضاف الیہ، بالکتائب جار مجرور مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اباد (افعال) إبادة ہلاک کرنا، مراد خرچ کرنا، تعز فعل امر (تفعیل) صبر کی تلقین کرنا، دلا سے دلانا، الکتائب واحد کتیبۃ لشکر، فوجی دستہ۔

ترجمہ: سن اے وہ مال جسے مدوح نے ہلاک کر دیا ہے، صبر سے کام لے؛ اس لیے کہ فوجی دستوں کے ساتھ بھی مدوح کا یہی رویہ رہتا ہے۔

مطلب: چوں کہ مدوح انتہائی سختی اور کرم گستر واقع ہوا ہے؛ مال اس کے ہاتھ میں رکھا ہی نہیں ہے، آنے سے پہلے ہی مدوح اس کے مصارف متعین کر دیا کرتا ہے، اس لیے مال کو اپنی ہلاکت پر شکوہ ہے، شاعر اسے صبر و ضبط کی تلقین کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اے مال تمہیں زیادہ شکوہ شکایت نہیں کرنی چاہئے؛ اور ان دشمنوں کو دیکھ کر صبر کرنا چاہئے جنہیں ایک لمحے میں مدوح ہست سے نیست کر دیا کرتا ہے۔

لَعَلَّكَ فِي وَقْتِ شَغْلِكَ فَوَادَهُ (۳۸) عَنِ الْجُودِ أَوْ كَثُرَتْ جَيْشَ مُحَارِبِ

ترکیب: لعل حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، في حرف جر، وقت موصوف، شغلت فعل با فاعل، فوادہ مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، عن الجود جار مجرور شغلت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، کثرت فعل فاعل، جيش محارب ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف اور وقت کی صفت ہو کر مجرور پھر ظرف مستقر ہو کر لعل کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: شغل (ف) شغلا بكذا مشغول ہونا، عن كذا غافل کرنا، بے نیاز کرنا، فواد دل، جمع افندۃ، جود مصدر جاد (ن) سخاوت کرنا، کثرت (تفعیل) زیادہ کرنا، جيش لشکر، جمع جیوش، محارب جنگ جو، سپاہی، لڑاکا، حارب محاربة (مفاعلة) جنگ کرنا، لڑنا۔

ترجمہ: شاید تم نے کسی وقت مدوح کے دل کو کرم گستری سے غافل کر دیا ہوگا، یا تم کسی جنگ جو (مقابل) کی کثرت افواج کا سبب بنے ہو گے۔

مطلب: شاعر مال کو الزام دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ مدوح نے تمہیں اپنے پاس سے بغیر کسی

سب کے الگ نہیں کیا، بلکہ تمہیں اپنے پاس نہ ٹھہرانے کی دوجہ ہو سکتی ہے، ایک تو یہ کہ، دسکتا ہے کبھی تمہیں روکنے کی وجہ سے، اس کا آخر چیلان ملال کا شکار ہو گیا ہو، اور اسے اپنے فیاض ذہن کو تنگ دستی اور دست کشی کے لیے مجبور کرنا پڑا ہو، دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے، کہ مدوح کے دشمنوں نے کبھی تم پر ناز و خرمے کر کے، ان کے خلاف رسہ کشی کی ہوگی، لہذا تمہیں ہلاک کر کے مدوح نے اپنے دشمنوں کا بھی منہ بند کر دیا ہے۔

حَمَلْتُ إِلَيْهِ مِنْ لِسَانِي حَقِيقَةً (۳۹) سَقَاهَا الْحِجْبِي سَقَى الرِّيَاضَ السَّحَابِ

ترکیب: حمل فعل فاعل، إلیہ جار مجرور حملت کے متعلق، من لسانی ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، حقیقہ موصوف، سقی فعل، ہا مفعول بہ، الحجبی فاعل، سقی مصدر، الریاض اسی کا مفعول بہ، السحاب سقی کا فاعل، شبہ جملہ ہو کر سقی فعل کا مفعول مطلق، جملہ ہو کر حقیقہ کی صفت اور پھر ذوالحال ہو کر حملت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حمل (ض) حملا اٹھانا، بہ صلہ ل اٹھا کر لانا، حقیقہ باغ، جمع حدائق، سقی (ض) سقیا سیراب کرنا، سینچنا، حجبی عقل، جمع أحجاء، ریاض واحد روضة باغ، سحاب واحد سحابة بادل۔

ترجمہ: مدوح کی خدمت میں، میں ایسا باغ لایا ہوں، جسے میری عقل نے اس طرح سیراب کیا ہے، جیسے بادل باغوں کو سیراب کرتے ہیں۔

مطلب: شاعر اپنے شاعرانہ قصیدے کی تعریف میں کہتا ہے، کہ میں نے مدوح محترم کی خدمت میں، ایسا قصیدہ پیش کیا ہے، جس کی ہر کڑی کو ذہن و دماغ اور ہر لڑی کو عقل و خرد کے دھاگوں سے باندھا گیا ہے، اور اسی طرح اہتمام اور کمال توجہ سے سیراب کیا گیا، جس طرح کہ آسمان کے بادل، کھیتوں اور زمینی باغات کو سیراب کیا کرتے ہیں۔

فَحَيِّتْ خَيْرَ ابْنِ لَخَيْرِ أَبِ بَهَا (۴۰) لِأَشْرَفِ بَيْتٍ فِي لُؤْيٍ بَنِ غَالِبِ

ترکیب: ف برائے تفریع، حییت فعل مجہول، انت ضمیر نائب فاعل، بہا جار مجرور حییت کے متعلق، خیر مضاف، ابن موصوف، ل حرف جر، خیر مضاف، اب موصوف، ل حرف جر، اشرف مضاف، بیت موصوف، فی حرف جر، لوی الخ ترکیب اضافی کے بعد مجرور، پھر ظرف مستقر ہو کر بیت کی صفت اور اشرف کا مضاف الیہ پھر ل کا مجرور، اور ظرف مستقر ہو کر اب کی صفت، پھر خیر کا مضاف الیہ، ذکر ابن کی صفت اور خیر اول کا مضاف الیہ، پھر ادعو فعل جو یا حرف

ندا کے قائم مقام محذوف ہے، اس کا مفعول بہ، جملہ اوکر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

حل لغات: حیات، حیاۃ حیاۃ (تفہیل) سلام کرنا، درازی عمر کی ضمانت۔

ترجمہ: تو اے معزز ترین خاندانے یعنی لوی بن غالب کے بہترین باپ کے بیٹے، تمہیں اس باغ کے ذریعے سلام ہو۔

مطلب: شاعر اپنے مدوح کو ان کی خاندانی شرافت کے وسیلے سے مبارک بادی اور سلام دے رہا ہے، بہترین باپ سے آقائے دو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے، اور معزز ترین خاندان سے شاعر نے خاندان ہاشمی بن عبد مناف کا کنایہ کیا ہے۔

**وقال یمدح کافورا سنۃ ست وأربعین
وثلاث مائة، وہی من محاسن شعرہ،
أنشدہ إیہا فی سلخ شہر رمضان**

متنبی نے کافور کی تعریف کرتے ہوئے ۳۴۶ھ میں درج ذیل اشعار کہے، یہ اس کے بہترین اشعار میں سے ایک ہیں، جنہیں اس نے ماہ رمضان کے اختتام پر کہا تھا

مَنْ الْجَاذِرُ فِي زِيِّ الْأَعَارِبِ (۱) حُمَرُ الْحُلَى وَالْمَطَايَا وَالْجَلَابِيبِ

ترکیب: من مبتدا استفہامیہ، الجاذر ذو الحال، فی زی الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اول، حمور مضاف، الحلی معطوف علیہ، المطایا والجلابیب دونوں معطوف ہیں، پھر مضاف الیہ ہو کر حال ثانی اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ استفہامیہ ہے۔

حل لغات: جاذر نیل گائے کی پچیاں، واحد جوذر، زی لباس، ڈریس، بحیس، حلہ، جمع ازیاء، الأعاریب عرب کی دیہاتی عورتیں، یہ اعراب کی جمع ہے، اور اعراب، اعرابی کی جمع ہے، الجلابیب جلاباب کی جمع چادر، مراد پردے کی وہ چادر جو خواتین اوڑھتی ہیں، یعنی دوپٹہ، اوڑھنی وغیرہ۔

ترجمہ: دیہاتی عرب عورتوں کے لباس میں، سرخ زیورات، سرخ سواریاں اور سرخ چادروں والی، یہ کون سی نیل گائے کی پچیاں ہیں۔

مطلب: شاعر عورتوں کی شرافت اور ان کی عزت کو بتا رہا ہے کہ، سونے کے زیورات میں ملبوس، اونٹوں پر سوار، دولت مند گھرانے کی عورتوں کے مثل سرخ چادروں سے آراستہ یہ عورتیں اتنی حسین اور پرکشش معلوم ہو رہی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ نیل گائے کی خوب صورت بچیاں ہیں، جو جنگل و بیان سے نکل کر آبادی اور انسانوں کی بستی میں آگئی ہیں۔

إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ شَكًّا فِي مَعَارِفِهَا (۲) | فَمَنْ بَلَكَ بِتَسْهِيدٍ وَتَعْذِيبٍ

ترکیب: ان شرطیہ، کنت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، تسأل فعل فاعل، شکاً مفعول لہ، فی حرف جر، معارفہا ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور تسأل کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر کنت کی خبر اور جملہ شرط، ف جزائیہ، من مبتداء، بلا فعل فاعل، ک مفعول بہ، بتسہید الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر جار مجرور بلا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر من کی خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تسأل، سأل (ف) سؤالا سوال کرنا، پوچھنا، شکا مصدر (ن) شبہ کرنا، شک کرنا، معارف شناخت، پہچان واحد معرفۃ عرف (ض) پہچاننا، بلا (ن) بلاء آزمانا، امتحان لینا، تسہید مصدر (تفعیل) بے خوابی میں مبتلا کرنا، تعذیب مصدر (تفعیل) بتلائے عذاب کرنا، عذاب دینا۔

ترجمہ: اگر ان عورتوں کی شناخت کے حوالے سے کسی شک کی بنا پر تم ان کے متعلق دریافت کر رہے ہو، تو آخر کس چیز نے تمہیں بے خوابی اور عذاب میں مبتلا کر دیا ہے؟

مطلب: یعنی اگر تم ان عورتوں کو نہیں پہچانتے اور اسی وجہ سے تمہیں وہ نیل گائے معلوم ہو رہی ہیں، تو آخر وہ کون سی حسینائیں ہیں، جنہوں نے تمہارا چین و سکون غارت کر دیا ہے، اور جن کے جال محبت میں پھنس کر، تم درد و الم کی راتیں گزار رہے ہو، یعنی تم انہیں اچھی طرح جانتے ہو لیکن بنے بنائے جاہل ظاہر ہو رہے ہو۔

لَا تَجْزِيَنِي بِضُنًى بِي بَعْدَهَا بَقْرًا (۳) | تَجْزِي دُمُوعِي مَسْكُوبًا بِمَسْكُوبٍ

ترکیب: لا تجزی فعل، ن وقایہ، ی مفعول بہ، ب حرف جر، ضنی مصدر موصوف، بی جار مجرور ظرف مستقر ہو کر اسی کی صفت، بعدھا مرکب اضافی کے بعد مصدر کا مفعول فیہ، پھر مجرور ہو کر فعل کے متعلق، بقر موصوف تجزی فعل فاعل، دموعی ترکیب اضافی کے بعد مبدل منہ، مسکوبا موصوف، بمسکوب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اور بدل، پھر تجزی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو

کرضنی کی صفت اور لا تجزنی کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جزی (ض) جزاء بدلہ دینا، ضنی مصدر (س) لاغر ہونا، دبلہ ہونا، بقرا اسم جنس، گائے، جمع بقرات، دموع واحد دفع آنسو، مسکوب اسم مفعول، سکب (ن) سکوبا پانی بہانا، پانی گرانہ۔

ترجمہ: وہ نیل گائیں جو اپنے زواں آنسوؤں کے بدلے، میرے بہتے ہوئے آنسوؤں کا بدلہ دیا کرتی ہیں، اپنے فراق کے بعد، میرے اندر پیدا شدہ لاغری کے بدلے اپنی کم زوری کا بدلہ نہ دیں۔

مطلب: شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کر کے کہتا ہے، کہ خدا کرے میرے اور محبوبہ کے درمیان صرف جدائی اور فراق ہی کی خلیج رہے، کم زوری اور لاغری کی کوئی دیوار نہ حائل ہونے پائے، اس لیے کہ ایک دوسرے کے فراق میں تو ہم صبر کر کے رہ جائیں گے، مگر لاغری کا بدلہ مجھ سے زیادہ محبوبہ کے حسن نازک اور جمال عالم تاب کے لیے خطرناک ثابت ہوگا، اللہ کرے ہم اس سے محفوظ رہیں۔

سَوَائِرُ رُبَّمَا سَارَتْ هَوَادِجُهَا (۴) مَنِعَةٌ بَيْنَ مَطْعُونٍ وَمَضْرُوبٍ

ترکیب: سوائر، هن مبتدا محذوف کی خبر ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ربما لا عمل له، سارت فعل، هوادجها مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، منیعة مصدر حال، پھر سارت کا فاعل، بین الخ معطوف علیہ معطوف اور مضاف مضاف الیہ ہو کر منیعة کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سوائر واحد سائرة چلنے والی عورتیں، سار (ض) سیرا چلنا، هوادج، هودج کی جمع، ہودے، ہودج، منیعة محفوظ، صحیح سالم، منع (ف) منعاً روکنا، مطعون نیزہ زدہ، طعن (ف) طعنا نیزہ مارنا، مضروب تلوار زدہ، تلوار کا زخم خوردہ۔

ترجمہ: وہ مسلسل محوسر ہیں، بسا اوقات ان کے ہودے تیر و تلوار کے زخم خوردہ انسانوں کے بچ محفوظ چلا کرتے ہیں۔

مطلب: یعنی نیل گائے کی ہم شکل محبوبائیں ہمہ وقت عازم سفر رہا کرتی ہیں، ان کے آس پاس تیر و تلوار اور کاری نیزوں کی بارشیں ہوتی ہیں، مگر ان کے ہودج تمام خطرات سے صحیح سالم بچ نکلتے نہیں، اور بغیر کسی پریشانی کے منزل مطلوب تک ان کی رسائی ہو جاتی ہے۔

وَرُبَّمَا وَخَدَتْ أَيْدِي الْمَطِيِّ بَهَا (۵) عَلَى نَجِيعٍ مِّنَ الْفُرْسَانِ مَضْبُوبٍ

ترکیب: ربما لا عمل له، وخذت فعل، ایدی المطی بعد الاضافت فاعل، بها جار مجرور وخذت کے متعلق، علی حرف جر، نجیع موصوف، من الفرسان جار مجرور ظرف مستقر ہو کر

صفت اول، مصبوب صفت ثانی، پھر مجرور اور و خدت کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: و خدت ، و خد (ض) و خدا تیز دوڑنا، لے لے فاصلے پر قدم رکھنا، الفرسان فارس کی جمع، شہ سوار، گھوڑ سوار، مصبوب (مفعول) صب (ن) صبا بہانا، انڈلنا، ایدی سے مراد گھوڑے کی اگلی ٹانگیں، نجیع خون۔

ترجمہ: اور بسا اوقات گھوڑوں کی اگلی ٹانگیں، ہودوں کو لے کر شہ سواروں کے بہتے ہوئے خون پر انتہائی تیز دوڑتی ہیں۔

مطلب: پہلے شعر کی تفصیل ہے، کہ محبوبہ خواتین کی سواریاں لاشوں اور مقتولوں کے درمیان سے تیزی سے گزر جاتی ہیں، دوران سفر انھیں یہ احساس بھی نہیں رہتا کہ وہ خون پر چل رہی ہیں یا مٹی اور سڑک پر۔

كَمْ زَوْرَةٍ لَكَ فِي الْأَعْرَابِ خَافِيَةٍ (۶) أَذْهَى وَقَدْ رَقَدُوا مِنْ زَوْرَةِ الذَّنْبِ

ترکیب: کم خبریہ میمز، زورہ موصوف، ل حرف جر، ك ذوالحال، فی الأعراب جار مجرور زورہ مصدر کے متعلق، خافیہ اس کی صفت اول، اذہی اسم تفضیل، من زورہ الذنب ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور اذہی کے متعلق شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی، پھر کم کی تمیز اور مبتدا، و حالیہ، قد تحقیقیہ، رقدوا فعل فاعل جملہ ہو کر لك کے ك سے حال، پھر ل کا مجرور اور ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: زورہ مصدر زار (ن) زیارت کرنا، ملاقات کے لیے جانا، خافیہ پوشیدہ طور پر، خفی (س) چھپنا، پوشیدہ ہونا، اذہی ذہی (س) دھاء چالاک ہونا، ہوشیاری سے کام لینا، رقدوا، رقد (ن) سونا، محو خواب ہونا، ذنب بھیڑیا، جمع ذئاب۔

ترجمہ: کتنی مرتبہ ان دیہاتیوں میں، چھپ چھپا کر، بھیڑیے کی ہوشیاری سے زیادہ چالاکی کے ساتھ تمہاری ملاقات ہوئی ہے (محبوبہ سے) جب کہ اور لوگ محو خواب تھے۔

مطلب: شاعر محبوبہ سے وصال کی منظر کشی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ بارہا ایسا ہوا ہے، لوگ خراٹے کی نیند میں دنیا و مافیہا سے بے خبر تھے، اور ہم بھیڑیے کی طرح پوشیدہ طور پر محبوبہ کے قافلے میں داخل ہوئے، اور اس سے دل بھر کے ملاقات کی، پھر اسی طرح خاموشی سے واپس آ گئے، جیسے بھیڑیا چرواہوں کو غافل دیکھ کر، بکریوں میں گھس کر ان پر حملہ کر دیتا ہے، ہم نے وہی طرز اپنا کر محبوبہ سے ملاقات کی۔

أَزُورُهُمْ وَسَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ لِي (۷) وَأَنْتَبِي رِيَّاضُ الصُّبْحِ يُغْرِي بِي

ترکیب: أزور فعل، ضمیر انا ذوالحال، هم مفعول بہ، و حالہ، سواد اللیل مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، يشفع فعل بافاعل، لی جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور أزور کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع کی بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: سواد تاریکی شب، سیاہی، جمع سود، يشفع (ف) شفاعۃ سفارش کرتا، أنتبی (غ) نینا لوٹنا، واپس ہونا، بیاض، جمع بیض، يغري (افعال) اغراء بھڑکانا، برا بیچتہ کرنا۔

ترجمہ: میں دیہاتیوں کے پاس اس حال میں آیا کرتا تھا، کہ سیاہی شب میرے حق میں سفارش کیا کرتی تھی، اور میں ان کے پاس سے اس حالت میں واپس ہوتا تھا، کہ سپید صبح میرے خلاف لوگوں کو بھڑکایا کرتا تھا۔

مطلب: شاعر اپنی آمد و رفت کی کیفیت کو بتا رہا ہے کہ، چوں کہ میں رات میں جاتا تھا اس لیے رات کی تاریکی مجھے لوگوں کی نظروں سے بچا کر ایک طرح سے میری مدد کرتی تھی، اور صبح کے وقت اکثر لوگ بیدار ہو جاتے ہیں؛ اس لیے وہ وقت میرے لیے دشمن ثابت ہوتا تھا اور میری ملاقات کے حوالے سے لوگوں کو بھڑکا کر انھیں میرے خلاف جنگ پر آمادہ کیا کرتا تھا۔

قَدْ وَافَقُوا الْوَحْشَ فِي سُكْنِي مَرَاتِعًا (۸) وَخَالَفُوا بِتَقْوِيضٍ وَتَطْنِبِ

ترکیب: قد برائے تحقیق، وافقوا فعل فاعل، الوحش مفعول بہ، فی الخ اضافتوں کے بعد جار مجرور فعل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، خالفوا فعل فاعل، ہا مفعول بہ، ب حرف جر، تقویض الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور خالفوا کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: وافقوا موافقة (مخالفة) موافقت کرتا، مطابقت کرتا، الوحش جنگلی جانور، جمع وحوش و وحشان، مراتع، مرتع کی جمع چراگاہ، خالفوا مخالفة (مخالفة) مخالفت کرتا، مخالف ہونا، ضد، موافقت، تقویض مصدر (تفعیل) توڑنا، سہار کرنا، منہدم کرنا، تطنب خیمہ گاڑنا، خیمہ لگانا (تفعیل)۔

ترجمہ: یہ دیہاتی لوگ جنگلی جانوروں کی چراگاہوں میں بود و باش کے اعتبار سے ان ہی کی طرح ہیں، لیکن خیمہ نصب کرنے اور اکھاڑنے میں ان کی طرح نہیں ہیں۔

مطلب: شاعر دیہاتیوں کی بے فکر اور من مانی زندگی کے متعلق بتا رہا ہے، کہ جنگلی جانوروں

کی طرح یہ لوگ بھی جہاں چاہتے ہیں شکار کر کے کھا لیتے ہیں، اور جس جنگل اور دیرانے میں دل کہتا ہے زندگی بسر کر لیتے ہیں، ان کا رہن سہن بالکل وحشیوں اور درندوں کی طرح ہے؛ البتہ صرف خیمہ لگانے اور اکھاڑنے میں یہ جانوروں سے الگ ہیں؛ اس لیے کہ یہ لوگ خیمہ ڈال کر بسیرا کرتے ہیں، اور جنگلی جانور خیموں کو اپنے لیے قید و بند سمجھ کر، اس سے بھاگتے ہیں۔

جَيْرَانُهَا وَهُمْ شَرُّ الْجَوَارِلِهَا (۹) وَصَحْبُهَا وَهُمْ شَرُّ الْأَصَاحِبِ

ترکیب: جیرانہا مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر، ہم مبتدا محذوف کی جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ہم مبتدا، شر الجوار ترکیب اضافی کے بعد خبر، لہا جار مجرور جوار کے متعلق، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: جیران پڑوسی، واحد جار، صحب، صاحب کی جمع، ساتھی، اصحاب واحد اصحاب ساتھی۔

ترجمہ: یہ دیہاتی جنگلی جانوروں کے پڑوسی ہیں، اور ان کے برے پڑوسی ہیں، اور یہ ان کے ساتھی ہیں، اور ان کے لیے ان کی صحبت بہت بری ہے۔

مطلب: یعنی بود و باش اور خورد و نوش کے اعتبار سے، یہ دیہاتی اگرچہ بظاہر جنگلی جانوروں کے پڑوسی ہیں، لیکن حقیقت میں یہ ان کے پڑوسی اور ساتھی نہیں؛ بلکہ ان کی جانوں کے دشمن ہیں اور بھوک کی حالت میں، ان کا شکار کر کے کھا لیتے ہیں، دوستی اور جوار کا کوئی تعلق نہ ان کی بھوک کو روک سکتا ہے، اور نہ ہی ان کے شکار میں آڑے آ سکتا ہے، تو پھر پڑوسی اور دوست کے کیا معنی؟

فَوَادٌ كُلُّ مُحِبٍّ فِي بَيْوتِهِمْ (۱۰) وَمَالٌ كُلُّ أَخِيذِ الْمَالِ مَحْرُوبٌ

ترکیب: فواد کل محب اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، مال مضاف، کل مضاف الیہ مضاف، أخیز المال بعد الاضافت اور محروب یہ دونوں اجل موصوف محذوف کی صفت ہیں، پھر مال کا مضاف الیہ ہو کر معطوف اور مبتدا، فی بیوتہم ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف متقرر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فواد دل جمع أفدة، محب عاشق، جمع محبین، أخیز بمعنی ماخوذ اخذ (ن) لینا، پکڑنا، محروب لٹا ہوا، اسم مفعول، حَرَبَ (ن) سب کچھ چھین لینا، لوٹ لینا۔

ترجمہ: ہر عاشق کا دل اور ہر چھپنے ہوئے مال والے کا مال، ان دیہاتیوں کے گھروں میں مل جایا کرتا ہے۔

مطلب: یعنی ان دیہاتیوں کی عورتیں، اپنے پرکشش حسن و جمال کی وجہ سے لوگوں کے ذہن و دماغ پر حکمرانی کر کے ان کا دل لوٹ لیتی ہیں، اسی طرح ان کے مرد، لوگوں کا مال چوری کر کے لوٹ لے جاتے ہیں، اور اپنے گھروں میں سجا لیتے ہیں، اگر کوئی تلاش کرے، تو ان کے گھروں میں دل اور مال دونوں یک جا ملیں گے۔

مَا أَوْجُهُ الْحَضْرُ الْمُسْتَحْسَنَاتُ بِهِ (۱۱) كَأَوْجُهُ الْبَدَوِيَّاتِ الرَّعَائِبِ

ترکیب: ما مشابہ بلیس، اوجہ مضاف، الحضر المستحسنات موصوف صفت ہو کر مضاف الیہ، بہ، المستحسنات کے متعلق پھر ما کا اسم، ك حرف جر، اوجہ مضاف، البدویات الرعایب موصوف صفت ہو کر مضاف الیہ، پھر مجرور ہو کر ظرف مستقر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اوجہ، وجہ کی جمع چہرہ، الحضر شہر، حضر حضارة (ن) شہری ہونا، شہر کا باشندہ ہونا، المستحسنات پسندیدہ، محبوب، واحد مستحسن، البدویات، بدویہ کی جمع دیہاتی عورتیں، الرعایب رعوبہ کی جمع، بھرے بدن کی عورت۔

ترجمہ: شہر کے مانے جانے حسین چہرے، دیہاتی فریبہ خواتین کے چہروں کو نہیں پاسکتے۔

مطلب: یعنی جو پرکشش اور قاتل حسن دیہاتی عورتوں میں ہوا کرتا ہے، شہری عورتوں میں اس قدر جاذب نظر حسن نہیں ہوتا، کیوں کہ دیہاتی عورتوں کا حسن فطری اور قدرتی ہوتا ہے، جب کہ شہری عورتیں ٹیپ ٹاپ اور مصنوعی حسن سے لوگوں کو فریب دیتی ہیں۔

حُسْنُ الْحِضَارَةِ مَجْلُوبٌ بِتَطْرِیَةِ (۱۲) وَفِي الْبَدَاوَةِ حُسْنٌ غَيْرُ مَجْلُوبٍ

ترکیب: حسن الحضارة ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، مجلوب اسم مفعول، بتطریۃ جار مجرور اسی کے متعلق شبہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، فی البداوة جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، حسن موصوف، غیر مجلوب مرکب اضافی کے بعد صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حسن جمال، خوب صورتی حَسَنَ (ک) خوب صورت ہونا، حضارة تمدن، شہریت جمع حضارات، مجلوب لایا ہوا حاصل کردہ، جلب (ن ض) لانا، حاصل کرنا، تطریۃ (تفعیل) نرم و نازک بنانا، مراد میک اپ کرنا، بداوة جنگل، گاؤں، جمع بادیات۔

ترجمہ: شہر کا حسن، حسن کاری (میک اپ) کے ذریعہ حاصل کردہ ہوتا ہے، جب کہ دیہاتی حسن فطری ہوا کرتا ہے۔

مطلب: شاعر نے اس سے پہلے والے شعر کی دلیل میں یہ شعر کہا ہے، کہ دیہاتی عورت کے حسن کی خوبی اس معنی کر کے ہے، کہ وہ قدرتی اور فطری ہوتا ہے، شہریت کی طرح اس میں میک اپ وغیرہ کی آمیزش نہیں رہتی، اور شہری حسن میں اس قدر میک اپ رہتا ہے، کہ اس کی چمک دمک فطری حسن کا نام و نشان مٹا دیتی ہے۔

أَيْنَ الْمَعِيزُ مِنَ الْأَرَامِ نَاطِرَةٌ (۱۳) وَغَيْرَ نَاطِرَةٍ فِي الْحُسْنِ وَالطِّيبِ

ترکیب: این ظرفیہ، المعیز، تقع فعل محذوف کا فاعل، من حرف جر، الارام ذوالحال، ناظرہ حال اول، و حالیہ، غیر ناظرہ ترکیب اضافی کے بعد حال ثانی، پھر من کا مجرور ہو کر تقع کے متعلق، فی حرف جر، الحسن النع معطوف علیہ معطوف ہو کر فی کا مجرور اور تقع کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے

حل لغات: معیز بکریاں، ماعز اور معز کی جمع، ارام، دہم کی جمع، سفید ہرن، ناظرہ دیکھنے والی (ن) دیکھنا، الطیب پاکیزگی، طاب (ض) طیباً پاکیزہ ہونا۔

ترجمہ: سفید ہرنیاں خواہ دیکھ رہی ہوں یا نہ دیکھ رہی ہوں، حسن و لطافت میں بکریوں کو ان سے کیا نسبت ہے؟

مطلب: شاعر شہری عورتوں کو بکریوں اور دیہاتی خواتین کو ہرنیوں سے تشبیہ دے کر کہتا ہے، کہ سفید ہرنیوں کی دراز قد خوب صورتی، سریلی آنکھیں اور پرکشش نگاہیں بکریوں میں کیوں کر آ سکتی ہیں، یعنی شہری عورتیں کسی بھی وصف میں دیہاتی عورتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

أَفْدِي ظِبَاءَ فَلَاةٍ مَا عَرَفْنَاهَا (۱۴) مَضْغَ الْكَلَامِ وَلَا صَبْغَ الْحَوَاجِبِ

ترکیب: أفدي فعل فاعل، ظباء مضاف، فلاة موصوف، ما عرفنا فعل فاعل، بها جار مجرور اس کے متعلق، مضغ الكلام مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، صبغ الحواجب بعد الاضافت معطوف پھر ما عرفنا کا مفعول بہ، جملہ ہو کر فلاة کی صفت پھر ظباء کا مضاف الیہ ہو کر أفدي کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أفدي، فدی (ض) فداۃ قربان ہونا، فداکاری کا اظہار کرنا، ظباء، ظبی کی جمع ہرن، فلاة جنگل، میدان، جمع فلوات، مضغ (ف) چبانا، صبغ (ف ن ض) رنگنا، رنگین کرنا، حواجب، حاجب کی جمع، ابرو، بھوں۔

ترجمہ: میں ان دیہاتی خواتین پر فدا ہوں، جو باتوں کے چبانے اور ابرو کے رنگنے سے

نادائف ہیں۔

مطلب: شاعر کو عربی دیہاتی خواتین کی خوب صورتی پر ناز ہے، اسی وجہ سے وہ اُن کے پاکیزہ حسن اور غیر مصنوعی گفتگو پر فدا ہو کر کہتا ہے، کہ چوں کہ دیہاتی عورتیں چکنی چڑی باتوں اور مصنوعی حسن اور بناوٹی میک اپ سے پاک صاف ہوتی ہیں، اس لیے ان کی طرف، ہر کسی کا دل متوجہ ہوتا ہے، اور ہر کوئی ان کا قرب حاصل کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

وَلَا بَرْزَنْ مِنَ الْحَمَامِ مَائِلَةٌ (۱۵) | أَوْ رَاكُھُنَّ صَقِيلَاتِ الْعَرَاقِبِ

ترکیب: و مستانہ، لا برزن فعل، هن ضمیر مستتر ذوالحال، من الحمام جار مجرور لا برزن کے متعلق، مائلة اسم فاعل، اوار کھن ترکیب اضافی کے بعد مائلة کا فاعل، شبہ جملہ ہو کر حال اول، صقیلات العراقیب مرکب اضافی کے بعد حال ثانی پھر لا برزن کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: برز (ن) بروزا نکلتا، ظاہر ہونا، میدان کی طرف نکلتا، حمام غسل خانہ، جمع حمامات، مائلة نمایاں، مثل (ن ک) مثلاً سامنے آنا، ظاہر ہونا، اوداک، ورك کی جمع سرین، صقیلات واحد صیقلة چمکیلا، صقل (ن) صقلاً صاف کرنا، پالش کرنا، عراقیب، عرقوب کی جمع ایڑی کے اوپر کی موٹی رگیں، پٹھا۔

ترجمہ: اور یہ عورتیں غسل خانوں سے اس طرح نہیں نکلتیں، کہ ان کی سرینیں نمایاں اور ان کے پٹھے چمک رہے ہوں۔

مطلب: شاعر دیہاتی اور شہری عورتوں کے غسل میں فرق کو ظاہر کر کے کہتا ہے، کہ شہر کی عورتیں نہانے کے بعد اپنی کمر پر پٹکا باندھ کر، غسل خانے سے باہر آتی ہیں اور دیکھنے والے اچھی طرح ان کی سرین کا ابھار اور ایڑیوں کی چمک کا مطالعہ کرتے ہیں، جب کہ دیہاتی عورتیں نایت حیا کی وجہ سے، ایسا کرنے میں عار اور شرم محسوس کرتی ہیں۔

وَمِنْ هَوًى كُلٍّ مَنْ لَيْسَتْ مُمَوَّهَةً (۱۶) | تَرَكَتُ لَوْنٌ مَشِيبِي غَيْرَ مَخْضُوبٍ

ترکیب: و ابتدائی، من حرف جر، ہوی مضاف، کل مضاف الیہ مضاف، من موصول، لیست فعل ناقص، ہی ضمیر اس کا اسم، مموہہ خبر، جملہ ہو کر صلہ، پھر کل کا مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ترکت فعل کے متعلق، لون مشیبی مرکب اضافی کے بعد ترکت کا مفعول بہ اول، غیر الخ مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ہوی مصدر (س) چاہنا، پسند کرنا، مموہ (تفعیل) طمع سازی کرنا، سونا چاندی کا پانی چڑھانا، لون رنگ، جمع الوان، مشیب بڑھاپا، شاب (ض) شیباً بالوں کا سفید ہونا، مخضوب رنگا ہوا، رنگین خضب (ض) خضابا و خضبا رنگین کرنا، رنگنا۔

ترجمہ: اور اس خاتون کی محبت میں، جو بناؤ سنگار سے پاک صاف ہے، میں نے اپنے بڑھاپے کا رنگ علی حالہ باقی چھوڑ رکھا ہے۔

مطلب: شاعر دیہاتی محبوبہ سے حد درجہ لگاؤ کا اظہار کر رہا ہے اور یہ بتا رہا ہے، کہ چوں کہ میری محبوبہ فطرت اصلی کی دلدادہ ہے اور اسے بناؤ سنگار سے سخت نفرت ہے؛ اس لیے میں نے اپنے سفید بالوں کو خضاب وغیرہ سے پاک صاف کر رکھا ہے، اور کسی طرح کا کوئی رنگ نہیں لگایا ہے، تاکہ میری محبوبہ کو تکلیف نہ ہو، پھر میرا یہ عمل تو اس کے طرز عمل سے ہم آہنگ بھی ہے۔

وَمِنْ هَوَى الصِّدْقِ فِي قَوْلِي وَعَادَتِهِ^۱ (۱۷) رَغِبْتُ عَنْ شَعْرِي فِي الْوَجْهِ مَكْذُوبٌ

ترکیب: و متانفہ، من حرف جر، ہوی مضاف، الصدق مصدر، فی حرف جر، قولی و عادتہ ترکیب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد مجرور اور الصدق کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ہوی کا مضاف الیہ اور من کا مجرور ہو کر رغبت کے متعلق، عن حرف جر، شعر موصوف، فی الوجه جار مجرور صفت اول، مکذوب صفت ثانی پھر عن کا مجرور اور رغبت کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: رغب عن کذا (س) اعراض کرنا، منھ موڑنا، مکذوب اسم مفعول، جھوٹا، کذب (ض) جھوٹ بولنا۔

ترجمہ: اپنے قول و فطرت میں صداقت پسند ہونے کی بنا پر، اپنے چہرے کے کسی بھی جھوٹے بال سے میں نے اعراض کیا ہے۔

مطلب: یعنی میں سچائی کا عادی اور حقیقت گو ہوں، اس لیے اپنے سفید بالوں کو خضاب سے رنگین کر کے کالا بنا کر انھیں جھوٹا سفید دکھانے میں، مجھے کوئی دل چسپی نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ بتقاضائے فطرت میں نے اپنے آپ کو فریب اور مکاری سے بہت دور رکھا ہے۔

لَيْتَ الْحَوَادِثُ بَا عَتِي الَّذِي أَخَذْتُ (۱۸) مَنِّي بِحِلْمِي الَّذِي أُعْطْتُ وَتَجَرُّبِي

ترکیب: لیت حرف مشبہ بالفعل، الحوادث اس کا اسم، باعت فعل فاعل، ی مفعول بہ اول، الذي موصول، اخذت فعل فاعل، منی جار مجرور اخذت کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور باعت

۱ کتابی نسخے میں و عادتہ ہے، لیکن اس کی جگہ و عادتہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

کا مفعول بہ ثانی، ب حرف جر، حلمی ترکیب اضافی کے بعد موصوف، الذی اسم موصول، اعطت فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ پھر صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، تجربی مرکب اضافی کے بعد معطوف اور ب کا مجرور پھر باعث کے متعلق جملہ ہو کر لیت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حوادث، حادثہ کی جمع، مصیبت، آفت، نوید چیز، حلم عقل، فہم، جمع احلام و خلوم، تجریب، (تفعیل) تجربہ کرنا، آزمانا۔

ترجمہ: کاش حوادث زمانہ، مجھ کو عطا کردہ عقل و خرد اور تجربے کے بدلے، میری لی ہوئی جوانی بچ دیتے۔

مطلب: شاعر زمانے کے ساتھ اپنے کیے ہوئے سودے پر افسوس کر کے کہتا ہے، کہ کتنا اچھا ہوتا اگر زمانہ میری جوانی مجھے واپس کر دیتا اور اس بڑھاپے میں دی ہوئی عقل و فہم اور تجربہ واپس لے لیتا، اس لیے کہ اب مجھے اچھی طرح جوانی کے بیش قیمت اور گراں مایہ ہونے کا احساس ہو گیا ہے، اور میں نے بخوبی یہ ادراک کر لیا ہے، کہ جوانی عقل و خرد اور تجربے سے بھی زیادہ گراں قیمت تھی۔

فَمَا الْحَدَاثَةُ مِنْ حِلْمٍ بِمَانِعَةٍ (۱۹) قَدْ يُوجَدُ الْحِلْمُ فِي الشَّبَانِ وَالشَّيْبِ

ترکیب: ف تفریعیہ، ما مشابہ بلیس، الحداثۃ اس کا اسم، من حلم جار مجرور مانعۃ کے متعلق، مانعۃ اسم فاعل شبہ جملہ ہو کر ب کا مجرور اور ظرف مستقر ما کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، قد تقلیلیہ، یوجد فعل مجہول، الحلم نائب فاعل، فی حرف جر، الشبان الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور یوجد کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الحداثۃ مصدر حدث (ک) نیا ہونا، نوعمر ہونا، نوخیز ہونا، شبان جوان، واحد شباب **ترجمہ:** اس لیے کہ نوعمری عقل و خرد سے مانع نہیں ہے، چنانچہ کبھی تو یہ جوانوں میں پائی جاتی ہے اور کبھی سفید بال والے بوڑھوں میں۔

مطلب: یعنی ایسا ضروری نہیں ہے، کہ بڑھاپے ہی کی عمر میں انسان عقل و فہم کا خواب دیکھتا ہے، بلکہ ایسا بہت ہوتا ہے کہ بعض نوجوان انتہائی اعلیٰ بصیرت کے مالک ہوتے ہیں، جب کہ ان کے بالمقابل بہت سے بوڑھے انتہائی نادان، کم عقل اور گم کردہ فہم ہوتے ہیں۔

تَرْعَرَ عَ الْمَلِكُ الْأَسْتَادُ مُكْتَهِلًا (۲۰) قَبْلَ اكْتِهَالِهِ أُدِيْبًا قَبْلَ تَأْدِيْبِ
مُجَرَّبًا فَهْمًا مِنْ قَبْلِ تَجَرُّبَةٍ (۲۱) مُهْدَبًا كَرَمًا مِنْ قَبْلِ تَهْدِيْبِ

ترکیب: ترعرع فعل، الملك الأستاذ موصوف صفت ہو کر زوال حال، مکتھلا اسم

فَاعِل، قبل اکتھال ترکیب اضافی کے بعد اسم فاعل کا مفعول فیہ اور حال اول، ادیباً صیغہ صفت، قبل تادیب مرکب اضافی کے بعد اسی کا مفعول فیہ پھر حال ثانی، مجرباً اسم فاعل، فہماً اسی کا مفعول لہ، من حرف جر، قبل تجرۃ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر اسم فاعل کے متعلق اور حال ثالث، مہذباً اسم مفعول، کوما اسی کا مفعول بہ، من الخ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر مہذب کے متعلق شبہ جملہ ہو کر حال رابع، پھر ترعرع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ترعرع جوان ہونا، نشوونما ہونا، ملک بادشاہ، جمع ملوک، استاذ معلم، ماہر، مدیر، جمع اساتذہ، مکتھل، اکتھال (افتعال) ادھیڑ عمر کا ہونا، ادیب ہوشیار، مؤدب، جمع ادباء، مجرب تجربہ کار (تفعیل) تجربہ کرنا، آزمانا، فہم سمجھ دار فہم (س) سمجھنا، مہذب شائستہ، تہذیب (تفعیل) بنانا، سنوارنا، کرم مصدر، کرم (ک) شریف ہونا۔

ترجمہ: بادشاہ استاذ ادھیڑ عمر کی منزل کو پہنچنے سے پہلے، ادھیڑ عمر کی حالت میں، اور ادب دیئے جانے سے پہلے با ادب بن کر، اسی طرح سمجھ داری کی بنا پر تجربہ سے پہلے جان کاری کی حالت میں اور شرافت کی بنا پر شائستہ بنائے جانے سے پہلے بحالت شائستگی پروان چڑھا ہے۔

مطلب: شاعر بادشاہ کی فطری ذکاوت و ذہانت اور پیدائشی بیدار مغزی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ بادشاہ سلامت کو عقل و خرد اور تہذیب و ادب سیکھنے کے لیے کسی کے سامنے زانوئے تلمذ نہ کرنے کی ضرورت نہیں پیش آئی، بلکہ وہ بچپن ہی سے انتہائی با ادب، اعلیٰ بصیرت کے حامل، اخلاق و اقدار میں پختہ اور تہذیب و شائستگی میں نمایاں رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ نوخیزی اور نوعمری ہی میں ان کی ذات سے ان بلند صفات کا صدور ہو رہا ہے۔

حَتَّى أَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا نَهَايَتَهَا (۲۲) وَهَمُّهُ فِي ابْتِدَاعَاتٍ وَتَشْيِيبِ

ترکیب: حتی عاطفہ، أصاب فعل ہو ضمیر ذوالحال، من حرف جر، الدنيا ذوالحال، نہایتھا مرکب اضافی کے بعد حال اور مجرور ہو کر أصاب کے متعلق، و حالیہ، ہمہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، فی حرف جر، ابتدا الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور أصاب کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أصاب إصابۃ (افعال) پانا، حاصل کرنا، نہایۃ غایت، انتہاء، جمع نہایات، ہم حوصلہ، جمع هموم، ابتداءات، ابتداء کی جمع آغاز، ابتداء، تشییب دور جوانی کا تذکرہ کرنا، شروع قصیدے میں غزل یا شعر کہنا، (تفعیل)

ترجمہ: یہاں تک کہ بادشاہ نے دنیا کی انتہا پر بسرا کر لیا، جب کہ ان کا حوصلہ (عزم و ارادہ) ابھی بالکل ابتداء ہی میں تھا۔

مطلب: یعنی ممدوح چوں کہ فطرتاً انتہائی عالی قدر اور بلند حوصلہ رہا ہے؛ اس لیے ابتدائے عمر اور آغاز جوانی ہی میں تخت و تاج پر براجمان ہو کر، ساری دنیا کو اپنی ذکاوت و ذہانت تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا، اور پوری کائنات ممدوح کی بلند ہمتی اور عظیم ارادی کی معترف اور مقرر ہو گئی۔

يُدْبِرُ الْمَلِكُ مِنْ مِصْرٍ إِلَى عَدَنَ (۲۳) إِلَى الْعِرَاقِ فَأَرْضِ الرُّومِ فَالْثُّوْبِ

ترکیب: یدبر فعل فاعل، الملك مفعول بہ، من مصر، إلى عدن، دونوں جار مجرور یدبر کے متعلق، إلى حرف جر، العراق معطوف علیہ، ف عاطفہ، أرض الروم ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف، ف عاطفہ، الثوب معطوف، پھر إلى جار مجرور ہو کر یدبر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔
حل لغات: یدبر (تفعیل) غور و فکر کرنا، انتظام کرنا، مصر ایک ملک کا نام، عدن یمن کا ایک شہر، ثوب بھی ملک کا نام۔

ترجمہ: ممدوح مصر سے عدن اور سرزمین عراق، سرزمین روم اور سرزمین ثوب تک انتظام سلطنت کرتا ہے۔

مطلب: شاعر کا فور کی وسعت مملکت اور کشادگی سلطنت کو بیان کر کے کہتا ہے، کہ بادشاہ سلامت کی حکومت کا دائرہ بہت وسیع ہے، چنانچہ ملک مصر، عدن اور ثوب وغیرہ کی پوری آبادی انھی کے زیر نگیں ہیں، اور ان علاقوں میں آپ ہی کا تصرف کارفرما ہے۔

إِذَا أَتَتْهَا الرِّيحُ النَّكْبُ مِنْ بَلَدٍ (۲۴) فَمَا تَهَبُّ بِهَا إِلَّا بِتَرْتِيبٍ

ترکیب: إذا شرطیہ، أتت فعل، ہا مفعول بہ مقدم، الرياح النكب موصوف صفت ہو کر فاعل، من بلد جار مجرور ہو کر أتت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ما تهب فعل فاعل، بها جار مجرور اسی کے متعلق إلا حصریہ، بترتیب بھی جار مجرور ہو کر ما تهب کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: ریح واحد ریح ہوا، نكب بے رخی، بے سمت بہنے والی، واحد نكباء، تهب هب (ن) ہبوبا ہوا چلنا بہنا۔

ترجمہ: جب کسی ملک سے ان ممالک میں بے سمت ہوائیں آتی ہیں، تو وہ یہاں آ کر سلیقے سے چلا کرتی ہیں۔

مطلب: یعنی بادشاہ کا نظم و انتظام اتنا ٹھوس اور مستحکم ہے، کہ دوسرے ممالک میں بے سمت چلنی والی ہوائیں بھی ان کے زیرِ اقتدار علاقوں میں آکر، حدود و ضوابط اور اصول و قوانین کی پابند ہو جاتی ہیں، اور ممدوح کے ممالک میں انھیں من مانی چلنے کی اجازت نہیں ہوتی، جب بے جان ہواؤں پر پابندی کا یہ عالم ہے، تو جان دار انسانوں پر اصول و قوانین کے نفاذ کا کیا حال ہوگا۔

وَلَا يُجَاوِزُهَا شَمْسٌ إِذَا شَرَقَتْ (۲۵) إِلَّا وَمِنْهُ لَهَا إِذْنٌ بِتَغْرِيبِ

ترکیب: و مستانفہ، لا یجاوز فعل، ہا مفعول بہ، شمس ذوالحال، إذا ظرفیہ، شرت فعل فاعل جملہ ہو کر لا یجاوز کا مفعول فیہ، إلا حصریہ، و حالیہ، منہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، لہا جار مجرور إذن کے متعلق، بتغریب بھی اسی کے متعلق شبہ جملہ ہو کر ذوالحال، پھر حال ہے شمس کا اور لا یجاوز کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یجاوز مجاوزة (مفاعلة) آگے بڑھ جانا، شرت (ن) شروقا چمکنا، إذن مصدر (س) اجازت دینا، تغریب (تفعیل) ڈوبنا، چھیننا، دور ہونا۔

ترجمہ: کوئی سورج طلوع ہونے کے بعد اس وقت تک، ان کے ملک سے آگے نہیں بڑھتا، جب تک کہ ان کی طرف سے اسے ڈوبنے کی اجازت نہ مل جائے۔

مطلب: پہلے ہی شعر کی طرح ہے، یعنی جس طرح ہوائیں ممدوح کی اجازت کے بغیر نہیں چل سکتیں، اسی طرح سورج بھی ان کے حکم کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا، البتہ ممدوح کی اجازت کے بعد وہ اپنی رفتار بڑھانے اور ڈوبنے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

يُصَرِّفُ الْأَمْرَ فِيهَا طِينٌ خَاتِمُهُ (۲۶) وَلَوْ تَطَلَّسَ مِنْهُ كُلُّ مَكْتُوبٍ

ترکیب: یصرف فعل، الأمر مفعول بہ، فیہا جار مجرور یصرف کے متعلق، طین الخ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، لو وصلیہ، تطلس فعل، منہ جار مجرور اسی کے متعلق، کل الخ مرکب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یصرف (تفعیل) پھیرنا، چلانا، مراد معاملات کا انتظام کرنا، طین گیلی مٹی، گارا، خاتم مہر، انگوٹھی، جمع خواتم و ختم، تطلس (تفعیل) مٹنا، مٹ جانا، مکتوب منقش، لکھا ہوا۔
ترجمہ: ممدوح کے زیرِ اقتدار ممالک میں، ان کے مہر کی مٹی نظام معاملات کو دیکھتی ہے (چلاتی ہے) خواہ ان کی ہر تحریر مٹ جائے۔

مطلب: یعنی وہ ممالک جہاں بادشاہ کی حکومت کا سکہ چلتا ہے، ان تمام ملکوں میں بادشاہ کی

مہر ہی نظام ملک چلانے کے لیے کافی ہے، تمام معاملات و امور ان کی مہر ہی سے انجام پاتے ہیں، خواہ مہر کے نشانات اور حروف ہوں، یا نہ ہوں، بادشاہ کو زیادہ دیکھ بھال نہیں کرنی پڑتی ہے۔

يَحْطُ كُلُّ طَوِيلِ الرُّمَحِ حَامِلُهُ (۲۷) مِنْ سَرَجٍ كُلِّ طَوِيلِ الْبَاعِ يَعْبُوبُ

ترکیب: يحط فعل، کل الخ اضافتوں کے بعد مفعول بہ، حاملہ مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، من حرف جر، سرج الخ مضاف مضاف الیہ ہو کر فرس محذوف کی صفت اول، یعبوب صفت ثانی، پھر من کا مجرور اور يحط کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حطّ (ن) حطّا اترنا، نازل ہونا، رمح نیزہ، جمع رماح، حامل حمل (ض) حملاً لادنا، اٹھانا، سرج زین جمع سروج، طویل الباع دراز قد، جمع أبواع و بیعان مراد طاقت ور، باہمت، یعبوب تیز رفتار گھوڑا، جمع یعابیب۔

ترجمہ: کافوری کا انگشتری بردار، ہر دراز نیزے والے انسان کو، ہر دراز قد تیز رفتار گھوڑے کی زین سے اُتار دیتا ہے۔

مطلب: یعنی مدوح کی مہر حکومت لوگوں کی نگاہ میں اتنی عظیم رتبہ ہے، کہ بڑے سے بڑا شہسوار بھی اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے، اور کتنی بھی سرعت اور تیزی میں ہو، اس انگشتری کی عظمت کے سامنے ہتھیار ڈال کر نیچے اترنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور دل سے ہر کوئی اس کا احترام کرتا ہے۔

كَانَ كُلُّ سُؤَالٍ فِي مَسَامِعِهِ (۲۸) قَمِيصٌ يُوسُفَ فِي أَجْفَانِ يَعْقُوبَ

ترکیب: کان حرف مشبہ بالفعل، کل سؤال مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، فی حرف جر، مسامعہ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر ظرف مستقر حال اور کان کا اسم، قمیص یوسف مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، فی اجفان الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اور کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مسمع کان، سننے کا آلہ واحد مسمع، قمیص کرتا، جمع أقمصہ وقمص، اجفان جفن کی جمع پلکیں، پوٹے۔

ترجمہ: گویا کہ مدوح کے کانوں کے لیے ہر سوال، حضرت یعقوب کی آنکھوں کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی طرح ہے۔

مطلب: یعنی بادشاہ اتنا وسیع الظرف اور فراخ دل ہے، کہ جب بھی کوئی سائل اس کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے، تو اس کو وہی خوشی حاصل ہوتی ہے، جو خوشی حضرت یوسف کی قمیص ڈالنے

کے بعد، حضرت یعقوب کو ان کی بینائی واپس ہونے پر ہوئی تھی، یعنی ہر سائل کو دل کھول کر نوازتا ہے اور کبھی کسی کو محروم واپس نہیں کرتا۔

إِذَا غَزَتْهُ أَعَادِيهِ بِمَسْأَلَةٍ (۲۹) فَقَدْ غَزَتْهُ بِجَيْشٍ غَيْرِ مَغْلُوبٍ

ترکیب: إذا شرطیہ، غزت فعل، ہ مفعول بہ، أعادیہ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، بمسألة جار مجرور غزت کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد برائے تحقیق، غزت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، جيش موصوف، غیر مغلوب مرکب اضافی کے بعد صفت پھر مجرور ہو کر غزت کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: غزا (ن) غزوا حملہ کرنا، یورش کرنا، أعادی، عدو کی جمع الجمع ہے دشمن، جيش لشکر، جمع جیوش، مغلوب شکست خوردہ، غلب علی احد (ض) غالب ہونا، غالب آنا۔
ترجمہ: جب بھی مدوح کے دشمن ان پر کسی سوال کے ذریعے یورش کرتے ہیں، تو وہ ان پر ایک ناقابل شکست لشکر کے ذریعے حملہ آور ہوتے ہیں۔

مطلب: شاعر کا نور کی دریا دلی کو مختلف پیرائے میں ڈھال کر واضح کر رہا ہے، اور یہ بتا رہا ہے کہ مدوح دشمن کا مقابلہ تو بہ آسانی کر لیتے ہیں؛ لیکن اگر یہی دشمن کوئی سوال اور درخواست لے کر ان سے مقابلہ کرتے ہیں، تو بادشاہ اپنے ضرب المثل اور عام کرم گستری کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں اور اس مسئلے میں ان کے دشمن انھیں شکست دے ڈالتے ہیں۔

أَوْ حَارَبَتْهُ فَمَا تَنْجُو بِتَقْدِمَةٍ (۳۰) مِمَّا أَرَادَ وَلَا تَنْجُو بِتَجَبُّبٍ

ترکیب: أو عاطفہ، حاربت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ما تنجو فعل فاعل، ب حرف جر، تقدمة موصوف، من حرف جر، ما موصولہ، اراد فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ پھر مجرور ہو کر ظرف مستقر اور تقدمة کی صفت اور ب کا مجرور ہو کر ما تنجو کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ولا الخ بھی جملہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حاربتہ، حارب محاربة (مفاعلة) لڑنا، جنگ کرنا، تنجو نجا (ن) نجات پانا، نج کلنا، تقدمة پیش قدمی، تجبب (تفعیل) بھاگنا، راہ فرار اختیار کرنا۔

ترجمہ: یا اگر مدوح کے دشمن ان سے برسر پیکار ہو جائیں، تو وہ ان کے ارادے سے نہ تو کسی پیش قدمی سے بچ سکتے ہیں اور نہ ہی راہ فرار اختیار کر کے۔

مطلب: یعنی ہر چند کہ مدوح اپنے سائل اور درخواست گزار دشمنوں کے سامنے ہتھیار ڈال

کر شکست تسلیم کر لیتے ہیں؛ لیکن مقابل میں نکلنے والے دشمنوں کی خیر نہیں رہتی، ممدوح کے عزم و عمل کے درمیان نہ تو دشمن کا حملہ آڑے آ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا بھاگنا، بہر دو صورت اسے موت کے گھاٹ اترنا پڑتا ہے۔

أَضْرَتْ شَجَاعَتُهُ أَقْصَى كَتَائِبِهِ (۳۱) عَلَى الْحِمَامِ فَمَا مَوْتُ بَمَرْهُوبٍ

ترکیب: اضرت فعل، شجاعته بعد الاضافت فاعل، أقصى الخ اضافتوں کے بعد مفعول بہ، علی الحمام جار مجرور اضرت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، ما مشابہ لیس، موت اس کا اسم، بمرہوب جار مجرور ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اضرت (افعال) عادی بنانا، شوق دلانا، أقصى انتہائی دور، أقصى عن شئی دور کرنا، برطرف کرنا، (افعال) کتائب واحد کتیبة فوجی دستہ، فوج کا حصہ، حمام موت، مرہوب قابل اندیشہ رعب (س) خوف کھانا، ڈرنا۔

ترجمہ: کافور کی بہادری نے، اس کے تمام فوجی دستوں کو موت کا دلدادہ بنا دیا ہے، چناں چاہ کوئی موت ڈرنے کے لائق نہیں ہے۔

مطلب: یعنی ممدوح کی شجاعت و جواں مردی کا اثر اس کی تمام فوجوں پر بھی نمایاں ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کا ہر فوجی دستہ ہمہ وقت لڑنے مرنے کو تیار رہتا ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک موت کوئی قابل خوف شئی ہے ہی نہیں؛ بلکہ ہر وقت انھیں موت کی تمنا اور آرزو رہا کرتی ہے۔

قَالُوا هَجَرَتْ إِلَيْهِ الْغَيْثُ قُلْتُ لَهُمْ (۳۲) إِلَى غِيُوثٍ يَدِيهِ وَالشَّائِبِ

ترکیب: قالوا فعل فاعل جملہ ہو کر جملہ قول، هجرت فعل فاعل، إليه جار مجرور اسی کے متعلق، الغيث مفعول بہ، جملہ ہو کر مقولہ جملہ قولیہ ہے، قلت فعل فاعل، لهم جار مجرور اسی کے متعلق جملہ قول، إلى حرف جر، غیوث الخ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، شایب معطوف پھر إلى کا مجرور ہو کر هجرت فعل محذوف کے متعلق اور مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

حل لغات: هجرت، هجر (ن) هجرا چھوڑنا، قطع تعلق کرنا، غيث بادل، بروقت برسنے والا بادل، جمع غیوث، شایب شوبوب کی جمع بارش کی بوچھاڑ۔

ترجمہ: لوگوں نے مجھ سے ازراہ ملامت کہا کہ تم بروقت ہونے والی بارش ان کے پاس (سیف الدولہ) چھوڑ آئے ہو، میں نے انھیں جواب دیا کہ میں ان کے دونوں ہاتھوں سے ہونے والی بروقت بارش اور بوچھاڑوں (کافور) کے پاس آ گیا ہوں۔

مطلب: شاعر کہتا ہے کہ سیف الدولہ سے قطع تعلق کے بعد لوگوں نے مجھے ملامت کیا اور یہ کہا کہ تم اس کی عظیم نعمت کو چھوڑ کر کیوں آگئے، میں نے ان سے صرف اتنا کہا کہ سیف الدولہ سے بھی زیادہ بوجھل بادل اور اس سے زیادہ نعمت کی بوجھار کرنے والے آسمان کا دامن میں نے تھاما ہے، اس لیے وہاں سے آنے کی مجھے چنداں فکر نہیں ہے، بلکہ کافور کے دربار میں مجھے زیادہ راحت ملی ہے۔

إِلَى الَّذِي تَهَبُ الدُّوَلَاتِ رَاحَتُهُ (۳۳)	وَلَا يَمُنُّ عَلَى أَثَارِ مَوْهُوبٍ
وَلَا يَرْوُعُ بِمَغْدُورٍ بِهِ أَحَدًا (۳۴)	وَلَا يُفْزَعُ مَوْفُورًا بِمَكْنُوبٍ

ترکیب: الی حرف جر، الذی موصولہ، تہب فعل، الدولات مفعول بہ، راحۃ مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا یمن فعل فاعل، علی الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور لا یمن کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، لا یروع فعل فاعل، بمغذور اور بہ دونوں جار مجرور لا یروع کے متعلق، احدا مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، لا یفزع فعل فاعل، موفورا مفعول بہ، بمنکوب جار مجرور لا یفزع کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، پھر الذی کا صلہ اور الی کا مجرور ہو کر ہجرت فعل محذوف کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الدولات واحد دولة سلطنت، حکومت، بادشاہت، دولت، راحۃ ہتھیلی، جمع راحات، یمن من (ن) منّا احسان جتنا، اثار، اثر کی جمع نقش قدم، یروع راع (ن) روغا خوف زدہ کرنا، گھبرانا، مغذور، غدر (ض ن) غدر آدھو کہ دینا، بدعہدی کرنا، بے ونائی کرنا، یفزع (تفعیل) دہشت زدہ کرنا، موفورا پر امن، بے خوف، وفر (ض) وفرا مامون ہونا، منکوب مصیبت زدہ، (ن)

ترجمہ (۳۳): میں اس شخص کی خدمت میں آگیا ہوں، جس کی ہتھیلی سیم وزر دیا کرتی ہے، اور جو عطا کردہ چیزوں پر احسان نہیں جتاتا۔

ترجمہ (۳۴): اور جو کسی کے ساتھ بدعہدی کر کے کسی کو خوف زدہ نہیں کرتا، اور نہ ہی کسی مصیبت زدہ کے ذریعے، کسی پر امن شخص کو مبتلائے مصیبت کرتا ہے۔

مطلب: شاعر کافور کی فراخ دلی اور اس کے انعامات کا تذکرہ کر کے کہتا ہے، کہ مجھے سیف الدولہ کا دربار چھوڑنے پر کوئی رنج و ملال نہیں ہے؛ بلکہ اگر کافور کی خدمت میں نہ آتا تو یقیناً مجھے زندگی بھر حسرت و افسوس کا ہاتھ ملنا پڑتا، کیوں کہ یہ ایسا داتا ہے، جو داد و دہش کرنے کے بعد احسان نہیں جتاتا، نہ

ہی کسی کے ساتھ بے وفائی کر کے، دوسروں کے دلوں میں خوف و حراست کا بیج بوتا ہے اور نہ ہی کسی بتلائے مصیبت کا حوالہ دے کر، کسی بھی پر امن شخص کو رنج و غم میں مبتلا کرتا ہے۔

بَلَى يَرُوعُ بِذِي جَيْشٍ يُجَدِّلُهُ (۳۵) ذَا مِثْلِهِ فِي أَحْمِ النَّقْعِ غَرِيبِ

ترکیب: بلی اثباتیہ، یروع فعل فاعل، ب حرف جر، ذی مضاف، جیش موصوف، یجدل فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر جیش کی صفت پھر مضاف الیہ ہو کر مجرور اور یروع کے متعلق، ذا مثله اضافتوں کے بعد یروع کا مفعول بہ، فی حرف جر، احم مضاف، النقع غریب مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر مجرور اور یروع کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یجدل، تجدیل (تفعیل) پچھاڑنا، ٹنچ دینا، احم سیاہ، حم (س) حمًا کالانا ہونا، النقع غبار، دھول، جمع نقاع و نقوع، غریب انتہائی سیاہ، بہت کالا، جمع غرایب **ترجمہ:** کیوں نہیں، وہ ایک صاحب لشکر کے ذریعے جسے خاک میں لٹا دیتا ہے، اس جیسے لشکر والے کو نہایت سیاہ غبار والے تاریک لشکر میں دہشت زدہ کرتا ہے۔

مطلب: شاعر کافور کی انصاف پسندی اور عدل پروری کو بیان کر رہا ہے، کہ ممدوح ناحق کسی پر ظلم و زیادتی نہیں کرتے؛ لیکن اگر کوئی ان سے ٹکر لیتا ہے، تو اسے چھوڑتے بھی نہیں، اور اتنا زبردست انتقام لیتے ہیں کہ ایک دشمن کا حشر دیکھ کر، ان کے دیگر مخالفین پست ہمت اور ضعیف حوصلہ ہو جاتے ہیں اور ممدوح سے جنگ آزمائی کا خیال اپنے دل سے نکال دیتے ہیں۔

وَجَدْتُ أَنْفَعَ مَالٍ كُنْتُ أَذْخَرُهُ (۳۶) مَا فِي السَّوَابِقِ مِنْ جَرَى وَتَقَرُّبِ

ترکیب: وجدت فعل فاعل، أنفع مضاف، مال موصوف، كنت فعل ناقص مع اسم، أذخر فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہو کر كنت کی خبر پھر جملہ ہو کر مال کی صفت اور مضاف الیہ ہو کر وجدت کا مفعول بہ اول، ما موصولہ، فی السوابق جار مجرور ہو کر مبین، من بیانیہ، جرى الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر بیان اور وصلہ ہو کر وجدت کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أذخر، ذخیر (ف) ذخرا و ذخرا ذخیرہ کرنا، اشاک کرنا، سوابق، سابق کی جمع گھوڑ دوڑ کے میدان کا پہلا گھوڑا، دوسری جمع سابقون و سباق آتی ہے، جرى دوڑ، جرى جریا (ض) بہنا، دوڑنا، تقریب گھوڑوں کی تیز چال۔

ترجمہ: اپنے تمام جمع کردہ مالوں میں، مجھے زیادہ نفع بخش وہ دوڑ اور وہ تیز گامی لگی، جو پیش قدمی کرنے والے گھوڑوں میں پائی جاتی ہے۔

مطلب: متنبی اپنے جمع کردہ سرمائے کی سب سے اہم پونجی اپنے گھوڑوں کو قرار دے رہا ہے، اور وجہ یہ ہے کہ انھی گھوڑوں کی بدولت اسے کافور کے دربار میں حاضری کا شرف حاصل ہوا تھا، لہذا وہ اپنی زندگی کی سب سے قیمتی کمائی اور سب سے عمدہ ذخیرہ انھی گھوڑوں کو سمجھ رہا ہے۔

لَمَّا رَأَيْنِ صُرُوفَ الدَّهْرِ تَغْدُرُ بِيْ (۳۷) وَفَيْنَ لِيْ وَوَقْتُ صُمِّ الْأَنْابِيْبِ

ترکیب: لما شرطیہ، راین فعل فاعل، صروف الدھر ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ اول، تغدر فعل فاعل، بی جار مجرور تغدر کے متعلق جملہ ہو کر راین کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ ہو کر شرط، وفین فعل فاعل، لی جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، وقت فعل، صم الانابیب مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ ہو کر معطوف پھر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: صروف واحد صرف گردش زمانہ، انقلابات عصر، تغدر (نض) غدرًا بدعہدی کرنا، بے وفائی کرنا، وفین، وفی (ض) وفاء پورا کرنا، وفاداری کرنا، صم واحد اصم ٹھوس، سخت، انابیب واحد انبوب پورا، بانس کا گرہ۔

ترجمہ: پیش قدمی کرنے والے گھوڑوں نے، جب گردش ہائے زمانہ کو میرے ساتھ بے وفائی کرتے ہوئے پایا، تو انھوں نے میرے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیا اور مضبوط نیزوں کا بھی یہی حال رہا۔ (یا انھوں نے بھی وفاداری نبھائی)

مطلب: یعنی جب پورا زمانہ میرے خلاف ہو گیا، ہوائیں میری مخالفت میں کمر بستہ ہو گئیں، اور انقلابات زمانہ میرے پیچھے پڑ گئے، تو ایسے نازک وقت میں صرف میرے گھوڑے اور ٹھوس نیزے میرے حق میں وفاداری کا نعرہ لگا رہے تھے، اور یہ زمانے کی مخالفتوں اور اس کی نازیبا حرکتوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور ہر وار کو نا کام بنادیا۔

فَتَنَ الْمَهَالِكَ حَتَّى قَالَ قَائِلُهَا (۳۸) مَاذَا لَقِينَا مِنَ الْجُرْدِ السَّرَاحِيْبِ

ترکیب: فتن فعل فاعل، المہالک مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی تفریعیہ، قال فعل، قائلہا مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ ہو کر جملہ متول، ما موصولہ، ذا اسم اشارہ، لقینا فعل فاعل، من حرف جر، الجرد الخ مرکب توصیفی کے بعد مجرور اور لقینا کے متعلق پھر جملہ ہو کر ماذا مشاڑ الیہ کا اور ما کا صلہ ہو کر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

حل لغات: فتن، فات (ن) فوتاً وفواتاً گذرنا، حد سے آگے بڑھنا، المہالک واحد مہلک جائے ہلاکت، جنگل و بیابان مراد ہے، الجرد، اجرد کی جمع کم بال والے گھوڑے،

سراحیب ، سرحوب کی جمع دراز قد گھوڑے۔
ترجمہ: یہ گھوڑے جنگل و بیابان سے صحیح سالم نکل گئے، یہاں تک کہ اس کے کہنے والے نے کہا ہمیں ان کوتاہ مودراز قد گھوڑوں سے کیا ملا؟
مطلب: شاعر اپنے گھوڑوں کی برق رفتاری اور ان کی سلامت روی کی تعریف میں کہتا ہے، کہ یہ ایسے چالاک ہیں کہ ہلاکتوں اور مصیبتوں سے بہ آسانی باہر نکل آتے ہیں، اور دوران سفر ہلاکت کا کوئی شوشہ بھی ان کو چھو کر نہیں گذرتا، اور جنگل کے باشندوں کے لیے یہی بات وجہ تعجب ہے، کہ یہ حیوان ہو کر بھی انسانوں سے زیادہ چاق و چوبند اور ہوشیار ہیں۔

تَهْوِي بِمُنْجَرِدٍ لَيْسَتْ مَذَاهِبُهُ	(۳۹)	لِلْبَسِ ثَوْبٍ وَمَا كُوْلٍ وَمَشْرُوبٍ
يَرْمِي النُّجُومَ بَعِيْنِي مَنْ يُحَاوِلُهَا	(۴۰)	كَأَنَّهَا سَلَبٌ فِي عَيْنٍ مَسْلُوبٍ

ترکیب: تھوی فعل فاعل، ب حرف جر، منجرد، موصوف الرجل محذوف کی صفت اول، لیست فعل ناقص، مذاہبہ مرکب اضافی کے بعد اس کا اسم، ل حرف جر، لبس مضاف، ثوب الخ معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ اور ل کا مجرور ہو کر ظرف مستقر لیست کی خبر پھر جملہ ہو کر الرجل کی صفت ثانی، یرمی فعل فاعل، النجوم مفعول بہ اول، بعینی ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور یرمی کے متعلق، من موصولہ، يحاول فعل فاعل، ہا ذوالحال، کان حرف مشبہ بالفعل، ہا اس کا اسم، سلب موصوف، فی الخ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اور کان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر يحاول کا مفعول بہ، پھر جملہ ہو کر صلہ اور یرمی کا مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر الرجل کی صفت ثالث اور ب کا مجرور ہو کر تھوی کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات (۳۹): ہوی ہشی (ض) ہویاً لے جانا، منجرد سنجیدہ، اپنے کام میں مشغول (انفعال) مذاہب، مذہب کی جمع مسلک، دھرم، مراد آمدورفت، لبس (س) پہننا، ثوب کپڑا، جمع أثواب و ثياب۔

ترجمہ: یہ گھوڑے ایک ایسے سنجیدہ انسان کو لے کر دوڑ رہے ہیں، جس کی آمدورفت کپڑے پہننے اور کھانے پینے کے لیے نہیں ہوتی ہے۔

حل لغات (۴۰): یرمی (ض) رمیا پھینکنا، ڈالنا، تیر چلانا، يحاول محاولۃ (مفاعلة) کوشش کرنا، جدو جہد کرنا، سلب چھینی ہوئی چیز، جمع أسلاب، سلب (س) زبردستی لینا، چھیننا
ترجمہ: وہ شخص ستاروں پر اس کی دونوں نگاہوں کا تیر چلایا کرتا ہے، جو اسے حاصل کرنے

کے لیے کوشاں رہتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ ستارے چھنے ہوئے انسان کی نگاہ میں چھنی ہوئی چیز ہیں۔
مطلب: شاعر کا فور کو گرم کرنے کے بعد اپنے مقصد کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے مقاصد کو بتلا رہا ہے، کہ آپ کے پاس میں کھانے، پینے اور آرائش و زیبائش کے لیے نہیں آیا ہوں، بلکہ میرے آنے کا واحد مقصد جاہ و منصب کا حصول اور عہدے کی تلاش ہے، اور عہدہ بھی کوئی معمولی نہیں؛ بلکہ ستاروں پر کندیں ڈالنے کا ارادہ ہے اور اسے حاصل کر کے ہی دم لینا ہے۔

گر ہمتیں بلند ہوں کامل ہو شوق بھی وہ کام کون سا ہے، جو انسان نہ کر سکے

حَتَّى وَصَلْتُ إِلَى نَفْسٍ مُّحَبَّبَةٍ	(۴۱)	تَلَقَّى النُّفُوسَ بِفَضْلِ غَيْرِ مُحْجُوبٍ
فِي جِسْمٍ أَرَوَّعَ صَافِي الْعَقْلِ تَضْحِكُهُ	(۴۲)	خَلَائِقُ النَّاسِ إِضْحَاكَ الْأَعَاجِبِ

ترکیب: حتی تفریعیہ، وصلت فعل فاعل، الی حرف جر، نفس موصوف، محببہ صفت اول، تلقی فعل فاعل، النفوس مفعول بہ، ب حرف جر، فضل موصوف، غیر محجوب ترکیب اضافی کے بعد صفت پھر مجرور ہو کر تلقی کے متعلق، جملہ ہو کر نفس کی صفت ثانی، فی حرف جر، جسم موصوف، أروع صفت اول، صافی العقل مضاف مضاف الیہ ہو کر صفت ثانی، تضحک فعل، ہ مفعول بہ، خلائق الناس بعد الاضافت فاعل، إضحاک الأعاجیب ترکیب اضافی کے بعد تضحک کا مفعول مطلق، جملہ ہو کر جسم کی صفت ثالث پھر فی کا مجرور ہو کر ظرف مستقر نفس کی صفت ثالث، پھر الی کا مجرور ہو کر وصلت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: محببہ باپردہ، تحجیب چھپانا (تفعیل) غیر محجوب بے پردہ، مراد عام احسان، أروع خوش گوار، بہتر، ہوشیار، جمع روع وأرواع، صافی العقل روشن دماغ، صفا (ن) صفاء خالص ہونا، تضحک، إضحاک إضحاکاً (انفعال) ہنسا، خلائق واحد خلیقہ، عادت، خصلت، أعاجیب، أعجوبة کی جمع، حیرت انگیز، باعث تعجب۔

ترجمہ: یہاں تک کہ میں ایک ایسی ذات کے پاس آپہنچا، جو پردے میں رہ کر لوگوں سے کھلے ہوئے احسان کے ساتھ ملا کرتی ہے، وہ ذات روشن عقل کے حامل ایک ایسے عمدہ جسم میں ہے، جسے لوگوں کے اخلاق عجائبات کی طرح ہنسنے پر مجبور کرتے ہیں۔

مطلب: شاعر سفر کے بعد اپنی منزل کو بتا رہا ہے کہ میں سفر کی صعوبتوں کو جھیل کر اس بادشاہ کے دربار میں آ گیا ہوں، جو عام لوگوں سے نہیں ملتے اور پردہ کرتے ہیں، البتہ ان کے احسانات عوام و خواص سب کو یکساں عام ہیں، احسانات و انعامات میں کسی سے کوئی پردہ نہیں ہے، اور اسے دیکھنے والے

اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ انتہائی حسین و جمیل اور خوب صورت ہے، اس کی گفتگو اس کے بلند فہم اور روشن ضمیر ہونے پر دلالت کرتی ہے، لوگوں سے عام اختلاط نہ ہونے کی وجہ سے، ان کے اخلاق و اطوار مدوح کے شایان شان نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ انسانوں کی بہت سے عادتیں ان کے لیے وجہ تعجب اور باعث حیرت ہوتی ہیں۔ (یہ دونوں شعر جو بھی بن سکتے ہیں)

فَالْحَمْدُ قَبْلُ لَهُ وَالْحَمْدُ بَعْدُ لَهَا (۴۳) وَلِلْقَنَاءِ وَلَا ذِلَّاجِي وَتَأْوِيْبِي

ترکیب: ف تفریعیہ، الحمد مصدر مبتداء، قبل اسی کا مفعول فیہ، لہ جار مجرور ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، الحمد مصدر مبتداء، بعد اسی کا ظرف، لہا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ل حرف جر، القناء معطوف علیہ، و عاطفہ، ل حرف جر، اذلاجی مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، تاویبی ترکیب اضافی کے بعد معطوف پھر ل کا مجرور ہو کر معطوف ثانی پھر مجرور ہو کر لہا کا معطوف اور خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حمد مصدر (س) تعریف کرنا، یہاں شکر کے معنی میں ہے، القناء واحد قناتہ نیزے کی لکڑی مراد نیزہ، اذلاج مصدر (افعال) رات کے شروع یا آخری حصہ میں چلنا، تاویب مصدر (تفعیل) دن بھر چلنا۔

ترجمہ: چنانچہ سب سے پہلے تو کافور کا شکر ہے، اور اس کے بعد تیز رفتار گھوڑوں، نیزوں، آغاز شب میں چلنے اور دن بھر سفر کرنے کا شکر ہے۔

مطلب: یہاں بھی شاعر کافور تک رسائی حاصل ہونے پر اس کا اور ذریعہ مواصلات کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔

وَكَيفَ أَكْفَرُ يَا كَافُورُ نِعْمَتَهَا (۴۴) وَقَدْ بَلَغَنَكَ بِي يَا خَيْرَ مَطْلُوبٍ

ترکیب: و متانفہ، کیف استفہامیہ، اکفر فعل فاعل، یا کافور جملہ نداء، نعمت مضاف، ہا ذوالحال، و حالیہ، قد تحقیقیہ، بلغن فعل فاعل، لک مفعول بہ، بی جار مجرور بلغن کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر جواب نداء، یا خیر الخ نداء، جملہ نداء ہے ہو کر پھر حال اور نعمتہ کا مضاف الیہ ہو کر اکفر کا مفعول بہ، اکفر فعل اپنے متعلقات سے مل کر جملہ ہو کر جواب نداء اور جملہ نداء ہے۔

حل لغات: اکفر (ن) کُفرا و کُفرا نا شکری کرنا، انکار کرنا، نعمتہ احسان، جمع انعم، بلغ احدا بکذا کسی کو پہنچانا (ن) مطلوب مقصود، طلب (ن) چاہنا۔

ترجمہ: اے کافور! میں ان گھوڑوں کا احسان ناشناس کیوں کر بنوں، جب کہ اے بہترین

مقصود انھوں نے مجھے تم تک پہنچا دیا ہے۔

مطلب: شاعر بظاہر تو اپنے گھوڑوں کا شکریہ ادا کر رہا ہے؛ لیکن اگر دیکھا جائے تو اس ضمن میں وہ کافور کو یہ بتانا بھی چاہتا ہے کہ میں تمہارے پاس آ گیا ہوں، لہذا تمہارے لیے یہ ضروری ہے کہ میرا اعزاز و اکرام کرو اور بدلے میں مجھ سے شکریے کے اشعار سنو، کیا تمہیں نہیں معلوم، کہ میں جب گھوڑوں کا شکریہ ادا کر سکتا ہوں، تو تمہاری کتنی مدح و ثنا کروں گا۔

يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الْغَانِيُ بِتَسْمِيَةٍ (۴۵) فِي الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ عَنْ وَصْفٍ وَتَلْقِيْبٍ

ترکیب: یا حرف ندا ادعوا فعل کے قائم مقام ہے، ایہا بعد الالہافیت اس کا مفعول بہ، الملك موصوف، الغانی اسم فاعل، بتسمیة جار مجرور اسم فاعل کے متعلق، فی حرف جر، الشرق والغرب معطوف علیہ معطوف ہو کر جار مجرور الغانی کے متعلق، اسی طرح عن الخ بھی معطوف علیہ معطوف ہو کر جار مجرور اسم فاعل الغانی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ملک کی صفت اور ادعوا کا مفعول بہ جملہ خبریہ ہے، پھر یہ جملہ ندا ہے، اگلا شعر جواب ندا ہے۔

حل لغات: ملك بادشاہ! فرماں روا، حاکم، جمع ملوک، الغانی بے نیاز، غنی عن شیئ (س) غنی بے نیاز ہونا، مستغنی ہونا، وصف صفت، جمع أوصاف، وصف (ض) وصفا صفت بیان کرنا، تلقیب مصدر (تفعیل) لقب دینا، لقب رکھنا۔

ترجمہ: اے وہ بادشاہ جو صرف نام کی بنا پر مشرق و مغرب میں وصف و لقب سے بے نیاز

ہے۔

مطلب: یعنی لوگوں پر مدوح کے اس قدر احسانات و انعامات ہیں کہ ہر کوئی ان کا نام سن کر ان کی رفعت و عظمت کے گن گاتا ہے اور مدوح کے تعارف کے لیے، ان کی کسی صفت یا کسی خاص لقب کا تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

أَنْتَ الْحَبِيبُ وَلَكِنِّي أَعُوذُ بِهِ (۴۶) مِنْ أَنْ أَكُونَ مُحِبًّا غَيْرَ مَحْبُوبٍ

ترکیب: أنت الحبيب مبتدا خبر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ ہے، و عاطفہ، لكن حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، أعوذ فعل فاعل، بہ جار مجرور اسی کے متعلق، من حرف جر، أن ناصب، اکون فعل ناقص، أنا ضمیر اس کا اسم، محبا موصوف، غیر محبوب ترکیب اضافی کے بعد صفت اور اکون کی خبر، جملہ ہو کر بتاویل مصدر من کا مجرور اور أعوذ کے متعلق جملہ ہو کر لكن کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف پھر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

حل لغات: اعود عاذ (ن) عودا پناہ مانگتا، محب عاشق، احب (افعال) چاہتا، محبت کرنا، دل لگی کرنا۔

ترجمہ: تم ہی محبوب ہو، لیکن میں محبوب سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں، کہ غیر پسندیدہ عاشق رہوں۔

مطلب: شاعر کافور سے اپنی محبت کا اظہار بھی کر رہا ہے اور اپنے لیے درخواست عنایت بھی، اس لیے کہ سب سے ناکام عاشق وہی ہے، جہاں ایک طرف سے تو فداکاری ہی فداکاری ہو، اور دوسری طرف کا عشق بالکل سرد اور نفرت سے متاثر ہو؛ اس لیے شاعر محبوب سے درخواست کر رہا ہے کہ مجھے تو آپ سے لینا اور مانگنا ہے، اس لیے میں تو محبت کروں گا ہی؛ لیکن آپ بھی کچھ نظر عنایت کر دیجئے، تاکہ میرے دل کو سکون و قرار مل جائے۔

وقال يمدحه في شوال سنة

سبع وأربعين وثلاث مائة

متنبی نے ماہ شوال ۳۴۷ھ میں کافور کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے

أَغْلِبُ فِيكَ الشَّوْقَ وَالشَّوْقُ أَغْلِبُ (۱) وَأَعْجِبُ مِنْ ذَا الْهَجْرِ وَالْوَصْلُ أَعْجِبُ

ترکیب: اغلب فعل، انا ضمیر ذوالحال، فیک جار مجرور اغلب کے متعلق، الشوق ذوالحال، و حالیه، الشوق مبتدا، اغلب خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر اغلب کا مفعول بہ، و حالیه، اعجب فعل، ضمیر انا ذوالحال، من حرف جر، ذا اسم اشارہ، الہجر مشارالیہ پھر مجرور ہو کر اعجب کے متعلق، و حالیه، الوصل مبتدا، اعجب خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر اعجب کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے پھر اغلب کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اغلب غالب آنا، غالب آنے کی کوشش کرنا (مفاعلة) اغلب اسم تفضیل، غلب علی أحد (ض) غالب آنا، اعجب (س) تعجب کرنا، حیرت کرنا، الہجر فراق، جدائی، ہجر (ن) ہجرا چھوڑنا، وصل مصدر وصال، قرب، وصل (ض) وصلاً ملنا، جوڑنا، اعجب اسم تفضیل۔

ترجمہ: میں تمہارے سلسلے میں شوق پر غالب آنا چاہتا ہوں اور شوق زیادہ غالب آنے والا

ہے، اور مجھے اس فراق پر تعجب ہے، حالاں کہ وصال زیادہ باعث تعجب ہے۔

مطلب: شاعر ممدوح کے سلسلے میں اپنے اور شوق کے درمیان مقابلہ آرائی کو بیان کرتا ہے، کہ میرے اور شوق کے مابین کافور کے حوالے سے مسابقت ہے اور ہر بار شوق ہی کی جیت ہوتی ہے، اور محبوب کے سلسلے میں پیش آمدہ فراق پر شاعر اظہار تعجب کر رہا ہے، جب کہ وصال اور قرب کو زیادہ حیرت انگیز ہونا چاہئے، کیوں کہ زمانہ تفریق کا عادی ہے اور اس کے باوجود وصال کا تسلسل یقیناً باعث تعجب ہے، اور ہجر اس لیے باعث تعجب ہے کہ یہ بہت دراز اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔

أَمَّا تَغْلَطُ الْآيَامُ فِيَّ بِأَنْ أَرَى (۲) بَغِيضًا تَنَائِي أَوْ حَبِيبًا تَقْرِبُ

ترکیب: اُ ہمزہ استفہام برائے تعجب، ما نافیہ، تغلط فعل، ایام فاعل، فی جار مجرور تغلط کے متعلق، ب حرف جر، ان ناصبہ، اری فعل فاعل، بغیضاً موصوف، تنائی فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور معطوف علیہ، اُو عاطفہ، حبیباً موصوف، تقرب فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور معطوف پھر اری کا مفعول بہ اور مجرور ہو کر بتاویل مفرد تغلط کے متعلق، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

حل لغات: تغلط، غلط (س) غلطی کرنا، بغیض، مبغوض، ناپسندیدہ، بغض (ن کس) دشمنی کرنا، عداوت رکھنا، تنائی، نای منایاۃ دور کرنا (مفاعلتہ) تقرب (تفعیل) تقریب قریب کرنا، پاس رکھنا۔

ترجمہ: کیا زمانے میرے سلسلے میں یہ غلطی نہیں کر سکتا، جو میں یہ مشاہدہ کر سکوں کہ ایک ناپسندیدہ شی کو وہ مجھ سے دور کر دیتا اور ایک محبوب چیز کو میرے قریب کر دیتا۔

مطلب: یعنی زمانہ کا ہر کام میری منشا اور چاہت کے خلاف ہوتا ہے، چوں کہ مجھے محبوب کا وصال اور قرب مقصود ہے، اس لیے زمانہ برابر میری مخالفت میں لگا ہے اور ہر آن وہ میرے فراق کے لیے کوشاں رہتا ہے، کاش کبھی زمانے سے یہ غلطی ہو جائے کہ وہ میری خواہش کے مطابق ہی چلنے لگے، تاکہ مجھے حبیب کا قرب میسر ہو جائے، اس لیے کہ قصد و ارادے سے تو زمانہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔

وَلِلَّهِ سِيرِي مَا أَقْلُ تَيْيَةً (۳) عَشِيَّةَ شَرْقِيَّ الْحَدَالِي وَغُرْبَ
عَشِيَّةَ أَحْفَى النَّاسِ بِي مَنْ جَفَوْتُهُ (۴) وَأَهْدَى الطَّرِيقَيْنِ الَّذِي أَتَجَنَّبُ

دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے: و مستانفہ، للہ جار مجرور ہو کر ظرف مستقر خبر مقدم، سیری ترکیب اضافی کے بعد مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ما اقل فعل تعجب، ہ ضمیر محذوف تمیز، تئیتہ تمیز پھر ما اقل کا فاعل، عشیۃ مضاف، شرقی مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا،

الحدالی و غرب معطوف علیہ معطوف ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر عشیہ کا مضاف الیہ اور مبدل منہ، عشیہ مضاف، أحفی اسم تفصیل، الناس مضاف الیہ، بی جار مجرور أحفی کے متعلق شبہ جملہ ہو کر مبتدا، من موصولہ، جفوت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، اهدی الطریقین ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، الذی موصولہ، أتجنب فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور خبر، جملہ اسمیہ ہو کر معطوف پھر عشیہ کا مضاف الیہ اور بدل، اس کے بعد ما اقل کا مفعول فیہ جملہ فعلیہ تجیہ ہے۔

حل لغات (۳): سیر مصدر سار (ض) سیراً چلنا، عموماً رات کے چلنے کو سیر کہتے ہیں، للہ سیری سے شاعر نے اپنی برق رفتاری کو بتایا ہے، قتیۃ، ة وحدت کی ہے (تفعل) رکنا، ٹھہرنا، قیام کرنا، مجرد (ض) پناہ لینا، عشیہ شام، جمع عشایا وعشیات، شرقي مشرق، حدالی ملک شام میں ایک جگہ کا نام ہے، غرب ملک شام کی ایک پہاڑی کا نام۔

ترجمہ (۳): میری تیز گامی کی قدر اللہ ہی کر سکتا ہے، اس شام کو کتنا کم رکنے کی نوبت آئی، جس شام کو میرے دونوں مشرقی جانب حدالہ نامی جگہ اور غرب کی پہاڑیاں تھیں۔

حل لغات (۴): أحفی زیادہ اکرام کرنے والا، حفی (س) حفاً وحفایۃ باحد، آؤ بھگت کرنا، عزت کرنا، جفوت (ن) جفاوۃ بدسلوکی کرنا، سنگ دلی سے پیش آنا، اهدی زیادہ سیدھا، ہدی (ض) ہدایۃ سیدھی راہ بتانا، طریقین، طریق کا تشبیہ جمع طرق، أتجنب (تفعل) بچنا، دور ہونا۔

ترجمہ (۴): جس شام کو میرا سب سے بڑا قدر داں وہ شخص تھا، جس کے ساتھ میں سنگ دلی سے پیش آ رہا تھا، اور دور اہوں میں زیادہ سیدھی وہ راہ تھی، جس سے میں دور ہو رہا تھا۔

مطلب: شاعر نے ان دونوں شعروں میں سیف الدولۃ کا در چھوڑنے پر اظہار افسوس کیا ہے، کہ اللہ خوب جانتے ہیں، میں نے سیف الدولۃ کا در چھوڑنے میں کتنی جلدی کی، حالاں کہ وہ میرا اتنا قدر داں اور زرنواز تھا کہ اسے میں لفظوں میں نہیں بیان کر سکتا، ہمیشہ اس نے میرے ساتھ خیر خواہی کر کے اپنے قریب رکھنے کی کوشش کی؛ لیکن میں نے اس کے احسان کا صلہ یہ دیا، کہ ہر موڑ پر اس کی ناقدری کی اور ہر آن اس سے بے وفائی کرتا رہا، تا آں کہ اس کے پاس سے رخصت ہو گیا، کچی بات تو یہ ہے کہ متنبتی سیف الدولۃ کے احسانات کا حوالہ دے کر کافور کی غیرت کو آواز دے رہا ہے۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆

وَكَمْ لِظْلَامِ اللَّيْلِ عِنْدَكَ مِنْ يَدٍ (۵) تُخْبِرُ أَنَّ الْمَانَوِيَّةَ تَكْذِبُ

ترکیب: و ابتدائیہ، کم خبریہ میمز، لظلام اللیل ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ید کی صفت اول، عندک مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کی صفت ثانی، من حرف جر، ید موصوف اپنی صفتوں سے مل کر مجرور اور کم کی تمیز ہو کر مبتدا، تخبر فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، المانویۃ اس کا اسم، تکذب فعل فاعل جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر تخبر کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر پھر خبر کم کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ظلام تاریکی، ظلمت، ظلم (س) ظلاماً تاریک ہونا، سیاہ ہونا، ید جمع ایدی احسان، تخبر (تفعیل) خبر دینا، بتلانا، المانویۃ مان نامی شخص کی طرف منسوب ایک فرقے کا نام، جن کا عقیدہ یہ ہے کہ خیر کا تعلق روشنی سے ہے اور شر کا تعلق ظلمت و تاریکی سے۔

ترجمہ: اور تمہارے اوپر تاریکی شب کا کتنا احسان ہے، جس نے فرقہ مانویہ کے جھوٹ کو نمایاں کر دیا۔

مطلب: یعنی راتوں نے سیاہی کی حالت میں دشمنوں سے تمہاری حفاظت کر کے، تمہیں بچا لیا اور فرقہ مانویہ کے اُس زعم باطل کو بے بنیاد ثابت کر دیا، کہ رات خالق شر ہے اور اُس میں خیر کا کوئی کام ہوتا ہی نہیں، رات کے احسانات کا تذکرہ آئندہ شعر میں ہے۔

وَقَاكَ رَدَى الْأَعْدَاءِ تَسْرِي إِلَيْهِمْ (۶) وَزَارَكَ فِيهِ ذُو الدَّلَالِ الْمُحَجَّبُ

ترکیب: وقی فعل فاعل، ك ذو الحال، ردى الأعداء مضاف مضاف الیہ ہو کر وقا کا مفعول بہ ثانی، تسری فعل فاعل، إلیہم تسری کے متعلق جملہ ہو کر حال اور مفعول بہ اول جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، زار فعل، ك مفعول بہ، فیہ زار کے متعلق، ذو مضاف، الدلال الخ موصوف صفت ہو کر مضاف الیہ اور فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: وقی (ض) وقایۃ بچانا، حفاظت کرنا، ردى مصدر ردی (س) ہلاک ہونا، زار (ن) زیارۃ ملاقات کرنا، الدلال مصدر ناز و نخر، دل (ض) دلالاً و دلالاً (س) ناز و نخرے کرنا، اترانا۔

ترجمہ: ظلمت شب نے آپ کو اس وقت دشمنوں کی ہلاکت سے بچا لیا، جب آپ ان کی طرف محو سفر تھے، اور اسی تاریکی شب میں نزاکت شعار با پردہ محبوب سے آپ کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

مطلب: یعنی کون کہتا ہے کہ رات اور تاریکی رات خالق شر ہے، کیا دنیا نہیں جانتی، کہ اسی

رات میں آپ کے دشمن آپ پر حملہ نہ کر سکے اور آپ انہیں مارتے ہوئے بچ نکلے، اور ظلمت شب، ہی کی بدولت آپ کو محبوبہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے، کیا یہ سب راتوں کے خیر میں سے ہے، یا شر اور شرارت ہے۔

وَيَوْمَ كَلِيلِ الْعَاشِقِينَ كَمَتُّهُ (۷)	أَرَأَيْبُ فِيهِ الشَّمْسُ أَيَّانَ تَغْرُبُ
وَعَيْنِي إِلَى أُذُنِي أَغْرَى كَأَنَّه (۸)	مِنَ اللَّيْلِ بَاقٍ بَيْنَ عَيْنِيهِ كَوَكْبُ
لَهُ فَضْلَةٌ عَنِ جِسْمِهِ فِي إِهَابِهِ (۹)	تَجِبِي عَلَى صَدْرِ رَحِيبٍ وَتَلْهَبُ

تینوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے : و بمعنی رب، یوم موصوف مجرور
 لکے برائے تشبیہ، لیل العاشقین مضاف مضاف الیہ ہو کر یوم کی صفت اور کمتہ کے متعلق، کمت
 فعل، انا ضمیر ذوالحال، ہ مفعول بہ، اراقب فعل، انا ضمیر ذوالحال، فیہ جار مجرور اسی کے متعلق،
 الشمس مبدل منہ، ایاں ظرفیہ جو اپنے مابعد کی طرف مضاف ہے، تغرب فعل فاعل جملہ ہو کر مضاف
 الیہ اور بدل پھر یہ اراقب کا مفعول بہ ہے، و حالیہ، عینی مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، الی حرف جر،
 اذنی مضاف، اغر یہ فرس محذوف موصوف کی صفت اول، کان حرف مشبہ بالفعل، ہ ذوالحال، باق
 اسم فاعل، بین عینیہ اضافتوں کے بعد باق کا مفعول فیہ، کوکب اس کا فاعل، شبہ جملہ ہو کر حال اور
 کان کا اسم، من اللیل جار مجرور ظرف مستقر ہو کر کان کی خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر فرس محذوف کی صفت
 ثانی، لہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، فضلة مصدر موصوف، عن جسمہ اور فی إهابہ دونوں
 ترکیب اضافی کے بعد فضلة کے متعلق، تجبی فعل فاعل، علی حرف جر، صدر رحیب مرکب
 توصیفی کے بعد مجرور ہو کر تجبی کے متعلق جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تذهب فعل فاعل جملہ ہو کر
 معطوف اور فضلة کی صفت، پھر یہ مبتدا مؤخر ہے، جملہ اسمیہ ہو کر فرس کی صفت ثالث، پھر اذنی کا
 مضاف الیہ اور الی کا مجرور ہو کر عینی مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور اراقب کا فاعل، جملہ فعلیہ
 ہو کر پھر حال ہے کمت کی ضمیر کا اور کمت کا فاعل ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات (۷) : کمت کمن (ن) کمنا چیپنا، اراقب مراقبة (مفاعلة)
 ویکنا، نگرانی کرنا۔

ترجمہ : اور بعض دن جو شب عشاق کی طرح دراز تھے، میں اس میں چھپا بیٹھا سورج کے
 غروب ہونے کا انتظار کرتا رہا۔

حل لغات (۸) : اذنی، اذن کا تشبیہ، جمع آذان کان، کوکب ستارہ جمع کوکب،

اغر سفید پیشانی والا گھوڑا، تحقیق آچکی ہے۔

ترجمہ: اور میری نگاہ سفید پیشانی والے ایسے گھوڑے کے دونوں کانوں پر جمی ہوئی تھی، گویا کہ وہ رات کا کوئی ٹکڑا تھا، جس کی آنکھوں کے درمیان کوئی ستارہ شب رہ گیا ہو۔

حل لغات (۹): فضلة زیادتی، اضافہ، زائد حصہ، جمع فضلات وفضال، إهاب کچی کھال جمع اُھب و اُھب، صدر سینہ جمع صدور، رحیب کشادہ، وسیع، رُحْب (ک) رحابة وسیع ہونا۔

ترجمہ: اس کی کھال اس کے جسم سے کچھ زیادہ ہے، جو اس کے کشادہ سینہ پر آمدورفت کرتی رہتی ہے۔

مطلب تینوں کا: شاعر نے ان اشعار میں دن اور رات کا موازنہ کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دن کا شر اور اس کی تباہی، رات کی بہ نسبت زیادہ خطرناک ہے، دن میں انسان اپنے محبوب وغیرہ سے بھی نہیں مل پاتا ہے؛ لیکن رات میں بہ آسانی یہ کام ہو جاتا ہے، اور تمام عاشقوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دن کے جلدی گذرنے اور رات کے نہ صرف آنے، بلکہ دراز ہونے کی تمنائیں کیا کرتے ہیں، اور ان کی نگاہ ہمیشہ سورج کی ٹلکے کے چھپنے کی منتظر رہتی ہے، جیسا کہ یہی صورت حال میرے ساتھ بھی پیش آئی، میں بھی دن ختم ہونے کا شدت سے منتظر تھا اور آنکھوں کو گھوڑے کے کانوں پر جمائے ہوئے تھا، کہ کہیں کسی دشمن کو دیکھ کر گھوڑے کے کان تو نہیں کھڑے ہو رہے ہیں، رات کی سیاہی میں اس کی پیشانی اتنی خوب صورت نظر آرہی تھی کہ ستاروں میں اور اس میں کوئی فرق ہی نہیں تھا، اور وہ گھوڑا بھی خوب، خوب روا اور صحت مند تھا اور دوڑتے ہوئے جب قدم رکھتا، تو اس کی تندرستی مزید نمایاں ہو جاتی تھی۔

شَقَقْتُ بِهِ الظُّلْمَاءَ أَذْنِي عِنَانَهُ (۱۰) فَيَطْفِي وَأَرْخِيهِ هِرَارًا فَيَلْعَبُ

ترکیب: شققت (ن) چیرنا، پھاڑنا، مراد سفر کرنا، الظلماء تاریکی، جمع ظلمات (س) تاریک ہونا، أذنی اذنی إدناء (افعال) قریب کرنا، عنان لگام، جمع أعنة، يطفی (ف) سرکش ہونا، حد سے آگے بڑھنا أرخي إرخاء (افعال) ڈھیل دینا، ڈھیلا چھوڑنا، يلعب (س) کھیلنا۔

ترجمہ: میں نے اس گھوڑے کے ذریعے تاریکی شب کو چیر ڈالا، میں اس کی لگام کو اپنی طرف کھینچتا تو وہ سرکش دکھاتا، اور جب بھی میں اسے ڈھیلی چھوڑتا، تو وہ مستی کرنے لگتا۔

مطلب: شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اسی کی ہمت و مردانگی کی بدولت میں نے تاریکی کا سفر کیا، میں جب بھی اس کی لگام کی رسی کھینچتا تو وہ سرکش ہو کر اڑ جاتا اور ایسا لگتا

تھا کہ اسے چلنے میں تکلیف ہو رہی ہے، لیکن جوں ہی میں وہ رسی ڈھیلی کرتا، میرا گھوڑا فرط مسرت سے کھل اٹھتا اور شوقِ دستی میں تیز گامی کو اپنالیا کرتا تھا۔

وَأَصْرَعُ أَيَّ الْوَحْشِ قَفَيْتُهُ بِهِ (۱۱) وَأَنْزَلُ عَنْهُ مِثْلَهُ حِينَ أَرْكَبُ

ترکیب: و مستانفہ، اصرع فعل فاعل، ای الوحش مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، قفیتہ فعل فاعل مفعول بہ، بہ جار مجرور قفیت کے متعلق جملہ ہو کر حال اور اصرع کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ ہے، انزل فعل فاعل، عنہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ذوالحال، مثله بعد الاضافت حال اور انزل کے متعلق، حین مضاف، ارکب فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ اور انزل کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اصرع، صرعه (ف) صرعاً چت کرنا، زمین پر گرا دینا، پچھاڑ دینا، الوحش جنگلی جانور جمع و وحوش، قفیت (تفعیل) پیچھا کرنا، پیچھے چلنا، انزل (ض) اترنا، ارکب (س) سوار ہونا۔

ترجمہ: اور اس کے ذریعے میں جس جنگلی جانور کا پیچھا کرتا اسے چت کر دیتا، اور جب میں اس پر سے اترتا تو وہ اتنا ہی تازہ دم رہتا، جتنا کہ میرے سوار ہونے کے وقت ہوا کرتا تھا۔

مطلب: یعنی میرا گھوڑا اتنا چست و پھرت اور تازہ خون والا تھا، کہ اسے کتنا بھی دوڑاؤ تھکن اس کے پاس پہنچتی نہیں تھی، اور اس پر سوار ہو کر تیز سے تیز جنگلی جانور کا بہ آسانی شکار کر لیا جاتا تھا، اتنا دوڑنے بھاگنے کے باوجود گھوڑے میں کسی بھی طرح کی کوئی تھکاوٹ اور کسل مندی نہیں آتی تھی، بلکہ ہمہ وقت وہ بدستور تازہ دم اور تیز نفس رہا کرتا تھا۔

وَمَا الْخَيْلُ إِلَّا كَالصَّدِيقِ قَلِيلَةٌ (۱۲) وَإِنْ كَثُرَتْ فِي عَيْنٍ مَنْ لَا يُجَرِّبُ

ترکیب: و مستانفہ، ما نافیہ، اخیل مبتدا، إلا حصریہ، کا الصدیق جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر اول، قلیلہ خبر ثانی جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و برائے ترتیب، ان وصلیہ، کثرت فعل فاعل، فی حرف جر، عین مضاف، من موصولہ، لا یجرب فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ، پھر مضاف الیہ اور مجرور ہو کر کثرت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: خیل گھوڑوں کا گروہ، جمع خیول، صدیق دوست، جمع اصداقاء، کثرت کثر (ک) بڑھنا، زیادہ ہونا، دوچند ہونا، یجرب (تفعیل) تجربہ کرنا، آزمانا، عملی طور پر پرکھنا۔

ترجمہ: گھوڑے تو اتنے دوست کی طرح کم یاب ہیں، ہر چند کہ نا تجربہ کاروں کی نگاہ میں

ان کی بھرمار ہے۔

مطلب: شاعر گھوڑوں کی وفاداری کا اچھے دوست کی ہم دردی و غم گساری سے موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح دوستی کا ہاتھ تو ہر کوئی بڑھاتا ہے، مگر برے وقت میں ایک سچا، مخلص اور وفا شعار دوست ہی انسان کے کام آتا ہے، اسی طرح گھوڑے تو بکثرت پائے جاتے ہیں؛ لیکن عمدہ اور نفیس گھوڑا شاذ و نادر ہی ہاتھ آتا ہے، جب کہ تجربوں سے عاری لوگ ہر گھوڑے کی عمدگی کا نعرہ لگاتے رہتے ہیں۔

إِذَا لَمْ تُشَاهِدْ غَيْرَ حُسْنِ شَيَاتِيهَا (۱۳) وَأَعْضَائِهَا فَالْحُسْنُ عَنْكَ مُغَيَّبٌ

ترکیب: إذا شرطیہ، لم تشاهد فعل فاعل، غیر مضاف، حسن مضاف الیہ مضاف، شیاتیہا ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، أعضائها مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف پھر حسن کا مضاف الیہ اور غیر کا مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، الحسن مبتداء، مغیب خبر، عنک جار مجرور مغیب کے متعلق، جملہ ہو کر جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تشاهد، شاهد مشاہدہ (مفاعلتہ) دیکھنا، معائنہ کرنا، شیات گھوڑوں کے عمومی رنگ کے علاوہ رنگ، واحد الشیة، مغیب غائب کردہ، پوشیدہ، (تفعیل) چھپانا۔
ترجمہ: اگر گھوڑوں کے رنگ اور اعضاء کی خوبی کے علاوہ کوئی اور چیز تمہیں نظر نہیں آتی، تو تمہیں حسن سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ (یا حسن تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہے)

مطلب: یعنی گھوڑوں کا ظاہری رنگ و روپ ان کا حقیقی حسن اور ان کی واقعی عمدگی نہیں ہے، بلکہ ان کا حسن اصلی اور جوہر حقیقی ان کی وفادار فطرت اور تیز رفتار چال ہے، جس کا اندازہ انہی لوگوں کو ہوتا ہے، جو گھوڑوں کے نشیب و فراز اور ان کی رنگ و نسل کے ماہر ہوتے ہیں، اور جس نے صرف ظاہری چمک دمک کو دیکھ کر گھوڑوں کی عمدگی کا فیصلہ کر دیا، اسے گھوڑوں کی حقیقت کا پتہ ہی نہیں۔

لَحَا اللَّهُ ذِي الدُّنْيَا مُنَاخًا لِرَاكِبٍ (۱۴) فَكُلُّ بَعِيدٍ إِلَيْهَا مُعَذَّبٌ

ترکیب: لحا فعل، اللہ فاعل، ذي اسم اشارہ، الدنيا ممتیز، مناخا اسم مفعول، لراکب جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر تمیز اور مشار الیہ ہو کر لحا کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، کل بعید الہم ترکیب اضافی کے بعد مبتداء، معذب خبر، فیہا جار مجرور معذب اسم مفعول کے متعلق، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لحا فلانا (س) لحیا ملامت کرنا، عیب لگانا، اصل معنی درخت کو چھیلنا، مناخا قیام گاہ، جائے پناہ، اناخ اناخۃ (انعال) اونٹ بٹھانا، راکب سوار، جمع راکب (س) سوار

ہوتا، بعید الہم بلند حوصلہ، ہم جمع ہمووم حوصلہ۔
ترجمہ: اس دنیا پر اللہ کی لعنت ہو، جو ایک سوار کے لیے قیام گاہ ہے، کیوں کہ یہاں ہر حوصلہ مند (عالی حوصلہ) بتلائے عذاب رہا کرتا ہے۔
مطلب: یعنی ہر چند کہ یہ دنیا مسافر زندگی کے لیے اسٹیشن اور عازم حیات کی نظر میں ایک پلیٹ فارم ہے، لیکن وہ لوگ جن کے قلوب عزم و حوصلے سے لبریز ہیں اور جو اس دنیا میں کچھ کر گزرنے کا اچھا جذبہ لے کر پیدا ہوئے ہیں، ان کے لیے یہ عذاب خانہ اور قید خانہ کی طرح ہے، اور ایسے بلند ہمت لوگوں کو دنیا کبھی راس نہیں آئی، اس لیے کہ یہ ان کے عزم و حوصلے میں آڑے آتی ہے۔

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَقُولُ قَصِيدَةً (۱۵) فَلَا أَشْتَكِي فِيهَا وَلَا أَتَعْتَبُ

ترکیب: الا حرف تہیہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، شعری بعد الاضافت اس کا اسم، ہل استفہامیہ، اقول فعل فاعل، قصیدہ موصوف، ف برائے نتیجہ، لا اشتکی فعل فاعل، فیہا جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا اتعبت فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف اور قصیدہ کی صفت ہو کر اقول کا مفعول بہ، جملہ ہو کر لیت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قصیدہ شعری مجموعہ، جمع قصائد، اشتکی اشتکاء (افعال) شکایت کرنا، اتعبت، تعبت تعبتا (تفعل) عتاب کرنا، اظہار خفگی کرنا۔

ترجمہ: کاش میں کسی طرح یہ جان لیتا، کہ کوئی ایسا قصیدہ کہوں گا، جس میں شکایت اور عتاب کے اظہار سے رہائی ملے گی۔ (یا جس میں شکایت و عتاب کے اظہار کی ضرورت نہ ہوگی)
مطلب: یعنی میں نے ساری زندگی شعر و قصیدے میں گزار دی، لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میرے اشعار زمانے کی شکایتیں اور غم و غصے سے خالی ہوں، میری تمنا یہ ہے کہ زندگی میں کوئی موقع ایسا بھی ہم دست ہو، جب میرے اشعار بالکل صاف اور زمانے کے آلام و مصائب پر ناراضگی اور برہمی سے خالی ہوں، اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے، جب میری جھولی بھر دی جائے اور میرا پیٹ بدھنسی کا شکار ہو جائے۔

وَيْسِي مَا يَذُودُ الشَّعْرَ عَنِّي أَقْلَهُ (۱۶) وَلَكِنَّ قَلْبِي يَا ابْنَةَ الْقَوْمِ قُلُوبُ

ترکیب: و مستانفہ، بی جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، ما موصولہ، یذود فعل، الشعر مفعول بہ، عنی جار مجرور یذود کے متعلق، اقلہ مضاف مضاف الیہ ہو کر یذود کا فاعل، جملہ ہو کر صلا اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و برائے عطف و ترتیب، لکن حرف مشبہ بالفعل، قلبہ بعد

الاضافت اس کا اسم، قلب خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جواب نداء، یا ابنۃ القوم نداء منادی ہو کر جملہ نداء، جملہ نداء ہے۔

حل لغات: یذود، ذاد احدا (ن) ذوداً بھگانا، ہٹانا، دفع کرنا، قُلب بہت الٹ پھیر کرنے والا، تقلیب (تفعیل) الٹ پھیر کرنا، مراد بہت بڑا حیلہ گر۔

ترجمہ: اور میں ایسے مصائب کا شکار ہوں، جن کا ادنیٰ ساحصہ، (یا جن کا ایک ذرہ) میرے شعر کو ختم کر سکتا ہے، لیکن اے شرفاء زادی میرا دل بہت بڑا حیلہ گر ہے۔

مطلب: یعنی میں آلام و مصائب کی اس پر خار وادی میں پھنسا ہوں، کہ اس کا ایک کاغذ بھی میری تمام شعری لیاقتیں ختم کرنے کے لیے کافی ہے، لیکن آفات و شدائد کی کثرت ہجوم کے باوجود بھی میرے اشعار گوئی کا سلسلہ جاری ہے اور میرے فن پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں دل کا بہت چالاک اور انتہائی بیدار مغز ہوں، مصائب کو بھانپ کر، اس سے بچ نکلنا بہ آسانی مجھے آتا ہے، اور اپنی چالاک ہی کی وجہ سے اپنا پیٹ پال رہا ہوں، ورنہ حوادث زمانہ، نہ جانے کب میرا صفایا کر کے صفحہ ہستی سے میرا نام و نشان مٹا دیتے۔

وَأَخْلَاقُ كَافُورٍ إِذَا شِئْتُ مَدَحَهُ (۱۷) وَإِنْ لَمْ أَشَأْ تُمْلِي عَلَيَّ فَأَكْتُبُ

ترکیب: و متانقہ، اخلاق کافور بعد الاضافت مبتدا، إذا ظرفیہ، شئت فعل فاعل، مدحہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، إن شرطیہ محضہ، لم اشأ فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور پھر اخلاق کا ظرف ہے، (یا کافور کو مبدل منہ مان کر اسی سے بدل مانیں پھر مبتدا بنائیں) تملی فعل فاعل، علی جار مجرور تملی کے متعلق جملہ ہو کر خبر اول، فاکتب فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اخلاق، خُلق کی جمع، بمعنی خصلت، عادت، تُمْلِي إِملاء (افعال) لکھوانا، املا کرانا۔

ترجمہ: اور کافور کے اخلاق کچھ اس طرح کے ہیں، کہ میں ان کی مدح کرنا چاہوں یا نہ چاہوں، وہ املا کرتے ہیں اور میں لکھا کرتا ہوں۔ (یادہ مجھے مضامین مہیا کرتے ہیں اور میں لکھتا رہتا ہوں)

مطلب: شاعر اپنی شعر گوئی میں کافور کے مکارم اخلاق کو کارگر مان کر کہتا ہے، کہ اس کے اخلاق اس قدر عظیم ہیں اور اس کی صفات اتنی بلند رتبہ ہیں، کہ انھیں سوچ کر بے اختیار میری زبان سے اشعار نکلنے لگتے ہیں، اور مجھے وہ اتنا متاثر کر ڈالتے ہیں کہ اگر میں ان کی تعریف نہ بھی کرنا چاہوں، تو ان کے اخلاق کی پاکیزگی میری زبان سے مدحیہ اشعار ہی نکلا دیتی ہے۔

إِذَا تَرَكَ الْإِنْسَانُ أَهْلًا وَرَاءَهُ (۱۸) وَيَمَمَّ كَافُورًا فَمَا يَتَغَرَّبُ

ترکیب: إذا شرطیہ، ترک فعل، انسان فاعل، اہلا مفعول بہ، وراءہ مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، یمم فعل فاعل، کافوراً مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف اور شرط، ف جزائیہ، ما یتغرب فعل فاعل جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: اہل اہل خانہ، خاندانی لوگ، جمع اہلون و اہال، یمم (تفعیل) ارادہ کرنا، قصد کرنا، یتغرب، تغرب تغرباً (تفعیل) پردیسی بننا، اجنبیت کا احساس کرنا۔

ترجمہ: جب کوئی انسان اپنے پیچھے اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر، کافور کا قصد کرتا ہے، تو اسے اجنبیت کا احساس نہیں ستاتا۔

مطلب: یعنی کافور اتنا مفسار اور خوش اخلاق ہے، کہ اس سے ملنے کے بعد ہر کوئی اس کا گردیدہ ہو جاتا ہے، اور پھر وہ کتنے دن بھی کافور کے پاس رہ جائے، اسے ہرگز یہ احساس نہیں ہوتا، کہ وہ اپنے وطن سے دور بہت دور کافور کے پاس ہے، بلکہ کافور کی مہمان نوازی اور اس کی مفساری، اس سے ملنے والوں کو یہ احساس دلاتی ہے، کہ آدمی اپنے کنبے کے کسی عزیز ترین فرد کے پاس ہی ہے۔

فَتَى يَمَلَأُ الْأَفْعَالَ رَأْيًا وَحِكْمَةً (۱۹) وَنَادِرَةً أَحْيَانًا يَرْضَى وَيَغْضَبُ

ترکیب: فتی موصوف، یملا فعل فاعل، أفعال میّز، رایا، حکمة اور نادرۃ تینوں تمیز، پھر مفعول بہ، احيان مضاف، یرضی و یغضب دونوں جملہ فعلیہ اور معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ اور یملا کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت اور ہو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فتی جوان، جمع فتیان و فتیۃ، یملا ملا (ف) بھرنا، رای رائے، نظریہ، جمع اراء، حکمة دانش مندی کی بات، دانائی، جمع حکم، نادرۃ نایاب، کم یاب، جمع نوادر، احيان واحد حین حالت، وقت۔

ترجمہ: کافور ایسا جوان مرد ہے، جو مسرت و غضب دونوں حالتوں میں اپنے کارناموں کو، درستگی رائے، حکمت اور نادر و نایاب باتوں سے پر کیے رہتا ہے۔

مطلب: یعنی اللہ نے کافور کو اس قدر سلامت فہم اور پختہ تجربوں سے نوازا ہے، کہ وہ جب بھی لب کشائی کرتا ہے، سامعین کو کارآمد مفید باتیں، پختہ کاری سے بھرپور تجربے اور فہم و تدبیر سے لبریز حکمتیں اور یکتا مثال و فہم کے نمونے پیش کرتا ہے، اور اس کی یہ طلاقت لسانی حالت غضب اور خوشی دونوں میں یکساں ہوا کرتی ہے، ایسا نہیں کہ خوشی کی مستی سے جھوم کر فہم و تدبیر کو بھول جائے، اور ایسا بھی نہیں کہ

غمے کی گرمی اور ذہن کا انتشار اس کی عقل و خرد پر کچھ اثر دکھائیں۔

إِذَا ضَرَبْتُ بِالسَّيْفِ فِي الْحَرْبِ كَفَّهُ (۲۰) تَبَيَّنَتْ أَنَّ السَّيْفَ بِالْكَفِّ يَضْرِبُ

ترکیب: إذا شرطیہ، ضربت فعل، بالسيف اور في الحرب دونوں جار مجرور ہو کر ضربت کے متعلق، کفہ بعد الاضافت اس کا فاعل، جملہ ہو کر شرط، تبینت فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، السيف اس کا اسم، بالكف جار مجرور یضرب کے متعلق، یضرب فعل فاعل جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر تبینت کا مفعول بہ، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: ضرب بالسيف تلوار سے مارنا، (ض) کف ہتھیلی جمع اکف، تبینت اچھی طرح معلوم کرنا، واضح ہونا، (تفعل)

ترجمہ: میدان جنگ میں جب ان کی ہتھیلی تلوار سے وار کرتی ہے، تو تمہیں بخوبی یہ معلوم ہو جاتا ہے، کہ تلوار ہتھیلی سے وار کر رہی ہے۔

مطلب: یعنی کافور ہر میدان کا کھلاڑی اور ہر مقابلے کا شیر ہے، اور اس کی مہارت کی ہلکی سی جھلک اس وقت معلوم ہوتی ہے، جب وہ میدان جنگ میں دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار کر اپنی ہتھیلی کی مضبوطی اور کلائیوں کا کمال دکھاتا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ تلوار کا کمال ہے، مگر درحقیقت یہ کافور کی اس تجربہ کار ہتھیلی کا کارنامہ ہوتا ہے، جس کے بل پر تلوار میں دم خم پیدا ہوتا ہے۔

تَزِيدُ عَطَايَاهُ عَلَى اللَّبْثِ كَثْرَةً (۲۱) وَتَلْبِثُ أَمْوَاهُ السَّمَاءِ فَتَنْضُبُ

ترکیب: تزيد فعل، عطایاہ مضاف مضاف الیہ ہو کر میمز، کثرة تمیز پھر تزيد کا فاعل، علی اللبث جار مجرور تزيد کے متعلق جملہ فعلیہ ہوا، و عطف و تریب کا ہے، تلبث فعل، أمواه السماء بعد الاضافت فاعل، جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، تنضب فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: تزيد زاد زیادة (ض) بڑھنا، زیادہ ہونا، عطایا واحد عطیة بخشش، لبث مصدر، (س) ٹھہرنا، رکنا، أمواه واحد ماء پانی، دوسری جمع أمیاء آتی ہے، (کتاب میں سحاب کا لفظ زائد ہے، اصل مخطوطے میں نہیں ہے) تنضب نصب الماء (ن) نصباً پانی کا خشک ہونا، سوکھ جانا۔

ترجمہ: کافور کی بخششیں رکنے کے باوجود کثرت میں بڑھ جایا کرتی ہیں، حالانکہ آسمان کی بارشیں رکنے کے بعد خشک ہو جاتی ہیں۔

مطلب: شاعر کافور کے احسانات کو آسمان کے انعامات سے بھی زیادہ بخش اور پائے دار ثابت کر کے کہتا ہے کہ کافور کی نعمتیں رکنے کے باوجود بھی بہت زیادہ رہتی ہیں، اس لیے کہ وہ ایک کے بعد دوسرا احسان کر دیا کرتا ہے؛ لیکن آسمان کی بخششیں جب رک جاتی ہیں، تو زمین انہیں اپنے اندر جذب کر کے خشک کر دیتی ہے اور ان میں تجدید نہیں ہو پاتی، جب کہ کافور کے بعد دیگر احسان کرتا رہتا ہے۔

أَبَا الْمِسْكِ هَلْ فِي الْكَاسِ فَضْلٌ أَنَالُهُ (۲۲) فَإِنِّي أَغْنِي مُنْذَحِينَ وَتَشْرِبُ

ترکیب: أبا المسك مضاف مضاف الیه ہو کر منادی ہے، حرف ندا یا محذوف کا اور جملہ ندا ہے، هل استفہامیہ، فی الکاس جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، فضل موصوف، أنال فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہو کر صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب ندا جملہ ندائیہ ہے، ف برائے تغلیل، إن حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، أغنی فعل، أنا ضمیر ذوالحال، منذحین جار مجرور أغنی کے متعلق، و حالیہ، تشرب فعل فاعل جملہ ہو کر حال اور أغنی کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أبو المسك کافور کی کنیت ہے، کاس پیالہ، جام، جمع کؤوس و اکواس، فضل مصدر، زیادتی، باقی ماندہ، پس خوردہ، فضل (ک) فضالہ زیادہ ہونا، فضل کی جمع فضول آتی ہے، أنال نال (س) نیلا پانا، حاصل کرنا، أغنی غنی تغنیہ (تفعیل) گانا گانا، شعر سنانا مراد ہے۔

ترجمہ: اے ابوالمسک کیا تیرے جام میں میرے لیے کچھ پس خوردہ ہے، کیوں کہ میں عرصہ دراز سے گارہا ہوں اور تم پیتے جا رہے ہو۔

مطلب: بالآخر متنبتی نے اپنا سکوت توڑ ہی دیا، اور کافور پر تعریض کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم کیسے مردہ احساس کے مالک ہو، میں مسلسل تمہیں اپنے اشعار سے محظوظ کر رہا ہوں اور تم مست ہو کر جام پر جام چڑھا رہے ہو، تم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ اس کیف و سرور میں میرا بھی کچھ حصہ ہونا چاہئے، تم تو اتنی بڑی سلطنت پر قابض ہو کہ کہیں بھی ایک کوندے کر میری تمنا پوری کر سکتے ہو، بتاؤ اب بھی تمہاری غیرت کو جوش نہیں آئے گا تو کب وہ حرکت کرے گی۔

وَهَبْتُ عَلَى مِقْدَارٍ كَفِّي زَمَانِنَا (۲۳) وَنَفْسِي عَلَى مِقْدَارٍ كَفِّيكَ تَطْلُبُ

ترکیب: وهبت فعل، أنت ضمیر ذوالحال، علی حرف جر، مقدار الخ پیہم اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر وهبت کے متعلق، و حالیہ، نفسي مضاف مضاف الیه ہو کر مبتدا، علی حرف جر،

مقدار کفیک اضافتوں کے بعد مجرد اور تطلب کے متعلق، تطلب فعل فاعل جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور وھبت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مقدار اندازہ، پیمانہ، جمع مقادیر، کفی، کف کا تشبیہ ہے، بمعنی ہتھیلی جمع اکف۔

ترجمہ: آپ نے ہمارے زمانے کی دونوں ہتھیلیوں کے مطابق بخشش کی ہے، حالاں کہ میرا دل آپ کی دونوں ہتھیلیوں کی مقدار کا خواہش مند ہے۔

مطلب: یعنی آپ نے جو کچھ ہمیں دیا ہے وہ ہماری حیثیت کے مطابق ہے؛ لیکن ہم تو آپ کی شایان شان بخشش کے منتظر ہیں، آپ اپنی حیثیت کے مطابق ہمیں عطا کیجئے۔ (اگلے شعر میں تفصیل ہے)

إِذَا لَمْ تَنْطُ بِي ضِيْعَةً أَوْ وَلَايَةً (۲۴) فَجُودُكَ يَكْسُونِي وَشُغْلُكَ يَسْلُبُ

ترکیب: إذا شرطیہ، لم تنط فعل فاعل، بی جار مجرد لم تنط کے متعلق، ضیعة اور ولایة معطوف علیہ معطوف ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، جودک مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، یکسونی فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، شغلک الخ بھی پہلے کی طرف جملہ ہو کر معطوف اور جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تنط ناطاً أحداً نوطاً (ن) لڑکانا، مراد سپرد کرنا، دینا، ضیعة جاگیر، علاقہ، جائے داد، جمع ضیاع و ضیعات، ولایة حکومت، ولایات جمع ہے، ممالک بھی معنی ہے، یکسو کسا (ن) کسوا و کسوة کپڑے پہنانا، لباس عطا کرنا، شغل مشغلہ جمع اشغال مراد غفلت، لا پرواہی، یسلب (ن) زبردستی چھین لینا۔

ترجمہ: اگر آپ کوئی جاگیر یا علاقہ میرے سپرد نہیں کرتے، تو آپ کی بخشش مجھے لباس عطا کرے گی اور آپ کی غفلت اسے چھین لے گی۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ کو چھوڑ کر میں آپ کے پاس صرف کھانے اور پہننے نہیں آیا ہوں، بلکہ حاکم اور والی بننے کی تمنا لے کر میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، لہذا حسب وعدہ یا تو کوئی جاگیر میرے نام کر دیجئے جہاں صرف میری حکومت کا ڈنکا بجے، یا کوئی علاقہ میرے حوالے کیجئے، جس میں صرف میرا ہی حکم چلے، ورنہ ان معمولی انعامات کا کیا بھروسہ آج آپ کی نظر کرم ہے، تو مل رہا ہے، کل آپ مزید مشغول ہو جائیں گے، تو ہم بھوکے مریں گے۔

يُضَاحِكُ فِي ذَا الْعِيدِ كُلِّ حَبِيبَةٍ (۲۵) جَذَائِي وَأَبْكِى مَنْ أَحَبُّ وَأَنْدُبُ

ترکیب: يضاحك فعل، في حرف جر، ذالعيد اسم اشارہ مشار الیہ ہو کر مجرور اور يضاحك کے متعلق، كل فاعل، حبيبہ بعد الاضافت مفعول بہ، اور جذائي بعد الاضافت مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عطف وترتیب کا، ابکی فعل فاعل، من موصولہ، احب و اندب دونوں فعل فاعل جملہ اور معطوف علیہ معطوف ہو کر صلہ اور ابکی کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يضاحك، ضاحك مضاحكة (مفاعلة) ایک دوسرے کے ساتھ ہنسنا، عید مسلمانوں کا سب سے بڑا تہوار، جمع اعیاد، أندب ندب (ن) نَدْبًا مُر دے کے حالات بیان کر کے رونا، نوحہ کرنا۔

ترجمہ: اس عید میں ہر کوئی میرے سامنے اپنے محبوب کے ساتھ ہنس کھیل رہا ہے، جب کہ میں اپنے محبوب کو رو رہا ہوں اور اس پر آنسو بہا رہا ہوں۔

مطلب: شاعر کا فور کی خفتہ مزاجی کو ابھار کر، بیدار کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اور عید جیسی اہم نعمت کا حوالہ دے کر کہتا ہے، کہ بڑی تکلیف ہوتی ہے جب میں آج کے دن اپنی نگاہوں کے سامنے لوگوں کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ مست اور مگن دیکھتا ہوں؛ اس لیے کہ میرے بھی اپنے دوست و احباب ہیں، میرے سینے میں بھی مچلتا ہوا دل ہے، میں چاہتا ہوں کہ کوئی علاقہ آپ میرے نام کر دیں، تاکہ میں بھی انہوں کے ساتھ خوشیوں اور مسرتوں سے لبریز تہواروں کے مواقع پر فرحت و انبساط کے ترانے گایا کروں۔

أَحْنُ إِلَى أَهْلِي وَأَهْوَى لِقَاءَ هُمْ (۲۶) وَأَيْنَ مِنَ الْمُسْتَقِ عَنَقَاءُ مُغْرِبُ

ترکیب: أحن فعل فاعل، إلی حرف جر، أهلي بعد الاضافت مجرور اور أحن کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطف، أهوى فعل فاعل، لقاء ہم مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے، و برائے ترتیب، أين ظرفیہ، من المشتاق جار مجرور ظرف مستقر پھر یہ خبر مقدم، عنقاء مغرب موصوف صفت ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أَحْنَ حَنَّ (ض) حنینا مشتاق ہونا، آرزو مند ہونا، أهوى هوى هوى (س) خواہش کرنا، عنقاء ایک نادر پرندہ، مغرب أغرب (انفعال) مغرب میں جانا، مراد دور نکل جانا۔
ترجمہ: میرے دل میں اپنے اہل خانہ کے لیے تڑپ ہے، اور میں ان سے ملاقات کا متمنی ہوں، لیکن کہاں ایک آرزو مند اور کہاں دور جانے والا عنقاء۔

مطلب: یعنی جس طرح عنقاء سے وصال اور اس کی تلاش دشوار ہے، اسی طرح میں بھی

ہزار ہا کوششوں کے باوجود بھی اپنے اہل خانہ سے نہیں مل پا رہا ہوں، جب کہ حالت یہ ہے کہ ہر آن میرا دل ان سے ملاقات کے لیے بے چین رہتا ہے، اور ہمہ وقت ان کے دیکھنے کی امنگ جواں رہتی ہے، کاش کافور اس سلسلے میں میری رہنمائی کرتے اور مجھے میرا مطلوب عطا کر کے، میرے اپنوں سے ملا دیتے۔

فَبِأَن لَّمْ يَكُنْ إِلَّا أَبُو الْمِسْكِ أَوْ هُمْ (۲۷) فَبِأَنَّكَ أَحْلَى فِي فُؤَادِي وَأَعْذَبُ

ترکیب: ف تفریعی، ان شرطیہ، لم یکن فعل تام، الا حصری، ابو المسک بعد الاضافت معطوف علیہ، او عاطفہ، ہم معطوف پھر لم یکن کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، اُحلی اسم تفصیل، فی فوادی مضاف مضاف الیہ ہو کر جار مجرور اُحلی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، اعذب اسم تفصیل معطوف پھر ان کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: اُحلی زیادہ شیریں، حلّی (ن) حلاوة شیریں ہونا، اعذب بہت میٹھا، عذب (ک) میٹھا ہونا۔

ترجمہ: اگر ایسا ہے کہ کافور یا اہل خانہ دونوں میں سے صرف کسی ایک ہی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے، تو یقیناً آپ میرے دل کے لیے زیادہ شیریں اور میٹھے ہیں۔

مطلب: یعنی اگر میری دونوں مرادیں بیک وقت پوری نہیں ہو سکتیں، اور کافور یا اہل خانہ ان دونوں میں سے کسی ایک ہی کی شرف زیارت سے مجھے صبر کرنا پڑے گا، تو اس صورت میں، میں اپنے اہل خانہ کے مقابلے کافور کو زیادہ ترجیح دوں گا؛ کیوں کہ آپ کی محبت اہل خانہ اور اعزاء و اقارب کی الفت و قرابت سے بھی زیادہ ہے، لہذا میں آپ ہی کے حضور عید کر کے، اہل وطن کو یہیں سے عید کی مبارکبادی دے دوں گا۔

وَكُلُّ أَمْرٍ يُؤَلِّي الْجَمِيلَ مُحَبَّبٌ (۲۸) وَكُلُّ مَكَانٍ يُنْبِتُ الْعِزَّ طَيِّبٌ

ترکیب: و متانفہ، کل مضاف، امرئ موصوف، یولی فعل فاعل، الجمیل مفعول بہ، جملہ ہو کر صفت اور مضاف الیہ ہو کر مبتداء، محبب خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و برائے عطف و ترتیب، اور بقیہ میں ترکیب پہلے ہی مصرع کی طرح ہے۔

حل لغات: یولی الی ایلاء دینا، المعروف بھلائی کرنا (انفال) ینبت (انفال) اگانا، پیدا کرنا، العز مصدر، عزت، عز (ض) محبوب ہونا، الطیب عمدہ، اچھی چیز، (ض) عمدہ ہونا۔

ترجمہ: ہر احسان نواز انسان ہر دل عزیز ہوتا ہے، اور ہر عزت دہندہ مقام عمدہ ہوا کرتا

ہے۔ (یا عہدگی کا حامل ہوا کرتا ہے)

مطلب: یعنی میرا اپنے اہل خانہ اور عزیزوں کے مقابلے میں آپ کو ترجیح دینا، صرف اس لیے ہے، کہ آپ نے مجھ پر اس قدر احسان کیے ہیں، جس سے میں بوجھل ہو گیا ہوں، اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کے دربار میں مجھے وہ سرخ روئی اور سرفرازی نصیب ہوئی ہے، کہ اگر میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاتا، تو یقیناً ان چیزوں سے محروم ہو جاتا، لہذا یہی وہ آپ کی ذرہ نوازی ہے، جو مجھے آپ سے دوامِ وابستگی پر مجبور کرتی ہے۔

يُرِيدُ بِكَ الْحُسَادُ مَا اللَّهُ دَافِعٌ (۲۹) وَسُمُرُ الْعَوَالِي وَالْحَدِيدُ الْمَذْرَبُ

ترکیب: یريد فعل، بك جار مجرور اسی کے متعلق، الحساد فاعل، ما موصولہ، اللہ مبتدا، دافع معطوف علیہ، و عاطفہ، سمر العوالی بعد الاضافت معطوف اول، الحديد المذرب مرکب توصیفی کے بعد معطوف ثانی پھر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ اور یريد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حساد واحد حاسد جلنے والا، حسد کرنے والا (ن) دافع دور کرنے والا (ف) ہٹانا، دور کرنا، سمر، اسمر کی جمع گندم گوں رنگ، عوالی واحد عالیہ نیزے، حديد لوہا، جمع حدائد مراد تلوار، المذرب دھاردار، ذرب السیف ذربا (تفعیل اور، ن) تلوار تیز کرنا۔

ترجمہ: حاسدین آپ کے ساتھ جو کچھ چاہتے ہیں، اسے اللہ دفع کرنے والا ہے، اور گندم گوں نیزے اور تیز تلواریں دفع کرنے والی ہیں۔

مطلب: یعنی آپ کے دشمن اور حاسدوں کی بدخواہی کے سلسلے میں، اللہ پاک آپ کی حفاظت کریں گے، اسی طرح نیزے اور تیز تلوار بھی آپ کی اعانت میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گی، دشمنوں کی شرارت کا تذکرہ آئندہ اشعار میں ہے۔

وَذُوْنُ الَّذِي يَبْغُوْنَ مَا لَوْ تَخَلَّصُوا (۳۰) إِلَى الشَّيْبِ مِنْهُ عِشْتَ وَالطِّفْلُ أَشْيَبُ

ترکیب: و متانفہ، دون مضاف، الذي اسم موصول، یبغون فعل فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور مضاف الیہ ہو کر خبر مقدم، ما موصولہ، لو حرف شرط، تخلصوا فعل فاعل، إلى الشيب اور منه دونوں جار مجرور ہو کر تخلصوا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، عشت فعل، انت ضمیر ذوالحال، و حالہ، الطفل اشيب مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور عشت کا فاعل، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر الذي کا صلہ اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یبغون، بغی (ض) بغیا و بغیہ چاہنا، طلب کرنا، تخلصوا (تفعل) بچ،

نکلتا، خلاصی پانا، عشت عاش (ض) عیشا زندگی جینا، طفل بچہ، جمع اطفال، اشیب سفید بال والا، مراد بوڑھا، جمع شیب (ض) سفید ہونا۔

ترجمہ: جو کچھ حاسدین چاہتے ہیں، ان میں سے پہلی چیز کا جواب تو یہ ہے کہ اگر یہ حاسدین بڑھاپے تک زندہ بچ نکلے، تو یقیناً آپ بعافیت بقید حیات رہیں گے، (زندہ بخیر رہیں گے) جب کہ ان حاسدوں کے بچے بھی بڑھاپے کا شکار ہو جائیں گے۔

مطلب: یعنی آپ کے دشمنوں کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی، کہ آپ کی سلطنت پر زوال آجائے اور آپ کا جاہ و چشم ختم ہو جائے، بلکہ اگر حاسدین بدخواہی سے باز نہ آئے، تو خود ان کی زندگیوں پر زوال آئے گا اور اگر اس وقت وہ موت سے بچ بھی گئے، تو بڑھاپے کی عمر میں فطری موت سے ہرگز نہیں بچ سکیں گے، اور آپ اس وقت بھی تازہ دم اور سرسبز الحریکت رہ کر ان کے بچوں کا بھی بڑھاپا دیکھ لیں گے۔

إِذَا طَلَبُوا جَدْوَاكَ أُعْطُوا وَحُكِّمُوا (۳۱) وَإِنْ طَلَبُوا الْفَضْلَ الَّذِي فِيكَ خُيِّبُوا

ترکیب: إذا شرطیہ، طلبوا فعل فاعل، جدواک مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، أعطوا و حکموا دونوں فعل مجہول اپنے نائب فاعل کے ساتھ جملہ فعلیہ اور معطوف علیہ معطوف ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، و عطف و ترتیب کا ہے، إن شرطیہ، طلبوا فعل فاعل، الفضل موصوف، الذي اسم موصول، فیک جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صلہ اور صفت ہو کر مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، خیبوا فعل اور نائب فاعل جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: جدوی بخشش، جدی (ن) جدوا عطیہ دینا، حکموا (تفعیل) فیصلے کا اختیار دینا، حکم بنانا، الفضل برتری، عظمت، اعزاز جمع افضال، خیبوا ناکام بنانا، تخیب (تفعیل) نامراد کرنا۔

ترجمہ: اگر حاسدین آپ کی بخشش کے طالب ہوں، تو مکمل اختیار کے ساتھ انھیں یہ بخشش ملے گی؛ لیکن اگر وہ آپ کا خصوصی فضل مانگیں گے، تو محرومی ان کے ہاتھ آئے گی۔

مطلب: یعنی اگر حاسدین کا مقصد آپ کے عطایا اور بخشش سے لطف اندوز ہونا ہے، تو انھیں اس کا پورا موقعہ دیا جائے گا، اس لیے کہ کریم کے لیے انکار و منع ایک عار ہے، لیکن اگر یہ آپ کے اس فضل و اعزاز پر دست درازی کریں گے جو اللہ نے خاص آپ کو عطا کیا ہے، تو ان کے ہاتھ کاٹ لیے جائیں گے، اور چاروں خانے انھیں چت کر دیا جائے گا۔

وَلَوْ جَازَ أَنْ يَحُوَّ عَلَاكَ وَهَبَتْهَا (۳۲) وَلَكِنْ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَا لَيْسَ يُوْهَبُ

ترکیب: و متائفہ، لو شرطیہ، جاز فعل، ان ناصبہ، یحوو فعل فاعل، علاک مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ ہو کر بتادیل مفرد جاز کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، و هبت فعل فاعل، ہا مفعول بہ، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، و برائے ترتیب، لیکن استدارک کے لیے، من الأشياء جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، ما موصولہ، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، یوہب فعل ہو ضمیر نائب فاعل جملہ ہو کر خبر پھر جملہ ہو کر ما کا صلہ اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جاز (ن) جوازاً ممکن ہونا، یحوو حوی (ض) حواۃ جمع کرنا، اکثما کرنا، مراد ہے حاصل کرنا، علا معنوی بلندی، شرف و عزت کی رفعت، علا (ن) علوا بلند ہونا، وہب (ف) دینا، عطیہ کرنا۔

ترجمہ: اگر حاسدین کے لیے آپ کی رفعت و بلندی کا حصول ممکن ہوتا، تو یقیناً آپ یہ بلندی انھیں بخش دیتے، لیکن بعض چیزیں ہبہ کے لائق نہیں ہوتیں، (یا کچھ چیزوں کا عطیہ نہیں کیا جاتا)

مطلب: یعنی اگر شرف و عظمت اور رفعت و شرافت کا ہبہ کرنا کسی انسان کے بس میں ہوتا، تو کافور اپنے حاسدین کو یہ چیزیں بھی ہبہ کرنے سے گریز نہ کرتے، مگر یہ تو اللہ کی قدرت اور اس کے قبضے میں ہے، اس لیے انسان انھیں بخشے پر قادر ہی نہیں ہے؛ لہذا شرف و عزت کی چاہت حاسدین کے لیے بے سود ہے۔

وَأَظْلَمَ أَهْلُ الظُّلْمِ مَنْ بَاتَ حَاسِدًا (۳۳) لِمَنْ بَاتَ فِي نِعْمَائِهِ يَتَقَلَّبُ

ترکیب: و ابتدائی، اظلم اهل الظلم اضافتوں کے بعد مبتدا، من موصولہ، بات فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، حاسدا خبر، ل حرف جر، من موصولہ، بات فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، فی نعمائہ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور یتقلب کے متعلق جو فعل فاعل ہے، جملہ ہو کر بات کی خبر اور پھر جملہ ہو کر من کا صلہ اور مجرور ہو کر بات اول کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اظلم بہت بڑا ظالم، ظلم أحدا (ض) ظلم کرنا، بات برائے تبدیل حالت، بات بیتیوتہ (ض) رات گزارنا، نعماء واحد نعمة انعام، یتقلب الٹ پلٹ کرنا، لوٹ پوٹ ہونا، (تفعل)

ترجمہ: سب سے بڑا ظالم وہ ہے، جو اس شخص کے ساتھ حسد کرنے لگے، جس کی نعمتوں میں وہ پلا بڑھا ہے۔

مطلب: یعنی آپ کے یہ حاسدین آپ ہی کا نمک کھا کر پلے بڑھے ہیں اور آج اس پوزیشن میں آگئے کہ آپ ہی کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا، اس سے بڑی احسان ناشناسی کیا ہو سکتی ہے، کہ آدمی جس پلیٹ میں کھائے، اسی میں چھید بھی کرنے لگے۔

وَأَنْتَ الَّذِي رَبَّيْتَ ذَا الْمُلْكِ مُرْضِعًا (۳۴) وَلَيْسَ لَهُ أُمٌّ سِوَاكَ وَلَا أَبٌ

ترکیب: و متانفہ، انت مبتدا، الذي موصولہ، ربیت فعل فاعل، ذا الملك بعد الاضافت ذوالحال، مرضعاً حال اول، و حالیه، لیس فعل ناقص، له جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لیس کی خبر مقدم، ام معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکید، اب معطوف پھر موصوف، سواک بعد الاضافت صفت اور لیس کا اسم جملہ ہو کر حال ثانی، پھر ربیت کا مفعول بہ جملہ ہو کر الذي کا صلہ اور انت کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ربیت ربی تربیة (تفعیل) پرورش کرنا، پالنا، مرضعاً شیر خوار، رضع (ض ف) دودھ پینا، ارضعه (افعال) دودھ پلانا، ام ماں جمع امہات، ملک سے صاحب ملک مراد ہے۔

ترجمہ: اور آپ ہی نے شیر خوارگی کی حالت میں بادشاہ کی پرورش کی تھی، جب کہ آپ کے علاوہ نہ اس کی کوئی ماں تھی نہ باپ۔

مطلب: یہاں بادشاہ سے مراد کافور کے مولیٰ کا وہ بچہ ہے، جسے اس کے والدین کی وفات کے بعد کافور نے پالا پوسا تھا، اسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے، کہ جب وہ بچہ یتیم ہو گیا تھا، تو آپ ہی کی وہ ذات والا صفات تھی، جس نے اس کے دل سے احساس یتیمی کو ختم کر کے، ایک حقیقی ماں باپ کی طرح، اس کی پرورش کی تھی، اور اس پر کافور نے یہ عظیم احسان کیا تھا۔

وَكَُنْتَ لَهُ لَيْتٌ الْعَرِينِ لِشِبْلِهِ (۳۵) وَمَا لَكَ إِلَّا الْهِنْدُ وَإِنِّي مِخْلَبٌ

ترکیب: و متانفہ، کنت فعل ناقص مع اسم کے، له جار مجرور کنت کے متعلق، لیت العرین مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، لشبلہ ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اول، و حالیه، ما مشابہہ لیس، ل حرف جر، ک متشبی منہ، إلا حرف استثناء، الہند وانی متشبی پھر مجرور اور ما کا اسم، مخلب خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال ثانی اور کنت کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لیت شیر، جمع لیوٹ، العرین: بنگل، جھاڑی، کچھاڑ، جمع غرؤ، شبیل شیر کا بچہ، جمع اشبال و شبال و اشبال، مخلب بچہ، جمع مخالب۔

ترجمہ: اور آپ کی حیثیت بادشاہ کے لیے، اپنے بچے کی خاطر جہاز کی شیر کی سی تھی، جب کہ آپ کے پاس ہندی تلواروں کے علاوہ کوئی پیچہ بھی نہ تھا۔

مطلب: یعنی آپ نے ہر ممکن ایک جاں باز شیر کی طرح بادشاہ کی حفاظت کی ہے، اور اس کی داخت و پرداخت میں کسی بھی طرح کی کوئی کسر نہیں باقی رکھی، اور جس طرح جنگل کا راجہ اپنے بچے سے اپنے بچوں کی حفاظت و حمایت کرتا ہے، اسی طرح آپ نے تلوار کے بچے سے اس بچے کی دیکھ بھال کی ہے، بعض حضرات نے اس سے پہلے والے شعر میں مذکور الملك سے کافور کی سلطنت اور اس کا ملک مراد لیا ہے، اس صورت میں یہاں بھی لہ سے الملك بمعنی سلطنت ہی مراد ہوگا اور شعر کا ترجمہ اور مطلب اسی حساب سے بدل جائے گا۔

لَقِيتُ الْقَنَاعَةَ بِنَفْسٍ كَرِيمَةٍ (۳۶) إِلَى الْمَوْتِ فِي الْهَيْجَا مِنَ الْعَارِ تَهْرُبُ

ترکیب: لقیت فعل فاعل، عنہ جار مجرور اسی کے متعلق، ب حرف جر، نفس موصوف، کریمہ صفت اول، إلى الموت الخ تینوں جار مجرور ہو کر تهرب فعل کے متعلق، جملہ ہو کر صفت ثانی اور مجرور ہو کر لقیت کے متعلق، القنا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لقیت (س) ملاقات کرنا، مراد نیزوں کا سامنا کرنا، قنا نیزے واحد قنّاة، هیجا لڑائی، جنگ، مراد میدان جنگ، عار شرم، تہمت، جمع اعیار، تهرب، هرب (ن) بھاگنا۔
ترجمہ: آپ نے ان کی طرف سے ایک ایسی شریفانہ ذات کے ذریعے دفاع کرتے ہوئے نیزوں کا استقبال کیا، جو میدان جنگ میں عار سے بھاگ کر، موت کی پناہ لیا کرتی ہے۔

مطلب: یعنی آپ نے ان کی حفاظت میں اپنی جان کو بھی داؤ پر لگا دیا، اور میدان مقابلہ میں ڈٹ کر دشمنوں کے نیزوں کا مقابلہ کیا، دوران جنگ آپ کو اپنی جان کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی، اس لیے کہ آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں، جو موت سے بھاگ کر، زندگی بھر شرم اور تہمت کی موت مرا کرتے ہیں، بلکہ آپ کے لیے جان دینا تو آسان ہے، لیکن کسی طرح کی عار برداشت نہیں ہے۔

وَقَدْ يَتْرُكُ النَّفْسَ الَّتِي لَا تَهَابُ (۳۷) وَيَخْتَرِمُ النَّفْسَ الَّتِي تَتَهَيَّبُ

ترکیب: و متانفہ، قد برائے تقلیل، يترك فعل فاعل، النفس موصوف، التي اسم موصول، لا تهاب فعل فاعل، مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور صفت ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و برائے ترتیب، يخترم فعل فاعل، النفس موصوف، التي موصولہ، تتهبب فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ، پھر النفس کی صفت ہو کر مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تہاب ، ہاب یہاب (س) ڈرنا، خوف کرنا، یخترم ، اختراماً (افتعال) ہلاک کرنا، تہس نہس کرنا، تہیب ، تہیب (تفعّل) بہت ڈرنا، ڈرتے رہنا۔

ترجمہ: کبھی موت اس ذات سے گریزاں رہتی ہے، جو اس سے نہیں ڈرتی، اور کبھی اس جان کو ہلاک کر دیتی ہے، جو اس سے ڈرتی رہتی ہے۔

مطلب: یعنی موت کا مسئلہ فہم و خرد سے بالاتر ہے، یہ کبھی اس انسان کو تو آدبو جتی ہے، جو موت سے مسلسل ڈرتا رہتا ہے اور اس کا نام سن کر کانپنے لگتا ہے؛ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دیتا ہے، موت اس سے کنارہ کش ہو جایا کرتی ہے، اور وہ زندہ بخیر رہ کر موت کے پنجوں سے چھٹکارا پالیتا ہے، اس لیے بہتر یہی ہے، کہ انسان بہادر بن کر موت کی آنکھ سے آنکھ ملانا سیکھے، نہ یہ کہ بزدل رہے اور موت کا نام سن کر جامے سے باہر ہو جائے۔

وَمَا عَدِمَ اللَّاقُوكَ بَأْسًا وَشِدَّةً (۳۸) وَلَكِنَّ مَن لَّا قَوْأَشَدُّ وَأَنْجَبَ

ترکیب: و ابتدائیہ، ما نافیہ، عدم فعل، لاقو اسم فاعل، ك مفعول بہ پھر عدم کا فاعل، بَأْسًا وَشِدَّةً دونوں مفعول بہ ہیں، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، من موصولہ، لاقوا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور لکن کا اسم، أَشَدُّ وَأَنْجَبَ یہ دونوں خبر ہیں، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عَدِمَ (س) عدا گم کرنا، معدوم ہونا، کھونا، بَأْسٌ بہادری، خوف، طاقت، بَوُؤَسَ (ک) طاقت ور ہونا، شِدَّةٌ سختی، طاقت، جَمْعُ شِدَّةٍ شَدٌّ (ن) سخت کرنا، لاقوا ملاقات (مفاعلة) باہم ملنا، أَنْجَبَ زیادہ شریف، نَجَبَ (ک) نجابت شریف ہونا۔

ترجمہ: آپ سے مدد بھیڑ کرنے والوں کے پاس طاقت و بہادری کی کمی نہ تھی، لیکن اُن کے حریف ان سے بھی زیادہ مضبوط اور شریف تھے۔

مطلب: یعنی آپ نے جنہیں شکست دی ہے، وہ کوئی معمولی لوگ نہ تھے، بلکہ انتہائی مضبوط اور طاقت ور تھے؛ مگر ان کی بد قسمتی کہ وہ آپ جیسے شیر دل بہادر سے ٹکرا گئے، اور ان کی ساری توانائی آپ نے خاک میں مادی، وہ بری طرح ناکام رہے اور پیاروں خانے چیت ہو کر شکست تسلیم کر کے بھاگ گئے۔

ثَنَاهُمْ وَبَرَّقَ الْبَيْضُ فِي الْبَيْضِ صَادِقٌ (۳۹) عَلَيْهِمْ وَبَرَّقَ الْبَيْضُ فِي الْبَيْضِ خُلْبٌ

ترکیب: ثنا فعل فاعل، ہم ذو الحال، و حالیہ، برق البیض مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، فی البیض اور علیہم دونوں جار مجرور صادق اسم فاعل محذوف کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر معطوف عالیہ، و عاطفہ، برق البیض مرکب اضافی کے بعد مبتدا، فی البیض جار مجرور خلب کے

متعلق پھر خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر معطوف پھر مبتدا اول کی خبر، اور جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر ثنا کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ثنی (ض) ثینا پھیرنا، موڑنا، برق بجلی، چمک، جمع بُرُوق، بیض، ابیض کی جمع سفید، مراد چمکتی ہوئی تلوار، بیض واحد بیضة لوہے کی خود، جنگی ٹوپی، خُلب بے بارش کا بال، بجلی کی جھوٹی چمک، خُلب (نض) خُلبا دام فریب میں پھنسانا۔

ترجمہ: کافور نے اپنے حریفوں کو اس حال میں واپس کیا، کہ تلواروں کی چمک ان کے خودوں میں گچی تھی، جب کہ خودوں کی چمک تلواروں میں جھوٹی تھی۔

مطلب: یعنی کافور نے اپنے دشمنوں کے ہر ارادے کو پست کر دیا، اور انھیں ایسی شکست فاش ہوئی کہ وہ اب کبھی کافور کے مقابلے میں نہیں نکل سکتے، اور وجہ یہ ہے کہ جب بھی وہ کافور سے زور آزمائی کا ارادہ کریں گے، تو ان کی جنگی ٹوپیاں ان کا یہ ارادہ بدل ڈالیں گی، اس لیے کہ کافور نے ان پر ایسی ضرب لگائی ہے، جس کے نشانات اور جس کی چمک ان کے خودوں سے نمایاں ہے، اور دور ان جملہ تلواروں سے جو چمک ظاہر ہوئی وہی گچی تھی، کیوں کہ اس نے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، اور وہ چمک جو خودوں میں دیکھنے کو ملی وہ ایک فریب تھی، اس لیے اس نے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا، اور تو اور وہ چمک اپنے پہنے ہوئے کے سروں کو بھی نہ بچا سکی اور وہ سب مر گئے۔

سَلَّتْ سِوْفًا عَلِمَتْ كُلَّ خَاطِبٍ (۴۰) عَلٰی كُلِّ عَوْدٍ كَيْفَ يَدْعُو وَيَخْطُبُ

ترکیب: سللت فعل فاعل، سیوفاً موصوف، علمت فعل فاعل، کل مخاطب مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ اول، علی حرف جر، کل عود مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر علمت کے متعلق، کیف استفہامیہ، یدعو ویخطب فعل فاعل جملہ فعلیہ اور معطوف علیہ معطوف ہو کر علمت کا مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر سیوفاً کی صفت اور سللت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سللت، سلّ (ن) السیف تلوار سوتنا، میان سے باہر نکالنا، مخاطب مقرر، واعظ، خطیب، خطب (ن) تقریر کرنا، خطبہ دینا، اعود لکڑی، مراد ممبر، جمع أعواد، یدعو له (ن) دعا کرنا، علیہ بدعا کرنا۔

ترجمہ: آپ نے ایسی تلواں نکالیں، جنہوں نے ممبر پر خطبہ دینے والے ہر خطیب کو، دعا اور خطابت کا سلیقہ سکھا دیا۔

مطلب: یعنی آپ نے اپنی تلواروں کے بل پر ممالک کو فتح کر کے، پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور چاروں طرف آپ کے نام کا کلمہ پڑھا جانے لگا، یہاں تک کہ مساجد کے داعظ اور خطباء حضرات بھی

اپنی تقریروں اور دعاؤں میں آپ کے لیے دعائیں اور نیک تمنائیں کرنے لگے۔

وَيُغْنِيكَ عَمَّا يَنْسِبُ النَّاسُ أَنَّهُ (۴۱) إِلَيْكَ تَنَاهَى الْمَكْرُمَاتِ وَتَنْسَبُ

ترکیب: و متانفہ، یعنی فعل، ك مفعول بہ، عن حرف جر، ما موصولہ، ينسب فعل، الناس فاعل جملہ ہو کر صلہ اور مجرور ہو کر یعنی کے متعلق، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، إليك جار مجرور تناہی فعل کے متعلق، المکرمات اس کا فاعل، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تنسب فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف پھر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر یعنی کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یعنی (افعال) بے نیاز کرنا، ينسب نسب (ض) منسوب ہونا، نسبت کرنا، تناہی تناہیا (تفاعل) منتهی ہونا، ختم ہونا، مَكْرُمَات واحد مَكْرَمَة اچھے کارنامے، شرافت کے کام۔

ترجمہ: لوگوں کی بیان کردہ نسبتوں سے آپ کو یہ بات بے نیاز کر دیتی ہے، کہ تمام شرافتوں کا منتہی اور جائے انتساب آپ ہی ہیں۔

مطلب: یعنی لوگ اپنی بزرگی و برتری کو خاندانی شرف و عزت سے ملا کر ثابت کرتے ہیں؛ لیکن آپ کا کیا کہنا آپ تو بذات خود ہی شرافت و کرامت کا حسین سرچشمہ اور عزت و عظمت کا انوکھا سنگم ہیں، آپ کو اظہار شرافت کی چنداں ضرورت نہیں؛ بلکہ شرافت و کرامت ہی آپ سے وابستگی کے اظہار میں اپنی بڑائی اور عزت سمجھتی ہیں۔

وَأَيُّ قَبِيلٍ يَسْتَحِقُّ قَدْرَهُ (۴۲) مَعَدُّ بْنُ عَدْنَانَ فِدَاكَ وَيَعْرُبُ

ترکیب: و متانفہ، أي قبیل مرکب اضافی کے بعد مبتداء، يستحق فعل، ك مفعول بہ مقدم، قدرہ بعد الاضافت فاعل، جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، معد موصوف، ابن عدنان مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، يعربُ معطوف پھر صفت اور مبتداء، فداك مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قبیل قبیلہ، خاندان، جمع قبائل، يستحق (استفعال) استحقاق والا ہونا، حق دار ہونا، قدر حیثیت، مرتبہ، جمع اقدار، معد بن عدنان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ، يعرب بن قحطان عرب کا دوسرا مشہور قبیلہ۔

ترجمہ: کس قبیلے کی حیثیت آپ کی مستحق ہو سکتی ہے، معد بن عدنان اور یارب بن قحطان دونوں آپ پر فدا ہیں، (نثار ہیں)

مطلب: یعنی پورے عرب میں کوئی آپ کا ہم پلہ اور ہم حیثیت نہیں ہو سکتا، آپ کی عظمت و شرافت کا پورا عرب قائل ہے، یہاں تک معد بن عدنان اور یعر بن قحطان نامی دونوں نامور قبیلے بھی آپ کی مدحت میں لب کشاں ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ متنبتی چور دل سے کانور کو گالیوں سے نوازا رہا ہے، جب اس کا کوئی نسب ہی نہیں ہے، تو خاندانی شرافت کیا آسمان سے اترے گی۔

وَمَا طَرَبِي لَمَّا رَأَيْتُكَ بِدَعَا (۴۳) لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أَرَاكَ فَأَطْرَبُ

ترکیب: و مستانفہ، ما مشابہ بلیس، طربی مرکب اضافی کے بعد اس کا اسم، بدعہ خبر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء مقدم، لَمَّا حرف شرط، رایت فعل فاعل، ک مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ل قسمیہ، قد تحقیقیہ، کنت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، ارجو فعل فاعل، اُن ناصبہ، اری فعل فاعل، ک مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، اطرب فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف پھر ارجو کا مفعول بہ اور جملہ ہو کر کنت کی خبر پھر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم، قسم محذوف ہے، ای واللہ لقد الخ۔

حل لغات: طرب مصدر طرب (س) خوشی سے جھوم اٹھنا، بدعہ انوکھا، نرالا، بدع (ک) بداعہ با کمال ہونا، ارجو، رجا (ن) رجائاً پر امید ہونا، اری رای (ف) رؤیہ دیکھنا۔
ترجمہ: آپ کو دیکھ کر، میرا سرمست ہو جانا، کوئی انوکھی بات نہیں تھی، بخدا مجھے یہی توقع تھی کہ آپ کو دیکھ کر میں خوشی سے اچھل پڑوں گا۔

مطلب: یعنی آپ کو دیکھ کر، میرا خوشی سے جھوم اٹھنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے، بلکہ میں نے پہلے سے ہی اپنے ذہن میں آپ کی بلندی شان اور رفعت مقام کا تصور کر لیا تھا اور جب آپ کے دربار میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کی، تو میری خوشی کی انتہاء نہ رہی، اس لیے کہ آپ میری سوچ سے بھی کہیں زیادہ بلند مقام کے مالک ہیں، اور ظاہر ہے جب انسان اپنے خوابوں کی حقیقت پالیتا ہے، تو اس کی خوشی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شاعر کا فور کی کھنجائی کر رہا ہو، اور اس کا مقصد یہ ہو کہ آپ تو بالکل کارٹون ہیں، واقعی آپ کا حسب نسب تلاش کرنے کے بعد بھی مل سکتا، اور جس طرح عجائبات کو دیکھ کر بے اختیار لوگوں کو ہنسی آ جاتی ہے، ٹھیک اسی طرح آپ سے مل کر بھی لوگ تعجب مارنے لگتے ہیں۔

وَتَعَدُّ لُنِي فِيكَ الْقَوَائِي وَهَمِّي (۴۴) كَأَنِّي بِمَدْحٍ قَبْلَ مَدْحِكَ مُذْنِبٌ

ترکیب: و مستانفہ، تعدل فعل، ی ذوالحال، ن وقایہ، فیک جار مجرور تعدل کے

متعلق، القوافی و ہمتی مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد تعدل کا فاعل، کان حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، بمدح جار مجرور ہو کر مذنب اسم فاعل کے متعلق، قبل مدحک اضافتوں کے بعد مذنب کا ظرف، شبہ جملہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور تعدل کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تعدل عدل (ن) ملامت کرنا، سرزنش کرنا، قوافی، قافیۃ کی جمع قصائد، شعر کا آخری کلمہ، ہمة حوصلہ، ہمت، ارادہ، جمع ہمم، مذنب اسم فاعل، اذنب اذنا (افعال) قصور کرنا۔

ترجمہ: میرے قصیدے اور میرے حوصلے آپ کے سلسلے میں میری سرزنش کرتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ آپ کی تعریف سے پہلے، میں نے کسی کی مدح سرائی کر کے جرم کیا ہے۔
مطلب: یعنی آپ تک پہنچنے سے پہلے میں نے جہاں بھی جس کی بھی تعریف میں مدحیہ قصائد کیے ہیں، میرا عزم و ارادہ اور میرے تمام اشعار و قصائد مجھے میرے ماضی پر لعن طعن کرتے ہیں، اور ان کا مقصد یہ احساس دلانا ہے، کہ میں نے اول وہلہ ہی میں کیوں نہیں آپ کے دربار میں حاضری دی، تاکہ میرے تمام اشعار آپ ہی کے نام ہوتے، اور ان میں صرف آپ ہی کی مدح و ستائش ہوتی۔

وَلَكِنَّهُ طَالَ الطَّرِيقُ وَلَمْ أَزَلْ (۴۵) أَفْتَشُ عَنْ هَذَا الْكَلَامِ وَيُنْهَبُ

ترکیب: و متانفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، طال فعل، الطريق فاعل، جملہ ہو کر لکن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و برائے ترتیب، لم ازل فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، افتش فعل مجہول، انا ضمیر نائب فاعل، عن حرف جر، هذا الکلام اسم اشارہ مشارالیہ ہو کر مجرور اور افتش کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ینہب فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہو کر معطوف اور لم ازل کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: طال (ن) طولاً دراز ہونا، طریق راستہ، جمع طرق، افتش، تفتیشا (تفعیل) تلاش کرنا، ڈھونڈنا، ینہب (س) نہبا لوٹنا

ترجمہ: لیکن (میں کیا کروں) راہ مصر دراز تھی، اور شعر کے سلسلے میں ہمیشہ میری تلاشی لی جاتی رہی اور اُسے ہر آن لوٹا جاتا رہا۔

مطلب: شاعر کا فور کے دربار میں دیر سے پہنچنے کی وجہ بتا رہا ہے، کہ آپ کی مدح سرائی کا مگن گانے سے تاخیر کا باعث ایک تو راستہ مصر کی طوالت تھی اور دوسرے یہ کہ لوگ ہمیشہ میری اور میرے

اشعار کی تلاش و جستجو میں لگے رہتے تھے، اور موقع ملے ہی مجھے لب کشائی پر مجبور کر دیا کرتے تھے، حقیقت میں یہ بتا رہا ہے کہ ہر کوئی میرے اشعار کا قدر داں تھا اور مجھے انعام و اکرام سے نوازا جاتا تھا، لہذا تم بھی نوازا شروع کرو۔

فَشَرَّقَ حَتَّى لَيْسَ لِلشَّرْقِ مَشْرِقٌ (۴۶) وَغَرَبَ حَتَّى لَيْسَ لِلْغَرْبِ مَغْرِبٌ

ترکیب: ف تفریعیہ، شرق فعل فاعل، جملہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، لیس فعل ناقص، للشرق جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لیس کی خبر مقدم، مشرق اسم مؤخر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بعینہ یہی ترکیب ہوگی۔

حل لغات: شَرَّقَ تشریق، مشرق میں دور تک جانا، (تفعیل) اسی طرح غَرَب مغرب میں جانا۔

ترجمہ: چناں چہ میرا شعر مشرق کی آخری حد تک پہنچ گیا، اور اسی طرح مغرب میں بھی اس کی آخری حد تک جا پہنچا، لفظی ترجمہ ہوگا، کہ میرا شعر مشرق میں اتنی دور تک چلا گیا کہ اب مشرق کا کوئی مشرق نہیں رہا، اس طرح مغرب میں اتنی دور چلا گیا کہ اب مغرب کا کوئی مغرب نہ رہا۔

مطلب: یعنی دنیا کے کونے کونے میں میرے اشعار پہنچ گئے اور ہر طرف میری شہرت و نیک نامی کا چرچا ہونے لگا، جگہ جگہ سے ہدایا تحائف بھی آنے لگے، اور لوگ مجھے دیکھنے اور مجھ سے ملنے کے لیے بے چین ہو گئے، لہذا اے کافور تم مجھے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھو کہ میں از خود تمہارے پاس آیا ہوں، تمہیں نہیں آنا پڑا۔

إِذَا قُلْتَهُ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ وُصُولِهِ (۴۷) جِدَارٌ مُعَلًى أَوْ خِבَاءٌ مُطْنَبٌ

ترکیب: إذا شرطیہ، قلت فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہو کر شرط، لم یمتنع فعل، من حرف جر، و وصولہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر لم یمتنع کے متعلق، جدار معلیٰ اور خباء مطنب دونوں مرکب توصیفی اور معطوف علیہ معطوف ہو کر یمتنع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: جدار دیوار جمع جُدُران وَجُدُر، وَجُدُور، معلیٰ بلند و بالا، تعلیہ (تفعیل) بلند کرنا، خباء خیمہ، جمع اخبیۃ، مطنب نصب کردہ چیز، طنب (تفعیل) الخیمۃ خیمہ گاڑنا، جدار معلیٰ سے مراد شہر اور خباء مطنب سے مراد دیہات ہے۔

ترجمہ: جب میں وہ اشعار کہتا تھا، تو ان کے پھیلنے سے نہ تو کوئی بلند قد دیوار مانع ہوتی تھی

اشعار کی تلاش و جستجو میں لگے رہتے تھے، اور موقع ملتے ہی مجھے لب کشائی پر مجبور کر دیا کرتے تھے، حقیقت میں یہ بتا رہا ہے کہ ہر کوئی میرے اشعار کا قدر داں تھا اور مجھے انعام و اکرام سے نوازا جاتا تھا، لہذا تم بھی نوازا شروع کرو۔

فَشَرَّقَ حَتَّى لَيْسَ لِلشَّرْقِ مَشْرِقٌ (۴۶) وَغَرَبَ حَتَّى لَيْسَ لِلْغَرْبِ مَغْرِبٌ

ترکیب: ف تفریعیہ، شرق فعل فاعل، جملہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، لیس فعل ناقص، للشرق جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لیس کی خبر مقدم، مشرق اسم مؤخر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بعینہ یہی ترکیب ہوگی۔

حل لغات: شَرَّقَ تشریق، مشرق میں دور تک جانا، (تفعیل) اسی طرح غَرَبَ مغرب میں جانا۔

ترجمہ: چنانچہ میرا شعر مشرق کی آخری حد تک پہنچ گیا، اور اسی طرح مغرب میں بھی اس کی آخری حد تک جا پہنچا، لفظی ترجمہ ہوگا، کہ میرا شعر مشرق میں اتنی دور تک چلا گیا کہ اب مشرق کا کوئی مشرق نہیں رہا، اس طرح مغرب میں اتنی دور چلا گیا کہ اب مغرب کا کوئی مغرب نہ رہا۔

مطلب: یعنی دنیا کے کونے کونے میں میرے اشعار پہنچ گئے اور ہر طرف میری شہرت و نیک نامی کا چرچا ہونے لگا، جگہ جگہ سے ہدایا تحائف بھی آنے لگے، اور لوگ مجھے دیکھنے اور مجھ سے ملنے کے لیے بے چین ہو گئے، لہذا اے کافور تم مجھے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھو کہ میں از خود تمہارے پاس آیا ہوں، تمہیں نہیں آنا پڑا۔

إِذَا قُلْتُهُ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ وُصُولِهِ (۴۷) جِدَارٌ مُعَلًى أَوْ خِבَاءٌ مُطْنَبٌ

ترکیب: إذا شرطیہ، قلت فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہو کر شرط، لم یمتنع فعل، من حرف جر، وصولہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر لم یمتنع کے متعلق، جدار معلیٰ اور خباء مطنب دونوں مرکب توصیفی اور معطوف علیہ معطوف ہو کر یمتنع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: جدار دیوار جمع جُدُرَان وَجُدُر، وَجُدُور، معلیٰ بلند و بالا، تعلیہ (تفعیل) بلند کرنا، خباء خیمہ، جمع أخبیه، مطنب نصب کردہ چیز، طنب (تفعیل) الخیمۃ خیمہ گاڑنا، جدار معلیٰ سے مراد شہر اور خباء مطنب سے مراد دیہات ہے۔

ترجمہ: جب میں وہ اشعار کہتا تھا، تو ان کے پھیلنے سے نہ تو کوئی بلند قد دیوار مانع ہوتی تھی

Telegram Channel : New Madarsa



Pinterest I'd : @ New Madarsa

اور نہ ہی کوئی نصب کردہ خیمہ۔

مطلب: یعنی میرے اشعار میں اتنی کشش اور جان ہوا کرتی تھی، کہ انھیں روکنا تو درکنار اہل شہر اور دیہاتی دونوں بڑھ بڑھ کر ان کا استقبال کیا کرتے تھے، اپنی مجالس و محافل میں ان اشعار کی معنویت کا تذکرہ کرتے تھے، اور اس طرح عرب و عجم اور شہر اور گاؤں ہر جگہ میری شخصیت ایک بلند فکر اور عتیق سوچ کے مالک کی حیثیت سے متعارف و مشہور تھی، خلاصہ یہ کہ ہر طرح سے کافور کو خوش کر کے، اس کی ذہن بازی کر رہا ہے، تاکہ وہ کسی قدر اسے اس کا مطلوب دے دے، اور بعد میں متنبی اسے گالی دینے لگے۔

من قافية الدال

وقال عند خروجه من مصر

متنبی نے مصر سے روانگی کے وقت یہ اشعار کہے

عَيْدٌ بِأَيَّةِ حَالٍ عُذْتُ يَا عَيْدُ (۱) بِمَا مَضَى أَمْ لِأَمْرِ فَيْكَ تَجْدِيدُ

ترکیب: عید مبتدا محذوف ہذا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ب حرف جر، آیۃ حال مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر عدت کے متعلق، عدت فعل فاعل، جملہ ہو کر جواب نداء، یا عید جملہ نداء، جملہ ندائیہ ہے، ب حرف جر، ما موصولہ، مضی فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور مجرور ہو کر معطوف علیہ، اُم عاطفہ، ل حرف جر، اُم موصوف، فیک جار مجرور تجدید کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر صفت اور مجرور ہو کر معطوف پھر یہ عُدْتُ فعل محذوف کے متعلق ہے، جملہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عید جمع اعیاد تہوار، عاد (ن) لوٹنا، مضی (ض) مضیا گذرنا، اُم مسئلہ، جمع اُمور، تجدید (تفعیل) جدت، انوکھا پن۔

ترجمہ: یہ عید ہے، اے عید تم کس حال میں واپس آئی ہو، سابقہ حالات کے ساتھ، یا نئی صورت حال کے ساتھ۔

مطلب: عید کے موقع پر شاعر خود عید سے مخاطب ہو کر اس کی آمد کی کیفیت کو معلوم کر رہا ہے، کہ میں وطن سے دور کئی عیدیں گزار چکا ہوں، عیدیں اگرچہ لوگوں کے لیے الفت و محبت کا پیغام لایا کرتی ہیں، مگر مجھے ان عیدوں سے ہمیشہ رنج و الم ہی ملا ہے، اور اہل خانہ کی عدم موجودگی ہر سال مجھے خون

کے آنسو لاتی رہی ہے، تو کیا اس سال بھی وہی صورت حال ہے، یا کچھ تبدیلی ہے؟

أَمَّا الْأَجْبَةُ فَالْبَيْدَاءُ دُونَهُمْ (۲) فَلَيْتَ دُونَكَ بَيْدًا دُونَهَا بَيْدًا

ترکیب: اَمَّا تفسیر یہ، الأجبۃ مبتدا اول، ف زائدہ، البیداء مبتدا ثانی، دونہم بعد الاضافت خبر، جملہ اسمیہ ہو کر مبتدا اول کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف زائدہ، لیت حرف مشبہ بالفعل، دُونَكَ مضاف مضاف الیہ ہو کر لیت کی خبر مقدم، بیداء موصوف، دونہا خبر مقدم، بید مبتدا مؤخر جملہ ہو کر صفت اور لیت کا اسم، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أحبة واحد حبيب دوست، البیداء بیاباں، صحرا، جمع بید و بیدوات .

ترجمہ: جہاں تک احباء کا تعلق ہے، تو میرے اور ان کے بیچ بیاباں کی خلیج حائل ہے، کاش اے عید تیرے سامنے بیاباں ہی بیاباں ہوتے۔

مطلب: یعنی اس عید سعید کے موقع پر بھی میں اپنے اعزاء و اقارب سے نہ مل سکا، اور وہ مجھ سے دور بہت دور وطن میں، میری یادوں کے سہارے عید منار ہے ہیں، میری حرمان نصیبی کہ مجھے اس بار بھی ان کے ساتھ عید کرنے کا موقع نہ مل سکا اور میرے اور میرے دوستوں کے درمیان دوری کی خلیج بدستور حائل ہے، کاش ایسا ہو جاتا کہ میرے اور عید کے درمیان بھی دوری کی کوئی دیوار کھڑی ہو جاتی، اور جس طرح مجھے اپنے دوستوں سے قربت نصیب نہیں، عید بھی میرے پاس نہ آتی۔

لَوْلَا الْعُلَى لَمْ تَجِبْ بِي مَا أُجُوبُ بِهَا (۳) وَجَنَاءُ حَرْفٌ وَلَا جَرْدَاءُ قِيدُودٌ

ترکیب: لولا کا مدخول مبتدا ہوتا ہے اور اس کی خبر محذوف رہتی ہے، چنانچہ العلی مبتدا، مطلوبہ خبر محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لم تجب فعل، بی جار مجرور اسی کے متعلق، ما موصولہ، أجوب فعل فاعل، بہا جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہو کر صلہ اور لم تجب کا مفعول بہ، وجناء حرف مرکب توصیفی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکید یہ، جرداء قیدود مرکب توصیفی کے بعد معطوف اور لم تجب کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: العلی بلندی (ن) بلند ہونا، تجب، جَابَ (ن) جَوِبًا طے کرنا، قطع کرنا، وَجَنَاءُ مشبوط اور ٹھوس اونٹنی، جمع وَجْنٌ، حَرْفٌ اس کی ضد، دلی، کم زور اونٹنی، جمع حُرَفٌ، جرداء چیموٹے بال کی گھوڑی جمع جُرْدٌ، قیدود دراز قد لمبی گردن گھوڑی۔

ترجمہ: اگر حصول بلندی پیش نظر نہ ہوتی، تو دلی پتلی ٹھوس اونٹنی اور کوتاہ مو دراز قد گھوڑی مجھے اے ان بیابانوں کو بہ گز نہ طے کرتی، جنہیں میں ان کو لے کر طے کر رہا ہوں۔

مطلب: یعنی جو کچھ بھی میں کر رہا ہوں، دوستوں کی جدائی، گھروالوں سے دوری، وطن سے محرومی یہ سب صرف اس لیے ہے، کہ میرا مقصد بلندی مرتبہ کا حصول اور رفعت مقام کی تلاش ہے، ورنہ اگر یہ چیزیں میرے پیش نظر نہ ہوتیں، تو میں کوئی پاگل یا دیوانہ نہیں ہوں، کہ خود بھی جنگل و بیاباں میں چکر لگاؤں اور ان بے زبان جانوروں کو بھی دوڑاؤں، اور میں مسلسل محو سفر رہوں، حتیٰ کہ عید جیسے اہم تہوار پر بھی، اپنے اہل خانہ سے نہ ملوں۔ شعر:

حصول رفعتوں کے واسطے تو دوڑنا ہوگا گھروں میں بیٹھتے ہیں وہ، جو ہمت ہار جاتے ہیں

وَكَانَ أَطِيبَ مِنْ سَيْفِي مُعَانَقَةً (۴) أَشْبَاهُ رَوْنَقِهِ الْغَيْدُ الْأَمَالِيدُ

ترکیب: و متانقہ، کان فعل ناقص، أطیب اسم تفضیل، من حرف جر، سیفی مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر أطیب کے متعلق شبہ جملہ ہو کر میتر، معانقہ تمیز اور پھر کان کی خبر مقدم، أشباه رونقہ اضافتوں کے بعد مبدل منہ، الغید الأمالید مرکب توصیفی ہو کر بدل اور کان کا اسم، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أطیب زیادہ بہتر، طاب (ض) طیباً عمدہ ہونا، معانقہ (مفاعلة) ایک دوسرے سے گلے ملنا، أشباه شبہ کی جمع، مثابہ، غید نرم و نازک حینہ، غیداء واحد ہے، أمالید أملود اور أملودۃ کی جمع، استوار قامت حینہ۔

ترجمہ: اور تلوار کو گلے لگانے کے بجائے، چمک دمک میں تلوار کی مشابہ خمیدہ گردن اور نرم و نازک استوار قامت حیناؤں کا معانقہ، میرے لیے زیادہ خوش گوار ہوتا۔

مطلب: یعنی چوں کہ بچپن ہی سے رفعت و عزت اور حصول بلندی میرے پیش نظر رہی ہے، اور مجھے اچھی طرح احساس تھا، کہ محنت و مجاہدہ کے بغیر کوئی اچھی چیز ہم دست نہیں ہو سکتی؛ اس لیے شروع ہی سے میں نے تیر و تلوار سے دوستی کی، گھوڑوں کو اپنا ہم سفر بنایا، جنگلوں و بیابانوں کو اپنی راہ منتخب کیا اور حصول بلندی کے لیے چل پڑا، اگر یہ جذبہ میرے اندر کارفرمانہ ہوتا، تو ممکن ہے کہ نرم و نازک حیناؤں سے میں دوستی کرتا اور ان کی ناز برداری میں اپنی زندگی صرف کر دیتا۔

لَمْ يَتْرُكِ الدَّهْرُ مِنْ قَلْبِي وَلَا كَبْدِي (۵) شَيْنًا تُتِمُّهُ عَيْنٌ وَلَا جِيدٌ

ترکیب: لم يترك فعل، الدهر فاعل، من حرف جر، قلبی اور کبدی دونوں مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہو کر لم يترك کے متعلق، شیناً موصوف، تتیم فعل، ہ مفعول بہ مقدم، عین ولا جید مرکب عاطفی کے بعد تتیم کا فاعل، جملہ ہو کر شینا کی صفت اور لم يترك کا

مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: کَبِدُ جگر، کَلْبَجہ جمع اکباد و کُبود، تَتِمُّم (تفعیل) قید کرنا، غلام بنانا، جید گردن، جمع اجیاد۔

ترجمہ: زمانے، نے میرے قلب و جگر میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے، جسے کوئی فتنہ خیز نگاہ، یا صراحی دار گردن اپنا اسیر بنا سکے۔

مطلب: یعنی حصول بلندی کی راہ میں، میں نے بہت سی پرخطر راہوں اور پر خار وادیوں کا سفر کیا ہے اور مجھ پر طرح طرح کے آلام و مصائب آئے ہیں؛ اس لیے میرے دل سے حسن اور حسیناؤں کی محبت ختم ہو گئی ہے اور دنیا کی رونقیں اور چہل پہل مجھے بکواس و خرافات معلوم ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اب مجھ پر نہ تو حسن کا جادو چل سکتا ہے، اور نہ ہی عشق کی تھکڑی مجھے گرفتار کر سکتی ہے۔

يَا سَاقِيَّ أَخْمَرُ فِي كُؤُوسِكُمَا (۶) أُمُّ فِي كُؤُوسِكُمَا هَمٌّ وَتَسْهِيدُ

ترکیب: یا ساقی جملہ ندائیہ ہے، اُ استفہامیہ، خمر مبتدا، فی حرف جر، کؤوسکما مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور پھر ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، اُم عاطفہ، فی کؤوسکما پہلے کی طرح خبر مقدم، ہم و تسہید مرکب عاطفی کے بعد مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ساقی ساقی کا شنیہ، سقی (ض) سقاء اِ پلانا، خمر شراب، جمع خُمُور، کؤوس، کأس کی جمع، پیالہ، جام، گلاس، ہم غم، جمع هُموم، تسہید مصدر (تفعیل) بے خوابی میں مبتلا کرنا۔

ترجمہ: اے میرے دونوں جام بردار، تمہارے جاموں میں شراب ہے، یا غم اور بے خوابی ہے۔

مطلب: شاعر اپنے جام برداروں کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے، کہ سچ بچ بتاؤ، تم مجھے شراب پلا رہے ہو یا دردِ عالم کی دوا دے رہے ہو، شراب پینے کے بعد تو کیف و سرور اور مستی آنی چاہئے؛ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بار بار جام پینے سے میرے اندر مسلسل سستی اور کاہلی کا اضافہ ہو رہا ہے، آخر بتاؤ تو کیا بات ہے؟

أَصْحَرَةُ أَنَا مَا لِي لَا تُحَرِّكُنِي (۷) هَذِي الْمُدَامُ وَلَا هَذِي الْأَغَارِيدُ

ترکیب: اُ استفہامیہ، صخرۃ خبر مقدم، انا مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ما مبتدا، حرف جر، ی ذوالحال، لا تحرك فعل، ن و تاء، ی متکلم مفعول بہ، هذی (در اصل هذه تھا ضرورت شعری کی وجہ سے) کو ی میں تبدیل کر دیا، المدام الخ اسم اشارہ و مشار الیہ اور مرکب عاطفی کے بعد لا تحرك کنی کا فاعل، جملہ ہو در حال اور مجرور ہو کر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: کَبِدُ جگر، کلج، جمع اکباد و کُبود، تَتِمُّ (تفعیل) قید کرنا، غلام بنانا، جید گردن، جمع اجیاد۔

ترجمہ: زمانے، نے میرے قلب و جگر میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی ہے، جسے کوئی فتنہ خیز نگاہ، یا صراحتی دار گردن اپنا اسیر بنا سکے۔

مطلب: یعنی حصول بلندی کی راہ میں، میں نے بہت سی پرخطر راہوں اور پر خار وادیوں کا سفر کیا ہے اور مجھ پر طرح طرح کے آلام و مصائب آئے ہیں؛ اس لیے میرے دل سے حسن اور حسیناؤں کی محبت ختم ہو گئی ہے اور دنیا کی رونقیں اور چہل پہل مجھے بکواس و خرافات معلوم ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اب مجھ پر نہ تو حسن کا جادو چل سکتا ہے، اور نہ ہی عشق کی تھکڑی مجھے گرفتار کر سکتی ہے۔

يَا سَاقِيَّ أَخْمَرٌ فِي كُؤُوسِكُمَا (۶) أَمْ فِي كُؤُوسِكُمَا هَمْ وَتَسْهِيْدُ

ترکیب: یا ساقی جملہ ندائیہ ہے، استفہامیہ، خمر مبتدا، فی حرف جر، کؤوسکما مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور پھر ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، اَمْ عاطفہ، فی کؤوسکما پہلے کی طرح خبر مقدم، ہم و تسہید مرکب عاطفی کے بعد مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ساقی ساقی کا تثنیہ، سقی (ض) سقاء پلانا، خمر شراب، جمع خُمور، کؤوس، کاس کی جمع، پیالہ، جام، گلاس، ہم غم، جمع هُموم، تسہید مصدر (تفعیل) بے خوابی میں مبتلا کرنا۔

ترجمہ: اے میرے دونوں جام بردار، تمہارے جاموں میں شراب ہے، یا غم اور بے خوابی ہے۔

مطلب: شاعر اپنے جام برداروں کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے، کہ سچ کچ بتاؤ، تم مجھے شراب پلا رہے ہو یا دردِ دوا کی دوا دے رہے ہو، شراب پینے کے بعد تو کیف و سرور اور مستی آنی چاہئے؛ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا جام پینے سے میرے اندر مسلسل سستی اور کابلی کا اضافہ ہو رہا ہے، آخر بتاؤ تو کیا بات ہے؟

أَصْحْرَةٌ أَنَا مَا لِي لَا تَحَرِّكُنِي (۷) هَذَا الْمُدَامُ وَلَا هَذَا الْأَعَارِيْدُ

ترکیب: استفہامیہ، صخرۃ خبر مقدم، انا مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ما مبتدا، حرف جر، ی ذو الحال، لا تحریک فعل، ن و تانی، ی متکلم مفعول بہ، هَذَا (در اصل هذه تھا ضرورت شہری کی وجہ سے ذہنی میں تبدیل کر دیا) المدام الخ اسم اشارہ و مشار الیہ اور مرکب عاطفی کے بعد لا تحریک کنی کا فاعل، ہمدردی اور ہمدردی ہمارے ہا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: صخرة چٹان، ٹھوس پتھر، جمع صَخْر و صُخْر و صُخُور، تحرك (تفعل) حرکت دینا، المدام شراب، اغارید واحد أغرودة نغمے، گانے۔

ترجمہ: کیا میں چٹان تو نہیں، کہ یہ شراب اور گانے میرے اندر کوئی حرکت نہیں پیدا کر پا رہے ہیں۔

مطلب: شاعر اپنی خاموش مزاجی اور سرد حالی پر تعجب کر کے کہتا ہے، کہ آخر مجھے کیا ہو گیا ہے، کہ گانوں اور نغموں کی آواز بھی میرے اندر کوئی انقلاب نہیں پیدا کر پا رہی ہے، سمجھ میں نہیں آ رہا ہے، کہ کیا ماجرا ہے، جب کہ یہ بکثرت یہ دیکھا گیا ہے کہ نغموں کی جھنکار اور گانوں کی کشش سخت سے سخت چیز کو بھی طرب دستی میں مبتلا کر دیتی ہے، کیا بات میں چٹان ہو گیا ہوں کیا؟

إِذَا أَرَدْتُ كُمَيْتَ الْخَمْرِ صَافِيَةً (۸) وَجَدْتُهَا وَحَيْبُ النَّفْسِ مَفْقُودٌ

ترکیب: إذا شرطیہ، أردت فعل فاعل، کمیت الخمر مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، صافیۃ حال، پھر أردت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، وجدت فعل فاعل، ہا ذوالحال، و حالیہ، حبيب النفس بعد الاضافت مبتدا، مفقود خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور وجدت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: کُمَيْت سرخ اور سیاہی مائل، صافیۃ خالص، صاف شفاف، مفقود گم شدہ، فقد (ض) گم کرنا، ضائع کرنا۔

ترجمہ: جب بھی مجھے سرخ سیاہی مائل چھنی ہوئی شراب کی خواہش ہوتی ہے، تو وہ ہم دست ہو جایا کرتی ہے، لیکن میرا محبوب مجھے نہیں مل پا رہا ہے۔

مطلب: یعنی میں جب جس طرح کی شراب چاہتا ہوں، لے کر پی لیتا ہوں؛ مگر نہ اس میں کیف و سرور ہوتا ہے اور نہ ہی فرحت و انبساط کی کوئی جھلک نظر آتی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے، کہ شراب اگرچہ مجھے ہم دست ہو جاتی ہے، لیکن میرا دل اپنے دوستوں اور ہم خیالوں کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے اور لاکھ ہاتھ پیر مارنے کے باوجود بھی ان سے شرف ملاقات نہیں ہو سکتا؛ اسی لیے شراب بے مزہ، بے کیف اور لذت و سرور سے خالی معلوم ہوتی ہے۔

مَاذَا لَقِيتُ مِنَ الدُّنْيَا وَأَعْجَبُهُ (۹) أَنِّي بِمَا أَنَا شَاكٍ مِنْهُ مَحْسُودٌ

ترکیب: ماذا استفہام کے لیے، لقيت فعل فاعل، من حرف جر، الدنيا ذوالحال، و حالیہ، اعجبه مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، انی حرف مشبہ بالفعل مع اسمہ، ب حرف جر، ما موصولہ،

انا مبتدا، شاك اسم فاعل، منه جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر مضاف اور مجرور ہو کر محسود اسم مفعول کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ان کی خبر، پھر جملہ ہو کر اعجبہ کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے، پھر حال اور مجرور ہو کر لقیہ کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اعجب سب سے زیادہ تعجب خیز (س) تعجب کرنا، شاك شکایت کنندہ، شکی (ن) شکوہ و مشکایہ شکایت کرنا، محسود وہ شخص جس سے حسد کیا جائے، حسد (خس ن) حسد کرنا، دوسرے کی خوشی دیکھ کر جلنا۔

ترجمہ: مجھے دنیا سے کیا ملا، جب کہ زمانے میں سب سے زیادہ تعجب خیز بات تو یہ ہے، کہ مجھے جس چیز سے شکایت ہے، لوگ اسی کے حوالے سے مجھ پر حسد کرتے ہیں۔

مطلب: یعنی میں آج تک ولایت و سلطنت کے حصول کے لیے کوشاں رہا، برابر کافور کی سفارش کرتا رہا، لیکن محرومی و حرمان نصیبی کے سوا اس دنیا سے مجھے اور کچھ نہیں ملا ہے، اور تعجب تو اس پر ہے، کہ تمام لوگ بالخصوص میرے ہم پیشہ شعراء کو، مجھ سے اس لیے جلن ہے، کہ میں کافور کے دربار میں نہایت عیش و مستی کی زندگی گزار رہا ہوں، حالاں کہ سب سے زیادہ شکایت مجھے کافور ہی سے ہے۔

أَمْسَيْتُ أَرْوَحَ مُثْرٍ خَازِنًا وَيَدًا | (۱۰) | أَنَا الْغَنِيُّ وَأُمُوَالِي الْمَوَاعِيدُ

ترکیب: امسیت فعل ناقص، انا ضمیر متبوع، خازنًا ویدًا دونوں تئیں ہیں، پھر امسیت کا اسم، ارواح مثر بعد الاضافت خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، انا الغنی مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہے، اموالی بعد الاضافت مبتدا، المواعید خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أَرْوَحَ زیادہ آرام کنندہ، أَرَاخَ إِرَاحَةً (افعال) آرام پہنچانا، سکون دینا، مثر اثنی إثراء (افعال) مال دار ہونا، دولت مند ہونا، خازن خزانچی، جمع کرنے والا، جمع خَزَنَةٌ وَخَزْنَان، خَزَنَ (ن) خَزَنًا جمع کرنا، اشاک کرنا، يد بمعنی قبضہ، مواعید، ميعاد کی جمع مقررہ وقت، ٹائم۔

ترجمہ: (میں سب سے زیادہ آرام والا مال دار ہوں) جمع کرنے اور قبضہ کرنے کے لحاظ سے، میں سب سے بڑا آرام دہندہ مال دار ہوں، میں ایسا دولت مند ہوں، جس کے مال صرف وعدے ہیں۔

مطلب: شاعر کافور پر طنز کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ کم بخت صرف وعدے کر کر کے، مجھ سے مدحیہ اشعار کہلاتا رہا، اور آج تک ایک انج حکومت میرے قبضہ تصرف میں نہ کر سکا، میں اس سے اب کیا ناک امید رکھوں، میں نے تو یہ سمجھ لیا کہ میں دنیا کا سب سے زیادہ سکون والا مالدار ہو گیا ہوں، کیوں کہ

میرا سارا اثاثہ کافور کے وعدے ہیں، اور میں انہیں جمع کرنے، قبضہ کرنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کرانے سے بالکل مستغنی ہو گیا ہوں۔

إِنِّي نَزَلْتُ بِكَذَّابِينَ ضَيْفُهُمْ (۱۱) عَنِ الْقُرَىٰ وَعَنِ التَّرْحَالِ مَحْدُودٌ

ترکیب: ان حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، نزلت فعل فاعل، ب حرف جر، کذابین موصوف، ضیفہم مرکب اضافی کے بعد مبتدا، عن القرى وعن الترحال دونوں جار مجرور اور مرکب عاطفی کے بعد محدود اسم مفعول کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ضیفہم کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر کذابین کی صفت اور مجرور ہو کر نزلت کے متعلق، جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: کذابین واحد، کذاب جھوٹا، کافور اور اس کے اہل خانہ کو مراد لیا ہے، ضیف مہمان، جمع اُضياف، وُضُوف، وُضِيف، قری مصدر مہمانی کا کھانا، قری (ض) میز بانی کرنا، ترحال کوچ، سفر، روانگی، ارتحل ارتحالا (اتعال) کوچ کرنا، محدود روکا ہوا، حد من کذا (ن) حداً روک لگانا، تحدید کرنا، حد بندی کرنا۔

ترجمہ: میرا قیام کچھ اس طرح کے جھوٹوں کے پاس ہے، جن کا مہمان مہمانی کے کھانے سے محروم ہے اور اسے سفر کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

مطلب: آہستہ آہستہ متنی زبان کھول رہا ہے، چناں چہ یہاں اس نے کافور اور اس کے اہل خانہ کے بخل کو نمایاں کیا ہے، کہ یہ کم بخت اتنے ذلیل ہیں کہ نہ تو مہمان کی میز بانی کر پارہے ہیں اور نہ ہی صاف زبان سے اسے بھگارہے ہیں، بھوک و پیاس اور وعدے کے بیچ پھنسا کر روک رکھا ہے۔

جُودُ الرِّجَالِ مِنَ الْأَيْدِي وَجُودُهُمْ (۱۲) مِنَ اللِّسَانِ فَلَا كَانُوا وَلَا الْجُودُ

ترکیب: جود الرجال مضاف مضاف الیہ مبتدا، من الايدي جار مجرور ظرف مستقر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، جودہم من اللسان کی بھی یہی ترکیب ہوگی، ف تفریعی، لانا فیہ، کانوا فعل تام، ہم ضمیر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکید، الجود معطوف اور کانوا کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جود بخشش، سخاوت، جاذ (ن) جودا بخشش کرنا، لسان زبان، جمع السنة۔

ترجمہ: جواں مردوں کی سخاوت ان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے، اور ان لوگوں کی سخاوت محض زبان سے، لہذا نہ یہ ہیں اور نہ ان کی سخاوت۔

مطلب: یعنی جو لوگ داد و دہش کرتے ہیں، تو ان کے اموال ہمیشہ ان کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور فوراً وہ نواز دیا کرتے ہیں، لیکن جب ان بد بختوں کو دینا ہی نہیں ہے، تو کیا یہ ہاتھوں میں

مال رکھیں، صرف زبان سے وعدے کر کر کے اپنا مقصد پورا کر لیتے ہیں، اللہ کرے کہ ان کی یہ عادت انہیں لے ڈوبے، اور یہ بھی مرے اور ان کے مال و اسباب بھی تباہ و برباد ہو جائیں۔

مَا يَقْبِضُ الْمَوْتُ نَفْسًا مِنْ نَفْسِهِمْ (۱۳) إِلَّا وَفِي يَدِهِ مِنْ نَتْنِهَا عُوْدٌ

ترکیب: ما نافیہ، یقبض فعل، الموت فاعل، نفسا موصوف، من نفوسہم ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اور ذوالحال، إلا حصریہ و حالیہ، فی حرف جر، یدہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ظرف مستقر ہو کر حال اول، من حرف جر، نتنہا ترکیب اضافی کے بعد مجرور اور خبر مقدم، عود مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہو کر حال ثانی پھر یقبض کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قبض (ض) قبضاً پکڑنا، لینا، نتن بدبو، سڑن، نتن (ض س ک) بدبودار ہونا، عود لکڑی جمع عیدان و اغواد۔

ترجمہ: موت جب بھی ان میں سے کسی کی روح قبض کرتی ہے، تو اس حال میں کرتی ہے، کہ بدبو کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں کوئی لکڑی ضرور ہوتی ہے۔

مطلب: یعنی کافور کا خاندان اتنا ذلیل اور کمینہ ہے، کہ مرنے کے وقت ان کے جسموں سے بدبو پھیلنے لگتی ہے اور موت بھی جب ان کے پاس آتی ہے، تو اپنا منہ بسور لیتی ہے، اور جس طرح لکڑی وغیرہ کے ذریعے کسی گندی چیز کو ہٹایا جاتا ہے، موت اسی طرح لکڑی لے کر ان کی روح قبض کرتی ہے (نذمت میں مبالغہ آرائی کر رہا ہے)

مِنْ كُلِّ رِخْوٍ وَكَاءِ الْبَطْنِ مُنْفَتِقٌ (۱۴) لَا فِي الرِّجَالِ وَلَا النِّسْوَانِ مَعْدُوْدٌ

ترکیب: من حرف جر، کل الخ اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر ظرف مستقر خبر مقدم، منفق مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لا عاطفہ، الرجال معطوف علیہ، و عاطفہ، لا تاکیدیہ، السنوان معطوف پھر مجرور ہو کر خبر مقدم، معدود مبتدا جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: رِخْوٌ نرم رِخْوِی (س) رِخْوۃ نرم ہونا، آسان ہونا، وِکاءٌ بندھن، بندش، جمع اَوِکَنۃ، بطن پیٹ، جمع بُطُون، منفق (انفعال) وفتق (ض) پھاڑنا، چیرنا، نسوان، امراۃ کی جمع، من غیر لفظہا، معدود اسم مفعول، عدّ (ن) شمار کرنا، گننا۔

ترجمہ: ان لوگوں کے اس پیٹ کا: بندھن ڈھیلہ ہے، جو لحم و تخم کی کثرت سے پھٹا پڑتا ہے، نہ ان کا شمار مردوں میں ہے اور نہ ہی عورتوں میں۔

مطلب: شاعر تنک آکر کافور اور اس کے تمام قریبی لوگوں پر عیب تراشی کرتے ہوئے کہتا ہے،

کہ یہ سب کے سب جھڑے ہیں، ان سے کوئی بھی انسان کسی طرح کی کوئی توقع نہ رکھے، یہ کبھی بھی کسی کے کام آنے والے نہیں ہیں، جب انہیں اپنی نسل کا پتا نہیں ہے، تو دوسروں کی یہ کیا خبر گیری کریں گے۔

أَكْلَمَا اغْتَالَ عَبْدُ السُّوءِ سَيْدَهُ (۱۵) أَوْ خَانَهُ فَلَهُ فِي مَضَرٍّ تَمْهِيدٌ

ترکیب: ا استنبہامیہ، کَلَمَا حرف شرط، اغتال فعل، عبد السوء مضاف مضاف الیہ فاعل، سیدہ بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ بوکر معطوف علیہ، او عاطفہ، خان فعل فاعل، وہ مفعول بہ۔ جملہ بوکر معطوف اور شرط، ف جزائیہ، لہ جار مجرور خبر مقدم، فی مضر جار مجرور، تمہید کے متعلق، شبہ جملہ بوکر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ بوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: اغتال، اغتالا (اتعال) (توکر دے کر غفلت میں قتل کرنا، عبد السوء بد کردار توکر، عبد جمع عباد و عبید غلام، سید سردار جمع سادات، خان (ن) خیانت کرنا، تمہید (تفعیل) ہموار کرنا، مبیا کرنا۔

ترجمہ: کیا جب بھی کوئی بد کردار غلام، دھوکے سے اپنے آقا کو قتل کر دے، یا اس کے ساتھ خیانت کرے تو ملک مصر میں اس کے لیے فضا سازگار ہو جاتی ہے۔

مطلب: متنبی اہل مصر کو کافور کے خلاف بھڑکا رہا ہے، کہ ان مصریوں کو کیا ہو گیا ہے، جنہوں نے ایک ایسے مجرم کی قیادت تسلیم کر لی ہے، جس نے اولاً تو اپنے آقا کو دھوکہ دے کر قتل کیا، اور پھر اس کے بیٹے کو حکومت دینے کا وعدہ کر کے برسر اقتدار ہوا؛ لیکن یہاں بھی اس نے بد عمدی کی اور اپنی عیاری و مکاری کے بل پر، آج بھی تخت نشین ہے، کیا اہل مصر کی آنکھوں پر، پردہ پڑ گیا ہے، یا وہ جان بوجھ کر کافور کے جرائم پر پردہ ڈال رہے ہیں، یا اتنے بزدل اور کمزور ہو گئے ہیں کہ کافور کے خلاف بغاوت نہیں کر پا رہے ہیں، یا مصر کا یہ رواج ہے کہ ہر مجرم اور ظالم و غاصب کو اپنے دامن میں پناہ دے دیتا ہے۔ (کافور پر اپنے آقا اشیدی کے قتل کا الزام تھا، اسی کی وضاحت کر رہا ہے)

صَارَ الْخَصِيُّ إِمَامَ الْآبِقِينَ بَهَا (۱۶) فَالْحَرُ مُسْتَعْبِدٌ وَالْعَبْدُ مَعْبُودٌ

ترکیب: صار فعل ناقص، الخصی اس کا اسم، امام الآبقین مرکب اضافی کے بعد خبر، بہا، صار کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف عاطفہ، الحر مستعبد اور العبد معبود دونوں مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہیں۔

حل لغات: الخصی وہ شخص جس کے نوٹے نکال لیے گئے ہوں، جمع خصیۃ و خصیان، خص (ض) خصی کرنا، ابیق، ابیق کی جمع بھگودا، (س ن ش) فرار ہونا، بھاگنا، الحر آزاد جمع

احرار، معبود جس کی عبادت کی جائے مراد قابل تعظیم، مستعبد غلام بنایا ہوا، استعباد (استعمال) غلام بنانا۔

ترجمہ: یہ خصی (کافور) ملک مصر میں، آقا کو چھوڑ کر بھاگنے والے غلاموں کا سردار بن چکا ہے، چنانچہ آزاد غلام ہے، اور غلام کو عزت دی گئی ہے۔

مطلب: کافور کی بادشاہت پر طنز کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ اپنے آقاؤں کے ساتھ بد عہدی کر کے بھاگنے والے جتنے بھی غلام ہیں، وہ سب کافور کے یہاں آکر پناہ لیتے ہیں، اور یہاں ان کا اچھا اعزاز و اکرام ہوتا ہے اور وجہ یہ ہے کہ وہ کافور کے ہم پیشہ اور ہم کار رہتے ہیں، چنانچہ اخیدی کا بیٹا جو شاہی خاندان کا تھا آج غلامی اور ماتحتی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے، جب کہ یہ مفقود النسل (کافور) پارسا بن کر ملک مصر میں حکومت چلا رہا ہے۔

نَامَتْ نَوَاطِيرُ مِصْرٍ مِنْ ثَعَالِيهَا (۱۷) فَقَدْ بَشَمَنْ وَمَا تَفْنَى الْعَنَاقِيدُ

ترکیب: نامت فعل، نواطیر مصر مرکب اضافی کے بعد فاعل، من حرف جر، ثعالیہا ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر نامت کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، قد برائے تحقیق، بَشَمَنْ فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ما نافیہ، تَفْنَى فعل، العناقید فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: نواطیر واحد ناظر اور ناظور انگور اور کھیت وغیرہ کا محافظ، امراء و سردار مراد ہیں، ثعالیہ، ثعلب کی جمع لومڑی، غلام اور ذلیل لوگ مراد ہیں، بَشَمَنْ (س ض) بد ہضمی سے دوچار ہونا، عناقید واحد عَنقُود بمعنی انگور کے خوشے اور گچھے۔

ترجمہ: اشراف مصر اپنی لومڑیوں سے بے خبر ہو کر خوش خواب ہیں، چنانچہ ان لومڑیوں کو ہیضہ ہو گیا ہے، اور انگور کے گچھے بچ بھی گئے ہیں۔

مطلب: اس شعر میں بھی شاعر اہل مصر کو کافور اور اس کی غاصبانہ حکومت کے خلاف بھڑکار رہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے، تمام مصری اپنے غلاموں کو آزاد چھوڑ کر، غفلت کی نیند سو رہے ہیں، انھیں یہ بھی نہیں معلوم، کہ یہ غلام کبھی کوئی چیز دیکھے نہیں ہیں؛ اس لیے اپنے پیٹ کی وسعت سے زیادہ بھر لیتے ہیں، اور اتنا کھا لیتے ہیں کہ بد ہضمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، لیکن اے اہل مصر ابھی بھی بہت کچھ بچا ہے، لہذا غفلت سے بیدار ہو کر، ان ذلیل غلاموں سے ملک کی باگ ڈور چھین لو۔

☆☆☆☆☆

الْعَبْدُ لَيْسَ لِخَيْرٍ صَالِحٍ بِأَخٍ (۱۸) لَوْ أَنَّهُ فِي ثِيَابِ الْحَرِّ مَوْلُودٌ

ترکیب: العبد مبتدا، ليس فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، ل حرف جر، حر موصوف، صالح صفت پھر مجرور ہو کر ليس کے متعلق، باخ جار مجرور ظرف متقرر ہو کر ليس کی خبر جملہ ہو کر العبد کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لو وصلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، فی حرف جر، ثياب الحر مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور مولود اسم مفعول کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ثياب لباس، ڈریس، جمع ایشاب، مولود پیدا کیا گیا، ولد (ض) پیدا کرنا، نیست سے ہست کرنا۔

ترجمہ: غلام کسی شریف آزاد آدمی کا بھائی نہیں ہو سکتا، خواہ وہ آزاد ہی کے لباس میں پیدا کیا گیا ہو۔

مطلب: کافور پر طعن کر کے کہتا ہے، کہ یہ کلو ہمیشہ غلام ہی رہے گا، خواہ مصر نہیں سارے عرب پر غاصبانہ حکومت قائم کر لے، اور مقتول بادشاہ کے بیٹے سے اس کی برادرانہ نسبت کا حوالہ دینا کسی بھی طرح درست نہیں ہے، اس لیے کہ کافور فطری طور پر ذلیل اور خسیس ہے، لہذا آزاد لباسی نہ تو اسے آزاد بنا سکتی ہے، اور نہ ہی اس کی پیدائشی خست و خفت کو کم کر سکتی ہے۔

لَا تَشْتَرِ الْعَبْدَ إِلَّا وَالْعَصَامَةَ (۱۹) إِنَّ الْعَبِيدَ لَا نَجَاسَ مَنَّا كَيْدُ

ترکیب: لا تشتتر فعل قائل، العبد ذوالحال، إلا حصریہ، و حالیہ، العصا مبتدا، معہ مرکب اضافی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، العبد اس کا اسم، ل تاکیدیہ، انجاس مناکید مرکب تو صلی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لا تشتتر فعل نہی، اشتري اشتراء (افتعال) خریدنا، مول لینا، العصا عصا، انشی، ڈنڈا، جن عصبی، انجاس نجس کی جمع ناپاکی، گندگی (س) ناپاک ہونا، پراگندہ ہونا، مناکید، منکود کی جمع، منحوس، لاخیرہ۔

ترجمہ: غلام کو ڈنڈے کے بغیر کبھی نہ خریدو، یقیناً یہ غلام ناپاک اور منحوس ہوتے ہیں۔

مطلب: یہاں تو متنبی نے اشارۃ اہل مصر کو کافور کا علاج بھی بتا دیا، کہ یہ اور اس جیسے تمام غلاموں کا واحد علاج انشی اور ڈنڈا ہے، اس لیے اہل مصر اٹھو اور اس بھگوڑے ظالم کو مار کر، تخت و تاج اس سے چھین لو اور کسی صالح اور شریف النسل آدمی کو برسر اقتدار لاؤ، اور میری یہ نصیحت پلے سے باندھ لو

کہ آئندہ جب بھی تم میں سے کوئی کسی غلام کو خریدے، تو اس کے ساتھ ایک مضبوط ڈنڈا ضرور لے لے، اس لیے کہ لات کے یہ بھوت باتوں اور ہاتھوں سے نہیں سدھرتے۔

مَا كُنْتُ أَحْسِبُنِي أَبْقَى إِلَى زَمَنْ (۲۰) يُسِي بِِي فِيهِ عَبْدٌ وَهُوَ مَحْمُودٌ

ترکیب: ما نافیہ، کنت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، احسب فعل فاعل، ن وقایہ، ی متکلم مفعول بہ اول، ابقی فعل فاعل، الی حرف جر، زمن موصوف، یسی فعل، بی اور فیہ دونوں جار مجرور یسی کے متعلق، عبد ذوالحال، و حالیہ، هو محمود مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہو کر مال اور یسی کا فاعل، جملہ ہو کر زمن کی صفت اور مجرور ہو کر ابقی کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر احسب کا مفعول بہ ثانی اور جملہ ہو کر کنت کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: احسب (س ض) خیال کرنا، گمان کرنا ابقی (س) زندہ رہنا، باقی رہنا، یسی اساء (انعال) اساءۃ بدسلوکی کرنا، برائی سے پیش آنا، محمود تعریف کیا ہوا، حمد (س) حمدا تعریف کرنا، اچھائی بیان کرنا۔

ترجمہ: یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی، کہ مجھے ایسے دن دیکھنے پڑیں گے، جن میں ایک غلام میرے ساتھ سوئے ادب سے پیش آتا رہے گا اور اس کی تعریف بھی ہوتی رہے گی۔

مطلب: یعنی میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا، کہ میری مدح و ستائش اور تعریفی قصائد کے بدلے، کافور مجھے محرومی اور بدسلوکی کا انعام دے گا، کاش اس کی ذلیل حرکتیں مجھے پہلے ہی معلوم ہو جاتیں، تو میں اپنا قیمتی وقت اس کی تعریف و توصیف میں ضائع نہ کرتا، افسوس تو اس پر ہے، کہ میں امید لے کر برابر اس کی تعریف کرتا رہا اور وہ بے پروا ہو کر میری طرف سے غفلت کی خلیج گہری کرتا رہا۔

وَلَا تَوَهَّمْتُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ فُقِدُوا (۲۱) وَأَنَّ مِثْلَ أَبِي الْبَيْضَاءِ مَوْجُودٌ

ترکیب: و متانفہ، لا نافیہ، توهمت فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، الناس اس کا اسم، قد تحقیقہ، فقدوا فعل مع نائب فاعل جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، مثل ابی البیضاء اضافتوں کے بعد اس کا اسم، موجود خبر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف اور توهمت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: توهمت (تفعّل) خیال کرنا، گمان کرنا، فقد (ض) گم کرنا، بصیغہ مجہول ناپید ہونا، ختم ہونا، ابو البیضاء کافور کو بطور استہزاء کہا ہے، اس لیے کہ وہ بہت کالا تھا۔

ترجمہ: میں نے کبھی یہ تصور بھی نہ کیا تھا، کہ تمام لوگ ناپید ہو جائیں گے، اور ابو البیضاء جیسا

انسان موجود رہے گا۔

مطلب: یہاں شاعر نے حکومت کے حوالے سے کافور پر تعریف کی ہے، کہ میرے خیال میں بھی یہ بات نہ تھی، کہ دنیا کے تمام باصلاحیت اور قابل لوگ ناپید ہو جائیں گے، اور کافور جیسا نا اہل اور بد معاش غلام برسر اقتدار ہو کر، پورے مصر میں اپنی حکومت کا سکہ جمالے گا۔

وَأَنَّ ذَا الْأَسْوَدَ الْمَثْقُوبَ مِشْفَرُهُ (۲۲) تُطِيعُهُ ذِي الْعَضَارِيطِ الرَّعَادِيدُ

ترکیب: و متانفہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ذا اسم اشارہ، الأسود موصوف، المثقوب اسم مفعول، مشفرہ ترکیب اضافی کے بعد اس کا نائب فاعل، شبہ جملہ ہو کر صفت اور ذا کا مشار الیہ ہو کر ان کا اسم، تطیع فعل، ہ مفعول بہ، ذی اسم اشارہ، العضاریط الخ مرکب توصیفی کے بعد مشار الیہ ہو کر تطیع کا فاعل، جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: المثقوب وہ شخص جس کے جسم میں سوراخ کر دیا گیا ہو، ثقب (ن) سوراخ کرنا، مشفر ہونٹ، (اصل میں اونٹ کے لیے مستعمل ہے) جمع مَشَافِر، العضاریط واحد عضروط پیٹ پر کام کرنے والا مزدور، فقیر، الرعاید بزدل، کم ہمت، واحد رعاید۔

ترجمہ: اور میں یہ باور بھی نہ کر سکتا تھا، کہ ذلیل اور بزدل فقراء ہونٹوں میں سوراخ والے اس سیاہ آدمی کی بات مان لیں گے۔

مطلب: یعنی یہ جان کر بڑا عجیب سا لگ رہا ہے، کہ مصر کے غریب لوگ کافور کے دام فریب میں پھنس گئے، ان کی زندگی اگرچہ غریب تھی، لیکن ان کا ذہن و دماغ غریب نہیں ہونا چاہئے، کم از کم اتنا تو احساس ضرور ہونا چاہئے تھا کہ وہ لوگ اس کی اطاعت اور حاشیہ برداری سے پہلے اس کے ہونٹوں کو دیکھ کر، اس کی کمینگی کا پتہ لگا لیتے۔

جَوْعَانُ يَأْكُلُ مِنْ زَادِي وَيُمْسِكُنِي (۲۳) لِكُنِي يُقَالَ عَظِيمُ الْقَدْرِ مَقْصُودُ

ترکیب: جوعان مبتدا مخذوف ہو کی خبر اول، یا کل فعل فاعل، من حرف جر، زادی مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر یا کل کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ، وعاطفہ، یمسک فعل فاعل، ن وقایہ، ی مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف اور خبر ثانی جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ل برائے تغلیل، کسی ناصبہ، یقال فعل مع نائب فاعل، جملہ ہو کر جملہ قول، عظیم القدر مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، مقصود خبر جملہ ہو کر متولہ جملہ قولیہ ہے۔

حل لغات: جوعان بھوکا، جمع جیاع، جاع (ن) جوعا، بھوکا رہنا، زَادُ توشہ جمع

آزودة، یمسك إمساكاً (افعال) روکنا۔

ترجمہ: یہ ایک بھوکا آدمی ہے، جو میرے توشے سے کھاتا ہے، اور مجھے صرف اس لیے روک رکھا ہے، تاکہ یہ کہا جائے، کہ یہ بہت بلند حیثیت ہے اور لوگ اس کا قصد کیا کرتے ہیں۔
مطلب: یہاں بھی شاعر نے کافور کے بخل کو واضح کیا ہے، اور یہ کہہ کر بدنام کیا ہے، کہ یہ اتنے غیر مہذب لوگ ہیں، کہ ان کا مہمان بھی یہاں آکر اپنے پیسے خرچ کر کے اپنی جیب سے کھاتا پیتا ہے، اور مجھے صرف اسی لیے روک رکھا ہے، تاکہ لوگ کہیں کہ کافور واقعی بہت بڑا اور خرچیلہ انسان ہے، یہی وجہ ہے کہ متنّی جیسا رند اور آزاد مزاج شاعر بھی ایک لمبی مدت سے یہاں قیام پذیر ہے۔

إِنَّ امْرَأً أُمَةً حُبْلَى تُدْبِرُهُ | (۲۴) | الْمُسْتَضَامُّ سَخِينُ الْعَيْنِ مَفْوُودٌ

ترکیب: اِن حرف مشبہ بالفعل، امرء اموصوف، امة حبلى مرکب توصیفی کے بعد مبتدا، تدبرہ فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر مبتدا کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر صفت اور اِن کا اسم، ل تاکید یہ، مستضام خبر اول، سخين العين مرکب اضافی کے بعد خبر ثانی، مفعود خبر ثالث جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: امة لونڈی، باندی، جمع اماء، حبلى حاملہ، جمع حبالی (امة حبلى سے متنّی نے کافور کو مراد لیا ہے) تدبر، تدبیر (تفعیل) نظم و انتظام کرنا، مستضام، استظام استظاماً (استفعال) ظلم سہنا، سخين گرمی سخن (ک) سخونة گرم ہونا، مفعود دل کا مریض فاد فوذا (ف) دل کا بیمار ہونا۔

ترجمہ: یقیناً یہ ایک ایسا انسان ہے، جو ایک حاملہ باندی کے زیر انتظام ہے، وہ مظلوم ہے، اسے سوزش چشم اور پریشانی دل کی شکایت ہے۔

مطلب: متنّی نے واضح الفاظ میں کافور کو گالیاں دی ہیں، اور اسے ایک حاملہ عورت سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ یہ ایک حاملہ عورت کی طرح موٹے پیٹ کا انسان ہے اور وہی اس کا نظم و نسق سنبھال رہی ہے، اور کافور کا نہ تو ذہن و دماغ کام کر رہا ہے، اور نہ ہی اس کی عقل و خرد اس کے کام آرہی ہے، بلکہ وہ انتہائی بے وقوف اور عقل سے کورا ہے۔

وَيُلَمِّهَا خُطَّةً وَيُلَمِّ قَابِلَهَا | (۲۵) | لِمِثْلَهَا خُلِقَ الْمَهْرِيَّةُ الْقُودُ

ترکیب: ويلم مضاف، هاميز، خطۃ تميز مضاف الیہ ہو کر کلمہ تعجب ہے، اسی طرح ويلم قابلہا بھی ہے، ل حرف جر، مثلہا مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور خلق کے متعلق، خلق فعل مجہول، المهرية القود مرکب توصیفی کے بعد نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ویلمہا اصل میں ویل لامہ تھا اہل عرب تعجب کے واقع پر اس طرح کے کلمات کا استعمال کرتے ہیں، لام کا ہمزہ حذف کر کے اس کا ضمہ لام کو دیا، پھر ام اولیٰ کی تون کو حذف کر کے ایک لام کا دوسرے میں ادغام کر دیا، خطۃ منصوبہ، پلان، جمع خُطط، المہریۃ مہربان حیدان نامی قبیلہ کے مورث اعلیٰ کی طرف اونٹوں کی نسبت ہے، القود اقود اور قوداء کی جمع دراز پشت والی اونٹنی۔

ترجمہ: یہ انتہائی عجیب صورت حال ہے، اور اس صورت حال کو قبول کرنے والے بھی باعث تعجب ہیں، اسی طرح کی صورت حال سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے دراز پشت (گردن) مہری اونٹوں کو جنم دیا گیا ہے۔

مطلب: یعنی کافور کی شخصیت تو مضحکہ خیز ہے ہی، اس کی حکومت وغیرہ ساری چیزیں باعث تعجب ہیں، اور اس سے زیادہ تعجب خیز تو وہ لوگ ہیں، جو آنکھ بند کر کے، اس کی زیر قیادت زندگی بسر کر رہے ہیں، لہذا ان ناپاک حالتوں سے بچنے اور جان چھڑانے کے لیے مہری دراز گردن گھوڑے ہی زیادہ مناسب ہیں۔

وَعِنْدَهَا لَذَّ طَعْمِ الْمَوْتِ شَارِبُهُ (۲۶) إِنَّ الْمَنِيَّةَ عِنْدَ الدَّلِّ قَنَدِيدٌ

ترکیب: و متانفہ، عندها مضاف مضاف الیہ ہو کر لذ فعل کا مفعول فیہ، طعم الموت مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، شاربہ مضاف مضاف الیہ ہو کر لذ کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، المنیۃ ذوالحال، عند الدل مضاف مضاف الیہ ہو کر حال اور پھر ان کا اسم، قندید، ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لذ (س) لذًا ولذًا خوش ذائقہ ہونا، لذت محسوس کرنا، طعم مزہ، ذائقہ، طعم (س) چکھنا، منیۃ موت، جمع منایا، قندید شکر، مصری کا ڈالا، جمع قنادید اس سے مراد شدت حلاوة ہے۔

ترجمہ: ایسے وقت میں ایک موت کا گھونٹ پینے والے کو اس کا مزہ لذیذ محسوس ہوتا ہے، بلا شبہ بوقت ذلت موت شہد ہوا کرتی ہے۔

مطلب: یعنی جب کافور کی بد بختی مسلسل جاری ہو، اور کسی مہمان کی خاطر مدد و درکنار، اس کی طرف نظر التفات بھی نہ اٹھتی ہو، تو اس طرح کی صورت حال میں ایک شریف النفس آدمی اپنے آپ کو موت کے حوالہ کر دینے میں ہی اپنی عافیت سمجھتا ہے، اس لیے کہ شریف کے نزدیک عزت کی موت ذلت سے لبریز عزت سے بہتر ہے۔

مَنْ عَلَّمَ الْأَسْوَدَ الْمَخْصِيَّ مَكْرُمَةً (۲۷)	أَقْوَمُهُ الْغُرُّ أُمُّ أَبَاوَهُ الصَّيْدُ
أُمُّ أُذُنُهُ فِي يَدِ النَّخَّاسِ دَامِيَةً (۲۸)	أُمُّ قَدْرُهُ وَهُوَ بِالْفَلْسَيْنِ مَرْدُودُ

دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے : من مبتدا، علم فعل، الأسود المخصی یہ دونوں العبد موصوف محذوف کی صفت ہیں پھر یہ علم کا مفعول بہ اول ہے، مکرمۃ اس کا مفعول بہ ثانی ہے، اہمزہ استفہام، قومہ مرکب اضافی کے بعد موصوف، الغر صفت پھر معطوف علیہ، اُم عاطفہ، اباوہ الصيد بھی پہلے کی طرح مرکب توصیفی ہو کر معطوف علیہ معطوف، اُم عاطفہ، اذنه مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، فی حرف جر، ید النخاس مضاف مضاف الیہ مجرور ہو کر ظرف مستقر حال اول، دامیۃ حال ثانی پھر معطوف علیہ معطوف، اُم عاطفہ، قدرہ بعد الاضافۃ ذوالحال، و حالیہ، ہو مبتدا، بالفلسین جار مجرور مردود اسم مفعول کے متعلق شبہ جملہ ہو کر خبر اور حال ہو کر معطوف، معطوف علیہ جملہ معطوفات سے مل کر علم کا فاعل جملہ ہو کر من کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: المخصی وہ آدمی جس کے خبیث نکال لیے گئے ہوں، خصی (ض) خصیا و خصاء جانور کو خسی کرنا، مکرمۃ شرافت، عزت، جمع مکرمات، غر چمک دار مراد شریف، أغر کی جمع، صید، اصید کی جمع بمعنی بلند، متکبر، مراد عزت دار، النخاس غلام فروش، نخس (ک) نخاسة غلام بیچنا، دامیۃ مجروح، زخمی، دمی (س) خون آلود ہونا، زخمی ہونا، قَدْرُ حیثیت، مرتبہ جمع اقدار، الفلسین فلنس کا تشبیہ، جمع فلوس سکہ، روپیہ، مردود، ردی، ناقابل توجہ، رد (ن) لوٹانا، واپس کرنا۔

ترجمہ: اس سیاہ خسی کردہ غلام کو شرافت کس نے سکھائی؟ کیا اس کی شریف قوم نے، یا اس کے باعزت آباؤ اجداد نے، یا اس کے کان نے، جب کہ وہ غلام فروش کے ہاتھوں خون آلود ہو رہا تھا، یا اس کی حیثیت نے جو روپیوں کی زیادتی کے بعد بھی ناقابل قبول بنی ہوئی تھی۔

مطلب: یعنی میں کیسے کافور کی بزرگی کا قائل ہو جاؤں، جب کہ اس کا شجرہ نسب اچھی طرح مجھے معلوم ہے، میں بخوبی اس حقیقت سے واقف ہوں کہ نہ تو اس کا خاندان شریف تھا، اور نہ ہی اس کی نسل میں کوئی عزت دار آدمی پیدا ہوا پھر یہ کہاں سے شرافت کا دعویٰ کر رہا ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ سیاہ غلام جب اچھی قیمت پر نہیں بک رہا تھا، تو اس کے آقا نے غلام فروشوں کے ہاتھوں اس کا سودا کیا تھا، اور اسی وقت ان لوگوں نے اس کا کان پکڑ کر، اسے تہذیب و سلیقہ مندی سکھائی تھی، تاکہ یہ مناسب قیمت پر فروخت ہو جائے، شاید اسی اعزاز و اکرام کا یہ دعویٰ کر رہا ہے، مثنوی نے ان اشعار میں کافور کا جو استہزاء کیا ہے، ایک باغیرت انسان کے لیے وہ ڈوب مرنے کی بات ہے۔

أُولَى اللَّئَامِ كُوَيْفِيرٌ بِمَعْدِرَةٍ (۲۸) فِي كُلِّ لَوْمٍ وَبَعْضُ الْعُذْرِ تَفْنِيدُ

ترکیب: اولی اسم تفصیل مضاف، اللئام مضاف الیہ، ب حرف جر، معذرة مصدر، فی کل لوم اضافت وغیرہ کے بعد معذرة کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مجرور اور اسم تفصیل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مبتدا، کویفیر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عطف و ترتیب کا، بعض العذر مضاف مضاف الیہ مبتدا، تفنید خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: لئام، لئیم کی جمع کمینہ، بخیل، کویفیر، کافور کی تصغیر، معذرة مصدر، عذَرَ (ض) معذرت قبول کرنا، لوم ملامت، لام (ن) لوماً ملامت کرنا، تفنید (تفعیل) غلط ٹھہرانا، تکذیب کرنا۔

ترجمہ: ہر کمینگی کے سلسلے میں کافور تمام کمینوں میں زیادہ لائق معافی ہے، اور بعض معافی غلط ہوا کرتی ہے۔

مطلب: یعنی کافور کی نسل ہی خراب ہے، اس کے خاندان میں ذلت و بد بختی رواج پاتی چلی آرہی ہے، اس لیے اور کمینوں کہ بہ نسبت اس کی کمینگی زیادہ لائق معافی ہے، لیکن کیا کیا جائے، دل تو یہ چاہتا ہے کہ اسے مار ہی ڈالیں، اس لیے کہ یہ بد بخت ان کمینوں میں سے ہے، جن کو معاف کرنا خود کمینگی ہے، کیوں کہ تاحیات اس سے خیر کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی ہے، پھر بھی معاف کرنا ہی بہتر ہے، تاکہ ملک میں فتنہ و فساد نہ برپا ہو۔

وَذَاكَ أَنَّ الْفُحُولَ الْبَيْضَ عَاجِزَةٌ (۳۰) عَنِ الْجَمِيلِ فَكَيْفَ الْخَصِيَّةُ السُّودُ

ترکیب: و متانفہ، ذاک مبتدا، ان حرف مشبہ بالفعل، الفحول البيض موصوف صفت ہو کر اس کا اسم، عاجزة اسم فاعل، عن الجمیل جار مجرور عاجزة کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر ذاک کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، کیف مبتدا، الخصیة السود دونوں العبد موصوف محذوف کی صفت ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فحول، فحل کی جمع، ساند، ہر حیوان کانر، دیگر جمع فحول افحل بھی آتی ہے، بیض، ابيض کی جمع شریف لوگ، سود، اسود کی جمع انتہائی سیاہ، بہت کالا۔

ترجمہ: اور کافور اس لیے معذور ہے کہ شریف زراؤگ کرم گسٹری سے لاچار ہیں، تو یہ خصی کردہ سیاہ غلام کس زمرے میں ہے۔ (یا اس کی کیا حیثیت ہے)

مطلب: یعنی ہر چند کہ کافور کی بد بختی اور اس کی کمینگی ناقابل معافی ہے، لیکن کیا کریں اس

کی شرارت دو وجہوں سے ہے، اول تو یہ کہ یہ خاندانی چور، بدمعاش اور بھگوڑا ہے، اسے کتنی بھی سزا دی جائے سدھرے گا نہیں، دوسرے اس لیے کہ اچھے اچھے شریف لوگ کرم گسٹری سے کتراتے ہیں، تو یہ ہجرا کلو احسان کر دے، یہ توقع فضول ہے، مثنوی نے اگر بظاہر اس شعر میں اس کے جرم پر پردہ ڈالنے کی شکایت کی ہے، تو باطن اسے ہجرا، اور کلو نہ جانے کیا کیا کہہ دیا ہے۔

من قافية العين

وقال يرثي أبا شجاع فاتكا الكبير،
وكان يعرف بالمجنون لكثرة عطائه
وهو رومي من أكبر غلمان ابن طغج،
وذلك بعد خروج أبي الطيب من
مصر، وهجا في هذه القصيدة كافورا

مثنوی نے ابو شجاع فاتک کبیر کے مرثیے میں درج ذیل اشعار کہے، اپنی بے پایاں بخشش کے سبب اسے پاگل کہا جاتا تھا، یہ ابن طغج کا بڑا لڑکا رومی النسل تھا، اور مثنوی نے یہ اشعار مصر سے اپنی روانگی کے بعد کہے ہیں، اور اس نے ان میں کافور کی خوب مذمت کی ہے

الْحُزْنَ يُقْلِقُ وَالتَّجْمُلُ يَرْدَعُ (۱) وَالْدَّمْعُ بَيْنَهُمَا عَصِي طِيْعُ

ترکیب: الحزن مبتدا، يقلق فعل فاعل جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، اسی طرح اگلا جملہ بھی ہے، و مستأنف، الدمع ذو الحال، بینہما بعد الاضافت حال ہو کر مبتدا، عصی اور طیع دونوں خبر ہیں، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حُزْن غم، جمع أحزان، حُزْن (س) غم گین ہونا، يُقْلِقُ إقلاقاً (افعال) بے چین کرنا، پریشان کرنا، التَّجْمُلُ مصدر (تفعّل) صبر جمیل اختیار کرنا، يَرْدَعُ رَدَعٌ (ف) روکنا،

ہٹانا، باز رکھنا، عصی نافرمان، گناہ گار، جمع اعصیاء، عصی (ض) نافرمانی کرنا، طبع فرماں بردار، جمع طووع و طائعون۔

ترجمہ: غم بے چین کیے دے رہا ہے، اور صبر جمیل اظہار غم سے مانع ہو رہا ہے، اور ان دونوں صورت حال کے مابین اشکوں کی حالت یہ ہے کہ وہ نافرمان بھی ہیں اور فرماں بردار بھی۔

مطلب: یعنی ابوشجاع کی موت کا صدمہ ہمیں جیسے نہیں دے رہا ہے، اور اس اندوہناک حالت کو یاد کرنے کے بعد کسی پل بھی چین نہیں آتا ہے، جب کہ صبر اور سکون کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آنسوؤں کو پی جائیں اور تمام پریشانیوں کو سہہ کر آنسو نہ چھلکنے دیں، آنسو بے چارے ان صورت حال سے پریشان ہیں کہ وہ کیا کریں؟ غم کی رعایت میں دریا بہائیں، یا صبر کا دامن تھام کر خود کو جذب کر لیں۔

ع یہ عجیب کیفیت ہے، نہ سکوں، نہ بے قراری

يَتَنَازَعَانِ دُمُوعَ عَيْنٍ مُسَهَّدٍ	(۲)	هَذَا يَجِيئُ بِهَا وَهَذَا يَرْجِعُ
---	-----	--------------------------------------

ترکیب: يتنازعان فعل فاعل، دموع عین مسہد اضافتوں کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، هذا مبتدا، یجیی فعل فاعل، بها جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، یہی ترکیب دوسرے جملے میں بھی ہے۔

حل لغات: يتنازعان، تنازعًا (تفاعل) کھینچا تانی کرنا، آپس میں جھگڑنا، مُسَهَّد وہ شخص جس کی نیند اڑادی گئی ہو، سَهَّد تسهيدا (تفعیل) بے خوابی میں مبتلا کرنا، جاء بكذا لانا (ض) رجوع بكذا لوٹانا (ض)

ترجمہ: صبر و غم دونوں ایک بتلائے بے خوابی کی آنکھ سے آنسوؤں کے سلسلے میں کھینچا تانی کرتے ہیں، چناں چہ احساس غم آنسوؤں کو رواں کر دیتا ہے، جب کہ صبر و ضبط انھیں لوٹا لے جاتا ہے۔

مطلب: یعنی صبر و غم کا آنسوؤں کے متعلق ایک دوسرے سے نزاع ہوتا ہے، غم انھیں جاری رکھ کر حزن کی رعایت کرنا چاہتا ہے، اور صبر انھیں روک کر تحمل و برداشت کی تلقین کرنا چاہتا ہے۔

النَّوْمُ بَعْدَ أَبِي شُجَاعٍ نَافِرٌ	(۳)	وَاللَّيْلُ مُعِي وَالْكَوَاكِبُ ظُلَعٌ
--	-----	---

ترکیب: النوم مبتدا، بعد أبي شجاع اسم فاعل کا مفعول فیہ، شبہ جملہ ہو کر النوم کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، واللیل معی اور الکواکب ظلع یہ دونوں بھی مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہیں۔

حل لغات: نافر بدکنے والا، تنفر، (نض) نفر من کذا نفرت کرنا، اعراض کرنا، معی

اسم فاعل اغنی اعیاء (افعال) تھکانا، یہاں یہ لازم یعنی تھکنے کے معنی میں ہے، کواکب ستارے، واحد کَوْکَبٌ، ظَلَعَ چلنے میں لنگڑانے والا، ظَلَعَ (ف) لنگڑا کر چلانا۔
ترجمہ: ابو شجاع کی رحلت کے بعد نیند اڑ گئی ہے، راتیں تھکی تھکی سی ہیں، اور ستارے بوہل ہو گئے ہیں۔

مطلب: یعنی ابو شجاع کے سانچے ارتحال نے اس کے متعلقین و خیمین کی زندگی اجیرن کر دی ہے، چٹاں چہ ہم میں سے کسی کو نیند آتی ہی نہیں ہے، راتیں اتنی دراز وقت ہو گئی ہیں، کہ صبح ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں، اور ستارے بالکل بوہل اور گراں بار ہو گئے ہیں، کہ ان میں چلنے پھرنے کی قوت ہی نہیں رہ گئی ہے، اور یہ بادلوں میں کس کر چسپ بھی نہیں پار ہے ہیں، کہ رات کا بے راتم ہو اور سپید صبح نمودار ہو جائے۔

إِنِّي لَأَجْبُنُ عَنْ فِرَاقِ أَحِبَّتِي (۴) وَتُجَسُّ نَفْسِي بِالْحِمَامِ فَأَشْجَعُ

ترکیب: اِن حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، ل تاکید، اَجْبُن فعل، انا ضمیر ذوالحال، عن حرف جر، فراق احبتي اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر احببن کے متعلق، و حالہ، تجسس فعل، نفسی بعد الاضافت فاعل، بالحمام جار مجرور تجسس کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، اشجع فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف پھر حال اور احببن کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أَجْبُنُ جَبَنَ عَنْ كَذَا يَزُولُ بَوْنًا، (ن) تُجَسُّ أَحْسَ إحْسَانًا (افعال) محسوس کرنا، جمام موت، اشجع بہادر، دنا، دلیر، بونا، شجع (ک) شجاعة بہادر ہونا۔
ترجمہ: مجھ سے دوستوں کی جدائی برداشت نہیں ہو پاتی، حالانکہ احساس موت کے وقت میں حوصلہ شعار ہو جایا کرتا ہوں۔

مطلب: یہاں بھی شاعر نے ابو شجاع کی موت پر حزن و مال کے اظہار کا تذکرہ کیا ہے، مگر الفاظ اور طرز بیان بدل کر کہتا ہے، کہ دوستوں کی جدائی میرے لیے ناقابل برداشت ہے، البتہ مجھے دنیا سے اپنی جدائی کا کوئی غم نہیں ہے، موت سے مجھے چنداں خوف نہیں، بلکہ میدان مقابلہ میں، میں خود موت کو دعوت دیا کرتا ہوں۔

وَيَزِيدُنِي غَضَبُ الْأَعَادِي قَسْوَةً (۵) وَيَلْمُ بِي غَتَبُ الصَّدِيقِ فَأَجْزَعُ

ترکیب: و مستانہ، یزید فعل، ن وقایہ، ی میتر، قسوة تمیز پھر یزید کا مفعول ہے، غضب الاعادي مرکب انسانی کے بعد فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مطف و ترتیب کا ہے، یلم فعل،

بی جار مجرور اسی کے متعلق، عتب الصديق مضاف مضاف الیہ ہو کر یلم کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے،
ف تفریعیہ، اجزاع فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اعادي، اعداء کی جمع بمعنی دشمن، قسوة سختی، سنگ دلی، قسا (ن) قسا
وقسوة سنگ دل ہونا، یلم الماما باحد (افعال) اترنا، نازل ہونا، عتب مصدر، ناراضگی، عتب
(نض) ناراض ہونا، اجزاع (س) گھبراتا، جزع فزع کرنا۔

ترجمہ: دشمنوں کی ناراضگی میری سنگ دلی میں اضافہ کر دیا کرتی ہے، اور جب دوست کی
ناراضگی کا سامنا پڑتا ہے، تو میں بے چین ہوا اٹھتا ہوں۔

مطلب: یعنی میرا کچھ اس انداز کا مزاج بن گیا ہے، کہ میرا کوئی دشمن مجھ سے ناراض ہوتا
ہے، تو میں اس پر اور خفا ہو کر، اس کے خلاف مزید کمر بستہ ہو جاتا ہوں، لیکن میری رحم دلی کا عالم یہ ہے،
کہ کسی دوست کی خفگی مجھ سے دیکھی نہیں جاتی اور ناراض یا رکومنانے کے لیے ہر طرح کی تدابیر کا سہارا
لے لیتا ہوں۔

تَصَفُّوا الْحَيَاةَ لِجَاهِلٍ أَوْ غَافِلٍ (۶) عَمَّا مَضَى فِيهَا وَمَا يُتَوَقَّعُ

ترکیب: تصفو فعل، الحیاة فاعل، ل حرف جر، جاہل معطوف علیہ، او عاطفہ، غافل
اسم فاعل، عن حرف جر، ما موصولہ، مضی فعل فاعل، فیہا جار مجرور مضی کے متعلق جملہ ہو کر صلہ
اور معطوف علیہ، و عاطفہ، ما موصولہ، يتوقع فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہو کر صلہ اور معطوف ہو کر
عن کا مجرور پھر غافل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر معطوف اور ل کا مجرور ہو کر تصفو کے متعلق، جملہ فعلیہ
خبریہ ہے۔

حل لغات: تصفو صفا صفاء (ن) صاف ہونا، خالص ہونا، يتوقع توقعًا
(تفعل) امید کرنا، امید باندھنا، مراد مستقبل کے حالات و واقعات۔

ترجمہ: زندگی ایک تو نادان کے لیے خوش گوار ہوتی ہے، اور ایک اس شخص کے لیے جو ماضی
و مستقبل کے حالات سے بے خبر ہو۔

مطلب: یعنی عقل مند اور دانش ور کی نگاہ میں زندگی، اور اس میں پیش آمدہ حالات و
واقعات انتہائی تلخ اور الم انگیز ثابت ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ ماضی کو بھی دیکھتا ہے، مستقبل پر بھی اس کی نگاہ
رہتی ہے، اور دوران زندگی درپیش احساسات و جذبات کا پورا نقشہ اس کی نگاہوں میں بسا رہتا ہے، جب
کہ ایک جاہل اور دنیا سے غافل مست ہو کر زندگی گزارتا ہے، اسے نہ آج کی پرواہ ہوتی ہے اور نہ ہی
آئندہ کی کوئی فکر۔

وَلَمَنْ يَغَالِطْ فِي الْحَقَائِقِ نَفْسَهُ (۷) وَيُسَوِّمُهَا طَلَبَ الْمَحَالِ لِنَطْمَعِ

ترکیب: و غلط، ل حرف جر، من موصولہ، یغالط فعل فاعل، فی الحقائق جار مجرور اسی کے متعلق، نفسہ بعد الاضافت مفعول بہ جملہ ہو کر مطوف علیہ، و غلطہ، یسوم فعل فاعل، ہا مفعول بہ اول، طلب المحال بعد الاضافت مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر مطوف علیہ مطوف، ف غلطہ، نطمع فعل فاعل جملہ ہو کر مطوف اور پھر من کا سلسلہ، پھر مجرور ہو کر یہ بھی تصفو کے متعلق ہوگا۔

حل لغات: یغالط مغالطۃ (مغالطہ) مغالطے میں ڈالنا، دھوکہ دینا، یسوم سَمَم (ن) سوماً اسلی معنی بھاؤ کرنا، مراد کسی چیز پر آمادہ کرنا، نطمع طمیع (س) لالچ کرنا۔

ترجمہ: یا اس شخص کے لیے (زندگی پر کیف ہوتی ہے) جو حقائق کے سلسلے میں اپنی ذات کو دھوکہ دیا کرتا ہے، اور اپنے آپ کو جنگل طلب محال پر آمادہ کیا کرتا ہے، چنانچہ اس کے دل میں ناممکنات کے حصول کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔

مطلب: یعنی اس آدمی کی زندگی بھی رنج و الم سے بہت دور رہتی ہے، جو اپنے آپ کو حقیقی اور واقعی امور کے سلسلے میں دھوکہ دیکر تسلی دے لیا کرتا ہے، اور اسی تسلی کے نتیجے میں وہ اپنی جان کو ناممکنات کے حصول میں پھنسا دیتا ہے، نتیجہ اس کے دل میں بھی مشکلات کے حصول کی لالچ بڑھنے لگتی ہے۔

أَيْنَ الَّذِي الْهَرَمَانِ مِنْ بُنْيَانِهِ (۸) مَا قَوْمُهُ مَا يَوْمُهُ مَا الْمَصْرَعُ

ترکیب: أين خبر مقدم، الذي اسم موصول، الهرمان مبتداء، من بنيانہ مرکب اضافی کے بعد جار مجرور ہو کر ظرف مستقر خبر، جملہ ہو کر صلہ اور مبتداء مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ما استفہامیہ مبتداء، قومہ مضاف الیہ خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: هرمان، هرم کا تثنیہ مصر کی دو مشہور غمارتیں، جن کے قریب فراعنہ مصر کے جیسے ہیں، بنیان غمارت، بنی بناء تعمیر کرنا، (نص) المصروع پچھاڑنے کی جگہ، مراد موت، صرع (ف) پچھاڑنا، گرا دینا۔

ترجمہ: آج وہ شخص کہاں ہے، جس کی تعمیرات میں سے یہ دونوں ہرم ہیں، اس کی قوم کے کیا حالات ہیں، وہ کس دن مرا اور کیسے مرا، (یا کس حال میں اس کی وفات ہوئی)

مطلب: شاعر ابوشجاع کے اہل خانہ اور جملہ عقیدت مندوں سے ازراہ تسلی کہہ رہا ہے، کہ ابوشجاع کی موت پر زیادہ غم نہ کیا جائے، رفتہ رفتہ یہ غم بھی کا فور ہو جائے گا اور پھر کوئی اس کا نام بھی نہ لے گا، کیا یہ دو فلک بوس ابرام دیکھ کر بھی تسلی نہیں ہوتی، کہ اس کے معماروں کی موت پر یقیناً اہل مصر نے

اشکوں کا سیلاب بہایا ہوگا، لیکن آج زمانے نے ان کے تمام نشانات مٹا دیئے اور اب ان پر کوئی رونے والا نہیں ہے، اور ہم جو بعد میں آئے، ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ اہرام کس نے بنائے تھے، وہ کب مرے اور اب ان کی قوم کس حال میں ہے۔

تَتَخَلَّفُ الْأَثَارُ عَنْ أَصْحَابِهَا (۹) حِينَا وَيُذِرُ كُفَّهَا الْفَنَاءُ فَتَبِعُ

ترکیب: تتخلف فعل، الآثار فاعل، عن حرف جر، أصحابها مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر تتخلف کے متعلق، حینا مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عطف و ترتیب کا ہے، یدرک فعل، ہا مفعول بہ، الفناء فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، تتبع فعل فاعل، جملہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: تتخلف تتخلفا پیچھے ہٹنا، مؤخر ہونا، (تفعّل) الفناء مصدر فنی (س) فناء اٹنا، فنا ہونا، تتبع تبع (س) تبعا پیچھے ہونا، پیچھے چلنا، ساتھ رہنا۔

ترجمہ: لوگوں کے بعد، کچھ دنوں تک ان کے کارناموں کے اثرات باقی رہتے ہیں، پھر فنا کا پنچا نہیں آدبو جتا ہے اور یہ (آثار) اپنے سازندوں سے جاملتے ہیں۔

مطلب: یعنی انسان کے مرنے کے بعد کچھ دنوں تک تو بہت شوق سے لوگ اس کے کارناموں کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس کی یاد میں نہ جانے کتنے آنسو بہا ڈالتے ہیں؛ لیکن رفتہ رفتہ مرحوم سے لوگوں کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور نہ وہ اسے یاد کرتے ہیں اور نہ ہی اس کے کارناموں کو، اور یہ تمام چیزیں فنا اور عدم کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔

لَمْ يُرِضْ قَلْبَ أَبِي شُجَاعٍ مَبْلَغُ (۱۰) قَبْلَ الْمَمَاتِ وَلَمْ يَسَعْهُ مَوْضِعُ

ترکیب: لم یرض فعل، قلب أبي شجاع اضافتوں کے بعد مفعول بہ، مبلغ فاعل، قبل الممات مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لم یسع فعل، و مفعول بہ مقدم، موضع فاعل جملہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: یرض أرضی إرضاء (افعال) راضی کرنا، خوش کرنا، یسع وسیع (س) سمونا، کشادہ ہونا، مبلغ منزل، مقصد، بلغ (ن) پہنچنا۔

ترجمہ: جیتے جی شرف و عزت کی کوئی منزل ابو شجاع کے دل کو مطمئن نہ کر سکی، اور روئے زمین کی کوئی جگہ ان کو اپنے اندر سمونہ سکی۔

مطلب: یعنی ابو شجاع اس قدر بلند عزم و ارادے کا مالک تھا، کہ پوری زندگی عزت و شرافت

کے مراحل طے کرتا رہا، اور کبھی کسی مرتبہ کو اپنی آخری منزل نہ سمجھا؛ بلکہ ہر بلند مقام کے بعد ایک دوسرے اونچے درجے کے حصول میں کوشاں رہا کرتا تھا اور دنیا کی کوئی جگہ اس کو اپنے اندر سمو نہیں سکی تھی، جہاں بھی وہ جاتا اس کا لشکر اور اس کے مداح اتنی کثیر تعداد میں ہوتے، کہ بڑے سے بڑا میدان بھی اپنی تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگتا تھا۔

كُنَّا نَظُنُّ دِيَارَهُ مَمْلُوءَةً (۱۱) ذَهَبًا فَمَاتَ وَكُلُّ دَارٍ بَلَقَعُ

ترکیب: کنا فعل ناقص، نحن ضمیر اس کا اسم، نَظُنُّ فعل فاعل، دیارہ مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ اول، مملوءة ذہبا میتر تمیز ہو کر مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر کنا کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، مات فعل، هو ضمیر ذوالحال، و حالیہ، کل دار مضاف مضاف الیہ مبتدا، بلقع خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور مات کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: دیار، دار کی جمع گھر، محلات، ذہب سونا جمع اذہاب، بَلَقَعُ چٹیل میدان، جمع بلایع۔

ترجمہ: ہم لوگ ابوشجاع کے محلات کو سونے سے پٹا ہوا خیال کرتے تھے، لیکن ان کی وفات کے وقت ان کا ہر محل بالکل خالی تھا۔

مطلب: یعنی ابوشجاع کے متعلق لوگوں کا گمان یہ تھا، کہ انھوں نے بہت ساری دولت جمع کر رکھی ہے، اور ان کے تمام محلات میں سونا ہی سونا ہے، لیکن ان کی وفات کے بعد جب ان کے مکانات کا جائزہ لیا گیا، تو ان میں ہتھیار واسلحے کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا، اس دن ہمیں احساس ہوا کہ واقعی مدوح انتہائی نخی اور کرم گستر انسان تھا۔

وَإِذَا الْمَكَارِمُ وَالصَّوَارِمُ وَالْقَنَا (۱۲) وَبَنَاتُ أَعْوَجَ كُلُّ شَيْءٍ يَجْمَعُ

ترکیب: و عاطفہ، إذا مفاعلیہ، المکارم سے لے کر بنات أعوج تک مرکب عاطفی کے بعد مبتدا، کل مضاف، شیء موصوف، یجمع فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور کل کا مضاف الیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، کل دار پر بھی اس کا عطف کر سکتے ہیں، جو اس سے پہلے والے شعر میں ہے۔

حل لغات: مَکَارِم مکرمة کی جمع، شرف و عزت، نیکی، صوارم صارم کی جمع خوب تیز، بہت کاٹنے والی چیز، عموماً تلوار کے لیے مستعمل ہے، بنات أعوج عمدہ گھوڑے، بنات بنت کی جمع ہے، أعوج ایک مشہور گھوڑے کا نام تھا، دوران لڑائی اس کا مالک اسے لے کر اونٹ پر لا کر بھاگنے لگا تھا، جس کی وجہ سے اس کی کرٹریڑھی ہو گئی تھی، اور وہ أعوج کے نام سے مشہور ہو گیا تھا، عمدہ گھوڑے آج

بھی اسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

ترجمہ: اور ہم کیا دیکھتے ہیں، کہ شرف و عزت، شمشیر براں، نیزے اور عمدہ قسم کے گھوڑے

ہی ابو شجاع کا سارا سرمایہ ہیں۔

مطلب: یعنی ہم لوگوں کو ابو شجاع کے سرمائے سے سیم و زر کی توقع تھی؛ لیکن بسیار تلاش و جستجو کے بعد ہمیں صرف نیکی اور جنگی اسلحے ہی ہم دست ہو سکے، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ابو شجاع کا مقصد زیست سیم و زر کا عطیہ اور ہتھیاروں کی ذخیرہ اندوزی تھی۔

الْمَجْدُ أَخْسَرُ وَالْمَكَارِمُ صَفْقَةٌ (۱۳) مِنْ أَنْ يَعِيشَ لَهَا الْهَمَامُ الْأَرْوَعُ

ترکیب: المجد مبتدا، أخسر میتر، صفة محذوف تمیز پھر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، المکارم مبتدا، صفة یہ أخسر میتر محذوف کی تمیز ہے، من حرف جر، ان ناصبہ، يعيش فعل، لها جار مجرور اسی کے متعلق، الهمام اور الاروع دونوں الرجل موصوف محذوف کی صفت ہیں، پھر یہ يعيش کا فاعل ہے، جملہ ہو کر مجرور اور أخسر اسم تفصیل جو محذوف ہے اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر پھر میتر اور اس کے بعد مکارم کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے

حل لغات: مجد شرف و عزت، بلندی، جمع أمجاد، أخسر زیادہ خسارے والا، خسر (س) نقصان اٹھانا، الهمام شریف، بلند حوصلہ جمع همام، مراد ابو شجاع، اروع ہوشیار، ذہین، جمع روع و ارواع، صفة یخ کا معاملہ، جمع صفقات مراد حصہ، نصیب۔

ترجمہ: شرف و عزت اور نیکیاں حراماں نصیب ہیں، کہ ان کے لیے عالی حوصلہ شریف اور

نہایت بیدار مغز بنی زندہ رہے۔

مطلب: یعنی ابو شجاع انتہائی بلند ہمت، بااخلاق، شریف العادت اور کریم المزاج انسان تھا، اس کے سامنے ارتحال سے سب سے بڑا نقصان شرافت و کرامت اور جو دوست خاوت کو ہوا ہے، کہ ان کے درمیان سے ان کا عظیم قدرداں (ابو شجاع) اٹھ گیا، ایسا لگتا ہے، کہ کسی بھی نیک آدمی کے وجود سے مذکورہ اوصاف ہمیشہ کے لیے محروم رہیں گے۔

وَالنَّاسُ أَنْزَلُ فِي زَمَانِكَ مَنْزِلًا (۱۴) مِنْ أَنْ تُعَايِشَهُمْ وَقَدْرُكَ أَرْفَعُ

ترکیب: و متائفہ، الناس مبتدا، أنزل اسم تفصیل، فی حرف جر، زمانک بعد الاضافت مجرور ہو کر أنزل کے متعلق، من حرف جر، ان ناصبہ، تعایش فعل، انت ضمیر ذو الحال، ہم مفعول بہ، و حالیہ، قدرک بعد الاضافت مبتدا، ارفع خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور تعایش کا فاعل جملہ

ہو کر بتا دیل مفرد من کا مجرور اور انزل اسم تفصیل کا متعلق ثانی، شبہ جملہ ہو کر میتر، منزلہ تمیز پھر الناس مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تعایش، عایش معایشۃ (مفاعلتہ) کسی کے ساتھ زندگی جینا، قدر مرتبہ، رتبہ، جمع اقدار، ارفع بمعنی مرفوع رفع (ف) بلند ہونا، عالی ہونا۔

ترجمہ: اور آپ کے ہم عصر لوگ اتنے کم حیثیت ہیں کہ آپ کا ان کے ساتھ زندگی گزارنا مناسب نہیں ہے، اس لیے کہ آپ نہایت بلند مقام کے حامل ہیں

مطلب: ابو شجاع کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ آپ کا اس دنیا سے روپوش ہو جانا ہی بہتر تھا، اس لیے کہ دنیا میں شرف و عزت کے حوالے سے، آپ کا کوئی بھی ہم پلہ ہے ہی نہیں، لہذا آپ کس کے ساتھ یہاں زندگی گزارتے آپ کے حق میں بہت اچھا ہوا، کہ اللہ نے آپ کو ان بے حیثیت دنیا والوں کے درمیان سے اٹھالیا۔

بَرِّدْ حَشَايَ اِنْ اِسْتَطَعْتَ بِلَفْظَةٍ (۱۵) فَلَقَدْ تَضُرُّ اِذَا تَشَاءُ وَ تَنْفَعُ

ترکیب: برد فعل فاعل، حشای مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، بلفظۃ جار مجرور کے متعلق جملہ ہو کر جزاء مقدم، اِنْ شرطیہ، استطعت فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف تفریعیہ، ل برائے قسم، قد تحقیقیہ، تضر فعل فاعل، اِذَا ظرفیہ مضاف، تشاء و تنفع دونوں فعل فاعل جملہ اور مرکب عاطفی کے بعد اِذَا کا مضاف الیہ اور تضر کا مفعول فیہ، جملہ ہو کر جواب قسم، واللہ جملہ قسم محذوف ہے، جملہ قسمیہ ہے۔

حل لغات: برد، تبرید (تفعیل) ٹھنڈا کرنا، راحت پہنچانا، حشاد دل، کل ما فی البطن، جمع احشاء۔

ترجمہ: اگر آپ کے بس میں ہو، تو میرے دل کو ٹھنڈک بخش دیجئے، خواہ ایک لفظ ہی کے ذریعہ سہی، اس لیے کہ (دور حیات میں) آپ جب چاہتے دشمنوں کو ضرر اور دوستوں کو نفع پہنچایا کرتے تھے۔

مطلب: یعنی جب تک آپ بقید حیات رہے، اپنے دوستوں کو اپنی شیریں گفتگو اور لذت دار زندگی سے مظلوم کرتے رہے، اور دوسری طرف آپ کے دشمن ہمہ وقت آپ سے خائف اور سہمے ہوئے رہا کرتے تھے، آج آپ نہیں ہیں، مگر اسی سابقہ عادت کی وجہ سے میں آپ سے مطالب ہوں کہ ایک ہی بات کہیے، مگر ضرور کچھ بولا کر، میرا دل ٹھنڈا کر دیجئے۔

مَا كَانَ مِنْكَ إِلَى خَلِيلٍ قَبْلَهَا (۱۶) مَا يُسْتَرَابُ بِهِ وَلَا مَا يُوجَعُ

ترکیب: ما نافیہ، کان فعل تام، منك اور الی خلیل دونوں جار مجرور ہو کر کان کے متعلق، قبلہا مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ، ما موصولہ، یستراب فعل مجہول، ہو ضمیر نائب فاعل، بہ جار مجرور یستراب کے متعلق جملہ ہو کر صلہ اور پھر معطوف علیہ و عاطفہ، لا تاکید، مایوجع پہلے کی طرح مل ملا کر معطوف پھر کان کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: خلیل جگری دوست، جمع أخیاء، یستراب استراب استرابا (استفعال) بے چین کرنا، شک میں ڈالنا، یوجع ایجاعاً (افعال) تکلیف پہنچانا، درد میں مبتلا کرنا۔
ترجمہ: اس حادثے سے پہلے، آپ کی طرف سے کسی جگری دوست کو، کوئی ایسی بات نہیں پیش آئی، جو اس کے لیے تکلیف دے چینی کا باعث ہو

مطلب: یعنی تاحیات آپ کی ذات سے، آپ کے جملہ متعلقین و محبین کی خوشی اور اچھائی ہی ملتی رہی ہے، لیکن آپ کے سانحہ ارتحال نے سب کے دلوں کو پڑمردہ کر دیا اور آپ سے زندگی میں پہلی بار لوگوں کو تکلیف پہنچی ہے؛ لیکن اس میں آپ کا ذرہ برابر کوئی تصور نہیں ہے۔

وَلَقَدْ أَرَاكَ وَمَا تِلْمٌ مُلِمَّةٌ (۱۷) إِلَّا نَفَاها عَنْكَ قَلْبٌ أَصْمَعُ
وَيَدٌ كَأَنَّ قِتَالَهَا وَنَوَالَهَا (۱۸) فَرَضٌ يَحِقُّ عَلَيْكَ وَهُوَ تَبَرُّعٌ

دونوں کی ترکیب ایک ساتھ ہے: و متانفہ، لقد برائے تحقیق، ارا فعل فاعل، ك ذوالحال، و حالیہ، ما نافیہ، تلم فعل، ملمة موصوف، إلا حرف استثناء، نفی فعل، ما مفعول بہ، قلب أصمع مرکب توصیفی کے بعد معطوف علیہ و عاطفہ، ید موصوف، کان حرف مشبہ بالفعل، قتالہا ونوالہا ترکیب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد کان کا اسم، فرض موصوف، یحق فعل، ہو ضمیر ذوالحال، علیک جار مجرور یحق کے متعلق، و حالیہ، ہو مبتداء، تبرع خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور یحق کا فاعل، جملہ ہو کر صفت اور کان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر ید کی صفت اور معطوف ہو کر نفی کا فاعل، جملہ ہو کر ملمة کی صفت اور تلم کا فاعل، جملہ ہو کر حال اور اری کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تلم إلماماً (افعال) نازل ہونا، عموماً آفات و مصائب کے لیے مستعمل ہے، نفی (ض) ہٹانا، دور کرنا، أصمع بیدار دل، ہوشیار دماغ، جمع صُمعان وأصمعان، قتال جدال (مفاعلة) جنگ و جدال کرنا، نوال عطیہ، بخشش نال (ن) نولاً دینا، عطا کرنا، فرض واجب

حق، جمع فرائض، یحق حقاً (ض) ثابت ہونا، تبرع صدقہ کرنا، تبرع تبرعاً (تفعّل) نقلی کام کرنا، یہاں بمعنی مستحب ہے۔

ترجمہ: آپ کے متعلق میرا ہمیشہ کا یہ مشاہدہ رہا ہے، کہ جب بھی کوئی حادثہ پیش آیا ہے، تو اسے آپ کی ذات سے ایک بیدار دل نے دور کر دیا اور ایک ایسے ہاتھ نے دفع کر دیا ایسا لگتا ہے کہ اس کی لڑائی اور اس کی بخشش آپ کے اوپر فرض عین تھی، حالاں کہ وہ کام ان پر مستحب تھا۔

مطلب: یعنی جب بھی آپ کی زندگی میں کوئی ناگہانی حادثہ یا مصیبت پیش آتی تھی، تو آپ اسے انتہائی بیدار مغزی کے ساتھ دفع کر دیا کرتے تھے، اور اپنے ہاتھوں سے وہ نمایاں جو ہر دکھلایا کرتے تھے ایسا لگتا تھا کہ اس جنگ کو ختم کر کے دشمنوں کو مار بھگانا اور اپنے مداحوں میں لطف و کرم کی بارش برسانا آپ پر واجب اور ضروری تھا، حالاں کہ یہ چیزیں مستحبات و نوافل کے قبیل کی ہوا کرتی تھیں۔

يَا مَنْ يُبَدِّلُ كُلَّ يَوْمٍ حُلَّةً (۱۹) اَنِّي رَضِيتَ بِحُلَّةٍ لَا تُنَزَّعُ

ترکیب: یا حرف ندا، من موصولہ، یبدل فعل فاعل، کل یوم مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، حلة مفعول بہ جملہ ہو کر صلہ اور منادئ، اَنّی بمعنی کیف، رضیت فعل فاعل، ب حرف جر، حلة موصوف، لا تنزع فعل، ہی ضمیر نائب فاعل جملہ ہو کر صفت اور مجرور ہو کر رضیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا، جملہ ندا یہ ہے۔

حل لغات: یبدل تبدیل (تفعیل) تبدیل کرنا، حُلَّة لباس، ڈریس، جمع حُلُل، تنزع، نَزَعَ (ف) اتارنا۔

ترجمہ: اے وہ شخص جو ہر دن ایک نیا لباس تبدیل کیا کرتا تھا، کس طرح ایک ناقابل تبدیل جوڑے (کفن) پر راضی ہو گیا؟

مَا زِلْتُ تَخْلَعُهَا عَلَيَّ مَنْ شَاءَ هَا (۲۰) حَتَّى لَسِبْتُ الْيَوْمَ مَا لَا تَخْلَعُ

ترکیب: ما زلت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، تخلع فعل فاعل، ہا مفعول بہ، علی حرف جر، من موصولہ، شاء فعل فاعل، ہا مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور مجرور ہو کر تخلع کے متعلق، جملہ ہو کر ما زلت کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، لسبت فعل فاعل، الیوم مفعول فیہ، ما موصولہ، لا تخلع فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور لسبت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تخلع، خَلَعَ (ف) خلعت اور جوڑا دینا، ہا کی ضمیر حلة کی طرف راجع ہے۔

ترجمہ: آپ پوری زندگی خواہش مندوں کو اپنے جوڑے اتار کر دیتے رہے، لیکن آج آپ

نے ناقابل تبدیل جوڑا (کفن) زیب تن کر لیا ہے۔

مطلب (۱۹-۲۰) : یعنی آپ جب تک زندہ رہے، شاہانہ زندگی بسر کی، اور صرف یہی نہیں کہ اپنا ہی خیال رکھا، بلکہ ایک دن ایک لباس پہن کر اگلے دن اسے ضرورت مندوں کے حوالے کر دیا کرتے تھے، اور پوری زندگی آپ کا یہی معمول تھا کہ جب بھی کوئی سائل آدھمکتا، آپ فوراً اپنا جوڑا اسے تھما دیتے، اور نئے پرانے کی کبھی کوئی پرواہ نہیں کی؛ لیکن دنیا سے جاتے وقت آپ ایک ایسا لباس پہن کر گئے ہیں جو کبھی آپ کے جسم پر سے نہیں اتر سکتا، چہ جائے کہ ہر دن آپ اس دنیا میں ایک لباس اتار کر دوسرا پہن لیا کرتے تھے۔

مَا زِلْتَ تَدْفَعُ كُلَّ أَمْرٍ فَادِحٍ (۲۱) حَتَّى أَتَى الْأَمْرُ الَّذِي لَا يُدْفَعُ

ترکیب: ما زلت فعل ناقص مع اپنے اسم کے، تدفع فعل فاعل، کل مضاف، امر فادح مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر تدفع کا مفعول بہ جملہ ہو کر مازلت کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی برائے تفریع، اتی فعل، الأمر موصوف، الذي موصولہ، لا یدفع فعل اور نائب فاعل جملہ ہو کر صلہ اور الأمر کی صفت ہو کر اتی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فادح گراں بار، بوجھل، فَدَحَ (ف) فَدَحًا گراں بار بنانا، امر جمع امور مسئلہ، مصیبت مراد ہے، تدفع دفع (ف) دفع کرنا

ترجمہ: آپ ہمیشہ ہر بڑی مصیبت کو دور کرتے رہے، یہاں تک کہ ایک ناقابل زوال مصیبت آن کھڑی ہوئی۔

مطلب: یعنی آپ نے ہمیشہ ہم لوگوں سے ہر آفت و مصیبت کو دور کیا ہے، اور آپ کے رہتے ہوئے دنیا کی کوئی طاقت ہمارا بال بیکانہ کر سکتی تھی؛ لیکن خود آپ پر ایک ایسی چیز آ کر قابض ہو گئی، جس کا علاج کسی بھی انسان کے پاس نہیں ہے۔

فَظَلَلْتَ تَنْظُرُ لَا رِمَاحَكَ شُرْعٌ (۲۲) فِيمَا عَرَكَ وَلَا سِوْفَكَ قُطْعٌ

ترکیب: ف برائے تفریع، ظللت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، تنظر فعل، انت ضمیر مستتر ذوالحال، لا نافیہ، رماحك بعد الاضافت مبتداء، شرع اسم فاعل، فی حرف جر، ما موصولہ، عرا فعل فاعل، ك مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور مجرور ہو کر شرع کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر رماح کی خبر پھر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، سیوفك بعد الاضافت مبتداء، قطع خبر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، پھر حال اور تنظر کا فاعل، جملہ ہو کر ظللت کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: شُرْع ، شارع کی جمع نیزے کو سیدھا کرنا، (ف) عَرَا ، عَرَاه (ن) عَرَوَا پیش آنا، قُطِع ، قاطع کی جمع، کاٹ دار، کاٹنے والی چیز، قطع (ف) کاٹنا۔
ترجمہ: چناں چہ آپ بے بس ہو کر دیکھتے رہے، اور پیش آمدہ مصیبت کے سلسلے میں نہ تو آپ کے نیزے کچھ کام آ سکے اور نہ ہی آپ کی تلواریں۔

مطلب: یعنی موت سے پہلے ایک جواں مرد بہادر کی طرح ہر مصیبت آپ دور کرتے رہے، لیکن موت نے آپ کو بے بس کر دیا اور اس مرض کا کوئی علاج آپ کو ہم دست نہ ہو سکا، یہاں تک کہ آپ کی معین و مددگار اور ہم رکاب تلواریں اور نیزے بھی اس موقع پر آپ کا ساتھ چھوڑ کر ماتم کناں ہو گئے۔

بَابِي الْوَحِيدُ وَجَيْشُهُ مُتَكَاثِرٌ (۲۳) يَبْكِي وَمِنْ شَرِّ السِّلَاحِ الْأَدْمُعُ

ترکیب: ب حرف جر، اُبی مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور مفدی خبر محذوف کے متعلق، الوحید ذوالحال، و حالیہ، جیشہ بعد الاضافت مبتدا، متکاثر خبر اول، بیکسی فعل فاعل جملہ ہو کر خبر ثانی، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور مبتدا جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و متانفہ، من حرف جر، شر السلاح ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر خبر مقدم، ادمع مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہے۔

حل لغات: الوحید اکیلا، تنہا، جیش جمع جیوش ، فورس، لشکر، متاکثر بہت زیادہ، تکاثر تکاثرا (تفاعل) کثیر ہونا، شر جمع شرور برائی، ادمع واحد دَمْعُ آنسو۔

ترجمہ: میرے والد اس شخص پر قربان ہوں، جو کثرت افواج کے باوجود تنہا تھا (موت کے وقت) اس کی فوجیں گریہ کناں تھیں، اور سب سے بدترین ہتھیار آنسو ہیں۔

مطلب: یعنی واقعی ابوشجاع کی موت قابل رنج و ملال ہے، اس لیے کہ دنیاوی زندگی میں اس کے پاس فورس اور فوج کی اتنی کثرت تھی کہ پلک جھپکتے ہی بڑی سے بڑی مصیبت آسان کر لیا کرتا تھا، مگر افسوس آج موت کے وقت اس کا کوئی لشکر اس کے ساتھ نہیں تھا، اور اس عظیم مصیبت کا اس نے تنہا مقابلہ کیا اور یہی وجہ ہے کہ اسے شکست فاش ہوئی، اس کی بہادر فوج بھی گریہ کناں تھی، اور واقعی سب سے بدترین ہتھیار انسان کے آنسو ہیں، کیوں کہ یہ حسرت و ناامیدی کے سوا کچھ بھی نہیں دے سکتے۔

وَإِذَا حَصَلَتْ مِنَ السِّلَاحِ عَلَى الْبُكَاءِ (۲۴) فَحَشَاكَ رُغَتْ بِهِ وَخَذَكَ تَقَرَّعُ

ترکیب: و متانفہ، إذا شرطیہ، حصلت فعل فاعل، من السلاح اور علی البکاء دونوں جار مجرور حصلت کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، حشاک مرکب اصانی کے بعد مفعول بہ رعت کا جو فعل فاعل ہے، بہ رعت کے متعلق جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، خذک مضاف

مضاف الیہ تفرع کا مفعول بہ، تفرع فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف اور پھر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔
حل لغات: حشا دل جمع احشاء، دعت، راع (ن ف) ڈرانا، دہشت زدہ کرنا،
 خد جمع خدود، رخسار، تفرع قرع (ف) قرعاً کھٹکھٹانا، ضرب لگانا، حصل من شیئی علی
 شیئی (ن) ایک چیز کو چھوڑ کر دوسری چیز حاصل کرنا۔

ترجمہ: اگر تم نے صرف گریہ و زاری کا ہتھیار حاصل کیا ہے، تو تم نے اپنے دل کو دہشت
 زدہ کرنے اور اپنے رخسار پر ضرب لگانے کا سامان بہم پہنچایا ہے۔

مطلب: یعنی رونا ایک ایسا ہتھیار ہے جو خود انسان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، تیر و
 تلوار سے تو دشمن کا مقابلہ کیا جاتا ہے؛ لیکن آنسوؤں سے انسان اپنے آپ کو ہلکان کر لیتا ہے اور اپنے
 رخسار پر ضرب لگا لگا کر اپنی حیثیت و شہت مجروح کر لیتا ہے، اس لیے کبھی بھی انسان کو آنسو کا ہتھیار
 نہیں اختیار کرنا چاہئے۔

وَصَلَتْ إِلَيْكَ يَدٌ سَوَاءٌ عِنْدَهَا (۲۵) الْبَازِيُّ الْأَشْيَهُبُ وَالْغَرَابُ الْأَبْقَعُ

ترکیب: وصلت فعل، إليك جار مجرور اسی کے متعلق، يد موصوف، سواء خبر مقدم،
 عندها مضاف مضاف الیہ ہو کر سواء کا ظرف، البازی الأشیہب اور الغراب الأبقع دونوں
 مرکب توصیفی اور مرکب عاطفی کے بعد مبتدا مؤخر، جملہ ہو کر صفت اور وصلت کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔
حل لغات: البازی باز، جمع أبواز وبَواز، الأشیہب أشهب کی تصغیر، سفید رنگ جو
 سیاہی مائل ہو مراد شریف اور بلند حیثیت، الغراب کوا، جمع غربان وأغربة، مراد کمینہ اور رزل، أبقع
 سیاہ و سفید رنگ والا کوا، جمع بَقَع.

ترجمہ: آپ تک ایک ایسا ہاتھ پہنچ گیا ہے، جس کی نگاہ میں سیاہی مائل سفید باز اور سیاہ و
 سفید کوا دونوں برابر ہیں۔

مطلب: یعنی موت کا پنجہ ہر کسی کو آ کر دبا دیتا ہے، اس کے نزدیک نہ تو بوڑھے اور جوان میں
 کوئی فرق ہے اور نہ ہی شریف و نیک اور رزل و بد بخت میں کوئی اختلاف ہے، وہ بلامروت ہر بڑے
 چھوٹے کو آ کر ختم کر دیتا ہے۔

مَنْ لِلْمَحَافِلِ وَالْجَحَافِلِ وَالسُّرَى (۲۶) فَقَدْتُ بِفَقْدِكَ نَيْرًا لَا يَطْلُعُ

ترکیب: من استفہامیہ مبتداء، ل حرف جر، المحافل الخ مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہو
 کر یکفل فعل محذوف کے متعلق جملہ ہو کر خبر اور جملہ اسمیہ استفہامیہ ہے، فقدت فعل فاعل، ب حرف

جر، فقدك مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور فقدت کے متعلق، نیرا موصوف، لا یطلع فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور فقدت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: محافل واحد مَحْفَل محفل، مجلس، جحافل واحد جَحْفَل لشکر جرار، السری مصدررات میں چلنا (ض) فقد (ض) فقد اکھونا، گم کرنا، نیرا روشن، تاب ناک۔

ترجمہ: آج محفلوں، لشکروں اور شب خون مارنے کے لیے کون کفیل ہو سکتا ہے، انھوں نے آپ کو کھو کر، ایک ناقابلِ طلوع تاب ناک ستارے کو کھو دیا ہے۔

مطلب: یعنی ابوشجاع کے انتقال کے بعد محفلوں کی رونق ختم ہو گئی، لشکروں کو کوئی حوصلہ اور ہمت دلانے والا نہ رہا، اسی طرح آج کوئی ایسا مرد مجاہد بھی موجود نہیں ہے، جو رات کے وقت جواں عزم ہو کر دشمنوں پر شب خون مارے، آہ! ابوشجاع کے مرنے سے ویرانی ہی ویرانی آ گئی، اور زندگی انتہائی بے مزہ اور بے کیف ہو گئی۔

وَمِنْ اتَّخَذَتْ عَلَى الضُّيُوفِ خَلِيفَةً (۲۷) ضَاعُوا وَمِثْلَكَ لَا يَكَادُ يُضَيِّعُ

ترکیب: و متعلق، من مفعول بہ اول، اتخذت فعل فاعل، علی الضیوف جار مجرور اتخذت کے متعلق، خلیفہ مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ضاعوا فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و ابتدائیہ، مثلك بعد الاضافت مبتدا، لا یکاد فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، یضیع فعل فاعل جملہ ہو کر خبر، پھر جملہ ہو کر مثلك کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ضیوف مہمان واحد ضیف، خلیفہ جانشین، جمع خلفاء، ضاع (ض) ضائع ہونا، یضیع (تفعیل) ضائع کرنا۔

ترجمہ: آپ نے مہمانوں کے لیے کسے اپنا جانشین بنا چھوڑا ہے، آج آپ کے مہمان بے مزہ ہو گئے، (یا بھوکے رہ گئے) آپ جیسے لوگوں سے کسی کو برباد کرنے کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

مطلب: یعنی آپ جب تک زندہ تھے، مہمان نوازی کا بازار گرم تھا، آپ کے بعد آپ کے تمام واردین و صادرین بھوک مری کا شکار ہو گئے ہیں، کیا آپ نے کسی کو اپنا قائم مقام بھی نہیں بنایا، جو آپ کے بعد مہمانوں کی خبر گیری کرتا رہتا، آپ سے تو ہمیں ایسی توقع نہ تھی، شاید موت نے اس کا موقع ہی نہ دیا۔

قُبْحًا لِّوَجْهِكَ يَا زَمَانُ فَإِنَّهُ (۲۸) وَجْهَ لَهُ مِنْ كُلِّ قُبْحٍ بُرْقُعُ

ترکیب: قبحا قبحت فعل محذوف کا مفعول مطلق، ل حرف جر، وجھك مضاف

مضاف الیہ ہو کر مجرور اور قبحا کے متعلق، جملہ ہو کر جوابِ ندا، یا زمانِ جملہ ندا ہے، ف تعلایہ، ان حرفِ مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، وجہ موصوف، لہ جار مجرور ظرفِ مستقر خبرِ مقدم، من حرفِ جر، کل قبح مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر حالِ مقدم، بوقع ذوالحال پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ، وکر وجہ کی صفت اور ان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قُبِحَ برأی، قُبِحَ (ک) قباحة وقبحا بد شکل ہونا، برا ہونا، بُرِقَ نقاب، برقع، جمع برواق۔

ترجمہ: اے زمانہ! تیری شکل و صورت کا ناس ہو، کیوں کہ تیرا چہرہ (منہ) چہرہ ہے جسے بد صورتی کی تمام شکلوں سے برقع ملا ہے۔

مطلب: یہاں منتہی نے زمانے کو برا بھلا کہہ کر، اگرچہ ابوشجاع کے احباب و اقارب کو تسلی دیتے ہوئے اُن سے اپنا انعام وصول کر لیا ہے، لیکن شاید وہ یہ بھول رہا ہے کہ زمانہ مشیتِ خداوندی ہی سے تصرفات کرتا ہے، کسی کو مارنے یا زندہ جاوید کرنے میں زمانہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا، شاعر نے دنیا کی تمام خباثتیں زمانے کے منہ پر ماردی ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔

أَيُّمُوتُ مِثْلُ أَبِي شُجَاعٍ فَاتِكِ (۲۹) وَيَعِيشُ حَاسِدُهُ الْخَصِي الْأَوْكَعُ

ترکیب: ۱ ہمزہ استفہامیہ برائے تعجب، یموت فعل، مثل ابی شجاع اضافتوں کے مبدل منہ، فاتک بدل پھر ذوالحال، و حالہ، یعیش فعل، حاسدہ بعد الاضافت موصوف، الخصی الاوکع صفات پھر فاعل اور جملہ ہو کر حال: پھر یموت کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ استفہامیہ تھی یہ ہے۔

حل لغات: حاسد جلن رکھنے والا، جمع حُساد، اوکع وہ شخص جس کے پیر کا انگوٹھا سبابہ سے آگے ہو گیا ہو اور انگوٹھے کی جڑ گرہ معلوم ہوتی ہے، یہاں اس سے احمق اور کمینہ مراد ہے، خصی جس کا فوطہ نہ ہو (ض) خصی کرنا، جمع خصیہ و خصیان۔

ترجمہ: کیا ابوشجاع فاتک جیسا انسان مر جائے، اور اُس سے حسد کرنے والا کمینہ خصی (کافور) زندہ رہے؟

مطلب: یعنی اے دنیا والو! کیا تم یہی چاہتے ہو، کہ ابوشجاع جیسا نیک، نخی اور شریف دل آدمی مر جائے اور کافور بد بخت ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید رہے، جب کہ دنیا کو کافور سے زیادہ ابوشجاع کی ضرورت ہے، لہذا جب ابوشجاع نہ رہا، تو کافور کو کیوں زندہ رکھتے ہو، اٹھو اور اس بد بخت کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے، اسے بھی زیر زمین دفن کر دو۔

أَيْدٍ مُّقْطَعَةً حَوَالِي رَأْسِهِ (۳۰) وَقَفًّا يَصِيحُ بِهَا أَلَا مَنْ يَصْفَعُ

ترکیب: اید موصوف، مقطعة اسم مفعول، حوالی رأسہ اضافتوں کے بعد اسم مفعول کا نائب فاعل، شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، وقفاً موصوف، یصیح فعل فاعل، بها جار مجرور یصیح کے متعلق، جملہ ہو کر صفت اور معطوف ہو کر هناك مبتدا محذوف کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، اہمزۃ استفہامیہ، لا نفی جنس کا، من اس کا اسم، یصفح فعل فاعل جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ استفہامیہ ہے۔

حل لغات: مقطعة بہت کاٹی ہوئی چیز قطع (تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے کرنا، حوالی بمعنی ارد گرد، وَقَفَّ گدی، سر کا پچھلا حصہ، جمع أَقْف و أَقْفَاء، يَصِيحُ صَاَح (ض) صَيْحًا چیخا، چلانا، صفع (ف) صَفَعًا تھپڑ مارنا۔

ترجمہ: اس حاسد خفی کے سر کے ارد گرد کچھ ہاتھ ہیں، جو ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں، اور ایک گدی ہے جن کے متعلق وہ آواز لگا رہا ہے، کیا کوئی تھپڑ مارنے والا نہیں ہے؟

مطلب: شاعر کا فوراً اور اس کے جملہ درباریوں کی مذمت میں کہتا ہے، کہ کم بخت کا فوراً سی لائق ہے کہ اس کی ذلت و اہانت اور تذلیل و تحقیر کی جائے، اور خود وہ اپنے رویے اور اپنی چال چلن سے بھی یہ اشارہ دے رہا ہے کہ اس کی پٹائی کی جائے، مگر افسوس اس کے ارد گرد جتنے بھی ہاتھ والے ہیں انھوں نے چوڑیاں پہن رکھی ہیں اور ان کے دماغ میں بھیجے سڑ چکا ہے، وہ بالکل مردہ اور نا اہل ہیں۔

أَبْقَيْتَ أَكْذَبَ كَاذِبٍ أَبْقَيْتَهُ (۳۱) وَأَخَذْتَ أَصْدَقَ مَنْ يَقُولُ وَيَسْمَعُ

ترکیب: أبقيت فعل فاعل، أكذب مضاف، كاذب موصوف، أبقيته فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر صفت اور مضاف الیہ ہو کر أبقيت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، أخذت فعل فاعل، أصدق مضاف، من موصوف، يقول ویسمع فعل فاعل جملہ اور مرکب عاطفی کے بعد صفت ہو کر مضاف الیہ، پھر أخذت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أبقيت إبقاء (افعال) باقی رکھنا، زندہ چھوڑنا، أخذت (ن) لینا، مراد موت دینا۔

ترجمہ: اے زمانہ! تو نے سب سے جھوٹے انسان کو (کا فور) زندہ چھوڑ دیا ہے، اور کہنے سننے والوں میں سب سے بڑے سچے (ابوشجاع) کو موت دے دی۔

مطلب: یعنی ہم کو یہ شکوہ نہیں ہے کہ ابوشجاع مر گیا، البتہ یہ شکایت ضرور ہے کہ اس کو موت دے کر، کا فور جیسے عیار و مکار اور نا اہل انسان کو دنیا میں چھوڑ دیا گیا، اگر موت ہی زمانے کو محبوب تھی، تو

کافور خسی کو مارتا، تاکہ سارے اوگ زمانہ کے حق میں دعائیں کرتے، ابوشجاع کو اٹھانے سے تو ہر کوئی احسن طعن کر رہا ہے۔

وَتَرَكْتَ أَنتَنَ رِيحَةَ مَذْمُومَةٍ (۳۲) وَسَلَبْتَ أَطْيَبَ رِيحَةَ تَتَضَوُّعٍ

ترکیب: و متانفہ، ترکت فعل فاعل، انتن مضاف، ریحہ مذمومہ مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر ترکت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، سلبت فعل فاعل، اُطیب مضاف، ریحہ موصوف، تتضوع فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور مضاف الیہ ہو کر سلبت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: انتن بہت بد بودار، نتن (س) نتنًا بد بودار ہونا، ریحہ خوش بو، جمع ریاخ، مذمومہ مکروہ، ناپسندیدہ، ذم (ن) ذمًا برائی کرنا، سلبت (ن) چھیننا، زبردستی لے لینا، اُطیب عمدہ، پاکیزہ، طاب (ض) طیبًا عمدہ ہونا، پاکیزہ ہونا، تتضوع تَضَوُّعًا (تفعّل) خوش بو پھوٹنا، پھیلنا۔

ترجمہ: اور اے زمانہ! تو نے ایک ناپسندیدہ بد بو کو چھوڑ کر، ایک نہایت پاکیزہ پھوٹی ہوئی خوش بو کو ہم سے چھین لیا ہے۔

مطلب: یعنی وہ مذموم کافور جسے ساری دنیا برا کہتی ہے، زمانے نے اسے ہمارے درمیان مزید تعفن و پلیدگی پھیلانے کے لیے چھوڑ دیا، اور وہ خوشبوئے دل و جان، جو ہر کسی کو عزیز تھی، اور ہر کوئی جسے اپنا کر اپنے جگر میں چھپانے کا آرزو مند رہا کرتا تھا (ابوشجاع) زمانے نے ہم سب سے وہ انوکھی دولت چھین لی۔

فَالْيَوْمَ قَرَّ لِكُلِّ وَحْشٍ نَافِرٍ (۳۳) دَمُهُ وَكَانَ كَأَنَّهُ يَتَطَّلَعُ

ترکیب: ف تفریعیہ، الیوم قرّ فعل کا مفعول فیہ، ل حرف جر، کل مضاف، وحش نافر موصوف صفت مضاف الیہ ہو کر مجرور اور قرّ کے متعلق، دمہ مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، وحالہ، کان فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، کان حرف مشبہ بالفعل، ہ اس کا اسم، يتطلع فعل فاعل جملہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر کان کی خبر جملہ فعلیہ ہو کر حال اور پھر قرّ کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قَرَّ (س ض) قَرًّا ٹھنڈا ہونا، وَحْش جنگلی جانور، جمع وَحُوش، نافر بد کنے والا، نفر (ن ض) نفرت کرنا، دم خون جمع دمّاء، يتطلع (تفعّل) جھانکنا، تاکنا، مشاق ہونا۔

ترجمہ: چنانچہ آج ہر بد کنے والے جنگلی جانور کا خون ٹھنڈک محسوس کر رہا ہے، حالاں کہ اس

سے قبل اُن کا خون نکلنے کے لیے بے تاب رہا کرتا تھا۔

مطلب: یعنی ابوشجاع شکار کے بڑے شوقین تھے، اس لیے جب تک وہ زندہ رہے جنگلی جانوروں کے خون کو راحت میسر نہ تھی، ہمہ وقت وہ ابوشجاع کے خوف سے نکلنے کے لیے پریشان رہتے تھے، لیکن ان کی وفات کے بعد سے ان جانوروں کو بھی آرام نصیب ہوا، اور ان کے خون بھی راحت کی سانس لینے لگے۔

وَتَصَالَحَتْ ثَمَرُ السَّيَاطِ وَخَيْلُهُ (۳۴) وَأَوْتُ إِلَيْهَا سُوقُهَا وَالْأَذْرُعُ

ترکیب: و متانفہ، تصالحت فعل، ثمر السیاط اور خیلہ دونوں مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد تصالحت کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عطف و ترتیب کا، اوت فعل، إليها جار مجرور اسی کے متعلق، سوقها بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، الأذرع معطوف پھر اوت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تصالحت (تفاعل) ایک دوسرے سے صلح کرنا، ثمر پھل، جمع اثمّار وَثَمَار یہاں گھنڈی یا کوڑے کی گرہ مراد ہے، السَّيَاط سَوَط کی جمع کوڑا، اوت اوی (ض) پناہ لینا، سُوق پنڈلیاں، ساق کی جمع، اذرع ہاتھ، کہنی، واحد ذراع اس سے اگلے پاؤں مراد ہیں۔

ترجمہ: کوڑوں کی گرہوں اور ممدوح کے گھوڑوں نے آج آپس میں صلح کر لی ہے، اور آج گھوڑوں کو ان کی پنڈلیاں اور ان کے ہاتھ ہم دست ہو گئے ہیں۔

مطلب: یعنی جب تک ابوشجاع بقید حیات تھے، ان کے کوڑوں اور گھوڑوں میں جنگ چھڑی رہتی تھی، اس لیے کہ وہ شکار یا میدان جنگ میں نکلنے وقت کوڑوں سے مار مار کر گھوڑوں کو دوڑایا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ گھوڑوں کو بھی مسلسل چلنے اور دوڑنے کی بنا پر اپنے ہاتھ پیر کی موجودگی کا علم نہ تھا، مگر آج ابوشجاع کی عدم موجودگی میں، کوڑوں نے گھوڑوں سے صلح بھی کر لی، اور گھوڑوں کو راحت ملی، تو اپنے ہاتھ پیر کو بھی دیکھ لیا۔

وَعَفَا الطَّرَادُ فَلَا سِنَانٌ رَاعِفٌ (۳۵) فَوْقَ الْقَنَاءِ وَلَا حُسَامٌ يَلْمَعُ

ترکیب: و متانفہ، عفا فعل، الطراد فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، لا نافیہ، سنان راعف مرکب توصیفی ہو کر مبتدا، فوق القناء بعد الاضافت خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لا نافیہ، حسام مبتدا، یلمع فعل فاعل جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: عفا (ن) عفوا الاثرُ منّا، بے نشان ہونا، الطراد مقابلہ، طَارَد مُطَارَدَة

وَطَرَادَا (مفاعلة) ایک دوسرے پر حملہ کرنا، سنان نیزے کا پھل، جمع اسنة، راعف رنے دانا، رَعِفَ (سن) نکسیر پھوٹنا، بہنا، قنّاء نیزہ کی لکڑی جمع قُنّی وقنا، حسام شمشیر براں، تیز دھار والی تلوار، حَسَمَ (ض) حَسَمًا کاٹنا، یلمع (ف) چمکنا۔

ترجمہ: اور اب مقابلے کا نام و نشان مٹ گیا ہے، چناں چہ نہ تو نیزے کے کسی پھل سے نیزوں پر خون رِس رہا ہے اور نہ ہی کوئی تیز تلوار اپنی تاب ناکی دکھا رہی ہے۔

مطلب: یعنی ممدوح کی موت کا گہرا اثر صرف ہم انسانوں ہی پر نہیں ہوا ہے؛ بلکہ جنگ کے میدان اور اسلحے وغیرہ پر بھی ابوشجاع کی موت کا انتہائی گہرا صدمہ ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے بعد نہ تو کوئی جنگ کا مقابلہ دیکھنے کو ملا اور نہ ہی کسی تلوار وغیرہ کی کاری گری، یہ ساری چیزیں ممدوح کی وفات سے ناپید ہو گئیں۔

وَلَّى وَكُلُّ مُخَالِمٍ وَمُنَادِمٍ	(۳۶)	بَعْدَ اللَّزُومِ مُشِيعٌ وَمُودِعٌ
مَنْ كَانَ فِيهِ لِكُلِّ قَوْمٍ مَلَجَأٌ	(۳۷)	وَلِسَيْفِهِ فِي كُلِّ قَوْمٍ مَرْتَعٌ

ترکیب: ولی فعل، و حالیہ، کل مضاف، مخالف و منادم مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر مبتدا، بعد اللزوم ترکیب اضافی کے بعد مشیع اسم فاعل کا مفعول فیہ، مشیع و مودع مرکب عاطفی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال مقدم، من موصولہ، کان فعل ناقص، فیہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر کان کی خبر، ل حرف جر، کل قوم مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور کان کے متعلق، ملجأ اس کا اسم جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ل حرف جر، سیفہ بعد الاضافت مجرور ہو کر کان محذوف کی خبر مقدم، فی کل قوم مل ملا کر کان کے متعلق، مرتع اس کا اسم جملہ ہو کر معطوف، پھر صلہ ہو کر ذوالحال اور ولی کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: وَلَّى تَوَلَّى (تفعیل) پشت پھیر کر بھاگنا، مُخَالِمٌ دوست، خَالَمٌ مُخَالَمَةٌ (مفاعلة) دوستی کرنا، مُنَادِمٌ ہم نشین، (مفاعلة) مشیع (تفعیل) رخصت کرنے والا، مُودِعٌ (تفعیل) خدا حافظ کہنے والا، مَلَجَأٌ پناہ گاہ، کیمپ، جمع ملاجی، الْجَا (انفعال) پناہ دینا، مرتع چراگاہ، جمع مَرَاتِعٌ، رَتَعَ (ف) چرانا۔

ترجمہ: وہ شخص جو ہر قوم کے لیے مادی و دنیا تھا، اور جس کی تلوار کے لیے ہر قوم میں چراگاہ تھی، آج اس حال میں چلا گیا، کہ ہر دوست اور ہر ہم نشین طویل صحبت کے بعد، اسے خدا حافظ اور الوداع کہہ رہا ہے۔

مطلب: یعنی مرحوم ابوشجاع انتہائی غم گسار اور ہم درد آدمی تھے، ہر کوئی ان سے اُنسیت رکھتا تھا، اور وہ ہر ایک کے کام بھی آتے تھے، خواہ وہ مال و متاع کے ذریعے ہو، یا لاؤ لشکر کے ذریعے، کبھی کسی کے کام سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے، ہمیشہ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چلنے کے عادی تھے، لیکن افسوس، آج اس حال میں دنیا سے جا رہے ہیں کہ نہ ان کا کوئی ہم نشین ہے اور نہ ہی کوئی دوست و ساتھی۔

إِنْ حَلَّ فِي فَرْسٍ فَفِيهَا رَبُّهَا (۳۸) كَسْرِي تَذِلُّ لَهُ الرِّقَابُ وَتَخْضَعُ

ترکیب: اِنْ شرطیہ حلّ فعل بافاعل، فی فرس جار مجرور حلّ کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، فیہا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، ربھا مضاف مضاف الیہ ہو کر مبدل منہ، کسری ذوالحال، تذلل فعل، لہ جار مجرور ہو کر تذلل کے متعلق، الرقاب فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تخضع فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، پھر حال ہو کر بدل اور مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ ہو کر جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: حَلَّ (ن) حُلُولًا اِترنا، نازل ہونا، فرس فارسی کی جمع فارس کا باشندہ، رب آقا جمع ارباب، کسری شاہ فارس کا لقب، تذلل (ض) سرنگوں ہونا، ذلیل ہونا، الرقاب، رَقَبَةُ کی جمع گردن، تخضع (ف) جھکنا، گردن خم کرنا۔

ترجمہ: جب ممدوح اہل فارس میں فروکش ہوتے ہیں، تو وہ ان کے آقا کسری معلوم ہوتے ہیں، جس کے سامنے گردنیں سرنگوں اور خم ہو جایا کرتی تھیں۔

أَوْ حَلَّ فِي رُومٍ فَفِيهَا قَيْصَرٌ (۳۹) أَوْ حَلَّ فِي عَرَبٍ فَفِيهَا تُبُعٌ

ترکیب: أَوْ عاطفہ، حَلَّ فعل فاعل، فی روم جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، فیہا جار مجرور ظرف مقدم، قیصر مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، یہی ترکیب دوسرے مصرع میں بھی ہے۔

حل لغات: رُوم، رُومي کی جمع روم کا باشندہ، قیصر روم کے بادشاہ کا لقب، تُبُعُ خاندان نبوت کے قدیم بزرگ کا نام۔

ترجمہ: اگر ممدوح اہل روم میں قدمہ رنجہ فرمائیں، تو ان کے مابین قیصر نظر آتے ہیں، یا اگر عربوں کے درمیان تشریف فرما ہوں، تو تیج کی حیثیت کے حامل ہوں گے۔

مطلب: (۳۸-۳۹): یعنی ممدوح اتنا بلند مقام انسان تھا، کہ ہر قوم و ملت کا منظور نظر اور ہر جماعت کا سردار و تہجد تھا، فارسیوں کے مابین شاہ کسری کی حیثیت رکھتا تھا، اسی طرح اہل عرب اور اہل روم بھی اسے اپنے بڑوں اور بادشاہوں کا ہی مقام دیا کرتے تھے، اور یہ سب صرف ممدوح کے فضل و کمال کی وجہ سے تھا۔

قَدْ كَانَ أَسْرَعَ فَارِسٍ فِي طَعْنَةٍ (۴۰) فَرَسًا وَلَكِنَّ الْمَنِيَّةَ أَسْرَعُ

ترکیب: قد برائے تحقیق، کان فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، اسرع اسم تفصیل مضاف، فارس مضاف الیہ، فی طعنة جار مجرور ہو کر اسرع کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر متمیز، فرساتمیز، پھر کان کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لکن حرف شبہ بالفعل، المنیة اس کا اسم، اسرع خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اسرع زیادہ تیز، برق رفتار سُرْع (ک) سَرَاعَةُ تیز رفتار ہونا، (س) جلدی کرنا، فارس شہسوار جمع فُرُس، طعنة نیزہ بازی کا نشان، جمع طَعْن طعن (ف) نیز مارنا، منیة موت جمع منایا۔

ترجمہ: مدوح نیزہ بازی کے حوالے سے انتہائی تیز رفتار شہسوار تھا، لیکن موت ہر چیز سے زیادہ تیز رفتار ہے۔

مطلب: یعنی ہر چند کہ میدان مقابلہ میں مدوح نمایاں جو ہر دکھلایا کرتے تھے، اور پلک جھپکتے ہی صف کی صف کوزمین پر بچھا دیتے تھے، کسی دشمن کی ہمت نہ تھی کہ وہ ان کا مقابلہ کرے، مگر موت کے سامنے انتہائی لاچار و بے بس ہو کر، ابوشجاع نے ہتھیار ڈال دیئے، اس لیے کہ موت تو ان سے بڑے بہت سے بہادروں کو ختم کر چکی ہے۔

لَا قَلْبَتْ أَيْدِي الْفَوَارِسِ بَعْدَهُ (۴۱) رُمَحًا وَلَا حَمَلَتْ جَوَادًا أَرْبَعُ

ترکیب: لا نافیہ، قلبت فعل، ایدی الفوارس مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، بعدہ مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، رُمَحًا مفعول بہ جملہ فعلیہ بد دعائیہ ہے، و عاطفہ، لا نافیہ، حملت فعل، جواد مفعول بہ، اربع فاعل، جملہ فعلیہ بد دعائیہ ہے۔

حل لغات: قلبت (تفعیل) الٹنا پلٹنا، حرکت دینا، فوارس، فارس کی جمع شہسوار، رُمَح نیزہ جمع رِمَاح، حملت (ض) اُٹھانا، مراد کام آنا، جواد عمدہ گھوڑا، جمع جِیَاد، اربع چار پاؤں والا۔

ترجمہ: مدوح کے بعد شہسواروں کے ہاتھ نیزوں کو حرکت نہ دے سکیں، اور نہ ہی کسی عمدہ گھوڑے کے پاؤں انھیں کام آسکیں۔

مطلب: یعنی جب مدوح جیسا بہادر شہسوار اس دنیا سے چلا گیا، تو اب اس کے بعد ہم نہ کسی نیزہ باز کی نیزہ بازی دیکھنے کے منتظر ہیں، اور نہ ہی کسی گھوڑے کا کمال، خدا کرے یہ ساری چیزیں بھی ناپید ہو جائیں۔

من قافية اللام

**وقال يرثي والده سيف الدولة ، وقد
ورد خبرها إلى إنطاكية سنة سبع
وثلاثين وثلاث مائة**

متنبتی نے سیف الدولہ کی والدہ کے مرثیے میں درج ذیل اشعار کہے،
جن کے انتقال کی خبر ۳۳۷ھ میں انطاکیہ پہنچی

نُعِدُّ الْمَشْرِفِيَّةَ وَالْعَوَالِي (۱) وَتَقْتُلُنَا الْمَنُونُ بِلَا قِتَالٍ

ترکیب: نعد فعل فاعل، المشرفیة والعوالی مرکب عاطفی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تقتل فعل، نامفعول بہ، المنون فاعل، بلا قتال جار مجرور تقتل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نعد أعد اعدادا تیاری کرنا (افعال) المشرفیة بمعنی تلوار، عوالی عالیہ کی جمع نیزے کا سرا، مراد نیزے، المنون موت، دوسرا معنی زمانہ، اس صورت میں اس کی تذکیر و تانیث برابر ہوگی، پہلے معنی میں مونث الاستعمال ہے۔

ترجمہ: ہم تلواروں اور نیزوں کو تیار کرتے ہیں، جب کہ موت بلا جنگ ہمیں مار ڈالتی ہے۔
مطلب: یعنی ہم اہل دنیا اپنی حفاظت اور دشمنوں کی طاقت کچلنے کے لیے لاؤ لشکر اور اسلحہ وغیرہ تیار کر کے رکھتے ہیں، لیکن موت بالکل خالی ہاتھ نہتی ہو کر جب چاہتی ہے، کسی جنگ کے بغیر ہمارا خاتمہ کر دیتی ہے، اور ہمارے تیار کردہ ہتھیار اگرچہ دشمنوں کو مار گراتے ہیں، لیکن موت کے سامنے یہ بھی بے بس ہو کر ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔

وَنَرْتَبِطُ السَّوَابِقَ مُقَرَّبَاتٍ (۲) وَمَا يُنْجِيَنَّ مِنْ خَبَبِ اللَّيَالِي

ترکیب: و متانفہ، نرتبط فعل فاعل، السوابق مقربات ذوالحال حال ہو کر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ما نافیہ، ینجین فعل فاعل، من حرف جر، خبب الیالی مرکب اضافی

کے بعد مجرور ہو کر ینجین کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نرتبط ارتبط ارتباطا (اتعال) باندھنا، مضبوط کرنا، سوابق تیز رفتار گھوڑے، واحد سابق، مقربات نزدیک، قُرب (ک) نزدیک ہونا، اقرب (افعال) نزدیک کرنا، ینجین، انجی انجاء (افعال) بچانا، نجات دینا، خبب ایک خاص قسم کی دوڑ، خب (ن) خبا گھوڑے کا دوڑنا۔

ترجمہ: ہم لوگ تیز رفتار گھوڑوں کو اپنے گھروں کے پاس ہی باندھتے ہیں، لیکن وہ ہمارے خلاف راتوں کی تک دوسے ہمیں نہیں بچا پاتے۔

مطلب: یعنی ہم لوگ آفات و مصائب اور حوادثِ زمانہ سے حفاظت کے لیے، اپنے گھوڑوں کو بالکل قریب باندھ کر رکھتے ہیں، تاکہ جب بھی ضرورت پڑے، فوراً سوار ہو کر میدانِ مقابلہ میں کود پڑیں، لیکن یہ گھوڑے دشمنوں کا تو مقابلہ کر لیتے ہیں، مگر زمانے کے حوادث کا ذرا بھی مقابلہ نہیں کر پاتے اور نتیجہ ہمیں شکست تسلیم کرنی پڑتی ہے

وَمَنْ لَمْ يَعْشِقِ الدُّنْيَا قَدِيمًا (۳) وَلَكِنْ لَا سَبِيلَ إِلَى الْوَصَالِ

ترکیب: و متانفہ، من استفہامیہ مبتداء، لم یعشق فعل فاعل، الدنیا مفعول بہ، قدیمہ مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لکن برائے استدراک، لافنی جنس کا، سبیل اس کا اسم، الی الوصول جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لا کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یعشق (س) چاہنا، محبت کرنا، سبیل راستہ جمع سُبُل، وصال مصدر وصل (ض) ملنا۔

ترجمہ: کون ہے؟ جو قدیم زمانے سے دنیا کا عاشق نہ ہو، لیکن دوامِ وصال کی کوئی راہ ہی نہیں ہے۔

مطلب: یعنی دنیا میں آنے کے بعد ہر شخص کو دنیا کی رنگینی پسند آ جاتی ہے اور دنیاوی عیش و عشرت میں کھو کر ہر کوئی دنیا ہی کو ابدی زندگی تصور کر لیتا ہے اور اس کی یہ دیرینہ تمنا ہوتی ہے، کہ کاش اسی عیش و مستی میں دنیا کی گاڑی رک جائے اور ہمیشہ کے لیے یہیں کے ہو کر رہ جائیں، مگر دنیا سب کی تمناؤں کو روند کر ایک نہ ایک دن ہر کسی کو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے، اور آرزوؤں کا طویل خواب فنا کی نذر ہو جاتا ہے۔

کس آنکھ میں خوابوں کے نہیں عکس اترتے ہے کون جو سوچوں کا سکندر نہیں ہوتا

نَصِيبُكَ فِي حَيَاتِكَ مِنْ حَبِيبٍ (۴) نَصِيبُكَ فِي مَنَامِكَ مِنْ خَيَالٍ

ترکیب: نصیبک مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، فی حرف جر، حیاتک بعد الاضافت مجرور ہو کر ظرف مستقر حال اور پھر مبتدا، من حبیب جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: نصیب حصہ، جمع انصباء، منام نیند بمعنی خواب، جمع منامات، خیال نظریہ، سوچ، جمع اخیلیہ۔

ترجمہ: تمہاری زندگی میں کسی محبوب سے تمہیں اتنا ہی حصہ مل سکتا ہے، جتنا کہ تمہارے خواب میں فکر و خیال سے ملا کرتا ہے۔

مطلب: یعنی جس طرح بحالت خواب آنے والے احساسات و خیالات ناپائیدار اور زوال پذیر ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح دنیاوی زندگی کے دوست و رفیق کی صحبت بھی کم پائیدار اور مائل بہ زوال ہوا کرتی ہے، لہذا جیسے تم خیال و خواب کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے، اسی طرح کسی عزیز کی موت پر بھی ضرورت سے زیادہ رنج و غم نہ کیا کرو۔ (تسلٰی ہے)

رَمَانِي الدَّهْرُ بِالْأَرْزَاءِ حَتَّى (۵) فَوَادِي فِي غِشَاءٍ مِنْ نَبَالٍ

ترکیب: رما فعل، ن وقایہ، ی مفعول بہ، الدهر فاعل، بالأرزاء جار مجرور رمانی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، فوادی مضاف مضاف الیہ مبتدا، فی حرف جر، غشاء موصوف، من نبال جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت پھر مجرور ہو کر ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: رمی (ض) رمیا تیر مارنا، پتھر پھینکنا، أرزاء رُزء کی جمع مصیبت، آفت، غشاء پردہ، غلاف، جمع أغشیة، نبال نبلۃ کی جمع عربی تیر، دوسری جمع انبال اور نبلان ہے، فواد دل، جمع افندۃ۔

ترجمہ: زمانے نے مجھ پر اس قدر مصیبتوں کے تیر چائے ہیں، کہ میرا دل اب تیروں کے غلاف میں روپوش ہو چکا ہے۔

مطلب: یعنی زمانے کا سب سے زیادہ ستم زدہ میں ہوں، دنیا میں کہیں بھی راحت کی سانس نصیب نہ ہوئی، ہر جگہ زمانہ میرے پیچھے لگا رہا اور مجھ پر اس قدر مصیبتوں کا وار کیا گیا، کہ اب میرا دل تیروں کے بیچ چھپ گیا ہے، لہذا جتنے بھی تیر لگیں گے، سب اپنی نسل سے لکرا جائیں گے، اور مجھ پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوگا، کیوں کہ میں مصائب بھیننے کا نادب ہو گیا ہوں۔

فَصِرْتُ إِذَا أَصَابْتَنِي سَهَامٌ (۶) تَكْسَرُتِ النَّصَالُ عَلَى النَّصَالِ

ترکیب: ف برائے تفریع، صرت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، اذا شرطیہ، أصابت فعل، ن وقایہ، ی مفعول بہ، سهام فاعل جملہ ہو کر شرط، تکسرت فعل، النصال فاعل، علی النصال جار مجرور تکسرت کے متعلق، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ ہو کر صرت کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أصابت إصابة (افعال) نشانے پر لگنا، پہنچنا، سهام سہم کی جمع تیر، تکسرت (تفعل) ٹوٹنا، ریزہ ریزہ ہونا، النصال واحد نصل تیر اور چاقو وغیرہ کا پھل، دستہ، دوسری جمع أنصل ونصل .

ترجمہ: چناں چہ اب میری یہ حالت ہو گئی ہے، کہ اگر تیر مجھ تک پہنچتے ہیں، تو تیر کے پھل ایک دوسرے سے ٹکرا کر ٹوٹ جائیں گے۔

مطلب: یعنی جب ہر چہار جانب سے میں تیروں میں گھرا ہوا ہوں، تو تیر آخر کہاں لگیں گے، مجبوراً وہ خود ہی ایک دوسرے سے ٹکرا کر اپنی شناخت اور اپنی کاریگری کھو بیٹھیں گے، مجھ پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

وَهَانَ فَمَا أَبَالِي بِالرَّزَايَا (۷) لِأَنِّي مَا انْتَفَعْتُ بِأَنْ أَبَالِي

ترکیب: و ابتدائی، هان فعل فاعل، جملہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ما نافیہ، ابالی فعل فاعل، بالرّزایا جار مجرور ابالی کے متعلق، ل حرف جر، ان حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، ما نافیہ، انتفعت فعل فاعل، ب حرف جر، ان ناصبہ، ابالی فعل فاعل جملہ ہو کر مجرور اور انتفعت کے متعلق، جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر ل کا مجرور اور ابالی اول کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: هان (ن) ہونا بچ ہونا، کم حیثیت ہونا، ابالی، بالی الأمر وبہ مبالاة پرواہ کرنا، فکر کرنا، غم کرنا (مفاعلة) رزایا رزء اور رزۃ کی جمع مصیبت، انتفعت انتفاعا (انتعال) فائدہ اٹھانا، نفع حاصل کرنا۔

ترجمہ: زمانے کی تیر اندازی میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی، کیوں کہ میں مصیبتوں کو خاطر میں نہیں لاتا۔

مطلب: یعنی زمانے نے مجھے مصائب کا شکار بنا بنا کر، مجھ کو تحمل تکالیف کا خوگر بنا دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کی بڑی سی بڑی مصیبت بھی میری نگاہ میں بچ ہے، اس لیے کہ میں مصائب کی ذرہ برابر فکر نہیں کرتا، اور پھر فکر کرنے سے فائدہ بھی نہیں ہوتا، کیوں کہ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے، کہ مصائب کے غم

میں الجھنے سے، مزید الجھنیں اور بے قراریاں جنم لیتی ہیں، اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مصائب کی ذرہ برابر بھی ٹکرنہ کی جائے۔

وَهَذَا أَوَّلُ النَّاعِينَ طُرًا (۸) لِأَوَّلِ مَيَّةٍ فِي ذَا الْجَلَالِ

ترکیب: و مستانفہ، هذا مبتداء، اول مضاف، الناعین اسم فاعل، طرا حال، ل حرف جر، اول مضاف، مئیتہ موصوف، فی حرف جر، ذا اسم اشارہ، الجلال مشارالیہ، پھر مجرور ہو کر ظرف مستقر صفت اور مضاف الیہ ہو کر پھر ل کا مجرور اور الناعین کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مضاف الیہ اور ذوالحال ہو کر مضاف الیہ پھر هذا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ناعین ناعی کی جمع موت کی خبر دینے والا، نعی نعی (ف) موت کی خبر دینا، طرا بمعنی جمیعاً، مئیتہ جمع متیات مردہ خاتون، ذوالجلال بلند مرتبہ، جل (ض) جلالاً بلند مرتبہ ہونا۔

ترجمہ: اس شان و شوکت کے ساتھ وفات پانے والی پہلی خاتون کے انتقال کی یہ سب سے پہلے خبر دینے والا ہے۔

مطلب: یعنی جس شخص نے ہم تک اٹھا کیہ میں سیف الدولہ کی والدہ کے انتقال کی خبر پہنچائی، وہ پہلا ایسا شخص ہے جس نے اتنی عظیم خاتون کے وصال کی پہلی مرتبہ خبر سنائی۔

كَأَنَّ الْمَوْتَ لَمْ يَفْجَعْ بِنَفْسٍ (۹) وَلَمْ يَخْطُرْ لِمَخْلُوقٍ بَبَالٍ

ترکیب: کان حرف شبہ بالفعل، الموت اس کا اسم، لم يفجع فعل فاعل، بنفس جار مجرور لم يفجع کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لم يخطر فعل فاعل، لمخلوق اور ببال دونوں جار مجرور ہو کر لم يخطر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يَفْجَعُ فَجَعَ (ف) مصیبت کرنا، تکلیف دینا، يَخْطُرُ خَطَرَ (ن) کھٹکنا، دل میں کوئی بات آنا، بال دل، اس کی جمع مستعمل نہیں ہے۔

ترجمہ: ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ اس خاتون سے پہلے موت نے کسی جان کو تکلیف نہیں دی، اور نہ ہی کسی مخلوق کے دل میں موت کا خیال گذرا۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ کی والدہ انتہائی نیک اور مقبول و محبوب خاتون تھیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے مرنے سے پورا عالم اشک بار اور چھوٹا بڑا ہر کوئی سوگوار ہے، ایسا لگتا ہے کہ آج یہ دنیا میں پہلی موت واقع ہوئی ہے، جس نے ساری کائنات کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

صَلَاةُ اللَّهِ خَالِقَنَا حَنُوطٌ (۱۰)	عَلَى الْوَجْدِ الْمُكْفَنِ بِالْجَمَالِ
عَلَى الْمَدْفُونِ قَبْلَ التُّرْبِ صَوْنًا (۱۱)	وَقَبْلَ اللَّحْدِ فِي كَرَمِ الْخِلَالِ

دونوں کی ترکیب ایک سلفو ہے : صلاة مضاف، اللہ مبدل منہ، خالقنا مضاف مضاف الیہ ہو کر بدل اور صلاة کا مضاف الیہ ہو کر مبتدا، حنوط موصوف، علی حرف جر، الوجد موصوف، المكفن اسم مفعول، بالجمال جار مجرور المكفن کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر صفت اور مبدل منہ، علی حرف جر، المدفون اسم مفعول، قبل التراب اس کا مفعول فیہ، صونا مفعول لہ، شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، قبل اللحد، المدفون محذوف کا مفعول فیہ، فی حرف جر، کرم الخلال مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور المدفون کے متعلق، پھر شبہ جملہ ہو کر معطوف اور علی کا مجرور ہو کر بدل، پھر یہ حنوط کی صفت ہے موصوف صفت مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ دعائیہ ہے۔

حل لغات : صلاة بمعنی رحمت، حَنُوط میت کو لگائی جانے والی خوش بو، مُكْفَن جسے کفن دیا جائے، كَفَّنَ (تفعیل) کفن دینا، مدفون دفن کیا ہوا، (ض) دفن کرنا، تُرْب و تُرَاب مٹی، جمع أَتْرَبَةٌ وَتُرْبٌ، صونا حفاظت، صان (ن) صونا حفاظت کرنا، لحد بغلی قبر جمع الْحَادِ وَلُحُود، خِلَال خَلَّة کی جمع خصلت، عادت۔

ترجمہ : ہمارے خالق اللہ کی رحمت اس کھڑے کے لیے خوش بو بنے، جو حسن و جمال کے کفن میں لپٹا ہوا ہے، اور اس مدفون خاتون پر بھی خدا کی رحمت ہو، جو برائے حفاظت، مٹی سے قبل اور قبر میں جانے سے پہلے نیک خصلتوں میں رہا کرتی تھیں۔

مطلب : شاعر مرحومہ کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اللہ پاک ان کے دنیاوی حسن و جمال کو باقی رکھیں اور حنوط کی جگہ انہیں اپنی رحمت کی خوش بو سے ڈھانک لیں، اس لیے کہ ایسی پارسا عورتیں بہت کم معرض وجود میں آتی ہیں، موت سے پہلے وہ بزرگی کی چادر میں محفوظ تھیں اور مرنے کے بعد قبر کی مٹی میں ماگئیں، ایسی پردہ نشین خاتون پر بار بار رحمت خداوندی متوجہ ہوتی رہے۔

قَبَانٌ لَهُ بَطْنُ الْأَرْضِ شَخْصًا (۱۲)	جَدِيدًا ذِكْرُنَاهُ وَهُوَ بَالٌ
--	-----------------------------------

ترکیب : ف برائے تفریع، ان حرف مشبہ بالفعل، لہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ان کی خبر مقدم، ب حرف جر، بطن الأرض مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر حال مقدم، شخصا موصوف، جدیدہ صیغہ صفت، ذکر مصدر، نا اس کا فاعل، ہ ذوالحال، و حالیہ، ہو مبتدا، بال خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور ذکر کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہو کر جدید کا فاعل، پھر شبہ جملہ ہو کر شخصا کی صفت اور

ذوالحال پھر ان کا اسم مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بطن الأرض سے مراد زمین کا اندرونی حصہ، شخصاً شخصیت جمع اشخاص،

ذکر تذکرہ، ذکر (ن) یاد کرنا، بَالِ اسم فاعل پرانا، بَلِيَّ بَلَاءُ (س) پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔

ترجمہ: اس لیے کہ زمین کے اندر اس مدفون کی ایک ایسی شخصیت ہے، کہ اُس کے پرانے ہونے کے بعد بھی اُس کے حوالے سے ہمارا تذکرہ نیا رہے گا۔

مطلب: یعنی ہر چند کہ مرحومہ کچھ دنوں کے بعد پرانی ہو جائے گی، اور اس کے جسی ڈھانچے کو آہستہ آہستہ زمین اپنی خوراک بنالے گی، مگر جب بھی ہم اُسے یاد کریں گے، تو ہمیشہ یہ احساس ہوگا، کہ ابھی اس کی وفات ہوئی ہے، اور حال ہی میں وہ ہم سے رخصت ہو کر دارالبقاء کی طرف گئی ہے۔

وَمَا أَحَدٌ يُخَلِّدُ فِي الْبَرَايَا (۱۳) بَلِ الدُّنْيَا تَوُولُ إِلَى زَوَالٍ

ترکیب: و مستانفہ، مانافیہ، أحد مبتداء، یخلد فعل مجہول مع نائب فاعل، فی البرایا جار مجرور یخلد کے متعلق، جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہے، بل عاطفہ، الدنیا مبتداء، تؤول فعل فاعل، الی زوال جار مجرور تؤول کے متعلق، جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يُخَلِّدُ تَخْلِيدُ (تفعیل) ہمیشہ کی زندگی، بَرَايَا مخلوق، واحد بَرِيَّةٌ، تَوُولُ (ن) لوٹنا، واپس ہونا۔

ترجمہ: کسی بھی مخلوق کو زندگی جاوید میسر نہیں ہے، بلکہ دنیا زوال کی طرف محو سفر ہے۔ (مائل بزوال ہے)

مطلب: یعنی آج اگر سیف الدولہ کی ماں کا انتقال ہوا ہے، تو چنداں جائے تعجب نہیں، اس لیے ایک نہ ایک دن ہم سب کو اس دنیا سے رخصت ہونا ہے، یہاں کسی کو دوام نہیں نصیب ہے، جب خود یہ دنیا فانی ہے، تو اس کے باشندے دائمی کہاں سے ہوں گے؟

أَطَابَ النَّفْسَ أَنْكَ مُتَّ مَوْتًا (۱۴) تَمَنَّتْهُ الْبَوَاقِي وَالْخَوَالِي

ترکیب: أطاب فعل، النفس مفعول بہ مقدم، ان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، مُتَّ مَوْتًا فعل فاعل، موتا موصوف، تمننت فعل، ہ مفعول بہ، البواقی والخوالی مرکب عاطفی کے بعد تمننت کا فاعل، جملہ ہو کر موتا کی صفت پھر مت کا مفعول مطلق، جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر أطاب کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أطاب إطابا (انعال) خوش گوار بنانا، خوش دینا، مُتَّ مات (ن) مَوْتًا

مرتا، نمت (تعل) تمنا کرنا، رشک کرنا، البوائی، باقیہ کی جمع زندہ خواتین، الخوالی، خالیہ کی جمع فوت شدہ خواتین۔

ترجمہ: ہمارے دلوں کو اس سے بڑی خوشی ہے، کہ تمہیں ایسی موت ملی ہے، جو زندہ اور مردہ تمام خواتین کے لیے رشک انگیز ہے۔

مطلب: یعنی اللہ نے مرحومہ کو اس نیک حالت میں اٹھایا، جس سے ہمارے قلب و جگر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، اور مرحومہ کی سی موت کی تمنا بہت سے خواتین کر چکی ہیں، ان میں سے کچھ تو دارِ آخرت کو سدھار گئیں، اور کچھ بقید حیات ہیں، خدا کرے کہ ہر کسی کو آپ جیسی رشک انگیز موت آئے۔

وَزَلَّتْ وَلَمْ تَرَى يَوْمًا كَرِيهَاً (۱۵) تُسَرُّ النَّفْسُ فِيهِ بِالزَّوَالِ

ترکیب: و ابتدائیہ، زلت فعل انت ضمیر ذوالحال، و حالیہ، لم تری فعل انت ضمیر فاعل، یوماً موصوف، کریہا صفت اول، تسر فعل مجہول، النفس اس کا نائب فاعل، فیہ اور بالزوال دونوں تسر کے متعلق، جملہ ہو کر صفت ثانی پھر لم تری کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور زلت کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: زَلَّتْ زال (ن) ذَوَالاً وَزَوَالاً زائل ہونا، ختم ہونا، مراد مرنا، کریہا ناپسندیدہ، ناخوش گوار کبرہ (س) کراہۃ ناپسند کرنا، تسر فعل مجہول، سُرُّ بکذا (ن) سُوردا خوش ہونا، سُرَّہ معروف خوش کرنا۔

ترجمہ: تم اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئی ہو، کہ تم نے کوئی ایسا ناپسندیدہ دن نہیں دیکھا، جس میں روح کو جسم سے نکلنے میں خوشی ہوا کرتی ہے۔

مطلب: یعنی اس اعتبار سے بھی تمہاری موت ہر کسی کے لیے باعث رشک ہے، کہ تم نہایت عیش و مستی کی زندگی گزارتے ہوئے، اس دنیا سے رخصت ہوئی ہو، کبھی تمہاری زندگی میں کوئی ایسا دن آیا ہی نہیں، جس میں تم نے دنیا سے شکوہ شکایت کر کے موت کی تمنا کی ہو اور اس کے نتیجے میں تمہارا حادثہ وفات پیش آیا ہو، بلکہ بالکل ہشاش بشاش ہو کر تم نے اس دنیا کو چھوڑا ہے، یہی وجہ ہے کہ دوسری خواتین کے دل میں بھی یہی تمنا جاگ اٹھی ہے۔

رَوَاقِ الْعِزِّ فَوْقَكَ مُسَبِّطٌ (۱۶) وَ مُلْكُ عَلِيٍّ ابْنِكَ لِي كَمَالِ

ترکیب: رواق العز مرکب اضافی کے بعد مبتدا، فوقک ترکیب اضافی کے بعد مسطر اسم فاعل کا مفعول فیہ، شبہ جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ملک مضاف، علی موصوف،

ابنک بعد الاضافت صفت، پھر مضاف الیہ ہو کر مبتدا، فی کمال جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: رِواق سائبان، برآمدہ، جمع اُرُوقة، وِرِواقَات، وِرُوق، مُسَبِّطٌ الاسبطراء، (العیال) پھیلنا، دراز ہونا، مُلک بادشاہت، مُلک (ض) حکومت کرنا، کمال بلندی، عروج۔

ترجمہ: تیرے اوپر عزت کا سائبان دراز ہے، اور تیرے بیٹے علی کی سلطنت عروج پر ہے۔
مطلب: متنبی مرحومہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ تاحیات، خدا نے تم پر عزت و رفعت کا سائبان دراز رکھا اور تمہاری موت بھی اسی حالت میں آئی یہی وجہ ہے کہ تم اوروں کے لیے نمونہ بن گئی ہو، اور تمہاری دعاؤں اور نیک تمناؤں کے طفیل، اللہ نے تمہارے فرزند ارجمند علی کو بھی، شہرت و عزت اور جاہ و حشمت عطا کی ہے۔

سَقَى مَثْوَاكَ غَادٍ فِي الْغَوَادِي (۱۷) | نَظِيرُ نَوَالٍ كَفَكَ فِي النِّوَالِ

ترکیب: سقی نفل، مَثْوَاكَ بعد الاضافت مفعول بہ، غاد موصوف، فی الغوادی جار مجرور ہو کر صفت اول، نظیر نوال کفک اضافتوں کے بعد ذوالحال، فی النوال جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال پھر غاد کی صفت ثانی اور سقی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ دعائیہ ہے۔

حل لغات: سقی (ض) سَقِيًا سیراب کرنا، مَثْوَى جمع مَثَاوٍ قیام گاہ، منزل، غادِ صبح کو اٹھنے والا بادل، جمع غَوَادِي وَغَادِيَات، نظیر ہم پلہ، ہم رتبہ، جمع نُظَرَاء، نوال عطیہ، داد و ہش، نَالَ (ن) نَوَلًا دینا، عطیہ کرنا۔

ترجمہ: تیری قبر کو صبح کو اٹھنے والا بادل سیراب کرے، جو بخشش کے حوالے سے تیری ہتھیلی کی کرم گسٹری کے مشابہ ہو۔

مطلب: شاعر مرحومہ کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح تم دنیا میں اپنی بے پایاں داد و ہش میں نمایاں تھیں اور ہمہ وقت دروازہ دل کھول رکھتی تھیں، میری دعا ہے کہ اللہ تمہاری قبر پر رحمت و مغفرت کے کچھ ایسے ہی بادل برسائے، جو ہمہ وقت تمہاری قبر پر برستے رہیں۔

لِسَاحِيهِ عَلَى الْأَجْدَاثِ حَفَشٌ (۱۸) | كَايِدِي الْخَيْلِ أَبْصَرَتِ الْمَخَالِي

ترکیب: ل حرف جر، ساحیہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، علی الأجداث جار مجرور ہو کر حفش مصدر موصوف کے متعلق، ك براۓ تشبیہ، ایدی مضاف،

الخیل ذوالحال، أبصرت فعل فاعل، المخالي مفعول بہ، جملہ ہو کر حال پھر ابدی کا مضاف الیہ اور حفش کی صفت ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ساحی زور کی بارش، سیلاب اصل معنی سحا (ض ن) بال اتارنا، چھیلنا، أجدات، جدت کی جمع قبر، حفش مصدر حفش (ض) چھلکا اتارنا، اید ہاتھ، مراد گھوڑے کی اگلی ٹانگیں، منخالی، منخلۃ کی جمع تو برہ، گھاس کا تھیلا جو جانور کے گلے میں لٹکتا رہتا ہے۔

ترجمہ: اس کی زوردار بارشیں قبروں کی مٹی کا چھلکا اتار دیا کرتی ہیں، جیسے کہ اُن گھوڑوں کی اگلی ٹانگیں جو تو بروں کو دیکھ لیں۔

مطلب: یعنی اللہ کرے تمہاری قبر پر اتنی زیادہ بارانِ رحمت کا نزول ہو کہ قبر کی مٹی بالکل صاف شفاف ہو جائے، اور غلاظت و گندگی سے تمہارا جسم محفوظ رہے، جیسے گھوڑے جب گھاس کے تھیلوں کو دیکھ لیتے ہیں، تو کھانے کے لیے اتنی تیز دوڑ لگاتے ہیں کہ ان کے پیروں سے زمین کی مٹی بالکل صاف ہو جاتی ہے اور گہرائی تک زمین نظر آنے لگتی ہے۔

أَسْأَلُ عَنْكَ بَعْدَكَ كُلَّ مَجْدٍ (۱۹) وَمَا عَهْدِي بِمَجْدٍ عَنْكَ خَالٍ

ترکیب: أسائل فعل فاعل، عنک جار مجرور اسی کے متعلق، بعدک مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ، کل مجد ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، ما نافیہ، عہدی بعد الاضافت مبتدا، بمجد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ذوالحال، عنک جار مجرور خال اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر حال پھر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أسائل مُسَاءَلَة (مفاعلة) پوچھنا، دریافت کرنا، عَهْدٌ مصدر، عَهْدٌ (س) جاننا، پانا، خال خلا (ن) خُلُوًا خالی ہونا، مَجْدٌ شرف و عزت، بزرگی، برتری، جمع أَمْجَادٌ۔
ترجمہ: میں تیرے بعد شرف و عزت سے تیرا پتہ پوچھتا ہوں، جب کہ تیری زندگی میں، میں نے کسی شرف و عزت کو تجھ سے خالی نہیں پایا۔

مطلب: یعنی کبھی کبھی ہم لوگوں کو بہت شدت سے تمہاری یاد آ جاتی ہے، اس وقت فوری طور پر تسکین و تسلی کے لیے ہم شرف و عزت سے تمہارا پتہ معلوم کرتے ہیں، کہ بتاؤ مرحومہ ہمہ وقت تمہیں اپنے ساتھ رکھتی تھی، آج وہ تمہیں چھوڑ کر کہاں چلی گئی، یعنی جب تک مرحومہ زندہ تھی، شرف و عزت سے بھی ہمارا وصال ہو جاتا تھا، لیکن اس کے بعد ہر اچھائی ہم سے دور ہو گئی۔



يَمُرُّ بِقَبْرِكَ الْعَالِي فَيَبْكِي (۲۰) وَيَشْغَلُهُ الْبُكَاءُ عَنِ السُّوَالِ

ترکیب: يمر فعل، ب حرف جر، قبرك بعد الاضافت مجرور ہو کر يمر کے متعلق،
العالی اس کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، یبکی فعل فاعل ہنملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ،
یشغل فعل، ہ مفعول بہ مقدم، البكاء فاعل، عن السوال جار مجرور ہو کر یشغل کے متعلق، جملہ
فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يمر مؤ (ن) مرودا بکذا گذرنا، کراس کرنا، قبر جمع قبور آخری آرام
گاہ، عالی گداگر، سوالی جمع عفاة، یشغل (ف) عن شیی غافل کرنا، بے توجہ کرنا، البكاء مصدر
(ض) رونا۔

ترجمہ: سوالی تیری قبر سے گذرتا ہے، تو رو پڑتا ہے، اور گریہ و زاری اسے سوال کرنے سے
غافل کر دیتی ہے۔

مطلب: یعنی تم اتنی نجی اور کرم نواز تھیں کہ ہر ضرورت مند کی ضرورت تم سے وابستہ تھی، اور ہر
کوئی شرم و حیا کے بغیر تم سے اپنی حاجت کا اظہار کر کے اپنا مطلوب و مقصود پالیا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ آج
تمہارے مرنے کے بعد، جب سائلوں کا تمہاری قبر سے گذر ہوتا ہے، تو وہ اپنی حراماں نصیبی پر روتے ہیں،
اور سوال کرنا بھول جاتے ہیں۔

وَمَا أَهْدَاكَ لِلْجَدْوَى عَلَيْهِ (۲۱) لَوْ أَنَّكَ تَقْدِرِينَ عَلَى فَعَالٍ

ترکیب: و متانفہ، ما اهدی فعل تعجب، اس کا مدخول، ك منصوب ہے، ل حرف جر،
الجدوی مصدر، علیہ جار مجرور مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر ل کا مجرور اور ما اهدی کے متعلق،
جملہ فعلیہ تعجیبیہ ہے، لو حرف شرط، قدرت فعل فاعل محذوف ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا
اسم، تقدیرین فعل فاعل، علی فعال جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر ان کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر
قدرت فعل محذوف کا مفعول بہ جملہ ہو کر شرط، اس کی جزا لفعلیہ محذوف ہے جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: اهدی زیادہ راہ یاب، الجدوی عطیہ، بخشش، جدا (ن) جدوا تحفہ پیش
کرنا، تقدیرین، قدر (ض) قادر ہونا، کر سکا۔

ترجمہ: تم سوالیوں پر بخشش کرنے کے سلسلے میں کتنی راہ یاب تھیں، کاش تم آج بھی نیکی کر سکتیں
مطلب: یعنی اللہ پاک نے تمہارے دل کو ضرورت مندوں کے لیے بہت نرم بنایا تھا، اور
جو دوسخا کے حوالے سے تمہارا ذہن بہت معیاری تھا، لیکن مرنے کے بعد یہ سب ختم ہو گیا، یہاں تک کہ تم

سے فقیر اوگ سوال کرنے لگے، جب کہ تمہاری زندگی میں بغیر طلب اور سوال کے انھیں ضرورت کی چیزیں مل جاپا کرتی تھیں، کاش ایسا ہوتا کہ اب بھی تم ان کی خبر گیری کر سکتیں۔

بَعِثِكَ هَلْ سَلَوْتَ فَبَاءَ قَلْبِي (۲۲) وَإِنْ جَانَبْتُ أَرْضِكَ غَيْرَ سَالٍ

ترکیب: ب حرف جر، عشیک بعد الاضافت مجرور ہو کر اقسام فعل محذوف کے متعلق، جملہ قسمیہ ہے، هل استفہامیہ، سلوت فعل فاعل جملہ فعلیہ استفہامیہ ہے، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، قلبی مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کا اسم، غیر سال بعد الاضافت ان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ان وصلیہ، جانبیت فعل فاعل، ارضک بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سَلَوَتْ سَلَا (ن) سَلَوْا وَسَلُّوا بھول جانا، قرار پکڑنا، جانبِ مُجَانَبَۃ (مفاعلتہ) دور رہنا، سال سلا یسلو کا اسم فاعل ہے، ارض سے مراد یہاں علاقہ ہے۔

ترجمہ: تیری زندگی کی قسم، کیا تجھے بخشش سے قرار آ گیا، ہر چند کہ میں تیرے علاقے سے دور ہوں، لیکن میرے دل کو قرار نہیں ہے۔

مطلب: شاعر مرحومہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کیا بخشش کرتے کرتے تمہارا دل ٹھہر گیا اور اب اسے کرم گستری کی ضرورت نہیں ہے، سنو اے مرحومہ تمہارا دل اگر چہ سرد پڑ گیا ہو؛ لیکن ہمیں تم نے اتنا نوازا ہے کہ ہم کو تمہارا القمہ کھانے کی عادت پڑ گئی ہے، اس لیے ہمارا دل کسی بھی حال میں تمہاری بخشش سے غافل نہیں رہ سکتا، تمہاری عدم موجودگی میں بھی ہمیں تمہاری نوازشوں کا انتظار رہے گا۔

نَزَلَتْ عَلَى الْكَرَاهَةِ فِي مَكَانٍ (٢٣) بَعُدَتْ عَنِ النَّعَامِي وَالشِّمَالِ

ترکیب: نزلت فعل فاعل، علی الکراہۃ جار مجرور اسی کے متعلق، فی حرف جر، مکان موصوف، بعدت فعل فاعل، عن حرف جر، النعامی والشمال مرکب عاطفی کے بعد عن کا مجرور اور بعدت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر مکان کی صفت پھر فی کا مجرور ہو کر نزلت کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نزلت (ض ن) اترنا، قیام کرنا، بعدت (ک) دور ہونا، نعامی باد جنوبی، شمال قطب کی جانب سے چلنے والی ہوا۔

ترجمہ: تم بادل ناخواستہ ایک ایسی جگہ قیام پذیر ہو گئی ہو، جہاں تم باد جنوبی اور باد شمالی دونوں سے محروم ہو گئی ہو۔

مطلب: یعنی تقدیر کے فیصلے پر راضی ہو کر، نہ چاہتے ہوئے بھی تم قبر جیسی تاریک اور انتہائی

نسان وادی میں قیام پذیر ہوگئی ہو، جہاں ہر طرح کی خوش گوار ہواؤں اور صبح و شام کی لذتوں سے محرومی تمہارا مقدر بن گئی ہے۔

تُحَجِّبُ عَنْكَ رَائِحَةُ الْخُزَامِي (۲۴) وَتُمْنَعُ مِنْكَ أُنْدَاءُ الْبَلَالِ

ترکیب: تحجب فعل مجہول، عنک جار مجرور اسی کے متعلق، رائحة الخزامی بعد الاضافت تحجب کا نائب فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: تُحَجِّبُ (تفعیل) روکنا، چھپانا، رائحة خوش بو، جمع رَوَائِحِ، خُزَامِي ایک قسم کی خوش بودار گھاس، تمنع (ف) مجہول روکنا، منع کرنا، أُنْدَاءُ، نَدَى کی جمع بارش، شبنم، بَلَال، طَلَّ جمع ہلکی بارش، پھوار۔

ترجمہ: آج خزامی کی خوش بو تم سے روک لی گئی ہے، اور ہلکی بارشوں کی تری سے بھی تمہیں محروم کر دیا گیا ہے۔

مطلب: یعنی قبر میں جانے کے بعد دنیا کی تمام چیزیں تم سے روک لی گئیں ہیں، چناں چہ نہ تو تم خزامی کی خوش بو سے لطف اندوز ہو سکتی ہو، اور نہ ہی پھوار کی تراوٹ سے محفوظ ہو سکتی ہو۔

بِدَارٍ كُلُّ سَاكِنِهَا غَرِيبٌ (۲۵) بَعِيدُ الدَّارِ مُنْبِتُ الْجِبَالِ

ترکیب: ب حرف جر، دار موصوف، کل ساکنہا اضافتوں کے بعد مبتدا، غریب خبر اول، بعيد الدار اور منبت الجبال دونوں مرکب اضافی کے بعد خبر ثانی اور ثالث، جملہ ہو کر دار کی صفت پھر مجرور ہو کر ظرف مستقر بدل ہے شعر (۲۳) میں مکان سے، یا پھر نزولت فعل محذوف کے متعلق ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: دار گھر، منزل، جمع دُور، مراد مقبرہ، سَاكِنُ باشندہ، سکن (ن) رہنا، اقامت کرنا، ٹھہرنا، غریب پردیسی، اجنبی، جمع غرباء، مُنْبِتُ منقطع، کٹا ہوا، بَتَّ (ن) وانبت (انفعال) کاٹنا، قطع کرنا، جِبَال، حَبَل کی جمع، رسی، مراد رشتہ۔

ترجمہ: ایک ایسے گھر میں تم نے قیام کر لیا ہے، جس کا ہر باشندہ اجنبی ہے، ہر ایک کا گھر دور ہے، اور ہر کسی کے رشتے ناٹے منقطع ہیں۔

مطلب: یعنی دنیا میں آپ تھیں، تو آپ کا گھر بھی بہت گھروں سے ملا ہوا تھا، باہم رشتے دار یاں بھی تھیں، مگر آج جب آپ نے قبر کو اپنی فرد گاہ بنالیا، تو آپ اور آپ جیسے تمام باشندے ایک دوسرے سے اجنبی ہیں، ان کا نہ آپس میں میل ملاپ ہے اور نہ ہی قرابت و رشتہ داری، ہر کوئی بالکل

حَصَانٌ مِثْلُ مَاءِ الْمُزْنِ فِيهِ (۲۶) كَتُومُ السِّرِّ صَادِقَةُ الْمَقَالِ

ترکیب: حصان موصوف، مثل ماء المزن اضافتوں کے بعد صفت اول، کتوم السر اور صادقة المقال دونوں مرکب اضافی کے بعد صفت ثانی اور ثالث پھر مبتدا، فیہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حَصَانٌ پاک دامن عورت، جَمْعُ حَوَاصِنُ وَحَاصِنَاتٌ، حَصْنٌ (ک) پاک دامن ہونا، الْمُزْنُ ابر باراں، سفید بادل، کَتُومٌ رازدار، کَتَمَ (ن) کَتَمْنَا وَکَتَمْنَا پوشیدہ رکھنا، راز میں رکھنا، سِرٌّ راز جمع اَسْرَارٌ۔

ترجمہ: اس جگہ آج ایک ایسی پاک دامن عورت قیام پذیر ہے، جو بادل کے پانی کی طرح صاف ستھری تھی، اور جو راز کو خوب پوشیدہ رکھنے والی اور بات کی نہایت چچی تھی۔

مطلب: شاعر مرحومہ کی عفت و عصمت کو ابر باراں کے پانی کی طرح صاف شفاف قرار دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ جس طرح بادل سے برسنے والا پانی انتہائی صاف اور پاک ہوتا ہے، اسی طرح ہماری مرحومہ بھی نہایت نیک، متقی، اور پابند صوم و صلاۃ تھیں، دنیاوی زندگی میں نہ تو انھوں نے کبھی کسی کی غیبت کی، نہ ہی کسی راز کا افشاء کیا، اور نہ ہی کبھی کسی مسئلے میں جھوٹ کا سہارا لیا۔

يُعْلِلُهَا نِطَاسِي الشَّكَايَا (۲۷) وَوَاحِدُهَا نِطَاسِي الْمَعَالِي

ترکیب: يعلل فعل، هاضمير ذو الحال، نطاسي الشكايا بعد الاضافت يعلل کا فاعل، و حالہ، واحدھا مرکب اضافی کے بعد مبتدا، نطاسي المعالي بعد الاضافت خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر يعلل کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يُعْلِلُ تَعْلِيلًا (تفہیل) علاج کرنا، نِطَاسِي ڈاکٹر، ماہر طبیب، جَمْعُ نِطَاسٍ، شَكَايَا، شکوئی کی جمع، مرض، بیماری، واحد بمعنی وحید تنہا، یعنی سيف الدولة، المعالي بلندیاں، معلات کی جمع ہے، علا (ن) عَلُوًّا بلند ہونا۔

ترجمہ: اس خاتون کا علاج ایک ماہر امراض طبیب کر رہا تھا، اور اس کا فرزند منفرد (سيف الدولة) بلندیوں کا طبیب حاذق ہے۔

مطلب: یعنی جب مرحومہ بیماریوں کا شکار تھی، تو اس وقت ایک انتہائی ماہر طبیب سے اس کا علاج و معالجہ ہو رہا تھا، اور خود اس خاتون کا بیٹا سيف الدولة بھی بہت بڑا ڈاکٹر ہے! لیکن وہ شرف و عزت

کی بیماریوں کا علاج کرتا ہے، فطری اور طبعی بیماریوں سے اُسے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔

إِذَا وَصَفُوا لَهُ دَاءً يَشْفِيهِ (۲۸) سَقَاهُ أُسْنَةً الْأَسْلَ الطَّوَالِ

ترکیب: إذا شرطیہ، وصفوا فعل فاعل، له اور بشعر دونوں جار مجرور ہو کر وصفوا کے متعلق، داء اس کا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط، سقاہ فعل فاعل، ہ مفعول بہ، اسنہ مضاف، الأسل الطول مرکب توصیفی کے بعد مضاف الیہ پھر سقی کا مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر جزاء جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔
حل لغات: وصف (ض) وُضِفًا بیان کرنا، مراد بیماری کا تذکرہ کرنا، ثغر سرحد، جمع ثغور، أُسْنَةٌ نیزے واحد سنان، الأسل نیزے کی لکڑیاں، واحد أَسْلَةٌ۔

ترجمہ: جب لوگ سیف الدولہ سے سرحد کی کسی بیماری کا تذکرہ کرتے ہیں، تو وہ اسے طویل نیزوں کے پھل کا گھونٹ پلا دیا کرتے ہیں۔

مطلب: یعنی مرحومہ نے اپنے بعد ایک لائق و فائق اور انتہائی ہونہار فرزند چھوڑا ہے، جو ہمہ وقت لوگوں کے کام آتا رہتا ہے، چنانچہ اگر انھیں یہ معلوم ہو جائے، کہ اہل سرحدان کے خلاف بغاوت کرنے والے ہیں، تو وہ نیزوں اور تلواروں سے ان کا علاج کر کے، انھیں راہ راست پر لا کر، ملک کا امن و سکون بحال رکھتے ہیں۔

وَلَيْسَتْ كَالْإِنَاثِ وَلَا اللَّوَاتِي (۲۹) تَعُدُّ لَهَا الْقُبُورُ مِنَ الْحِجَالِ

ترکیب: و متانفہ، لیست فعل ناقص، ہی ضمیر اس کا اسم، کالاناث جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لیست کی خبر اول، و عاطفہ، لا نافیہ برائے تاکید، اللواتی اسم موصول، تعد فعل، لہا جار مجرور اسی کے متعلق، القبور، تعد کا نائب فاعل، من الحجال بھی تعد کے متعلق ہے، جملہ ہو کر صلہ پھر لیست کی خبر ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ (لہا اور من الحجال دونوں کو جار مجرور ظرف مستقر بنا کر تعد کا مفعول بہ بھی مان سکتے ہیں)

حل لغات: إناث مؤنث، مادہ، أنثی واحد، اللواتی، التی کی جمع، تُعَدُّ عَدًّا (ن) شمار کرنا، حِجَال، حِجَلۃ کی جمع، دہن کے لیے تیار کیا جانے والا کرہ، مراد پردہ۔

ترجمہ: اور یہ خاتون عام عورتوں کی طرح نہیں تھی، اور نہ ہی ان خواتین سے میل کھاتی تھی جن کے لیے قبروں کو پردہ شمار کیا جاتا ہے۔

مطلب: یعنی مرحومہ اور دیگر عورتوں کی طرح ناقص العقل اور خفیف المغز نہیں تھی، بلکہ ہمہ وقت وہ انتہائی شیط اور بیدار مغز رہا کرتی تھی، انتہائی پردہ شعار تھی، یہی وجہ ہے کہ اس کو قبر میں رکھنے کے

بعد، یہ احساس نہیں ہوا کہ آج پہلی مرتبہ اسے پردے میں رکھا گیا ہے، جیسا کہ عام عورتوں کے متعلق یہی سمجھا جاتا ہے، بلکہ دنیا میں بھی وہ پردے کا خوب اہتمام کیا کرتی تھی۔

وَلَا مَنْ فِي جَنَازَتِهَا تِجَارٌ (۳۰) يَكُونُ وَدَاعُهَا نَفْضَ النِّعَالِ

ترکیب: و عاطفہ، لا تافیہ، من موصولہ، فی حرف جر، جنازتها مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور، پھر صلہ ہو کر خبر مقدم، تجار موصوف یکون فعل ناقص، وداعها بعد الاضافت اس کا اسم، نفص النعال مرکب اضافی کے بعد یکون کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر تجار کی صفت پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، پھر یہ جملہ لیست کی خبر ثالث ہو جائے گا۔

حل لغات: جَنَازَة میت، جَمْع جَنَازَ، تِجَارٌ کی جمع جو تاجر کی جمع ہے، کاروبار کرنے والے، وداع رخصتی، نفص مصدر، نفص (ن) جھاڑنا، نِعال، نعل کی جمع جوتے، جوتیاں۔
ترجمہ: اور نہ وہ ایسی خاتون تھی، جس کے جنازے میں، ایسے تاجر ہوا کرتے ہیں، جن کا اسے رخصت کرنا جوتوں کا غبار جھاڑنے کے مترادف ہو۔

مطلب: یعنی مرحومہ کوئی کاروباری اور بازاری عورت نہیں تھی، کہ جس کو دفن کرنے کے بعد تاجر حضرات اپنے جوتوں کو صاف کر کے واپس آجائیں، بلکہ وہ انتہائی شریف اور ہر دل عزیز امیر عورت تھی، جس کے جنازے میں امراء و صلحاء شریک تھے، اور جنھوں نے انتہائی عقیدت کے ساتھ اسے دفن کیا اور نمناک آنکھوں اور سوگوار دل سے اسے رخصت کیا۔

مَشَى الْأَمْرَاءُ حَوْلَهَا حُفَاةً (۳۱) كَأَنَّ الْمَرُوءَ مِنْ زِفِ الزَّئَالِ

ترکیب: مشی فعل، الأمراء ذو الحال، حفاة حال پھر مشی کا فاعل، حولہا مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، کأن حرف مشبہ بالفعل، المرو اس کا اسم، من حرف جر، زف الزئال مرکب اضافی کے بعد مجرور اور ظرف مستقر ہو کر کان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مشی (ض) مَشِيَاً وَمَشِيَةً پیدل چلنا، امراء، امیر کی جمع نواب، حاکم، حُفَاة، حافی کی جمع ننگے پیر چلنے والے، الْمَرُوءُ چکنا چک دار پتھر، واحد مَرُوءَة، زِفٌ چھوٹے چھوٹے پر، زِفِ الطائر (ض) زَفًا پرندے کا پر پھیلانا، زِئَالٌ واحد زَالٌ شتر مرغ کا بچہ۔

ترجمہ: اس خاتون کو رخصت کرنے کے لیے، اس کے ارد گرد نواب اور شہزادے ننگے پاؤں چلے، ایسا لگتا تھا کہ چکے سفید پتھر شتر مرغ کے بچوں کے پر ہیں۔

مطلب: یعنی مرحومہ اتنی عظیم رجبہ خاتون تھی، کہ اس کے جنازے میں امراء، نواب اور

شہزادے غم سے نڈھال ہو کر پیدل چل رہے تھے، اور چلتے ہوئے انھیں یہ احساس تک نہ تھا، کہ قبرستان کے نوکیلے پتھراں کے نرم گذار پیروں کو چھانی کر رہے ہیں، دیکھنے والوں کو یہ احساس ہوتا تھا، کہ زمین کے سخت پتھراں امیروں کو شتر مرغ کے بچوں کے پر محسوس ہو رہے ہیں، جو انتہائی نرم اور آرام دہ ہوتے ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ امیر لوگ بھی بہت مغموم تھے۔

وَأَبْرَزَتِ الْخُدُورُ مُخَبَّاتٍ (۳۲) يَضَعْنَ النِّقْسَ أَمْكِنَةَ الْغَوَالِي

ترکیب: و مستانفہ، ابرزت فعل، الخدور فاعل، مخبات موصوف، يضعن فعل فاعل، النقس مفعول بہ، امکنۃ الغوالي مرکب اضافی کے بعد يضعن کا مفعول فیہ، جملہ ہو کر مخبات کی صفت، پھر یہ النساء موصوف کی صفت ہے جو محذوف ہے، اس کے بعد ابرزت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ابرزت ابرازا (افعال) نکالنا، ظاہر کرنا خُدُورٌ خِذْرٌ کی جمع پردہ، مخبات اسم مفعول مؤنث، واحد مخبئة پردہ میں رکھی ہوئی، خَبَأٌ تَخْبِئَةٌ (تفعیل) چھپانا، يضعن، وَضَعَ (ف) رکھنا، مرادؤ الناء، النقس سیاہی، روشنائی، امکنۃ مکان کی جمع، بمعنی جگہ، مقام، الغوالي غالیۃ کی جمع، مرکب خوش بو، مخلوط خوش بو۔

ترجمہ: پردوں نے آج ایسی باپردہ خواتین کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا، جو خوش بوؤں کی جگہ اپنے چہروں پر سیاہی ملی ہوئی ہیں۔

مطلب: یعنی مرحومہ کی موت کے حادثہ نے ان خواتین کو بھی گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا، جو کبھی باہر نہیں نکلتی تھیں، لیکن متوفیہ کی تعزیت میں آج وہ پردہ شعار خواتین بھی، پردوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے، میدان میں نکل پڑیں اور اتنا ہی نہیں، بلکہ انہوں نے سوگ اور ماتم میں میک اپ کی جگہ اپنے حسین چہروں پر سیاہی لگا رکھی ہے۔

أَتَتْهُنَّ الْمُصِيبَةُ غَافِلَاتٍ (۳۳) فَدَمَعُ الْحُزْنِ فِي دَمْعِ الدَّلَالِ

ترکیب: أت فعل، هُن ضمیر ذوالحال، غافلات حال پھر أتت کا مفعول بہ، المصیبة اس کا فاعل جملہ فعلیہ ہے، ف تفریعیہ، دمع الحزن مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، فی حرف جر، دمع الدلال مرکب اضافی کے بعد مجرور اور ظرف مستقر ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہے۔

حل لغات: غافلات، غافلة کی جمع غفلت میں رہنے والیاں، دَلَالٌ ناز و نخرہ، دَلٌّ (ض س) دَلَالًا ناز و نخرے کرنا۔

ترجمہ: آج ان پردہ نشین خواتین کے پاس اچانک سیف الدولہ کی والدہ کے انتقال کی خبر آئی، چنانچہ اشک غم ناز و نحرے کے آنسوؤں سے گھل مل گیا ہے۔

مطلب: یعنی ان پردہ نشین خواتین کو اچانک سیف الدولہ کی والدہ کے وصال کی خبر ملی، تو ان کے ہوش اڑ گئے اور رنج و الم سے وہ کراہ اٹھیں، اور اس قدر روئیں کہ ان کے وہ آنسو جوہ ناز و نحرے دکھا کر نکالا کرتی تھیں، اس اشک غم سے مخلوط ہو کر دب گئے، زندگی میں پہلی مرتبہ ان خواتین کو اشک غم اور اشک ناز دونوں کا بیک وقت احساس ہوا، اور وہ جان گئیں کہ حقیقی آنسو تو رنج و ملال ہی کا ہوتا ہے۔

وَلَوْ كَانَ النِّسَاءُ كَمَنْ فَقَدْنَا (۳۴) لَفُضِّلَتِ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ

ترکیب: و مستانفہ، لو شرطیہ، کان فعل ناقص، النساء اس کا اسم، ک حرف جر، من موصولہ، فقدنا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ پھر مجرور اور ظرف مستقر ہو کر کان کی خبر اور جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ل برائے تاکید، فضلت فعل مجہول، النساء اس کا نائب فاعل، علی الرجال جار مجرور فضلت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: فَقَدْنَا فَقَدَ (ض) گم کرنا، کھونا، فضلت تفضیل (تفعیل) ترجیح دینا، فوقیت دینا۔

ترجمہ: اگر تمام عورتیں اس خاتون کے مانند ہو جائیں، جسے ہم نے کھو دیا ہے، تو یقیناً عورتوں کو مردوں پر برتری حاصل ہوگی۔

مطلب: یعنی اگر دنیا کی اور بھی عورتیں مرحومہ کے نقش قدم پر چلیں، اور اسی کی طرح تقویٰ و طہارت کا لباس اوڑھ کر، عفت و پاک دامنی کی خوگر بن جائیں، تو یقیناً یہ عورتیں فضل و کمال میں بہت سے مردوں کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔

وَمَا التَّائِيْتُ لِاسْمِ الشَّمْسِ عَيْبٌ (۳۵) وَلَا التَّذْكِيرُ فَخْرٌ لِلْهَلَالِ

ترکیب: و مستانفہ، ما نافیہ، التائیت مبتداء، ل حرف جر، اسم الشمس مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر عیب مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لا نافیہ، التذکیر مبتداء، فخر مصدر، للہلال جار مجرور فخر کے متعلق، شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: التائیت (تفعیل) مؤنث بنانا، عیب معیوب، جمع عیوب، تذکیر (تفعیل) مذکر ہونا، فخر (ف) احساس بڑائی کرنا (س) بڑائی کرنا، الہلال چاند، جمع اہلہ۔

ترجمہ: سورج کے لیے تائیت عیب نہیں ہے، اور نہ ہی تذکیر ہلال کے لیے باعث فخر ہے۔

مطلب: یعنی انسان کا اوصاف و کمالات میں بلند مقام ہونا اسے ممتاز کرتا ہے، خواہ وہ مردوں میں سے ہو، یا صنف نازک میں سے، اصل روح تو فضل و کمال کی ہوا کرتی ہے، مثلاً سورج ہر چند کہ مؤنث الاستعمال ہے، لیکن اپنی چمک دمک اور تابانی و جلوہ سامانی میں اس چاند سے بہت بلند ہے، جو مذکر ہے۔

وَأَفْجَعُ مَنْ فَقَدْنَا مَنْ وَجَدْنَا (۳۶) قُبِيلَ الْفَقْدِ مَفْقُودَ الْمِثَالِ

ترکیب: وابتدائیہ، افجع اسم تفضیل مضاف، من موصولہ، فقدنا فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ، پھر مضاف الیہ ہو کر مبتدا، من موصولہ، وجدنا فعل فاعل، قبیل الفقد ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، مفقود المثل مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔
حل لغات: أَفْجَعُ زیادہ تکلیف دہ، فجع (ف) تکلیف دینا، رنج پہنچانا، قبیل قبل کی تصغیر، مثال نمونہ، جمع أمثال .

ترجمہ: ہم آج تک جن لوگوں سے بھی محروم ہوئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ خاتون تھی، جسے کھونے سے ذرا پہلے تک بھی ہم نے بے مثال پایا۔

مطلب: یعنی ہم نے اپنی اس مختصر سی زندگی میں بہت سے لوگوں کو اس دنیا سے جاتے ہوئے دیکھا؛ لیکن سب سے زیادہ رنج و ملال اس خاتون کی جدائی سے ہوا ہے، جو مرتے مرتے بھی اپنے بعد والوں کے لیے درس عبرت اور نمونہ حیات چھوڑ گئی ہے۔

يُدْفِنُ بَعْضًا بَعْضًا وَتَمْشِي (۳۷) أَوْ آخِرُنَا عَلَى هَامِ الْأَوَالِي

ترکیب: يدفن فعل، بَعْضًا بَعْضًا مرکب اضافی کے بعد فاعل، بعضًا، يدفن کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تَمْشِي فعل، اَوْ آخِرُنَا بعد الاضافت فاعل، علی حرف جر، هام الاوالی مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور تَمْشِي کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔
حل لغات: يَدْفِنُ تدفین (تفعیل) دفن کرنا، گاڑنا، اَوْ آخِرُ، آخر کی جمع، هَامٌ، هَامَةٌ کی جمع کھوپڑی، اَوَالِي، اول کی جمع۔

ترجمہ: ہم ایک دوسرے کو دفن کرتے رہتے ہیں، اور ہم میں سے بعد میں آنے والے گزرے ہوئے لوگوں کی کھوپڑیوں پر چلا کرتے ہیں۔

مطلب: یعنی یہ تو اس دنیا کا دستور ہے، کہ مرنے والے کو زندہ لوگ کفن دفن دیا کرتے ہیں، اور قبر میں رکھ کر پھر کچھ ہی دنوں بعد اس کی قبر کو روندتے ہوئے چلتے ہیں، اور اس بات کی بالکل پرواہ نہیں

کرتے، کہ اسی زمین کے باشندے کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ ہم نے یہاں سلا یا ہے، اور آج ہم ہی اس کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔

وَكَمْ عَيْنٍ مُّقْبَلَةٍ النُّوَاجِي	(۳۸)	كَحَيْلٍ بِالْجَنَادِلِ وَالرِّمَالِ
وَمُغْضٍ كَانَ لَا يُغْضِي لِحُطْبٍ	(۳۹)	وَبَالٍ كَانَ يَفْكُرُ فِي الْهَزَالِ

ترکیب: و مستانفہ، کم خبریہ تمیز، عین موصوف، مقبلۃ النواحي مضاف مضاف الیہ ہو کر صفت، پھر معطوف علیہ، و عاطفہ، مغض موصوف، کان فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، لا یغضی فعل فاعل، لخطب جار مجرور ہو کر لا یغضی کے متعلق، جملہ ہو کر کان کی خبر، پھر جملہ فعلیہ ہو کر مغض کی صفت اور معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، بال موصوف، کان فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، یفکر فعل فاعل، فی الہزال جار مجرور یفکر کے متعلق، جملہ ہو کر کان کی خبر جملہ فعلیہ ہو کر بال کی صفت اور معطوف، پھر یہ کم کی تمیز ہو کر مبتدا، کحیل صیغہ صفت، ب حرف جر، الجنادل والرمال مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہو کر کحیل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر کم کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مُّقْبَلَةٌ (تفعیل) چومنا، بوسہ لینا، نواحي گوشہ، کنارہ، واحد نَاحِيَةٍ، کحیل صیغہ صفت سرگیں آنکھ، جمع کُحُلٍ کَحَل (ف) سرمہ لگانا، جَنَادِلُ، جندلہ کی جمع پتھر، رِمَالِ بریت، نالو، واحد رَمَل، مُغْضٍ اسم فاعل، أَغْضَى يُغْضِي، اِغْضَاءُ (انعال) چشم پوشی کرنا، مراد صبر کرنا، حُطْبٌ بڑا کام، جمع حُطُوب، بَالٍ بوسیدہ، پُرانا، بَلِي (س) بِلَاءُ پُرانا ہونا، يَفْكُرُ (ن) سوچنا، هُزَالِ کم زوری، لاغری، (نض) کم زور ہونا، دُبلّا ہونا، لاغری ہونا۔

ترجمہ: اور بہت سی ایسی آنکھیں، جن کے کنارے چوم لیے جاتے تھے، آج اُن میں ریت اور پتھروں کا سرمہ لگا ہوا ہے، اور کتنے ایسے انسان ہیں، جو مجبوراً موت اور اپنی لاغری پر صبر کیے ہوئے ہیں، حالاں کہ دنیا میں ان کا حال یہ تھا، کہ نہ تو وہ کسی مصیبت پر صبر کرتے تھے، اور نہ ہی اپنی لاغری سے بے پروا رہتے تھے (یا ہمیشہ اپنی کم زوری کے متعلق سوچتے رہتے تھے)

مطلب: یعنی اس دنیا میں بہت سے ایسے ہر دل عزیز اور نیک فطرت انسان تھے، کہ ان کے اعزاز و اکرام میں، لوگ ان کی آنکھوں اور پلکوں کا بوسہ لیا کرتے تھے، مگر مرنے کے بعد ان کی آنکھیں ریت اور پتھر کی نذر ہو گئیں، اسی طرح بہت سے عیش و آرام میں پلے بڑھے انسان بھی آج موت کا وارہ سہنے پر مجبور ہیں، جب کہ دنیاوی زندگی میں بڑے سے بڑا حادثہ بھی وہ زیر کر لیا کرتے تھے، اور اسی پر بس نہیں، بلکہ وہ لوگ جو ہمیشہ اپنی صحت اور اپنی لاغری کے بارے میں سوچ کر فکر مند رہا کرتے تھے، اور ہر

ممکن اپنی کمزوریوں کا علاج و معالجہ کراتے تھے، آج زمین نے انھیں دبا کر اتنا لاغر اور بے بس کر دیا ہے، کران کے اندر سوچنے کی بھی صلاحیت نہیں رہ گئی ہے۔

أَسِيفَ الدَّوْلَةِ اسْتَجِدَّ بِصَبْرٍ (۴۰) وَكَيْفَ بِمِثْلِ صَبْرِكَ لِلْجِبَالِ

ترکیب: ا حرف نداء، ادعو فعل کے قائم مقام ہے، سيف الدولة بعد الاضافت اسی ادعو کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر جملہ نداء، استنجد فعل فاعل، بصبر جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب نداء، جملہ ندائیہ ہے، و تفریعیہ، کیف خبر مقدم، ب حرف جر، مثل صبرك اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر الظن محذوف مصدر کے متعلق، للجبال بھی جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مبتدا جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: استنجد (استفعال) مدد طلب کرنا، استنجد بصبر صبر کرنا، جبال واحد جبل پہاڑ۔

ترجمہ: اے سيف الدولة تم صبر سے کام لو، پہاڑوں کو تمہارے جیسا صبر کہاں نصیب ہے۔
مطلب: شاعر سيف الدولة کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے، کہ اے پیارے! والدہ کی موت پر صبر و ضبط سے کام لو، اور یہ سوچ کر غم ہلکا کرنے کی کوشش کرو، کہ جب تم نے بڑی سی بڑی مصیبتیں برداشت کر لیں، تو یہ تکلیف بھی کچھ دنوں کے بعد ختم ہو جائے گی، اللہ نے تمہیں اتنا صابر و شاکر بنایا ہے، کہ پہاڑ بھی تمہارے حوصلہ پر رشک کرتے ہیں۔

وَأَنْتَ تَعْلَمُ النَّاسَ التَّعْزِي (۴۱) وَخَوْضَ الْمَوْتِ فِي الْحَرْبِ السَّجَالِ

ترکیب: و متانفہ، أنت مبتدا، تعلم فعل فاعل، الناس مفعول بہ اول، التعزی معطوف علیہ، و عاطفہ، خوض مصدر مضاف، الموت مضاف الیہ، فی حرف جر، الحرب السجال مرکب توصیفی کے بعد مجرور ہو کر خوض کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر معطوف پھر تعلم کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تَعْلَمُ (تفعیل) سکھانا، تعلیم دینا، التعزی (تفعیل) صبر کرنا، تسلی حاصل کرنا، خوض مصدر خاض (ن) خوضا گھسنا، داخل ہونا، حرب جنگ، حروب جمع ہے، السجال واحد سَجَل بمعنی ڈول مراد کبھی ادھر، کبھی ادھر، یعنی کبھی اس کے حق میں کبھی اس کے حق میں۔

ترجمہ: تم سارے انسانوں کو درس صبر دیا کرتے ہو، اور اس جنگ میں جو کبھی کسی کے حق میں رہتی ہے اور کبھی کسی کے حق میں، موت سے پیچہ آزمائی کی تعلیم دیتے ہو۔

مطلب: یعنی جب آپ خود لوگوں کو حوادث و مصائب کے سلسلے میں تلقین صبر کرتے رہتے ہیں، تو خود اگر آپ صبر نہ کریں گے، تو دوسرے آپ کی نصیحت پر کیا عمل کریں گے۔

وَحَالَاتُ الزَّمَانِ عَلَيْكَ شَتَّى (۴۲) وَحَالُكَ وَاحِدٌ فِي كُلِّ حَالٍ

ترکیب: و مستانفہ، حالات الزمان مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، علیک جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال پھر مبتدا، شتی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، حالک بعد الاضافت مبتدا، واحد خبر اول، فی حرف جر، کل حال بعد الاضافت مجرور ہو کر خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حالات واحد حَالَة حالت، شتی شَتِيت کی جمع متفرق، پراگندہ۔

ترجمہ: تمہارے اوپر زمانے کے مختلف رنگ و روپ آئے، لیکن تم ہر حال میں ایک ہی حالت پر رہے۔

مطلب: یعنی زمانے نے تم پر خوشی و مسرت اور رنج و غم سے ہم آہنگ مختلف ادوار گزارے، مگر تمہاری حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، نہ خوشی دیکھ کر تم اترانے لگے، اور نہ ہی رنج و غم سے نڈھال ہو کر صبر و شکر کا دامن چھوڑا، بلکہ تمام حالات میں تم نہایت صابر و شاکر بنے رہے، لہذا اس حادثہ پر بھی صبر کرو۔

فَلَا غِيَصَتْ بِحَارُكَ يَا جَمُومًا (۴۳) عَلَيَّ الْغَرَائِبِ وَالِدِّخَالِ

ترکیب: ف تفریعیہ، لا نافیہ، غیصت فعل مجہول، بحارک مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، علی حرف جر، علل مضاف، الغرائب والدخال مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ظرف مستقر ہو کر حال پھر غیصت کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے اور پھر جواب ندا ہے، یا جموماً جملہ ندائیہ ہے۔

حل لغات: غیصت غَاَصَ (ض) غیضا پانی کم ہونا، نیچے اترنا، بِحَارٍ سمندر، واحد بَحْرٌ، جموم جس کا پانی گھٹتا بڑھتا رہتا ہو، عَلَّلَ عَلً (ن ض) عَلًا وَعَلَلًا بار بار پینا، دوبارہ پینا، غرائب واحد غَرِيبَة اجنبی اور مسافر اونٹ، دِخَال، دِخِيل کی جمع، وہ اونٹ جو پانی پی کر ان اونٹوں میں جا گھسا ہو، جنھوں نے پانی نہ پیا ہو۔

ترجمہ: اے آب کثیر سمندر! اجنبی اور طفیلی اونٹوں کے دوبارہ پینے کے باوجود تیرا سمندر خشک نہ ہو۔

مطلب: شاعر سیف الدولت کے دریائے کرم کو دعا دیتے ہوئے اپنا مقصد ظاہر کر رہا ہے، کہ جس طرح آج تک تم ہم ضرورت مندوں کو نوازتے رہے، اللہ کرے کہ اسی طرح تاقیامت دیتے رہو،

اور تمہارے مجریکراں میں کبھی کوئی خشکی اور سوکھاپن نہ آئے۔

رَأَيْتَكَ فِي الَّذِينَ أَرَىٰ مُلُوكًا (۴۳) كَأَنَّكَ مُسْتَقِيمٌ فِي مُحَالٍ

ترکیب: رأیت فعل فاعل، ك مفعول بہ اول، فی حرف جر، الذین اسم موصول، أری فعل فاعل، ملوکاً مفعول بہ جملہ ہو کر صلہ اور فی کا مجرور ہو کر رأیت کے متعلق، کان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، مستقیم اسم فاعل، فی محال جار مجرور ہو کر مستقیم کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر رأیت کا مفعول بہ ثانی، جملہ تلمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مستقیم سیدھا، استقام استقامۃ (استفعال) سیدھا ہونا، مُحال ٹیڑھا، حَوْل (س) ترچھی نگاہ والا ہونا۔

ترجمہ: جنہیں میں بادشاہ سمجھا کرتا ہوں، ان کے درمیان تم مجھے ایسے محسوس ہوئے، جیسے ٹیڑھے کے ساتھ سیدھا۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ اپنے امتیازات کی وجہ سے، دیگر شاہانِ عالم پر فائق ہے، اور اقوامِ عالم کے ملوک میں اسے وہی حیثیت حاصل ہے، جو ایک سیدھی چیز کو ٹیڑھی اور مڑی ہوئی اشیاء کے درمیان حاصل ہوتی ہے۔

فَإِنْ تَفْقِ الْأَنَامَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ (۴۴) فَإِنَّ الْمِسْكَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

ترکیب: ف تفریعیہ، إن شرطیہ، تفق فعل، أنت ضمیر ذوالحال، الأنام مفعول بہ، و حالیہ، أنت مبتدا، منهم جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر تفق کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، المسک اس کا اسم، بعض دم الغزال اضافتوں کے بعد ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تَفْقِ لَاقِ (ن) فَوْقًا بڑھنا، فوقیت لے جانا، مِسْكَ مِسْكَ، جَمْع مِسْكَ، غَزَالِ ہرن، جَمْع غِزْلَانِ .

ترجمہ: اگر تم مخلوق کا حصہ ہو کر ان سے بڑھے ہوئے ہو، تو اس میں تعجب کیا ہے؟ اس لیے کہ مِسْكَ ہرن کے خون کا ہی حصہ ہوا کرتا ہے۔

مطلب: یعنی اگر سیف الدولہ مخلوق کا ایک فرد ہو کر، تمام مخلوقات میں سب سے برتر ہے، تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، اس لیے کہ بہت ایسا ہوتا ہے، کہ جزا اپنے کل پر سبقت حاصل کر لیتا ہے، مثلاً مِسْكَ یہ ہرن کے تمام اعضاء سے زیادہ قیمتی ہوا کرتا ہے، حالانکہ وہ ہرن ہی کا ایک جز ہے۔

من قافية الميم

وَقَالَ يَمْدَحُهُ وَيَذْكُرُ بِنَاءَهُ ثَغْرُ الْحَدَثِ

متنبی نے سیف الدولہ کی تعریف اور اس کے حدث نامی قلعے کی تعمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے، مذکورہ اشعار کہے

عَلَى قَدْرِ أَهْلِ الْعَزْمِ تَأْتِي الْعَزَائِمُ (۱) وَتَأْتِي عَلَى قَدْرِ الْكِرَامِ الْمَكَارِمُ

ترکیب: علی حرف جر، قدر اہل العزم اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر تاتی فعل کے متعلق، عزائم اس کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تاتی فعل، علی حرف جر، قدر الکرام بعد الاضافت مجرور ہو کر تاتی کے متعلق، المکارم فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حلی لغات: قَدْرٌ حیثیت، مرتبہ، جمع اقدار، عَزْمٌ حوصلہ، ارادہ، جمع عَزَائِمُ، عَزِيمَةٌ بھی واحد ہے، الکرام شریف، سخی، واحد کَرِيمٌ، مَکَارِمٌ خیر کے کام، مَکْرُمَةٌ کی جمع۔

ترجمہ: عزیمت کے کام اہل عزیمت کی حیثیت کے مطابق ہوا کرتے ہیں، اور کارہائے خیر شرفاء کی شرافت کے مطابق انجام پذیر ہوتے ہیں۔

مطلب: یعنی جو شخص جس رتبے اور مرتبے کا ہوگا، اس کے بلند ارادے اور اونچے حوصلے بھی اسی کے مطابق عالی قدر ہوں گے، اسی طرح شرفاء حضرات کی شرافت وسعت ظرفی کے بقدر ان سے اچھے اور بھلے کاموں کا صدور ہوتا ہے۔

وَتَعْظُمُ فِي عَيْنِ الصَّغِيرِ صِغَارُهَا (۲) وَتَصْغُرُ فِي عَيْنِ الْعَظِيمِ الْعَظَائِمُ

ترکیب: و متانفہ، تعظم فعل، فی حرف جر، عین الصغیر بعد الاضافت مجرور ہو کر تعظم کے متعلق، صغارها مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، تصغر فعل، فی عین الصغیر ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور تصغر کے متعلق، عظامم فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حلی لغات: تعظم (ک) عِظَامَةٌ بڑا ہونا، شاندار ہونا، صغیر چھوٹا، جمع صِغَارٌ، تصغر (ک) چھوٹا ہونا، کم رتبہ ہونا، عظیم بڑا کام، جمع عظامم . (عظیمة بھی اس کا واحد آتا ہے)

ترجمہ: کم ہمت کی نگاہ میں چھوٹے چھوٹے کام بڑے دکھائی دیتے ہیں، اور بلند حوصلہ انسان بڑے کاموں کو بھی چھوٹی اور حقیر نگاہ سے دیکھتا ہے (یا بلند حوصلہ نگاہ میں بڑے کام چھوٹے نظر آتے ہیں)

مطلب: یعنی بہت ہمت انسان معمولی سے معمولی کام کو بھی بہت بڑا خیال کر کے، مزید ترقیاں کرنے سے رک جاتا ہے، جب کہ ایک حوصلہ مند بلند عزائم رکھنے والا انسان دشوار سے دشوار گزار کاموں کو بھی معمولی سمجھ کر، بلند یوں کی منزلیں طے کرتا رہتا ہے، اور دنیا میں کسی منزل کو اپنی آخری حد نہیں سمجھتا، جیسے کہ سیف الدولہ ہے۔

يُكَلِّفُ مَيْفُ الدَّوْلَةِ الْجَيْشَ هَمَّهُ (۳) وَقَدْ عَجَزَتْ عَنْهُ الْجُيُوشُ الْخَضَارِمُ

ترکیب: یکلف فعل، میف الدولہ بعد الاضافت فاعل، الجیش ذوالحال، ہمہ مضاف مضاف الیہ ہو کر یکلف کا مفعول بہ ثانی، و حالہ، قد برائے تحقیق، عجزت فعل، عنہ جار مجرور عجزت کے متعلق، الجیوش الخ مرکب توصیفی کے بعد عجزت کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور یکلف کا مفعول بہ اول، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یکلف (تفعلیل) مکلف بنانا، آمادہ کرنا، ہم ارادہ، حوصلہ، جمع ہُموم، عجزت عن کذا (ض) بے بس ہونا، عاجز ہونا، الجیوش واحد جیش لشکر، فوج، خَضَارِمُ واحد خضرم بہت زیادہ، لشکر کثیر۔

ترجمہ: سیف الدولہ اپنے لشکر کو، اپنے حوصلے کا پابند بنایا کرتے ہیں، حالاں کہ لشکر ہائے جوار بھی ان کے حوصلے کی تاب نہیں رکھتے۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ ہر کسی کو اپنی طرح ماہر جنگ جو اور عظیم جواں مرد دیکھنے کی فکر میں رہتے ہیں، اور ان کا یہ خواہش ہوتی ہے کہ دنیا کے تمام لشکر انھی کی طرح شیر صفت ہو کر، میدان مقابلہ میں نمایاں جوہر دکھلائیں، مگر وہ اتنی عظیم ہمت اور اتنے بلند مقاصد کا حوصلہ رکھتے ہیں، کہ کسی اور کے لیے، ان کو عملی جامہ پہنانا تو درکنار، بڑے سے بڑے لشکروں کے لیے بھی، اُن عزائم کے متعلق سوچنا ہی جرم ہے۔

وَيَطْلُبُ عِنْدَ النَّاسِ مَا عِنْدَ نَفْسِهِ (۴) وَذَلِكَ مَا لَا تَدْعِيهِ الضَّرَاغِمُ

ترکیب: و مستانفہ، يطلب فعل فاعل، عند الناس مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ، ما موصولہ، عند نفسہ ترکیب اضافی کے بعد صلہ ہو کر يطلب کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، ذالک مبتدا، ما موصولہ، لا تافیہ، تدعی فعل، ہ مفعول بہ مقدم، الضراغِم، تدعی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، پھر ذالک مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تدعی ادعی ادعاء (انتعال) دعویٰ کرنا، ضرغام واحد ضرغام شیر۔
ترجمہ: اور سیف الدولہ لوگوں سے اپنے پاس موجود چیزوں کا مطالبہ کیا کرتے ہیں، حالاں کہ وہ ایسی چیز ہے، جس کا دعویٰ شیر بھی نہیں کر سکتے۔
مطلب: یعنی سیف الدولہ کی یہ دیرینہ آرزو رہتی ہے، کہ ان کے تمام فوجی شجاعت و بہادری اور جرأت اقدام میں ان کے ہم پلہ ہو جائیں، لیکن ایسا ہو نہیں پا رہا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حوصلہ مندی اور دلیری کے حوالے سے، سیف الدولہ اس معیار پر ہیں، کہ انسان تو درکنار بہادر شیروں کو بھی اتنا حوصلہ نہیں ہوتا، تو ان کی افواج کس زمرے میں ہے۔

يُفْدِي أَتَمُّ الطَّيْرِ عُمْرًا سِلَاحَهُ (۵) نَسُورُ الْفَلَا أَحَدًا ثَهَا وَالْقَشَاعِمُ

ترکیب: یفدی فعل، اتم اطیر مضاف مضاف الیہ ہو کر میتر، عمرا تمیز پھر مبدل منہ، سلاحہ بعد الاضافت یفدی کا مفعول بہ، نسور الفلا مضاف مضاف الیہ ہو کر بدل، احداثہا ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، القشاعم معطوف پھر یہ بدل تفسیر ہے، اس کے بعد یفدی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يُفْدِي تَفْدِيَة (تفعیل) فدا ہونا، قربان ہونا، طیر پرندہ، جمع طیور، نسور گدھ، واحد نسر، فلا جنگلات، واحد فلاة، أحداث نوعی، بچپنا، واحد حَدَث، قَشَاعِم قَشَعَم کی جمع، بوڑھا، عمر دراز۔

ترجمہ: تمام پرندوں میں سب سے طویل العمر پرندے، یعنی جنگلوں کے گدھ، خواہ وہ بچے ہوں یا بوڑھے، سب سیف الدولہ کے اسلحے پر فدا ہوتے ہیں۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ کی جواں مردی صرف انسانوں کے لیے ہی باعث صداقت نہیں ہے، بلکہ اس کی شجاعت اور کرم گستری حیوانات وغیرہ سب کو عام ہے، یہی وجہ ہے، کہ جنگل و بیابان کے چہند پرند بھی سیف الدولہ کی درازی عمر اور بقائے صحت و حیات کی دعا کرتے رہتے ہیں، کیوں کہ ان پرندوں کو سیف الدولہ کی شمشیر زنی سے خوراک ملتی رہتی ہے، میدان جنگ میں جب وہ دشمنوں کو مار گراتے ہیں، تو گدھ وغیرہ ان دشمنوں سے بقیہ حساب پورا کر کے مدوح کا شکر یہ ادا کرتے ہیں۔

وَمَا ضَرَّهَا خَلْقٌ بِغَيْرِ مَخَالِبٍ (۶) وَقَدْ خُلِقَتْ أَسِيَّافُهُ وَالْقَوَائِمُ

ترکیب: و مستانفہ، ما نافیہ، ضر فعل، ها ذوالحال، خلق مصدر، ب حرف جر، غیر مخالب بعد الاضافت مجرور، و کر مصدر کے متعلق اور ضر کا فاعل، و حالیہ، قد برائے تحقیق، خلقت

فعل مجہول، اسماء مضاف مضاف الیہ ہو کر "لوف علیہ" و عاقلہ، القوائم "طوف پھر خلقت کا فاعل جملہ ہو کر حال اور مفعول بہ، جملہ اعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ضَرَّ (ن) ضَرًّا نقصان پہنچانا، تکلیف دینا، خلق مصدر خلق (ن) پیدا کرنا، خود میں لانا، مخالف پنہل، واحد مخلب، اسیاف، تلواریں، واحد سیف، قوائم واحد قائم تلوار کا قبضہ یا دستہ۔

ترجمہ: مذکورہ گدھوں کی بغیر پنہل کی تخلیق، ان کے حق میں نقصان دہ نہیں ہے، اس لیے کہ سیف الدولہ کی تلواریں اور ان کے قبضے ان گدھوں کے لیے ہی بنائے گئے ہیں۔

مطلب: یعنی وہ بچے اور بوڑھے گدھ، جو سیف الدولہ کے شکار سے کھاپی کر زندگی بسر کر رہے، اگر وہ بغیر پنہل کے پیدا کیے گئے ہیں، تو بھی ان کا کوئی نقصان نہیں ہے، کیوں کہ پنہل کی ضرورت تو شکار کرنے کے لیے ہوتی ہے، اور انھیں شکار کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے، اس لیے کہ سیف الدولہ کی تلواریں انھیں رزق بہم پہنچانے کے لیے ہمہ وقت تیار رہا کرتی ہیں۔

هَلْ الْحَدَثُ الْحَمْرَاءُ تَعْرِفُ لَوْنَهَا (۷) وَتَعْلَمُ أَيَّ السَّاقِيْنَ الْغَمَانِمِ

ترکیب: هل استفہامیہ، الحدث الحمراء موصوف صفت کے بعد مبتدا، تعرف فعل فاعل، لونہا بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تعلم فعل فاعل، أي الساقیین بعد الاضافت مبتدا، الغمانم خبر، جملہ اسمیہ ہو کر تعلم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، پھر الحدث مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حدث حمراء ملک روم میں سیف الدولہ کا بنوایا ہوا قلعہ، تعرف (ض) پہچانا لون رنگ جمع ألوان، ساقیین ساقی کا تشبیہ، سقی (ض) سقیا سیراب کرنا، پلانا، الغمانم واحد غمامة بادل۔

ترجمہ: کیا حدث حمراء کو اپنے اصلی رنگ کی شناخت ہے، اور کیا اسے یہ معلوم ہے کہ اس کے دو ساقیوں میں سے کون بادل ہے۔

مطلب: یعنی وہ قلعہ حدث جس کو سیف الدولہ نے دشمنوں کے قبضے سے نکال کر تعمیر کیا تھا، کیا اسے اپنے اصلی رنگ کے متعلق کچھ پتہ ہے، کہ اس کا اصلی رنگ دشمنوں کی کھوپڑیوں کا خون ہے یا اس بادل کا فیضان ہے جو آسمان سے برتا ہے، کیوں کہ وصف - قاء میں دونوں برابر ہیں، اس لیے قلعے کے لیے اپنے اصلی رنگ و روپ کی شناخت ذرا مشکل معلوم ہو رہی ہے۔

سَقَتْهَا الْغَمَامُ الْغُرُّ قَبْلَ نُزُولِهِ (۸) فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا سَقَتْهَا الْجَمَاجِمُ

ترکیب: سقت فعل، ہا مفعول بہ، الغمام الغر مرکب توہمفی کے بعد فاعل، قبل نزولہ اضافتوں کے بعد مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، فلما میں ف ترتیب کا، لما شرطیہ، دنا فاعل، منها جار مجرور ہو کر دنا کے متعلق جملہ ہو کر شرط، سقت فعل، ہا مفعول بہ، جماجم فاعل جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: الغر أغر کی جمع روشن، سفید، دنا (ن) قریب ہونا، جماجم کھوپڑی واحد جمجمة۔

ترجمہ: سیف الدولہ کی شریف آوری سے قبل حدث حمراء کو سفید بادلوں نے سیراب کیا تھا، اور سیف الدولہ کے آنے کے بعد دشمنوں کی کھوپڑیوں نے اسے سیراب کیا ہے۔

مطلب: شاعر نے اس سے پہلے والے شعر کے جواب میں یہ کہا ہے، کہ حدث حمراء کو معلوم ہونا چاہئے، کہ پہلے تو اسے آسمان کے سفید بادل سیراب کیا کرتے تھے؛ لیکن جب سیف الدولہ روم پہنچے اور حدث حمراء کو بنوانا چاہا، تو اہل روم نے ان کی مخالفت کی، اس پر سیف الدولہ نے اپنی تلوار سے ان کا سر قلم کر کے حدث حمراء پر لگا دیا اور ان دشمنوں کی کھوپڑیوں سے بہنے والے خون نے حدث حمراء کو سیرابی بخشی۔

بَنَاهَا فَأَعْلَىٰ وَالْقَنَا تَقَرَّعُ الْقَنَا (۹) وَمَوْجُ الْمَنَايَا حَوْلَهَا مُتَلَاطِمٌ

ترکیب: بنی فعل فاعل، ہا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف عاطفہ، اعلیٰ فعل فاعل، ہا محذوف ذوالحال، و حالیہ، القنا مبتداء، تقرع فعل فاعل، القنا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، پھر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور اعلیٰ کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، موج المنايا مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتداء، حولہا بعد الاضافت متلاطم کا ظرف پھر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بنی (ض) بناء تعمیر کرنا، اعلیٰ إعلاء (افعال) بلند کرنا، القنا نیزے واحد قنّاة، تقرع (ف) کھٹکھٹانا، موج لہر، جمع أمواج، متلاطم تَلَاطَمًا (تفاعل) موجوں کا پیچھے مارنا۔

ترجمہ: سیف الدولہ نے حدث حمراء کو اس حال میں بلند تعمیر کیا ہے، کہ نیزے نیزوں سے ٹکرا رہے تھے (ف) اور موت کی لہریں قلے کے ارد گرد دھس کر رہی تھیں۔

مطلب: یعنی رومیوں نے سیف الدولہ کے ارادے میں رخنہ پیدا کر کے، انھیں حدث حمراء

سَقَّتْهَا الْغَمَامُ الْغُرُّ قَبْلَ نُزُولِهِ (۸) فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا سَقَّتْهَا الْجَمَاجِمُ

ترکیب: سقت فعل، ہا مفعول بہ، الغمام الغر مرکب توشیفی کے بعد فاعل، قبل نزولہ اضافتوں کے بعد مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، فلما میں ف ترتیب کا، لما شرطیہ، دنا فعل فاعل، منها جار مجرور ہو کر دنا کے متعلق جملہ ہو کر شرط، سقت فعل، ہا مفعول بہ، جماجم فاعل جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: الغر أغر کی جمع روشن، سفید، دنا (ن) قریب ہونا، جماجم کھوپڑی واحد جماجمۃ۔

ترجمہ: سیف الدولہ کی شریف آوری سے قبل حدت حمراء کو سفید بادلوں نے سیراب کیا تھا، اور سیف الدولہ کے آنے کے بعد دشمنوں کی کھوپڑیوں نے اسے سیراب کیا ہے۔

مطلب: شاعر نے اس سے پہلے والے شعر کے جواب میں یہ کہا ہے، کہ حدت حمراء کو معلوم ہونا چاہئے، کہ پہلے تو اسے آسمان کے سفید بادل سیراب کیا کرتے تھے؛ لیکن جب سیف الدولہ روم پہنچے اور حدت حمراء کو بنوانا چاہا، تو اہل روم نے ان کی مخالفت کی، اس پر سیف الدولہ نے اپنی تلوار سے ان کا سر قلم کر کے حدت حمراء پر لگا دیا اور ان دشمنوں کی کھوپڑیوں سے بہنے والے خون نے حدت حمراء کو سیرابی بخشی۔

بَنَاهَا فَأَعْلَىٰ وَالْقَنَا تَقَرَّعُ الْقَنَا (۹) وَمَوْجُ الْمَنِيَا حَوْلَهَا مُتَلَاطِمٌ

ترکیب: بنی فعل فاعل، ہا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف عاطفہ، اعلیٰ فعل فاعل، ہا محذوف ذوالحال، و حالیہ، القنا مبتداء، تقرع فعل فاعل، القنا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، پھر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور اعلیٰ کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، موج المنیا مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتداء، حولہا بعد الاضافت متلاطم کا ظرف پھر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بنی (ض) بناء تعمیر کرنا، اعلیٰ إعلاء (افعال) بلند کرنا، القنا نیزے واحد قنّاة، تقرع (ف) کھٹکھٹانا، موج لہر، جمع أمواج، متلاطم تلاطم (تفاعل) موجوں کا پیچیدہ مارنا۔

ترجمہ: سیف الدولہ نے حدت حمراء کو اس حال میں بلند تعمیر کیا ہے، کہ نیزے نیزوں سے ٹکراتے تھے (ف) اور موت کی لہریں قنّات کے ارد گرد دھس کر رہی تھیں۔

مطلب: یعنی رومیوں نے سیف الدولہ کے ارادے میں رخنہ پیدا کر کے، انہیں حدت حمراء

کی تعمیر سے روکنا چاہا، جس کے نتیجے میں نہایت خوں ریز جنگ ہوئی اور سیف الدولہ کے نیزے دشمنوں کے نیزوں سے ستم گتھا ہو رہے تھے اور رومیوں کی موت کا سیلاب آپکاتا تھا، ایسا لگتا تھا کہ اس قلعے کے ارد گرد موت کا کوئی جشن ہو رہا ہو، ہر طرف کٹے ہوئے سر اور خون آلود کھوپڑیاں نظر آرہی تھیں۔

وَكَانَ بِهَا مِثْلُ الْجُنُونِ فَأَصْبَحَتْ (۱۰) وَمِنْ جُثَثِ الْقَتْلَى عَلَيْهَا تَمَائِمُ

ترکیب: و مستانہ، کان فعل ناقص، بھا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر کان کی خبر، مثل الجنون مضاف مضاف الیہ ہو کر کان کا اسم جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، أصبحت فعل تام ہے، ہی ضمیر ذوالحال، و حالیہ، من حرف جر، جثث القتلی مرکب اضافی کے بعد مجرور، علیہا جار مجرور دونوں غلقت فعل محذوف کے متعلق، تمائم اس کا فاعل، جملہ ہو کر حال پھر أصبحت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جُنُون دیوانگی، جَنَّ (ن) جُنُونًا دیوانہ ہونا، پاگل ہونا، جُثَثُ جُثَّة کی جمع لاش، انسانی ڈھانچہ، تَمَائِم تعویذ، واحد تَمِيمَة، قَتْلَى، قَتِيل کی جمع بمعنی مقتول۔

ترجمہ: (روز روز کے کشت و خون کی وجہ سے) اس قلعے کو جنون سا لاحق ہو گیا تھا، لیکن سیف الدولہ کی فتح کے بعد، مقتولین کی لاشیں تعویذ کی طرح قلعے پر لٹکی ہوئی تھیں۔

مطلب: یعنی جس طرح روز روز کی کھٹ پٹ سے ایک سلیم الفکر انسان کا تخیل بگڑ جاتا ہے، ٹھیک اسی طرح ہمہ وقت کی جنگ و جدال نے قلعہ حمراء کی تابانی اور اس کی چمک دمک ماند کر دی تھی، لیکن جب سیف الدولہ نے رومیوں کو مار بھگا کر قلعہ پر اپنی فتح کا علم لہرایا، تو پھر سے قلعے کی تاب ناکی اور اس کی جلوہ سامانی بحال ہوئی، اور نظر بد سے بچانے کے لیے اس قلعے پر دشمنوں کی کھوپڑیاں بھی لٹکا دی گئیں۔

طَرِيدَةُ دَهْرٍ سَاقَهَا فَرَدَّتْهَا (۱۱) عَلَى الدِّينِ بِالْخِطْيِ وَالْدَّهْرُ رَاغِمٌ

ترکیب: طریدہ دھر ترکیب اضافی کے بعد موصوف، ساق فعل فاعل، ہا مفعول بہ جملہ ہو کر صفت پھر یہ ہی مبتدا محذوف کی خبر ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف ترتیبیہ، رددت فعل فاعل، ہا ذوالحال، علی الدین اور بالخطی دونوں جار مجرور ہو کر رددت کے متعلق، و حالیہ، الدھر مبتدا، راغم خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال، پھر رددت کا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: طَرِيدَة دوڑایا ہوا شکار، جمع طرائد، طَارَدَ مُطَارَدَةً (مفاعلة) تعاقب کرنا، پیچھا کرنا، سَاق (ن) سَوْفًا ہٹانا، جانور وغیرہ کو پیچھے سے ہانکنا، خِطْيٍ نیزہ، راغم ذلیل، رسوا، رَغِمَ (س ن) رَغْمًا ذلت کا اظہار کرنا۔

ترجمہ: یہ قلعہ حوادث زمانہ کا شکار رہا ہے، جو مسلسل اسے دوڑاتے رہے، پھر تم نے نیرے کے بل پر اسے فرزندِ انِ اسلام کے حوالے کیا، اور زمانہ رسوا ہو کر رہ گیا۔

مطلب: یعنی رومیوں نے مسلسل خون خرابہ کر کے حدِ حرام کی خوب صورت شکل کو نسخ کر دیا تھا، لیکن اللہ کو اس کی حفاظت مقصود تھی، اس لیے سیف الدولہ کی شکل میں ایک مرد مجاہد بھیج کر، اسے رومیوں کے ناپاک قبضے سے آزاد کرایا اور ہمیشہ کے لیے اہل اسلام کی تحویل میں دے دیا، ہر چند کہ زمانے نے سیف الدولہ سے نمٹنے کی لاکھ کوششیں کیں، مگر ذلت و رسوائی کا نتیجہ لے کر اپنا سامنہ بنا کر رہ گئے۔

تُفِيتُ اللَّيَالِي كُلَّ شَيْءٍ أَخَذَتْهُ (۱۲) وَهُنَّ لِمَا يَأْخُذْنَ مِنْكَ غَوَارِمُ

ترکیب: تفیت فعل، الیالی ذوالحال، کل مضاف، شیء موصوف، اخذت فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہو کر صفت پھر مضاف الیہ ہو کر تفیت کا مفعول بہ، و حالیہ، هن مبتداء، ل حرف جر، ما موصولہ، یاخذن فعل فاعل، منك جار مجرور یاخذن کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ پھر مجرور ہو کر غوارم کے متعلق اور هن کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور تفیت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تُفِيتُ أَفَاتَ إِفَاتَةً ضَاغَ کرنا، محروم کرنا، (افعال) غَوَارِمُ تاوان دہندہ واحد غارمة، غَرِمَ (س) تاوان دینا، جرمانہ ادا کرنا، لیالی، لیلة کی جمع رات، مراد زمانہ۔

ترجمہ: آپ جو کچھ زمانے سے چھین لیتے ہیں، زمانہ اُس سے محروم ہو جاتا ہے، لیکن آپ سے چھینی ہوئی چیزوں کا زمانے کو تاوان دینا پڑتا ہے۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ اپنی قوت و طاقت اور عوام کی حمایت کے طفیل زمانہ اور حوادث زمانہ پر غالب ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ جو کچھ زمانے سے سلب کرتے ہیں، وہ آپ کا ہو جاتا ہے اور زمانے کی مجال نہیں، کہ وہ آپ سے ان چیزوں کی واپسی کا مطالبہ کر سکے، لیکن آپ سے جو کچھ زمانے کو مل جاتا ہے، آپ کے ایک اشارے پر دوبارہ وہ چیز آپ کی ملکیت میں لوٹا دی جاتی ہے۔

إِذَا كَانَ مَا تَنْوِيهِ فِعْلًا مُضَارِعًا (۱۳) مَضَى قَبْلَ أَنْ تُلْقَى عَلَيْهِ الْجَوَازِمُ

ترکیب: إذا شرطیہ، کان فعل ناقص، ما موصولہ، تنوی فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ پھر کان کا اسم، فعلا مضارعاً موصوف صفت ہو کر کان کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، مضی فعل فاعل، قبل مضاف، ان ناصب، تلقی فعل مجہول، علیہ جار مجرور اسی کے متعلق، الجوازم نائب فاعل، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تنوی نوى (ض) ارادہ کرنا، قصد کرنا، فعلاً مضارعاً سے اصطلاحی فعل

مضارع مراد ہے، تُلْقَى الْقَى إلقاء (افعال) إلقاء کرنا، ڈالنا، جوازم واحد جازم جزم دینے والے حروف، مَضَى یہاں ماضی بننے کے معنی میں ہے۔

ترجمہ: اگر آپ کے ارادے فعل مستقبل سے متصف ہوں، تو اُن پر جوازم کے دخول سے پہلے وہ ماضی بن جایا کرتے ہیں

مطلب: یعنی اگر آپ مستقبل میں کسی کام کو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو آپ کے پختہ عزم ہونے کے پیش نظر وہ ارادے ماضی میں تبدیل ہو کر، کسی مسئلے کے وقوع پذیر ہونے کی طرح ہو جاتے ہیں، اور انہیں حروف جوازم کی ضرورت نہیں پڑتی، یعنی آپ سے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے درخواست کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، بلکہ صرف نیت ہی سے وہ امور واقع سے زیادہ مؤکد ہو جاتے ہیں۔

وَكَيْفَ تُرْجَى الرُّومُ وَالرُّوسُ هَدَمَهَا (۱۴) وَذَا الطَّعْنُ اسَاسٌ لَهَا وَدَعَائِمُ

ترکیب: و متانفہ، کیف برائے استفہام، ترجی فعل، الروم والروس مرکب عاطفی کے بعد ترجی کا فاعل، ہدم مضاف، ہا زوال حال، و حالیہ، ذا اسم اشارہ، الطعن مصدر، لہا جار مجرور ہو کر اُسی کے متعلق شبہ جملہ ہو کر مشارالیه اور مبتداء، اساس و دعائم مرکب عاطفی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر ہدم کا مضاف الیہ اور ترجی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تُرْجَى (تفعیل) امید کرنا، آس لگانا، هَدَمَ مصدر، (ض) فنا کرنا، روم کرنا، الطعن مصدر نیزہ بازی، طعن (ف) نیزہ مارنا، اساس واحد اُس بنیاد، دَعَائِم، دِعَامَة کی جمع، سہارا، ستون۔

ترجمہ: رومیوں اور روسیوں کو حدت حمراء کی مساری کا حوصلہ کیوں کر ہے، جب کہ سیف الدولہ کی نیزہ زنی اُس قلعے کی بنیادیں اور اُس کا ستون ہیں۔

مطلب: یعنی جب سیف الدولہ اپنی تیروں اور اپنے نیزوں سے مسلسل حدت حمراء کی دیکھ کر رہ کر رہے ہیں، تو اتنے سخت حفاظتی انتظامات کے ہوتے ہوئے بھی، اہل روم اور اہل روس کس طرح اس قلعے کو منہدم کرنے کی پلاننگ کر رہے ہیں، کیا انہیں اپنی جان پیاری نہیں ہے، یا وہ زندگی سے تنگ آ گئے ہیں؟ آخر ایسا کیوں؟

وَقَدْ حَاكَمُوَهَا وَالْمَنَآيَا حَوَاكِمُ (۱۵) فَمَا مَاتَ مَظْلُومٌ وَلَا عَاشَ ظَالِمٌ

ترکیب: و ابتدائیہ، قد برائے تحقیق، حاکموا فعل فاعل، ہا زوال حال، و حالیہ، المنایا مبتداء، حواکم خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر حاکموا کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ما

نافیہ، مات فعل، مظلوم فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، عاش فاعل، ظالم فاعل، جملہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: حاکمو حاکم مُحَاکِمَة (مفاعلة) حکم بنانا، فیصل بنانا، حواکم واحد حاکمہ فیصلہ کرنے والی۔

ترجمہ: رومیوں اور روسیوں نے قلعے کے سلسلے میں فیصلہ چاہا، جب کہ موت فیصل تھی، چناں چہ نہ کوئی مظلوم مرا اور نہ ہی کسی ظالم کو حیات ملی۔

مطلب: شاعر نے یہاں مظلوم سے قلعے کو اور ظالم سے اہل روم و روس کو مراد لیا ہے، کہتا ہے کہ روم و روس والے حدیث حراء کے سلسلے میں فیصلہ مانگنے آئے، تو موت نے حکم بن کر ان کا فیصلہ یوں کیا، کہ مظلوم یعنی قلعے کو منہدم ہونے سے بچا کر اسے حیات تازہ عطا کی، اور جتنے ظالم تھے یعنی اہل روم و روس ان تمام کو موت کی نیند سلا کر ہمیشہ کے لیے ظلم و جور کا خاتمہ کر دیا۔

أَتَوْكَ يَجْرُونَ الْحَدِيدَ كَأَنَّمَا (۱۶) سَرَوْا بِجِيَادٍ مَا لَهُنَّ قَوَائِمُ

ترکیب: اتوا فعل، ہم ضمیر ذوالحال، ک مفعول بہ، یجرون فعل، ہم ضمیر ذوالحال، الحدید اس کا مفعول بہ، کانما، لا عمل لہ، سروا فعل فاعل، ب حرف جر، جیاد موصوف، ما نافیہ، لہن جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، قوائم مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ ہو کر جیاد کی صفت اور مجرور ہو کر سروا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور یجرون کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر پھر حال اور اتوا کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اتوا اتی (ض) اتیاننا آنا، یجرون (ن) گھیننا، کھینچنا، حدید لوہا، جمع حدائد مراد آہنی ہتھیار، سروا، سری (ض) رات میں چلنا، شب خون مارنے کے لیے نکلنا، جیاد واحد جواد عمدہ قسم کا گھوڑا، قوائم واحد قائمہ پاؤں۔

ترجمہ: یہ لوگ آپ کے پاس آہنی تلواروں کو گھسیٹتے ہوئے آئے، ایسا لگتا تھا کہ وہ بے پاؤں والے گھوڑوں کے ساتھ چل کر آئے۔

مطلب: یعنی اہل روم لاؤ لشکر کی پوری تیاری کے ساتھ مکمل ہتھیار بند ہو کر آپ کے مقابلے میں نکلے تھے، یہاں تک کہ ان کے گھوڑے بھی سر تا پاؤں لوہے سے لیس تھے، اور دیکھنے والوں کو یہ احساس ہوتا تھا، کہ گھوڑوں کے پاؤں ہی نہیں ہیں، مگر ان سب کے باوجود بھی انھیں شکست فاش نصیب ہوئی تھی۔

إِذَا بَرَقُوا لَمْ تُعْرِفِ الْبَيْضُ مِنْهُمْ (۱۷) ثِيَابُهُمْ مِنْ مِثْلِهَا وَالْعَمَائِمُ

ترکیب: إذا شرطیہ، برقوا فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، لم تعرف فعل، البیض ذو الحال، منہم جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اور لم تعرف کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ثیابہم مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، العمائم معطوف پھر مبتدا، من حرف جر، مثلها بعد الاضافت مجرور ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: بَرَقُوا (ن) چمکنا، روشن ہونا، الْبَيْضُ واحد أَبْيَض سفید، چمکتی ہوئی تلوار، ثِيَاب واحد ثَوْب کپڑا، ڈریس، لباس، عَمَائِم واحد عِمَامَة پگڑی، عمامہ۔

ترجمہ: اہل روم اور اہل روس جب چمکتے تھے، تو اُن کے اور ان کی تلواروں کے درمیان شناخت مشکل ہو جاتی تھی، اس لیے کہ اُن کے کپڑے اور اُن کے عمامے تلواروں کے ہم شکل تھے۔

مطلب: یعنی روم و روس والے، اس قدر ہتھیار اور اسلحوں سے لیس تھے، کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ نظر ہی نہیں آتا تھا، اور جب سورج کی روشنی ان کے بدن پر پڑتی تھی، تو ان کا بدن تلواروں کی طرح چمکتا تھا، اور یہ جاننا بڑا مشکل ہوتا تھا، کہ تلواروں کی چمک کون سی ہے، اور دشمنوں کی چمک کون ہے، اسی طرح ان لوگوں نے اپنے لباس اور اپنی ٹوپیاں بھی تلواروں ہی کی طرح بنوائی تھیں، تاکہ مقابل کو مغالطے میں ڈال دیں، مگر ان سب کے باوجود ذلت و رسوائی اُن کا مقدر بنی۔

خُمَيْسٌ بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَالْغَرْبِ زَحْفُهُ (۱۸) وَفِي أُذُنِ الْجَوَازِ مِنْهُ زَمَازِمُ

ترکیب: خمیس موصوف، ب حرف جر، شرق مضاف، الأرض والغرب مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، زحفہ بعد الاضافت مبتدا، جملہ اسمیہ ہو کر خمیس کی صفت اور مبتدا محذوف ہم کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، فی حرف جر، اذن الجوزاء مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر خبر مقدم، منہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، زمائم ذو الحال پھر یہ مبتدا مؤخر ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: خُمَيْسٌ بڑا لشکر، جس میں (۵) دستے ہوتے ہیں، مِیمَنَة، میسرۃ، قلب، ساقہ، مقدمة الجیش، زحف دشمنوں کے مقابلے میں جانے والا بڑا لشکر، جمع زُحُوف، زَحَفَ الجیش (ف) زحفا فوج کا پیش قدمی کرنا، جَوَازِ بچ آسمان میں طلوع ہونے والے بروج کے دو ستارے، زَمَازِم بادل کے گرجنے کی آواز، واحد زَمَزَمَة۔

ترجمہ: وہ لوگ لشکر کی بڑی تعداد میں تھے، جس کی پیش قدمی مشرق و مغرب کو محیط تھی، اور

اس کا شور جواز نامی ستارے بھی سن رہے تھے۔

مطلب: یعنی دشمنوں کی فوج اتنی کثیر تعداد میں تھی، کہ تا حد نگاہ زمین کا ہر خطہ اُن سے پُر تھا، اور ان کا شور و غل اتنا تیز تھا کہ باشندگان دنیا کے علاوہ آسمان کی ساری مخلوق، حتیٰ کہ بالکل بچ آسمان میں طلوع ہونے والے جواز نامی ستارے بھی سن رہے تھے

تَجَمَّعَ فِيهِ كُلُّ لِسَنٍ وَأُمَّةٍ (۱۹) فَمَا تُفْهِمُ الْحَدَاثَ إِلَّا التَّرَاجِمُ

ترکیب: تجمّع فعل، فیہ جار مجرور اسی کے متعلق، کل مضاف، لسن و امة مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر تجمّع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ما نافیہ، تفہم فعل، الحداث مفعول بہ، إلا حصریہ، تراجم، تفہم کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تَجَمَّعَ (تفعّل) جمع ہونا، اکٹھا ہونا، لِسَنٌ زبان، واحد لِسَانٌ، تُفْهِمُ (انعال) سمجھانا، الْحَدَاثَ واحد حَدِثٍ گفتگو کرنے والا، تَرَاجِمُ واحد تَرْجَمَانٍ مفسر، ترجمانی کرنے والا۔

ترجمہ: اس فوج میں دنیا کی تمام زبانوں اور قوموں کا اجتماع تھا، چنانچہ مشکمین کے آپسی تقابم کا ذریعہ صرف ترجمان تھے۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ کے مقابلے میں اہل روم نے تمام اہل جہاں کو اکٹھا کر لیا تھا، اور اتنی مختلف زبان و بیان کے افراد تھے، کہ ایک دوسرے کی گفتگو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے ترجمان اور مفسر کی ضرورت پڑ گئی تھی، لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود، سیف الدولہ نے انھیں خاک چٹادی، (یہی مقصد ہے مثنوی کا یہاں)

فَلِلَّهِ وَقْتُ ذَوْبِ الْعِشِّ نَارُهُ (۲۰) فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صَارِمٌ أَوْ ضَبَارِمٌ

ترکیب: ف برائے تفریع، لله جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، وقت موصوف، ذوب فعل، العیش مفعول بہ، نارہ بعد الاضافت ذوب کا فاعل، جملہ ہو کر صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ تعجیہ ہے، ف برائے عطف، لم یبق فعل، إلا حصریہ، صارم او ضبارم مرکب عاطفی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ذَوْبٌ (تفعیل) پگھلانا، الْعِشُّ لمع کاری، صارم تیز تلوار، جمع صَوَارِمٌ، ضَبَارِمٌ طاقت ور شیر، مراد مرد مجاہد، بہادر، نار آگ، جمع نِیرَان .

ترجمہ: وہ کیسا عجیب وقت تھا، (ساں تھا) جس کی آگ نے طبع سازی کو پگھلا کر رکھ دیا، چناں چہ اس وقت سیف براں اور مرد مجاہد کے سوا کسی کا کوئی پالتا نہیں تھا (یا وہ دونوں ہی ثابت قدم رہے) **مطلب:** یعنی حدت حمراء کے تعلق سے چلنے والی جنگ اتنی گھمسان کی تھی، کہ اس دن اتنے سے اچھے لوگوں کے ہوش اڑ گئے، صرف تیز دھار کی مضبوط تلواروں اور شجاعت شعار مرد، یعنی سیف الدولہ ہی کو استقامت اور ثبات نصیب ہوا، ورنہ اور لوگ تو چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

تَقَطَّعَ مَا لَا يَقْطَعُ الدِّرْعُ وَالْقَنَا (۲۱) وَفَرَّ مِنَ الْفُرْسَانِ مَنْ لَا يُصَادِمُ

ترکیب: تقطع فعل، ما موصولہ، لا یقطع فعل فاعل، الدرع مفعول بہ اول، القنا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ پھر تقطع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، فر فعل، من الفرسان جار مجرور فر کے متعلق، من موصولہ، لا یصادم فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور فر کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تقطع (تفعل) ٹکڑے ٹکڑے ہونا، منتشر ہونا، یقطع (ف) کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، درع زرہ، جمع دروع، فر (ض) فراراً بھاگنا، فرار ہونا، فرسان، فارس کی جمع شہ سوار، یصادم (مفاعلة) ٹکر لینا، گھیرنا، مورچہ آرائی کرنا۔

ترجمہ: وہ اسلحے جن میں زرہوں اور نیزوں کو کاٹنے کی صلاحیت نہیں تھی، وہ سب بکھر گئے، اور جن کے اندر شہ سواروں سے مقابلے کی تاب نہیں تھی، وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔

مطلب: یہ شعر اس سے پہلے والے شعر کی تفصیل ہے، کہ کارآمد اسلحے اور بہادر لوگ تو میدان جنگ میں ڈٹے رہے، اور بے کار اسلحے اور ناکارہ بزدل سپاہی میدان چھوڑ کر بکھر گئے اور ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔

وَقَفْتُ وَمَا فِي الْمَوْتِ شَكٌّ لِّوَأَقِفْ (۲۲) كَأَنَّكَ فِي جَفْنِ الرَّذَى وَهُوَ نَائِمٌ

ترکیب: وقفت فعل، انت ضمیر ذوالحال، و حالیہ، ما نافیہ، فی الموت جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، شک مصدر، لواقف جار مجرور شک کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اول، کماں حرف مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، فی حرف جر، جفن مضاف، الرذی ذوالحال، و حالیہ، ہو مبتدا، نائم خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر جفن کا مضاف الیہ ہو کر مجرور اور ظرف مستقر کان کی خبر، جملہ ہو کر حال ثانی پھر وقفت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: وَقَفْتُ (ض) وَقُوفًا ٹھہرنا، رُكْنَا، رَذَى ہلاکت، (س ض) ہلاک ہونا،

گرتا، جفن جمع اجفان پوٹا، پلک

ترجمہ: آپ اس حال میں میدان جنگ میں ڈٹے رہے، کہ اُس حالت میں ثبات قدمی دکھانے والے کی موت میں کوئی شبہ نہیں رہتا، ایسا معلوم ہو رہا تھا، کہ آپ خوابیدہ ہلاکت کے حصار میں کھڑے ہیں۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کی جرأت مندی کی تعریف میں کہتا ہے، کہ واقعی آپ نے موت کی پر خار وادی میں ثبات قدمی کا مظاہرہ کر کے، اپنی جواں مردی کا ثبوت پیش کر دیا، حالاں کہ ہر طرف سے موت آپ پر حملہ آور ہو رہی تھی، اور اس صورت حال میں کسی کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہتی، مگر آپ صحیح سالم موت کے چنگل سے نکل آئے، اور ہلاکت نے بھی آپ کو دیکھ کر تغفل برتنے ہی میں اپنی خیر منائی۔

تَمُرُّ بِكَ الْأَبْطَالُ كَلِمَى هَزِيمَةً (۲۳) وَوَجْهَكَ وَضَّاحٌ وَتَغْرُكَ بِاسِمٍ

ترکیب: تمر فعل، ب حرف جر، ك ذوالحال، الأبطال بھی ذوالحال، کلمی اور ہزیمہ یہ دونوں ابطال کے دو حال ہیں پھر تمر کا فاعل، و حالیہ، وجہک بعد الاضافت مبتدا، وضاح خبر جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تغرک الخ پہلے کی طرح جملہ اسمیہ ہو کر معطوف پھر ك سے حال اور مجرور ہو کر تمر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تَمُرُّ (ن) مُرُورًا گذرنا، کراس کرنا، أَبْطَالٌ واحد بَطْلٌ ہیرو، بہادر، سپاہی، کَلِمَى زخمی واحد کَلِیم، هَزِيمَةً شکست خوردہ، جَمْع هَزَائِم، وَضَّاحٌ سفید، روشن، وَضَّحَ (ف) صاف ہونا، روشن ہونا، تَغْرُ مِنْهُ کا اگلا حصہ، مراد دانت جمع تُغُور، بِاسِمٍ مسکرانے والا، بَسَمَ (ض) مسکرانا، ہنسنا۔

ترجمہ: تمہارے پاس سے بہادران جنگ زخمی اور شکست خوردہ ہو کر گزرے، جب کہ تمہارا چہرہ کھلا ہوا تھا اور تم مسکرارہے تھے۔

مطلب: یعنی تمہارے دشمن اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے کے باوجود بھی، زخمی ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے، اور جا کر منہ چھپا لیا، لیکن تم بدستور میدان مقابلہ میں ہشاش بشاش تھے، اور دشمنوں کی بھلہ زد کیہ کرتے ہوئے، جب کہ وہ بے چارے منہ بسور کر مسلسل بھاگتے چلے جا رہے تھے۔

تَجَاوَزَتْ مِقْدَارَ الشَّجَاعَةِ وَالنُّهْيِ (۲۴) إِلَى قَوْلِ قَوْمٍ أَنْتَ بِالْغَيْبِ عَالِمٌ

ترکیب: تجاوزت فعل فاعل، مقدار مضاف، الشجاعة والنهي مرکب عاطفی کے

بعد مضاف لیه ہو کر تجاوزت کا مفعول بہ الی حرف جر، قول مصدر مضاف، قوم مضاف الیہ، پھر جملہ قول، انت مبتداء، بالغیب جار مجرور عالم اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر انت کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر متعلق پھر الی کا مجرور اور تجاوزت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے

حل لغات: تجاوزت (مفاعة) آگے بڑھ جانا، مقدار اندازہ، جمع مقادیر، النهی واحد نفيّة عقل۔

ترجمہ: شجاعت اور عقل و خرد کی دایوں کو چھلانگ کر، تم اس مقام پر پہنچ گئے ہو، کہ کہنے والے تمہیں عالم الغیب کہنے لگے ہیں۔

مطلب: یعنی میدان مقابلہ میں آپ کی جواں مردی اور موت سے بے باکی کو دیکھتے ہوئے، لوگوں کی عقلیں حیران ہیں، وہ آپ کی فہم کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں، مجبور ہو کر وہ یہ کہہ رہے ہیں، کہ سیف الدولہ عالم الغیب انسان ہے، وہ جنگوں کے عواقب سے واقف کار ہے، اسی وجہ سے بلا تامل جنگ کے لیے تیار ہو جایا کرتا ہے۔

ضَمَّتْ جَنَاحِيَهُمْ عَلَى الْقَلْبِ ضَمَّةٌ (۲۵) | تَمَوْتُ الْخَوَافِي تَحْتَهَا وَالْقَوَادِمُ

ترکیب: ضممت فعل فاعل، جناحیہم بعد الاضافت مفعول بہ، علی القلب جار مجرور ضممت کے متعلق، ضمة موصوف، تموت فعل، الخوافی والقوادم مرکب عاطفی کے بعد تموت کا فاعل، تحتها مرکب اضافی کے بعد تموت کا مفعول فیہ، جملہ ہو کر ضمة کی صفت اور ضممت کا مفعول مطلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ضَمَّتْ ضَمَّ (ن) ضَمًّا ملانا، سميْنَا، جَنَاحِي جَنَاحٍ کا تشبیہ، جمع أجنحة پر، بازو، قلب سے یہاں مراد لشکر کا درمیانی حصہ ہے، خوافی واحد خافية پرندے کے پچھلے پر، قوادم، قادمة کی جمع پرندے کے اگلے پر۔

ترجمہ: آپ نے دشمن کے دونوں بازوؤں کو، بچ والے فوجی دستے پر اس طرح سمیٹا، کہ اس کے نیچے، پیچھے اور آگے کے تمام پر دم توڑ گئے تھے۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ نے دشمن کی دائیں بائیں بازو والی فوج کو مار بھٹا کر، بچ لشکر میں لاکھڑا کر دیا، پھر سب کو ایک طرح سے مار کر گرا دیا، اور کسی کے اندر بھی قوت مدافعت باقی نہ رہ گئی۔

بِضْرَبِ أُنَى الْهَامَاتِ وَالنُّصْرُ غَالِبٌ (۲۶) | وَصَارَ إِلَى اللَّبَّاتِ وَالنُّصْرُ قَادِمٌ

ترکیب: ب حرف جر، ضرب موصوف، انی فعل، هو ضمیر ذوالحال، الهامات مفعول

بہ، و حالیہ، النصر مبتداء، غائب خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر انی کا فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، صار فعل تام ہے یہاں، ہو ضمیر ذوالحال، الی اللبات جار مجرور صار کے متعلق، و حالیہ، النصر الخ مبتداء خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر صار کا فاعل اور جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، اس کے بعد ضرب کی صفت اور ب کا مجرور ہو کر ضمنت فعل کے متعلق، جو اس سے پہلے شعر میں ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: هَامَات كھوپڑیاں، واحد هَامَةٌ، لَبَات واحد لَبَّةٌ سینے کا اوپری حصہ، جہاں ہارڈالا جاتا ہے، قادم آنے والا، جمع قُدَام، قَدِمَ (س) آنا، صار بمعنی وَصَلَ۔

ترجمہ: ایک ایسی ضرب کے ذریعے (آپ نے دشمنوں کے بازوؤں کو سمیٹا) جو دشمنوں کی کھوپڑیوں تک اس حال میں پہنچی کہ فتح کا نام و نشان تک نہ تھا، لیکن جب وہ سینوں تک پہنچی، تو فتح ہم دست ہو چکی تھی۔

مطلب: یعنی ابتدائے جنگ میں جب آپ نے ان کی کھوپڑیوں کو مار کر انا شروع کیا، تو اس وقت جنگ کا فیصلہ نہیں ہوا تھا، اور دشمن اس لالچ میں آگے آرہے تھے کہ ممکن ہے ہم سیف الدولہ کو زیر کر دیں، مگر جیسے ہی ان کی کھوپڑی ان کے سینوں پر گرنے لگی، وہ میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے، اور سیف الدولہ نے ایک بار پھر بازی اپنے نام کر لی۔

حَقَرَتِ الرُّدَيْنِيَّاتِ حَتَّى طَرَحَتْهَا (۲۷) وَحَتَّى كَأَنَّ السَّيْفَ لِلرُّمَحِ شَاتِمٌ

ترکیب: حقرت فعل فاعل، الردینیات معطوف علیہ، حتی عاطفہ، طرحت فعل فاعل، ہا مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف اور حقرت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، حتی لا عمل لہ، کان حرف مشبہ بالفعل، السیف اس کا اسم، للرمح جار مجرور شاتم کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حَقَرَتْ (ض) حقیر سمجھنا، کم تر سمجھنا، رَدَيْنِيَّات واحد رُدَيْنِيَّة رُديہ نامی جگہ کی جانب منسوب نیزے، طَرَحَتْ، طَرَحَ (ف) پھینکنا، ڈالنا، رُمَحٌ نیزے، جمع رِمَاح، شَاتِمٌ بد زبان شَتَمَ (ض) گالی دینا، برا بھلا کہنا۔

ترجمہ: آپ نے رُديہ نیزوں کو حقیر جان کر انھیں پھینک دیا، ایسا لگتا تھا کہ تلوار نیزوں کو برا بھلا کہہ رہی ہو۔

مطلب: یعنی آپ نے دوران جنگ صرف تلوار ہی کو استعمال کیا، یہاں تک کہ رُديہ کے

بنے ہوئے انتہائی کاری نیزے بھی آپ نے نظر انداز کر دیئے، اور دیکھنے والوں کو ایسا لگ رہا تھا کہ شاید تلوار اور نیزوں میں کچھ اُن بن ہو گئی ہے، اسی لیے سیف الدولہ نے نیزوں کو دست انداز کر کے، صرف تلواروں سے جنگ لڑی ہے۔

وَمَنْ طَلَبَ الْفَتْحَ الْجَمِيلَ فَإِنَّمَا (۲۸) مَفَاتِيحُهُ الْبَيْضُ الْخِفَافُ الصَّوَارِمُ

ترکیب: و مستانفہ، من متبدا معنی شرط کو متضمن، طلب فعل فاعل، الفتح الجمیل مرکب تو صیغی کے بعد مفعول بہ، جملہ ہو کر من کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، إنما لا يعمل، مفاتیحہ بعد الاضافت مبتدا، البیض الخ موصوف صفت ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: مَفَاتِيحُ واحد مِفْتَاحٍ کنجی، الْخِفَافُ واحد خَفِيفٌ ہلکی، صَوَارِمٌ واحد صَارِمٌ تیز تلوار۔

ترجمہ: جو شخص عظیم فتح کا خواہش مند ہو (اسے یاد رکھنا چاہئے) تو یقیناً اس کی کلیدیں چمکتی ہوئی ہلکی کاٹ دار تلواریں ہیں۔

مطلب: یعنی محنت و مشقت اور جدوجہد کے بغیر کام یا بی ہم دست نہیں ہو سکتی، اور انسان جتنی عظیم فتح کا مشنی ہوگا، اس راستے میں حائل تکالیف و پریشانیاں بھی، اتنی ہی زیادہ ہوں گی، لہذا بلندیوں کے حاصل کرنے والوں کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے، کہ نامور فتح مندی کا واحد ذریعہ تیز دھار والی روشن تلواریں ہیں۔

نَثَرْتَهُمْ فَوْقَ الْأَحْيَدِ كُلِّهِ (۲۹) كَمَا نَثَرْتُ فَوْقَ الْعُرُوسِ الدَّرَاهِمَ

ترکیب: نثرت فعل فاعل، ہم مفعول بہ، فوق مضاف، اُحیدب مؤکد، کلمہ بعد الاضافت تاکید پھر فوق کا مضاف الیہ ہو کر نثرت کا مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، کما برائے تشریح، نثرت فعل مجہول، فوق العروس ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ، الدرہم نثرت کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نَثَرْتُ (ن) پھیلا نا بکھیرنا، اُحْيَدِب قلعہ حدث کے قریب ایک پہاڑ کا نام، عُرُوس دہن جمع عَرَائِس .

ترجمہ: آپ نے دشمنوں کو اُحیدب پہاڑی کے ہر حصے پر، اس طرح بکھیر دیا، جیسے دہن کے اوپر دراہم پھینک دیے جاتے ہیں۔

مطلب: یعنی سیف الدولہ نے دشمنوں کو دوڑا دوڑا کر اُحیدب نامی پہاڑی پر چڑھنے کے

لیے مجبور کر دیا، اور پھر خود بھی پہاڑ پر چڑھ کر اس طرح ان کی گردنیں مار گرائیں، کہ پورا پہاڑ دشمنوں کی لاش سے پٹ گیا تھا، اور ایسا لگتا تھا، جیسے دہن پر دریاہم کو نچھاور کر کے، جلہ عروسی کو بھر دیا گیا ہو۔

تَلُوْسُ بِكَ الْخَيْلُ الْوُكُورَ عَلَى الذَّرَى (۳۰) وَقَدْ كَثُرَتْ حَوْلَ الْوُكُورِ الْمَطَاعِمُ

ترکیب: تدوس فعل، بك اور علی الذری دونوں جار مجرور تدوس کے متعلق، الخیل ذوالحال، الوکور مفعول بہ، و حالیہ، قد تحقیق، کثرت فعل، حول الوکور بعد الاضافت مفعول فیہ، مطاعم فاعل، جملہ ہو کر حال پھر تدوس کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تدوس (ن) روندنا، زیر قدم کرنا، وُکور، وُکور کی جمع، آشیانہ، گھونسلہ، الذری واحد ذرۃ پہاڑ کی چوٹی، مَطَاعِمُ واحد مَطْعَم ہوٹل، یہاں ترجمہ ہوگا کھانا کھانا۔

ترجمہ: پہاڑ کی چوٹیوں پر، گھوڑے تمہیں لے کر (یا تمہارے ساتھ) پرندوں کے آستانوں کو روند رہے تھے، اور صورت حال یہ تھی، کہ ان آشیانوں کے ارد گرد پرندوں کے کھانے پینے کی بہتات تھی۔

مطلب: یعنی جب آپ دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے، انھیں مار گرانے کے لیے پہاڑ پر پہنچے، تو آپ کے دفا شعار گھوڑے بھی آپ کے ساتھ تھے اور سب نے مل کر دشمنوں کا صفایا، دوران جنگ پرندوں کا اتنا نقصان ضرور ہوا، کہ گھوڑوں نے ان کے آستانے روند ڈالے، لیکن پھر انھیں دشمنوں کی لاشیں بطور خوراک دے کر، تم نے ان کا دل جیت لیا، اور وہ اپنے آشیانوں کے اجڑنے کا ملال بھول گئے۔

تَظُنُّ فِرَاحُ الْفُتُخِ أَنَّكَ زُرْتَهَا (۳۱) بِأَمَاتِهَا وَهِيَ الْعِتَاقُ الصَّلَادِمُ

ترکیب: تظن فعل، فراح الفتخ بعد الاضافت فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، زرت فعل فاعل، ہا مفعول بہ، ب حرف جر، اماتہا بعد الاضافت ذوالحال، و حالیہ، ہی مبتدا، العتاق الصلادم موصوف صفت ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر مجرور ہو کر زرت کے متعلق، جملہ ہو کر ان کی خبر، پھر جملہ ہو کر تظن کا مفعول بہ، جملہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فِرَاحُ واحد فَرُخُ چوزے، فُتُخِ واحد فُتُخَاء مادہ عقاب، اَمَات ، غیر ذوی القول کی جمع واحد ام ماں، والدہ، عِتَاقُ عَتِيق کی جمع، عمدہ اور جید گھوڑا، صَلَادِمُ واحد صَلَدَم ٹھوس، مضبوط۔

ترجمہ: مادہ عقاب کے بچوں نے یہ سمجھا، کہ آپ اُن کے پاس اُن کی ماؤں کے ساتھ آئے ہو، حالاں کہ وہ عمدہ نسل کے مضبوط گھوڑے تھے۔

مطلب: یعنی جب سیف الدولہ نے اپنے گھوڑوں کے ساتھ مل کر، دشمنوں کا صفایا کر دیا،

اور پھر ان کی لاشیں پرندوں کی تحویل میں آئیں، تو عقاب کے بچوں کو ایسا لگا کہ ان کی مائیں ان کے لیے خوراک لے کر آئیں ہیں، حالاں کہ وہ ممدوح کے تیز رفتار گھوڑے تھے، جن کی بدولت ان پرند بچوں کو یہ تازی خوراک نصیب ہوئی تھی۔

إِذَا زَلَقْتُ مَشْيَتَهَا بِبُطُونِهَا (۳۲) كَمَا تَتَمَشَّى فِي الصَّعِيدِ الْأَرَقِمِ

ترکیب: إذا شرطیہ، زلقت فعل فاعل جملہ ہو کر شرط، مشیت فعل فاعل، ہا مفعول بہ، ب حرف جر، بطونها بعد الاضافت مجرور ہو کر مشیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، کما برائے تشبیہ، تتمشی فعل، فی الصعید جار مجرور اسی کے متعلق، اراقم، تتمشی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: زَلَقْتُ (ض) پھلنا، مَشْيَتَ تمشية (تفعیل) چلانا، صَعِيدُ روعِ زمین، جمع صُعَدَانِ وَصُعَدَاتِ، اَرَقِمُ واحد اَرَقَمُ سیاہ سفید سانپ، چتکبرے سانپ، تَتَمَشَّى (تفعیل) چلنا۔

ترجمہ: جب یہ گھوڑے پھلتے، تو آپ انھیں پیٹ کے بل اس طرح چلاتے، جیسے روعِ زمین پر چتکبرے سانپ چلا کرتے ہیں۔

مطلب: یعنی چوں کہ پہاڑ پر چڑھنا ایک دشوار گزار کام تھا، اور خاص کر گھوڑوں کے لیے تو اور بھی زیادہ پریشان کن تھا، اس لیے چڑھتے ہوئے جب کبھی پاؤں نہ جم سکے کی وجہ سے، گھوڑے پھلتے تھے، تو سیف الدولہ بڑے پیار سے آہستہ آہستہ، انھیں پیٹوں کے بل سانپ کی چال چلا کر لے جا رہے تھے۔

أَفِي كُلِّ يَوْمٍ ذَا الدُّمُسْتَقُ مُقَدِّمٌ (۳۳) قَفَاهُ عَلَى الْإِقْدَامِ لِلْوَجْهِ لَا نِم

ترکیب: استفہامیہ، فی حرف جر، کل یوم مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر، مقدم اسم فاعل کے متعلق، ذا اسم اشارہ، الدمستق مشار الیہ پھر مبتدا، مقدم اسم فاعل، اس میں ہو ضمیر ذوالحال، قفاه بعد الاضافت مبتدا، علی الإقدام اور للوجه دونوں جار مجرور ہو کر لانم اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر قفاه مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر مقدم کا فاعل، شبہ جملہ ہو کر الدمستق کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: دُمُسْتَقُ انواع روم کا سپہ سالار، مُقَدِّمٌ، إقْدَامًا (افعال) پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا، قَفَاهُ گدی، گردن، جمع أَقْفِيَّةٌ، لانم اسم فاعل ملامت کنندہ، لَامَ (ن) لَوْمًا ملامت کرنا۔
ترجمہ: کیا ہر دن دمستق اس حال میں پیش قدمی کرے گا، کہ اُس کی گدی اقدام کے

حوالے سے اس کے چہرے کو ملامت کیا کرے گی۔

مطلب: یعنی کیا اس شکست کے بعد بھی سپہ سالار روم کو ہوش نہیں آیا؟ پھر وہ سیف الدولہ سے ٹکر لے کر اپنی گدی سے لعن طعن سننا چاہتا ہے، ظاہر ہے، وہ جب بھی حملے کا ارادہ کرے گا، سیف الدولہ اس کی کھوپڑی مار کر توڑ دے گا اور مار کھانے کے بعد، دستق کی گدی اس کی جرأت اقام پر، اسے لٹوے گی۔

أَيْنُكِرُ رِيحَ اللَّيْثِ حَتَّى يَذُوقَهُ (۳۴) وَقَدْ عَرَفْتُ رِيحَ اللَّيْثِ الْبَهَائِمِ

ترکیب: استفہامیہ، ینکر فعل، ہو ضمیر ذوالحال، ریح اللیث بعد الاضافت ینکر کا مفعول بہ، حتی ناصبہ، یذوقہ فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر بتاویل مفرد ینکر کے متعلق، و حالیہ، قد تحقیقیہ، عرفت فعل، ریح اللیث مضاف مضاف الیہ ہو کر عرفت کا مفعول بہ، بہائم اس کا فاعل جملہ ہو کر حال اور ینکر کا فاعل، جملہ فعلیہ استفہامیہ ہے۔

حل لغات: ینکر (افعال) نہ ماننا، انکار کرنا، ریح مہک، بو، جمع ریاخ، لیث شیر، جمع لیث، بہائم واحد بہیمہ چوپائے، یذوق ذاق (ن) چکھنا، چیک کرنا۔

ترجمہ: کیا دستق تجربے کے وقت تک، شیر کی بو کا انکار کرتا رہے گا، جب کہ چوپائے بھی شیروں کی مہک جان چکے ہیں۔

مطلب: شاعر نے پہلے مصرع میں ریح اللیث سے سیف الدولہ کو مراد لیا ہے، یعنی کیا دستق کو سیف الدولہ جیسے شیر دل انسان کا نام سن کر، جنگ سے رکتا نہیں چاہئے، کیا اسے اپنی جان نہیں پیاری ہے، جو وہ سیف الدولہ سے زور آزمائی کا خواب دیکھ رہا ہے، اس دستق کو تو ان بے زبان جانوروں سے سبق لینا چاہئے، جو شیر کا نام سن کر رک جاتے ہیں، اور شیر سے نمٹنے کا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔

وَقَدْ فَجَعَتُهُ بِابْنِهِ وَابْنِ صِهْرِهِ (۳۵) وَبِالصَّهْرِ حَمَلَاتُ الْأَمِيرِ الْغَوَاشِمِ

ترکیب: و حالیہ، قد برائے تحقیق، فجعت فعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، ابنہ بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، ابن صہرہ اضافتوں کے بعد معطوف پھر مجرور ہو کر فجعت کے متعلق، و عاطفہ، بالصہر بھی جار مجرور فجعت کے متعلق، حملات الامیر بعد الاضافت موصوف، الغواشم صفت پھر فجعت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ حال ثانی بنے گا ماقبل میں ینکر کی ضمیر ہو سے۔

حل لغات: فَجَعَ (ف) تَکْلِیف دینا، رنج پہنچانا، ابن الصهر نواسہ، صہر داماد جمع اَصْهَار، حَمَلَات واحد حَمْلَة حملہ، یورش، غَوَاشِمٌ واحد غَاشِمَة بے رحم، درد سے خالی۔
ترجمہ: جب کہ سیف الدولہ کے بے رحم حملے، دستق کو، اُس کے لڑکے، اُس کے نواسے اور اُس کے داماد کے تعلق سے غم زدہ کر چکے ہیں۔

مطلب: یعنی اس جنگ سے پہلے ہی دستق کو سیف الدولہ کی طاقت و قوت کا اندازہ ہو چکا ہے، جب اس نے انتہائی بے دردی کے ساتھ دستق کے اہل خانہ کو نقصان پہنچایا تھا، مگر دستق نامراد بھی بھی عبرت نہ حاصل کر سکا اور پھر لڑنے کے لیے اُٹکا، آخر کب اس کی آنکھ کھلے گی، مرنے کے بعد؟

مَضَى يَشْكُرُ الْأَصْحَابَ فِي قُوَّتِهِ الظُّبَى (۳۶) لَمَّا شَغَلَتْهَا هَامُهُمْ وَالْمَعَاصِمُ

ترکیب: مضی فعل، ہو ضمیر ذوالحال، يشکر فعل فاعل، الأصحاب اسی کا مفعول بہ، فی حرف جر، فوت مصدر مضاف، ہ اس کا مضاف الیہ، الظبی فوت کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہو کر فی کا مجرور اور يشکر کے متعلق، ل حرف جر، ما موصولہ، شغلت فعل، ہا مفعول بہ، ہامہم بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، المعاصم معطوف پھر شغلت کا فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور ل کا مجرور، پھر يشکر کا متعلق ثانی، جملہ ہو کر حال، اور مضی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مَضَى (ض) مُضِيًّا گذرنا، راہ لینا، فوت مصدر (ن) تجاوز کرنا، آگے بڑھنا، الظبی تلوار وغیرہ کی دھار، واحد ظَبَّة، ہام واحد ہَامَة کھوپڑی، مَعَاصِم واحد مَعَصِم کلائی۔
ترجمہ: دستق تلواروں کی دھاروں سے بچ نکلنے میں، اپنے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوا بھاگ کھڑا ہوا، کیوں کہ اس کی فوج کی کھوپڑیوں اور کلائیوں نے، تلواروں کی دھاروں کو مشغول کر رکھا تھا۔

مطلب: یعنی جب سیف الدولہ اور ان کے سپاہیوں نے، دستق اور اس کی فوج کا صفایا کرنا شروع کیا، تو دوران جنگ، جب آپس میں گھمسان جاری تھا، اسی وقت دستق چپکے سے بھاگ کر نکل گیا، اور پھر وہ اپنے سپاہی ساتھیوں کا، اس بنا پر شکریہ ادا کرنے لگا، کہ انھوں نے سیف الدولہ اور ان کی فوج سے مذہمیز کر کے اپنی جان نکلوانے میں مشغول کر رکھا تھا، اور اسی وجہ سے دستق فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

وَيَفْهَمُ صَوْتَ الْمَشْرِفِيَّةِ فِيهِمْ (۳۷) عَلَى أَنَّ أَصْوَاتَ السُّيُوفِ أَعَاجِمُ

ترکیب: و متانفہ، يفهم فعل فاعل، صوت المشرفیۃ مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، فیہم جار مجرور ظرف متعذر، ذکر حال اول، علی حرف جر، ان حرف مشبہ بالفعل، اصوات

السيف تركيب اضافی کے بعد اس کا اسم، اعاجم، ان کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر علی کا مجرور اور حال بنی، پھر یفہم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: صوت آواز جمع اصوات، مشرفیۃ شام یا یمن کی تلواریں، اعاجم، اَعْجَم کی جمع، ناسمجھ، بے زبان۔

ترجمہ: دستق اپنے ساتھیوں پر پڑنے والی تلواروں کی آواز محسوس کر رہا تھا، جب کہ تلواروں کی آوازیں ناقابل فہم ہوا کرتی ہیں۔

مطلب: یعنی دستق پہلے تو میدان مقابلہ میں جمارہا اور اپنے فوجیوں کی حوصلہ افزائی کرتا رہا، مگر بعد میں جب اس نے یہ محسوس کیا، کہ سیف الدولۃ اور اس کے سپاہی رحم و کرم کو بالائے طاق رکھ کر، اس کی فوج کو مار گرا رہے ہیں، تو اس نے بھاگ کر جان بچانے ہی میں اپنی عافیت سمجھی، شاید ابھی دستق کی زندگی باقی تھی، ورنہ وہ تلوار کی آواز سمجھ کر کیوں کر بھاگتا۔

يُسْرُ بِمَا أَعْطَاكَ لَا عَنْ جَهَالَةٍ (۳۸) وَلَكِنَّ مَغْنُومًا نَجَا مِنْكَ غَانِمٌ

ترکیب: یسر فعل مجہول، ہو ضمیر اس کا نائب فاعل، ب حرف جر، ما موصولہ، أعطی فعل فاعل، ك مفعول بہ جملہ ہو کر صلہ، پھر مجرور ہو کر یسر کے متعلق، لا نافیہ، عن جہالۃ بھی جار مجرور یسر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، مغنوما موصوف، نجا فعل فاعل، منك جار مجرور نجا کے متعلق، جملہ ہو کر صفت اور لکن کا اسم، غانم اس کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یسر (مجبول) (ن) خوش ہونا، مغنوما جس سے غنیمت میں کوئی چیز لی جائے، غنیم (س) پانا، حاصل کرنا

ترجمہ: دستق جو کچھ تمہیں دے کر بھاگ گیا، اس سے وہ خوش ہے، لیکن ناواقفیت کی بناء پر نہیں، بلکہ ایک ایسا شخص جسے لوٹا جا رہا ہو، پھر بھی وہ بچ نکلے، تو وہ فائدے میں رہتا ہے۔

مطلب: یعنی سیف الدولۃ نے میدان جنگ میں دستق کے سپاہیوں کو مار کر، جو کچھ ان کے پاس تھا، اس پر قبضہ کر لیا، دستق کو اس کا کوئی ملال نہیں ہے، بلکہ وہ اس پر خوش ہے، کہ ان چیزوں کے عوض اس کی جان بچ گئی، کیوں کہ حقیقت تو یہ ہے کہ سیف الدولۃ سے، اگر کوئی شخص اپنی جان بچا کر بھاگ نکلے، تو اگرچہ اس کے تمام اسلحے وغیرہ لوٹ لیے جائیں، مگر پھر بھی بھاگنے والا اپنی جان بچا کر فائدے میں رہتا ہے۔

وَلَسْتُ مَلِيكًا هَازِمًا لِنَظِيرِهِ (۳۹) وَلَكِنَّكَ التَّوْحِيدُ لِلشِّرْكِ هَازِمٌ

ترکیب: و مستانفہ، لست فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، ملیکا موصوف، ہازمًا اسم فاعل، ل حرف جر، نظیرہ بعد الاضافت مجرور ہو کر اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر صفت اور لست کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لکن حرف شبہ بالفعل، ک اس کا اسم، التوحید خبر اول، للشربک جار مجرور ہازم کے متعلق اور شبہ جملہ ہو کر خبر ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مَلِيكٌ بادشاہ، مَلَكٌ (ض) بادشاہت کرنا، هَازِمٌ شکست دینے والا، هَزَمَ (ض) شکست دینا، تَوْحِيدٌ مصدر (تفعیل) اللہ کو ایک ماننا۔

ترجمہ: تم اپنے ہم پلہ لوگوں کو شکست دینے والے بادشاہ نہیں ہو، بلکہ تم درحقیقت ایک توحید ہو جو شرک کو شکست دیا کرتی ہے۔

مطلب: یعنی تمہاری اور مستحق کی جنگ بادشاہت اور ملوکیت کی نہیں تھی، بلکہ یہ حق و باطل کی معرکہ آرائی تھی، جس میں تم نے اپنے موحد ہونے کا پورا ثبوت دیا اور مستحق جیسے سڑے شرک کو اس کے شرک کے ساتھ اس کا خاتمہ کر کے، حق و صداقت کا پرچم بلند کیا ہے۔

تَشْرُفُ عَدَنَانٌ بِهِ لَا رَبِيعَةً (۴۰) وَتَفْتَحِرُ الدُّنْيَا بِهِ لَا الْعَوَاصِمُ

ترکیب: تشرف فعل، لا عاطفہ، عدنان اور ربیعہ مرکب عاطفی کے بعد تشرف کا فاعل، بہ جار مجرور تشرف کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: تَشْرُفُ بكذا (تفعیل) عزت پانا، عدنان اور ربیعہ عرب کے دو مشہور قبیلے، تفتخر الفتحار (افتعال) فخر کرنا، عَوَاصِمُ واحد عاصمة راجدہانی، دارالحکومت، دارالسلطنت۔

ترجمہ: آپ کے ذریعے سارے عرب کو شرافت حاصل ہے، صرف قبیلہ ربیعہ ہی کو نہیں، اسی طرح پوری دنیا آپ پر رشک کرتی ہے، صرف انطاکیہ ہی کے علاقے نہیں؟

مطلب: یعنی سیف الدولہ کے کارنامے صرف ان کے خانوادے ہی کے لیے باعث فخر نہیں ہیں؛ بلکہ ان کی بے مثال کارکردگی نے سارے عرب کا نام روشن کر دیا، اور سیف الدولہ کی بلند حیثیت پر صرف اہل انطاکیہ ہی ناز نہیں کرتے، بلکہ پوری دنیا ان کی عزت و شرافت پر فخر کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

لَكَ الْحَمْدُ فِي الدَّرِّ الَّذِي لِي لَفْظُهُ (۴۱) لِبَائِكَ مُعْطِيهِ وَإِنِّي نَاطِمٌ

ترکیب: لك جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، الحمد مصدر، في حرف جر، الدر موصوف، الذي اسم موصول، لي جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، لفظہ بعد الاضافت مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، پھر دُر کی صفت اور مجرور ہو کر الحمد مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تعلیل، ان حرف شبہ بالفعل، ك اس کا اسم، معطیہ بعد الاضافت خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، انی الخ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: دُر جمع دُرُر موتی، مراد اشعار، ناظم اسم فاعل، پرونے والا، نظم (ض)

موتی پرونا، یہاں اشعار پرونا مراد ہے۔

ترجمہ: موتیوں کا درجہ رکھنے والے ان اشعار میں، جن کے الفاظ میرے ہیں، ساری تعریف آپ ہی کی ہے، اس لیے کہ یہ آپ ہی کے عطا کردہ ہیں، میرا کام تو فقط پرونے کا ہے۔

مطلب: یعنی اپنے اشعار میں، میں نے جو کچھ کہا ہے، اس میں میرا کوئی کمال نہیں، بلکہ یہ تو آپ کے فضائل و کمالات اور مناقب و درجات کا احسان ہے، کہ انھی کے پس منظر میں، میں نے ان اشعار کو موتیوں کی لڑی میں پرو دیا ہے، صرف الفاظ میرے ہیں معانی و مواد آپ کے دہندہ ہیں، اس لیے تعریف کے مستحق صرف آپ ہیں۔

وَإِنِّي لَتَعْدُوا بِي عَطَايَاكَ فِي الْوَعْيِ (۴۲) فَلَا أَنَا مَذْمُومٌ وَلَا أَنْتَ نَادِمٌ

ترکیب: و متانفہ، ان حرف شبہ بالفعل، ي اس کا اسم، ل برائے تاکید، تعدو فعل، بي اور في الوعی دونوں جار مجرور ہو کر تعدو کے متعلق، عطایاک بعد الاضافت تعدو کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، لا نافیہ، انا مبتدا، مذموم خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: تَعْدُوا، عَدَا (ن) عَدُوا دوڑنا، وَغَى بمعنی جنگ، لڑائی، مراد شور و غل،

عَطَايَا واحد عَطِيَّةٌ بخشش۔

ترجمہ: تیری بخششیں میدان جنگ میں مجھے لیکر دوڑتی ہیں، لہذا نہ تو میں قابلِ مذمت ہوں اور نہ تم نادم و پشیمان ہو۔

مطلب: یعنی ممدوح کے رحم و کرم کے گھوڑوں کے ذریعے میں میدان جنگ میں دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہوں، اور ان کے اعداء کو ان سے مار بھگا کر، ممدوح کا دل جیت لیتا ہوں، ممدوح کے گھوڑے

میرے پاس محفوظ ہیں اور اپنا کرشمہ دکھا رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ نہ تو میری مذمت ہو سکتی ہے اور نہ ہی ممدوح کو ندامت، کیوں کہ گھوڑوں کو میں نے ضائع نہیں کیا، اور ممدوح نے کسی نا اہل کو عطیہ نہیں دیا۔

عَلَى كُلِّ طَيَّارٍ إِلَيْهَا بِرَجْلِهِ (۴۳) إِذَا وَقَعَتْ فِي مَسْمَعِهِ الْغَمَاغِمُ

ترکیب: علی حرف جر، کل مضاف، طیار صیغہ مبالغہ، إِلَيْهَا جار مجرور طیار کے متعلق، برجلہ بھی جار مجرور اسی کے متعلق، إِذَا ظرفیہ مضاف، وَقَعَتْ فعل، فی حرف جر، مسمعیہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر وقعت کے متعلق، الغماغم وقعت کا ناعل، جملہ ہو کر إِذَا کا مضاف الیہ اور پھر طیار کا مفعول فی، شبہ جملہ ہو کر کل کا مضاف الیہ اور علی کا مجرور ہو کر تعدو فعل کے متعلق ہے جو پہلے شعر میں ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، یا ادخل فعل محذوف کا متعلق مانیں۔

حل لغات: طَيَّار خوب اڑنے والا، طار (ض) اڑنا، پرداز کرنا، وَقَعَتْ (ف) گرتا، پڑتا، مَسْمَعِي، مَسْمَع کا تشبیہ، جَمْع مَسَامِع کان، غَمَاغِمُ واحد غَمَغَمَةٌ شور و غل، مراد جنگ کی آوازیں۔

ترجمہ: میں ہر اس گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں کود پڑتا ہوں، جو اپنے کانوں میں جنگ کی آواز سننے کے بعد، اپنے پیروں کے ذریعے اڑ جایا کرتا ہے۔

مطلب: یعنی ممدوح کے گھوڑے اس قدر تیز رفتار ہیں، کہ جیسے ہی جنگ کی تیزی ان کے کانوں میں پڑتی ہے، وہ دوڑنے کے لیے بے تاب ہو جاتے ہیں، لہذا میں بھی ان کی تمناؤں کو پورا کرتے ہوئے، انھیں لے کر میدان جنگ میں ڈٹا رہتا ہوں، اور اس وقت تک نہیں پیچھے ہٹتا، تا آن کہ دشمنوں کا صفایا نہ ہو جائے۔

أَلَا أَيُّهَا السَّيْفُ الَّذِي لَيْسَ مُغْمَدًا (۴۴) وَلَا فِيهِ مُرْتَابٌ وَلَا مِنْهُ عَاصِمٌ

ترکیب: الّا حرف تنبیہ، ایہا ندا، السیف موصوف، الذي اسم موصول، لیس فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، مغمدا خبر جملہ فعلیہ ہو کر صلا اور سیف کی صفت ہو کر منادی جملہ ندا یہ ہے، و عاطفہ، لَا تانیہ، فیہ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ مرتاب مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ولا الخ بھی اسی طرح مبتدا خبر کی ترکیب ہے۔

حل لغات: مُغْمَدًا میان میں رکھی ہوئی، اُغْمَدَ (افعال) میان میں رکھنا، مرتاب شک کیا ہوا، اِرْتَابًا شک کرنا (افعال) عَاصِمٌ بچانے والا، محافظ، عَصَمَ (ض) بچانا۔

ترجمہ: اے شمشیر بے نیام! جس میں نہ تو کسی شے کی گنجائش ہے اور نہ ہی کوئی کسی کو اس

سے بچا سکتا ہے۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کی تعریف میں کہتا ہے، کہ ننگی لکوار کے مانند ہمہ وقت آپ دشمنوں سے برسر پیکار رہا کرتے ہیں، اور آپ کی جواں مردی کو دیکھتے ہوئے، نہ تو آپ کی فتح مندی میں کوئی شک رہتا ہے، اور نہ ہی آپ کے دشمنوں کو، کوئی آپ سے بچانے کی سکت رکھتا ہے۔

هَيْنَا لِيَضْرِبَ الْهَامَ وَالْمَجْدُ وَالْعَلَى (۳۵) وَرَاجِيكَ وَالْإِسْلَامُ أَنْكَ سَالِمٌ

ترکیب: ہینا حال ہے، ثبت فعل محذوف کی ضمیر ہو سے، ل حرف جر، ضرب الہام مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، المجد معطوف اول، العلی معطوف ثانی، راجیک بعد الاضافت معطوف ثالث، الإسلام معطوف رابع پھر ل کا مجرور اور ہینا کے متعلق، ان حرف مشبہ بالفعل، ك اس کا اسم، سالم خبر جملہ ہو کر ہینا کا فاعل، شبہ جملہ ہو کر ثبت فعل محذوف کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ہینا بمعنی مبارک ہو، هُنَا تهنينہ (تفعل) مبارک باد دینا، راجی در اصل راجین تھان اضافت کی وجہ سے گر گیا، رَجَا (ن) رَجَاءٌ امید رکھنا، سَالِمٌ محفوظ، صحیح سالم، سَلِمَ (س) سلامت رہنا۔

ترجمہ: دشمنوں کی کھوپڑیوں کو ضرب رسید کرنے کے لیے، شرف و عزت اور بلندی کے لیے، تجھ سے وابستگان امید کے لیے اور مذہب اسلام سب کے لیے، یہ بات مبارک ہو، کہ تم زندہ بچ رہو۔

مطلب: یعنی مذکورہ تمام چیزوں کے لیے، سیف الدولہ کی زندگی نہایت اہمیت کی حامل ہے، اس لیے کہ اسی کے وجود سے ان چیزوں کو زندگی اور تابندگی عطا ہوتی ہے، اگر خدا نخواستہ سیف الدولہ نہ رہا، تو یہ چیزیں مرجھا کر اپنی حیثیت کھو بیٹھیں گی، اور ان کا وجود ختم ہو جائے گا۔

وَلَمْ لَا يَبْقَى الرَّحْمَانُ حَدِيثُكَ مَا وَقَى (۳۶) وَتَفْلِيْقُهُ هَامَ الْعِدَى بِكَ دَانِمٌ

ترکیب: و متانفہ، لَمْ یہ لَمْ استفہامیہ ہے، ضرورت شعری کی بناء پر م کو ساکن کر دیا گیا ہے، لا تانیہ، یقی فعل، الرحمن ذو الحال، حدیک بعد الاضافت یقی کا مفعول بہ، ما مصدریہ ظرفیہ، وقی فعل فاعل جملہ ہو کر بتاویل مفرد یقی کا مفعول فیہ، و حالیہ، تفلیقہ بعد الاضافت مبتدا، هام العیدی مرکب اضافی کے بعد تفلیق مصدر کا مفعول بہ، بک جار مجرور، دانم اسم فاعل کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر اور پھر حال ہو کر یقی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یقی (ن) وَقَاةٌ بچانا، محفوظ رکھنا، حَدِيْ يَحْدِيْ یہ خدا کا تشبیہ ہے، دھار، جمع

خُذُوْذْ ، تَفْلِیْقِ مَصْدَر (تَفْلِیْقِ) چرنا، پھاڑنا، ہام سر، واحد ہامۃ ، غدا ہی بڑے دشمن، دالم ہمیشہ رہے والا، (ن) ہمیشہ رہنا۔

ترجمہ: جب اللہ پاک تمام چیزوں کی حفاظت کر رہے ہیں، تو وہ تمہاری دونوں دھاروں کی حفاظت کیوں نہ کریں؟ حالاں کہ تمہارے ذریعے مسلسل دشمنوں کی کھوپڑیوں کو چیرا جا رہا ہے۔

مطلب: یعنی جب سیف الدولہ ہمہ وقت اعداءِ خدا سے برسرِ پیکار رہ کر، اسلام دشمنوں سے خدا کے دین کی حفاظت کر رہا ہے، تو یقیناً اس پر اللہ کو تم آئے گا، اور اللہ پاک خوش ہو کر، ہر چہار جانب سے سیف الدولہ کی مدد فرمائیں گے۔ اور اس کی تلووار ہر آن تیز اور برہنہ رہے گی۔

وَسَارَ أَبُو الطَّيِّبِ مِنَ الرُّمْلَةِ يُرِيدُ انْطَاكِئَةَ ، فِي سَنَةِ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ فَنَزَلَ بِطَرَابُلُسَ ، وَكَانَ نَازِلًا بِهَا إِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْأَعْمُورِ بْنُ كَيْغَلَفَ ، وَكَانَ جَاهِلًا ، وَكَانَ يُجَالِسُهُ ثَلَاثَةَ ثَمَرٍ مِنْ بَنِي حَيْدَرَةَ ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي الطَّيِّبِ عداوة قديمة ، فَقَالُوا لَهُ ، اُنْجِبْ أَنْ يَتَجَاوَزَكَ وَلَا يَمْدَحَكَ ، وَجَعَلُوا يُغْرُونَهُ ، فَرَأَسَلَهُ أَنْ يَمْدَحَهُ ، فَاحْتَجَّ عَلَيْهِ بِبَيْعِهِ لِحَقَّتْهُ لَا يَمْدَحُ أَحَدًا إِلَى مَدَّة ، فَعَاقَبَهُ عَنْ طَرِيقِهِ يَنْتَظِرُ الْمَدَّةَ فَاخَذَ عَلَيْهِ الطَّرِيقَ وَضَبَطَهَا ، وَمَاتَ النَّفَرُ الثَّلَاثَةُ الْبَدِينُ كَانُوا يُغْرُونَهُ ، فِي مَدَّةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَهَجَّاهُ أَبُو الطَّيِّبِ ، وَأَمْلَأَهَا عَلَى مِنْ يَثْقُ بِهِ ، فَلَمَّا ذَابَ الثَّلَاجُ أَخْرَجَ كَأَنَّهُ يُسِيرُ قَرْسَهُ وَسَارَ إِلَى دِمَشْقَ ، فَاتَّبَعَهُ ابْنُ كَيْغَلَفَ خِيَالًا وَرَجُلًا ، فَأَعْبَزَهُمْ وَظَهَرَتِ الْقَصِيدَةُ .

ترجمہ

تنہتی ۳۶۰ھ میں رملہ سے انطاکیہ جانے کے لیے روانہ ہوا، اور طرابلس میں اس نے اقامت اختیار کی، جہاں اسحاق بن ابراہیم اعمر بن کیغلف پہلے سے مقیم تھا، یہ جاہل شخص تھا اور بنی حیدرہ کے تین لوگ اس کے ہم نشین تھے، اسحاق بن ابراہیم اور تنہتی میں پرانے زمانے سے دشمنی چلی آ رہی تھی، چنانچہ اسحاق کے ساتھیوں نے اس سے کہا، کیا تمہیں یہ گوارہ ہے کہ تنہتی تمہاری تعریف کیے بغیر یہاں سے آگے بڑھ جائے، ان لوگوں نے اسحاق کی غیرت کو لاکارنا چاہا، نتیجہً اسحاق نے

مثنوی کو اپنی تعریف کرنے کا پیغام بھیجا، لیکن مثنوی نے یہ کہہ کر معذرت کر دی کہ میں نے ایک مدت تک کسی کی تعریف نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے، اس پر اسحاق نے اس کا راستہ روک دیا اور اس مدت متعینہ کا انتظار کرنے لگا، پھر راستہ روک کر اس کا محاصرہ کر لیا اور چالیس دنوں کے اندر اندر وہ تینوں مر گئے جو اسحاق کو کسایا کرتے تھے، اس پر مثنوی نے موقع غنیمت جان کر اسحاق کی خدمت کی اور اپنے ایک معتمد آدمی سے اسے قلم بند کرایا، برف پٹھانے کے بعد مثنوی اپنے گھوڑے کو چلتا کر رہا ہوا نکلا اور دمشق کی طرف محو سفر ہو گیا، اسحاق ابن کیفیغ نے گھوڑ سواروں اور پیادہ پالشکروں کے ساتھ مثنوی کا پیچھا کیا، لیکن وہ کام یاب نہ ہو سکے، اور یہ قصیدہ منظر عام پر آیا۔

لِیَقْوِی النَّفُوسَ سَرِیْرَةً لَا تُعْلَمُ (۱) عَرَضًا نَظَرْتُ وَخِلْتُ اَنِّیْ اُسْلَمُ

ترکیب: ل حرف جر، ہوی النفوس مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر ظرف مستقر خبر مقدم، سریرۃ موصوف، لا تعلم فعل، ہی ضمیر نائب فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور مبتدا مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، عرضا یہ موصوف محذوف نظرا کی صفت ہو کر حال مقدم، و حالیہ، خلت فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، ی اس کا اسم، اُسلم فعل فاعل جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر خلت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ذوالحال پھر یہ نظرت کا مفعول بہ اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سَرِیْرَةً راز، بھید، جمع اَسْرَار، عَرَضُ یَکَ ایک، اچانک، خِلْتُ (س) خیال کرنا، گمان کرنا۔

ترجمہ: دلوں کی محبت کا ایک ایسا راز ہوا کرتا ہے، جسے کوئی نہیں جان سکتا، اچانک میری نظر محبوبہ پر پڑی اور مجھے ایسا لگا، کہ میں محبت میں گرفتار ہونے سے محفوظ ہوں۔ (حالانکہ محبت ہو چکی تھی)

مطلب: اس شعر کو دیکھنے کے بعد وہ مقولہ یاد آ جاتا ہے، کہ محبت کی نہیں جاتی، ہو جاتی ہے، اسی کو یہاں بھی بیان کر رہا ہے، کہ میں نے اچکتی نظر سے معشوقہ کو دیکھا اور میرا دل اس کا گردیدہ ہو گیا، میں تو سمجھ رہا تھا کہ میں محبت کے جال سے بچ نکلا ہوں، لیکن دل اس کے لیے تیار نہیں ہے اور بار بار محبوبہ کو یاد کر رہا ہے، جو اس بات کی واضح دلیل ہے، کہ محبت کے جال سے بچنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

بَا اُخْتُ مُعْتَبِقِ الْفَوَارِسِ فِی الْوَعٰی (۲) لَا اُخْوٰکَ نَمَّ اَرَقُّ مِنْکَ وَاَرْحَمُ

ترکیب: یا حرف ندا ادعو فعل کے قائم مقام ہے، اُخت معتبق الفوارس اضافتوں

کے بعد ادغوا کا مفعول بہ ہے، فی الوغی جار مجرور معتنق کے متعلق ہے اور جملہ ندا ہے، ل تاکید، اُخوک بعد الاضافت مبتدا، ثم یہ ارق اسم تفصیل کا مفعول فیہ، منك جار مجرور ثم کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ارحم معطوف پھر خبر، جملہ ہو کر جواب نداء، جملہ ندائیہ ہے۔

حل لغات: مُعْتَبِقُ (افعال) گلے ملنا، بغل گیر ہونا، فَوَاسِ، فَوَاسِ کی جمع گھوڑسوار، وغی جنگ، مراد میدان جنگ، اَرَقُّ بہت زیادہ نرم دل، رَقَّ (ض) نرم دل ہونا، ارحم بہت زیادہ رحم پرور (س) رحم کرنا۔

ترجمہ: اے میدان جنگ میں شہسواروں کو گلے لگانے والے کی ہمشیرہ! تیرا بھائی تو میدان جنگ میں تجھ سے زیادہ رقیق القلب اور نرم دل رہا کرتا ہے۔

مطلب: شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کر کے، اس سے نرمی اور التفات دلی کا خواست گار ہو رہا ہے، اور محبوبہ کو اس کے برادر محترم کا حوالہ دے کر کہتا ہے، کہ تیرا بھائی اتنا رحم دل ہے، کہ میدان جنگ جیسی سخت دل والی جگہ میں بھی وہ رقت قلبی کا مظاہرہ کرتا ہے، تو پھر تم اس کی بہن ہو کر محبت جیسے نرم دلی کے میدان میں سختی اور شقاوت قلبی سے کیوں پیش آرہی ہو، تمہیں تو اور بھی زیادہ نرم دل بن کر آفر کرنا چاہئے۔

يَرُونُوْا اِلَيْكَ مَعَ الْعَفَافِ وَعِنْدَهُ (۳) اِنَّ الْمَجْنُوْنَ تُصِيبُ فِيْمَا تَحْكُمُ

ترکیب: یرونو فعل، ہو ضمیر ذوالحال، اِلَیْک جار مجرور یرونو کے متعلق، مع العفاف مرکب اضافی کے بعد یرونو کا مفعول فیہ، و حالیہ، عنده بعد الاضافت خبر مقدم، ان حرف مشبہ بالفعل، المجنوس اس کا اسم، تصیب فعل فاعل، فی حرف جر، ما موصولہ، تحکم فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور فی کا مجرور ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر عنده کا مبتدا پھر جملہ ہو کر حال اور یرونو کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یَرُونُوا (اُن) دیکھتے رہنا، تَکْلِ باندھ کر دیکھنا، عَفَافِ پاک دامنی، پاکیزگی، عَفَّ (ض) پاک دامن ہونا، مَجْنُوْس ، مَجْنُوْسِی کی جمع پاری، آتش پرست قوم، تصیب (افعال) درست کرنا، پہنچنا، تحکم (ن) فیصلہ کرنا۔

ترجمہ: تمہارا بھائی اپنی پاک دامنی کے باوجود مسلسل تم پر نظریں جمائے ہوئے ہے، اور اس کے نظریے سے مجوسی لوگ اپنے فیصلے میں حق پر ہیں۔

مطلب: شاعر اپنی محبوبہ کے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ تم اتنی حسین ہو کہ خود تمہارا برادر تمہارے حسن پر فریفتہ اور تمہارے حسین کھڑے کا شیدائی ہے، اور اگر وہ پارسیوں میں

سے ہوتا؛ تو ضرورتاً سے نکاح کر لیتا، اس لیے کہ مجوسیوں کے یہاں بہن بھائی کا نکاح درست ہے، مگر کیا کرے وہ پاک دامن ہے، یعنی اہل اسلام میں سے ہے اور تم سے نکاح کرنے سے قاصر ہے

رَاعَتِكَ رَائِعَةُ الْبَيَاضِ بِمَفْرِقِي (۴) وَلَوْ أَنَّهَا الْأُولَى لَرَاعَ الْأَسْحَمُ

ترکیب: راعت فعل، ك مفتول بہ، رائعة مضاف، البياض ذو الحال، ب حرف جر، مفرقی بعد الاضافت مجرور اور ظرف مستقر ہو کر حال پھر رائعة کا مضاف الیہ اور فاعل جملہ فعلیہ ہے، و مستثنیہ، لو شرطیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہا اس کا اسم، الاولى خبر جملہ اسمیہ ہو کر شرط، ل جواب لو، راع فعل، اسحہم فاعل جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: رَاعَتْ، رَاعَ (ن) رَوَّعًا ذُرَانًا، گھیرانا، رَائِعَةُ الْبَيَاضِ پہلے سفید ہونے والے بال، مَفْرَقٌ مانگ، جَمْعُ مَفَارِقٍ، اُسحہم سیاہ، جَمْعُ سَحْمٍ مَسْحَمٍ (س) کالا ہونا، سیاہ ہونا۔
ترجمہ: میری مانگ کے سفید بالوں سے تم گھیرا گئی ہو، اگر پہلے سے ہی وہ سفید رنگ کے ہوتے، تب تو کالے بالوں سے تمہیں وحشت ہوتی۔

مطلب: شاعر اپنی محبوبہ کو پٹارہا ہے، کہ میرے سفید بال دیکھ کر، تمہیں مجھ سے نفرت ہوگئی، ذرا عقل سے کام لو، بجلا کہیں بال بھی جوانی اور بڑھاپے کی علامت ہوتے ہیں، سو چو تو سہی کہ اگر یہ سفید بال جن سے آج تمہیں چڑھ ہے، کالے بالوں سے پہلے نکلتے، تو پھر تم کیا کرتی؟ یہی نہ کہ کالے بالوں کو دیکھ کر بھاگنے لگتی، یہ تو اللہ کی مرضی ہے، وقت سے پہلے بھی تو بال سفید ہو سکتے ہیں، پھر تم نے سفید بالوں سے کیسے میرے بوڑھاپے کا اندازہ کر لیا۔

لَوْ كَانَ يُنْكِنُنِي سَفَرْتُ عَنِ الصَّبِيِّ (۵) فَالْشَّيْبُ مِنْ قَبْلِ الْأَوَانِ تَلَثَّمُ

ترکیب: لو حرف شرط، كان فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، يمكن فعل فاعل، ن و تاء، ی مفتول بہ، جملہ ہو کر کان کی خبر، پھر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، سَفَرْتُ فعل فاعل، عن الصبئی جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ف برائے تعلیل الشیب مبتداء، من حرف جر، قبل الاوان مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر تلثم مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر الشیب مبتداء کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سَفَرْتُ سَفَرَ عَنْ كَذَا (ن ض) پردہ اٹھانا، بے نقاب کرنا، صَبِيٌّ بچپن، صَبِيٌّ (س) بچہ بنا، تَلَثَّمُ (تفعّل) نقاب اوڑھنا، پردہ ڈالنا، يمكن (انعال) ممکن ہونا، کر سکتا، بس میں ہوتا۔

ترجمہ: اگر میرا بس چلتا، تو میں نو عمری سے پردہ اٹھا دیتا؛ اس لیے کہ قبل از وقت آنے والا بڑھاپا، خود سے نقاب اوڑھنے کے مترادف ہے۔

مطلب: یعنی میں کیا کروں مجبور ہوں، میرے بس میں نہیں ہے، کہ میں تمہیں اپنے بچپن اور جوانی کی مستیاں دکھا کر تمہارا دل جیت لوں، یہ میرے بال جو تمہیں سفید نظر آ رہے ہیں، یہ بوڑھاپے کے بال نہیں ہیں، یہ تو قبل از وقت آ گئے، مجھے کیا پتہ تھا کہ تم ان بالوں کو وجہ ناراضگی بنا لو گی، ورنہ میں انہیں اگنے ہی نہ دیتا، یہ تو ایسے ہی ہیں، جیسے کسی نے زبردستی مجھے سفید نقاب اوڑھادیا ہو اور تم اسے دیکھ کر، مجھ سے نفرت کرنے لگی ہو، شاعر ہر طرح سے محبوبہ کو منانے کی کوشش کر رہا ہے۔

وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْحَادِثَاتِ فَلَا أُرَى (۶) يَقَقًا يُمِيتُ وَلَا سَوَادًا يَغْصِمُ

ترکیب: و مستانفہ، ل قسمیہ، قد برائے تحقیق، رایت فعل فاعل، حادثات مفعول بہ جملہ ہو کر قسم، ف جواب قسم کے لیے، لا نافیہ، اری فعل فاعل، یقققا موصوف، یمیت فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، لا نافیہ، سوادا الخ پہلے کی طرح موصوف صفت ہو کر معطوف پھر اری کا مفعول بہ، جملہ ہو کر جواب قسم، جملہ قسمیہ ہے۔

حل لغات: حَادِثَاتٍ واحد حَادِثَةٌ رونما ہونے والے واقعات، یَقَقُّ انتہائی سفید، جمع یَقَائِقُ، یُمِيتُ (افعال) مارڈالنا، یَغْصِمُ (ض) بچانا، محفوظ رکھنا۔

ترجمہ: میرا حادثات سے سابقہ رہا ہے، لیکن کبھی میں نے یہ نہیں دیکھا، کہ حد درجہ سفیدی باعث موت بنتی ہے اور سیاہی ذریعہ نجات ثابت ہوتی ہے۔

مطلب: یعنی اے محبوبہ تم میرے سفید بالوں کو دیکھ کر، ہرگز یہ فیصلہ نہ کرو، کہ ہمارا تمہارا ساتھ جلدی چھوٹ جائے گا، میں نے تم سے زیادہ دنیا دیکھی ہے، لیکن بہت کم ایسا ہوا ہے، کہ سفید بال والا جلدی مرجائے، اور کالے بال والے کو زندگی نصیب ہو، اس کے برخلاف ایسا کئی بار ہوا ہے، کہ کالے بال والے موت کے حوالے کر دیئے گئے، اور سفید بال والے زندگی کی رعنائیوں سے ایک مدت تک لطف اندوز ہوتے رہے۔

وَالْهَمُّ يَخْتَرِمُ الْجَسِيمَ نَحَافَةً (۷) وَيُشِيبُ نَاصِيَةَ الصَّبِيِّ وَيُهْرِمُ

ترکیب: و ابتدائی، الهم مبتدا، یخترم فعل فاعل، الجسیم ممتیز، نحافۃ تمیز پھر یخترم کا مفعول بہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، یشیب فعل فاعل، ناصیۃ الصبی بعد الاضافت یشیب کا مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، یهرم فعل فاعل، جملہ ہو کر معطوف علیہ۔

حل لغات: يَخْتَرِمُ (انتعال) ہلاک کرنا، جَسِيمٌ بھاری بھرکم، جَسَمٌ (ک) بھاری بھرکم ہونا، نَحَافَةٌ کم زوری، لاغری، (س ک) لاغر ہونا، يُشِيبُ (افعال) سفید کرنا، يُهَرِّمُ (افعال) بوڑھا بنانا، ناصية پیشانی، ماتھا، جمع نَوَاصِي.

ترجمہ: اور غم کیم کیم انسان کو لاغر بنا کر اُسے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے، اسی طرح بچے کی پیشانی کو سفید کر کے، اُسے بوڑھا بنا چھوڑتا ہے۔

مطلب: یعنی میرے بالوں کے سفید ہونے کی وجہ، میرا بزرگ عمر کا ہونا نہیں ہے، بلکہ دنیا میں آنکھیں کھولتے ہی رنج و غم نے میرا محاصرہ کر لیا، اور آج تک برابر میرا تعاقب کر رہے ہیں، جس کی فکر سے میں نحیف و ناتواں بھی ہو گیا ہوں، اور میرے بال بھی سفید ہو گئے ہیں، ورنہ میں تو ابھی عمر کے لحاظ سے بالکل تندرست اور جواں سال ہوں، (محبوبہ کو بہلانے میں لگا ہوا ہے)

ذُو الْعَقْلِ يَشْقَى فِي النَّعِيمِ بِعَقْلِهِ (۸) وَأَخُو الْجَهَالَةِ فِي الشَّقَاوَةِ يَنْعَمُ

ترکیب: ذوالعقل مرکب اضافی کے بعد مبتدا، يشقى فعل، هو ضمیر ذوالحال، في النعيم جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال پھر يشقى کا فاعل، ب حرف جر، عقله بعد الاضافت مجرور ہو کر يشقى کے متعلق جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، اخو الجهالة مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، في الشقاوة جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اور مبتدا، ينعم فعل فاعل جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يَشْقَى (س) بد نصیب ہونا، بد بخت ہونا، النَّعِيمُ عیش و عشرت، آسودہ حالی، نَعِيمٌ (س) خوش حال ہونا، خوش بخت ہونا۔

ترجمہ: ایک صاحب عقل اپنی خردمندی کی بنا پر، آسائشوں کے باوجود حراماں نصیبی کا شکار رہا کرتا ہے، جب کہ ایک بے وقوف خوش حالی سے محروم ہو کر بھی مست اور مگن رہتا ہے۔

مطلب: یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر عقل مند دنیاوی لذتوں سے لطف اندوز ہو، بلکہ ایسا بہت ہوتا ہے، کہ عقل مند شخص انجام اور عواقب کی فکر میں لگ کر، اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال کرتا ہے اور خود کو آسائش حیات سے الگ کر لیتا ہے، جب کہ نادان انسان انجام کار سے بے پرواہ ہو کر خود بھی مست لیتا ہے اور دوسروں کی نعمتوں میں بھی حصہ دار بن جایا کرتا ہے۔

وَالنَّاسُ قَدْ نَبَذُوا الْحِفَاطَ فَمُطْلَقٌ (۹) يَنْسَى الَّذِي يُؤْلِي وَعَافٍ يَنْدَمُ

ترکیب: و متانفہ، الناس مبتدا، قد تحقیقہ، نبذوا فعل فاعل، الحفاظ مفعول بہ،

جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہے، ف برائے تفریع، مطلق مبتدا، یسنی فعل فاعل، اللہ اسم موصول، یولی فعل، ہو ضمیر فاعل جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور پھر یسنی کا مفعول بہ، جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہے، و عاطفہ، عاف مبتدا، یندم فعل، فاعل خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نَبَذُوا (ض) پھینکنا، ڈالنا، خاطر میں نہ آنا، حفاظ مصدر خالطَ مُحَافَظَةٌ وَحِفَاطًا عہد کی حفاظت کرنا، (مفاعلة) مُطْلَقٌ رہا کردہ، أَطْلَقَ (افعال) رہا کرنا، آزاد کرنا، یولی النی یدلاء احسان کرنا، (افعال) عاف اسم فاعل، عفا (ن) عفو معاف کرنا، درگزر کرنا، ینذم (س) تادم و پشیمان ہوتا۔

ترجمہ: لوگوں نے عہد و پیمان کی پاس داری کو پس پشت ڈال دیا ہے، چناں چہ ایک آزاد کردہ قیدی اپنے محسن کو فراموش کر دیتا ہے، اور ایک معاف کرنے والے کو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

مطلب: یعنی زمانے کے حالات بالکل بدل چکے ہیں، اچھائیوں کا نام و نشان مٹ گیا ہے، صورت حال یہ ہو گئی ہے، کہ اگر آپ کسی قیدی پر احسان کر کے، اسے جیل کی سلاخوں سے نجات دلادیں تو وہ آپ کا احسان ناشناس بن جاتا ہے، اسی طرح اگر آپ کسی مجرم اور خطا کار کو معاف کر دیں، تو وہ مزید دلیر ہو جاتا ہے اور درگزر کرنے والے کو اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔

لَا يَخْدَعَنَّكَ مِنْ عَدُوِّ دَمْعُهُ (۱۰) وَارْحَمْ شَبَابَكَ مِنْ عَدُوِّ تَرْحِمُ

ترکیب: لا یخدعن فعل، ك مفعول بہ، من عدو جار مجرور فعل کے متعلق، دمعه بعد الاضافت فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، و عاطفہ، ارحم فعل فاعل، شبابك بعد الاضافت مفعول بہ، من حرف جر، عدو موصوف، ترحم فعل فاعل جملہ ہو کر صفت پھر مجرور ہو کر ارحم کے متعلق، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

حل لغات: يَخْدَعَنَّ نون تاکید ثقیلہ، خدع (ف) دھوکہ میں ڈالنا، ارحم (س) رحم کرنا، مہربانی کرنا۔

ترجمہ: کسی دشمن کا آنسو ہرگز تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، اور جس دشمن پر تم رحم کیا کرو، تو اس کی طرف سے اپنی جوانی پر ضرور ترس کھایا کرو۔

مطلب: یعنی کبھی بھی دشمن کے رونے دھونے پر رحم کھا کر، اسے معاف کر کے چھوڑنا نہیں چاہئے، اس لیے کہ جب بھی دشمن کو موقع ملے گا، وہ اس شخص پر حملہ کر دے گا، اسی لیے دشمن پر رحم کھا کر، اُسے چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اپنے آپ پر ظلم کرنے کے لیے تیار ہو جانا چاہئے۔

لَا يَسْلَمُ الشَّرَفُ الرَّفِيعُ مِنَ الْأَذَى (۱۱) حَتَّى يُرَاقَ عَلَى جَوَانِبِهِ الدَّمُ

ترکیب: لا یسلم فعل، الشرف الرفیع مرکب توصیفی کے بعد فاعل، من الأذى جار مجرور لا یسلم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی حرف جر، یراق فعل مجہول، علی حرف جر، جوانبہ بعد الاضافت مجرور ہو کر یراق کے متعلق، الدم، یراق کا نائب فاعل، جملہ ہو کر مجرور اور لا یسلم کا متعلق ثانی ہے، پھر وہ جملہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یسلم (س) محفوظ رہنا، صحیح سالم رہنا، الشرف الرفیع بلند عزت، الأذى تکلیف، أذی (س) تکلیف اٹھانا، ایذاء (افعال) تکلیف دینا، یراق (افعال) بہانا، جَوَانِب واحد جَانِب پہلو۔

ترجمہ: کوئی بلند شرافت کا حامل انسان اس وقت تک اذیت سے محفوظ نہیں رہ سکتا، جب تک کہ اس کے ہر چہار جانب دشمنوں کا خون نہ بہا دیا جائے۔

مطلب: یعنی شریف کی عزت و رفعت کی بقاء اور تحفظ کے لیے، شرافت کے حاسدوں اور دشمنوں کو مار گرائنا انتہائی ضروری ہے، اس لیے کہ جب تک ان حاسدینِ بلندی و رفعت کو، ان کے کیے کا مزہ نہ چکھایا جائے، یہ اپنی ذلیل حرکتوں سے باز آنے والے نہیں ہیں۔

يُوذَى الْقَلِيلُ مِنَ اللَّثَامِ بِطَبْعِهِ (۱۲) مَنْ لَا يَقِلُّ كَمَا يَقِلُّ وَيَلُومُ

ترکیب: یوذی فعل، القلیل موصوف، من اللثام جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت اور فاعل، ب حرف جر، طبعہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر یوذی کے متعلق، من موصولہ، لا یقل فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اول، کما تشبیہ کے لیے، یقل ویلوم جملہ خبریہ اور مرکب عاطفی کے بعد صلہ ثانی پھر یوذی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: القلیل بمعنی خسیس، لثام واحد لثیم کینہ، رذیل، یقل (ض) کم یاب ہونا، تھوڑا ہونا، مراد خسیس ہونا، یلوم (ک) کینہ ہونا۔

ترجمہ: کینہ اور رذیل لوگ فطرۃً انھیں تکلیف دیا کرتے ہیں، جو ان کی طرح خسیس اور کم بخت نہیں ہوتے۔

مطلب: یعنی عموماً ایسا ہوتا ہے، کہ رذیل اور کینہ انسان فطری طور پر اچھے اور شرافت پسند لوگوں کے دشمن بن جاتے ہیں، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شریف لوگ ان کینوں کو خاطر میں نہیں لاتے اور انھیں دیکھ کر کتوں کی طرح نظر انداز کر دیتے ہیں، نتیجہ یہ کم بخت لوگ ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ہر

مرح سے انھیں تکلیف پہنچانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

وَالظُّلُمُ مِنْ شَيْمِ النَّفُوسِ فَإِنْ تَجِدَ (۱۳) دَا عِقَّةٌ فَلِعَلَّةٍ لَا يَظْلِمُ

ترکیب: و مستفہ، الظلم مبتدا، من حرف جر، شیم النفوس مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے علت، ان شرطیہ، تجد فعل فاعل، ذاعفة مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لعلہ جار مجرور لا یظلم کے متعلق، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: شیم واحد شیمۃ عادت، خصلت، ذاعفة پاک باز، پاک دامن، عف (ض) عفیفاً وَعِقَّةٌ پاک دامن ہونا، عِلَّةٌ وجہ، بیماری، جمع عِلَلٌ۔

ترجمہ: ظلم کرنا تو انسانی فطرت کا ایک حصہ ہے، پھر بھی اگر تمہیں کوئی پاک باز نظر آئے، تو یہ سمجھو کہ اس کے ظلم نہ کرنے کا سبب کوئی بہت اہم وجہ ہے۔

مطلب: یعنی فطری طور پر انسان حریص، لالچی اور جھگڑالو پیدا کیے گئے ہیں، ایک دوسرے کی نعمتوں اور خوش حالیوں کو دیکھ کر، ان کا دل فتنہ پروری کے لیے مچلتا ہے اور وہ ظلم سے رک نہیں پاتے، اور دنیا میں جو شخص بھی عدل کا خوگر اور انصاف پسند پاک باز ہے، تو یا تو اس میں ظلم کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے، یا اس کی فتنہ انگیزی میں خوف خدائے بن رہا ہے۔

يَحْمِي ابْنُ كَيْغَلْغِ الطَّرِيقَ وَعِرْسُهُ (۱۴) مَا بَيْنَ رَجُلَيْهَا الطَّرِيقُ الْأَعْظَمُ

ترکیب: یحیی فعل، ابن کیغلغ مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، الطريق یحیی کا مفعول بہ، و حالیہ، عرسہ ترکیب اضافی کے بعد مبتدا، ما موصولہ، بین رجلیہا اضافتوں کے بعد صلہ ہو کر پھر مبتدا، الطريق الأعظم مرکب توصیفی کے بعد خبر جملہ ہو کر پھر عرسہ کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور یحیی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یحیی (ض) حِمَاةً روکنا، بچانا، عِرْسٌ دلہن جمع اُغراس، الطريق الأعظم شاہ راہ، جی ٹی روڈ، ما بین رجلیہا سے مراد شرم گاہ۔

ترجمہ: ابن کیغلغ لوگوں کا راستہ روکتا ہے، حالاں کہ اس کی دلہن کے دونوں پیروں کے درمیان نام شاہ راہ ہے۔

مطلب: اسحاق ابن کیغلغ نے متنی کا راستہ روک دیا تھا، اس پر براہم ہو کر، نہایت گھیسے انداز میں شاعر نے ابن کیغلغ کی کردار کشی کی ہے، اور ایسی گالی دی ہے کہ اس کیغلغ شرم سے پانی پانی ہو جائے،

کہتا ہے کہ اس کم بخت کو لوگوں کا راستہ نہیں روکنا چاہئے، اگر اسے روکنا ہی ہے، تو اپنی بیوی کے اس جی ٹی روڈ (شرم گاہ) کا راستہ روکے، جہاں ہمہ وقت لوگوں کا گذر ہوتا رہتا ہے (یعنی وہ نہایت بدکار عورت ہے)

أَقِمِ الْمَسَالِحَ فَوْقَ شَفَرِ سَكِينَةٍ (۱۵) إِنَّ الْمَنِيَّ بِحَلَقَتِهَا خِضْرُمُ

ترکیب: اقم فعل فاعل، المسالِح مفعول بہ، فوق شفر سکینہ اضافتوں کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، اِن حرف مشبہ بالفعل، المنی موصوف، ب حرف جر، حلقۃھا مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر صفت اور اِن کا اسم، خضرم خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اقم فعل امر، اقامَ اِقَامَةً (انعال) قائم کرنا، رکھنا، مَسَالِح واحد مَسْلَحَة ہتھیار آویزاں کرنے کے مقامات، شَفَر کنارہ، جڑ، مراد شرم گاہ کا کنارہ، جمع اَشْفَار، سکینہ ابن کیغلیغ کی بیوی کا نام، حلقۃ دائرہ، ہر گول چیز جمع حَلَقَات، خِضْرُم آب کثیر والا دریا، لبالب سمندر، جمع خَضَارِم۔

ترجمہ: اے ابن کیغلیغ، اب تو اسلحہ آویزاں کرنے کے مقامات کو، اپنی بیوی سکینہ کے فرج کے کنارہ پر رکھ دے، اس لیے کہ سکینہ کے دونوں کناروں پر (فرج اور رحم) پانی سے لبالب دریا کے مانند منی کی کثرت ہے۔

مطلب: یہاں بھی متنی نے ابن کیغلیغ کی عزت پر حملہ کیا ہے، کہتا ہے کہ اپنی بیوی کے فرج کے دونوں کناروں پر ان چیزوں کو لا کر رکھ دے، جن سے ہتھیار آویزاں کیے جاتے ہیں، تاکہ اس کی شرم گاہ ہتھیار بند اور محفوظ ہو جائے، کیوں کہ زنا کاری کی کثرت سے، اس کی شرم گاہ اور اس کے رحم میں اس قدر منی گری ہے، جیسے کوئی بہت بڑا دریا پانی سے لبالب ہو گیا ہو۔

وَأَرْفُقْ بِنَفْسِكَ إِنَّ خَلْقَكَ نَاقِصٌ (۱۶) وَأَسْتُرْ أَبَاكَ فَإِنَّ أَضْلَكَ مُظْلِمٌ

ترکیب: و متانفہ، ارفق فعل فاعل، ب حرف جر، نفسک مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور ارفق کے متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، اِن حرف مشبہ بالفعل، خلقک بعد الاضافت اِن کا اسم، ناقص خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، استر فعل فاعل، اباک مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف تعلیایہ، اِن الخ جملہ اسمیہ کی ترکیب ہے۔

حل لغات: ارفق (ف ض س) بالشی نرمی برتا، مہربانی کرنا، اُستر (ن) چھپانا، پردہ پوشی کرنا، اصل جڑ، بنیاد، جمع اصول۔

ترجمہ: تو اپنے آپ پر رحم کر، اس لیے کہ تیری تخلیق عیب دار ہے، اور اپنے والد کو چھپائے

رکھ، (یا اپنا نسب مت ظاہر کر) کیوں کہ تیری نسل نہایت تاریک ہے۔

مطلب: متنبی اپنے کیغلیغ کی اس فرمائش کا جواب دے رہا ہے، جس میں اس نے متنبی سے مدحیہ قصائد کہنے کے لیے کہا تھا، کہتا ہے کہ اپنے اوپر رحم کرتے ہوئے، مجھ سے اشعار کہنے کی فرمائش مت کر، اس لیے کہ تو نہایت معیوب آدمی ہے اور میرے اشعار میں تیرے عیوب نکھر کر سامنے آ جائیں گے، اس لیے نہ تو اپنی تعریف کر اور نہ ہی اپنے باپ دادا کی، ورنہ تیری بدنسبی اور ذلیل نسلی کا پردہ فاش ہو جائے گا۔

وَاحْذَرْ مُنَاوَاةَ الرِّجَالِ فَإِنَّمَا (۱۷) تَقْوَى عَلَى كَمْرِ الْعَبِيدِ وَتُقَدِّمُ

ترکیب: و متانفہ، احذر فعل فاعل، مناواة الرجال بعد الاضافت مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے علت، إنما حصریہ، تقوی فعل فاعل، علی حرف جر، کمر العبد مرکب اضافی کے بعد مجرد ہو کر تقویٰ کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، تقدم فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: احذر (س) بچنا، پرہیز کرنا، مُنَاوَاة (مفاعلة) دشمنی، عداوت، تقویٰ قَوَى علی شئی (س) کسی چیز کی طاقت رکھنا، كَمْرٌ واحد كَمْرَةٌ عضوتناسل کا سرا، عَبِيدٌ واحد عَبْدٌ غلام، تقدم (افعال) پیش قدمی کرنا، آگے بڑھنا۔

ترجمہ: اے ابن کیغلیغ، تو مردوں کی دشمنی سے پرہیز کر (یا تو مردوں سے ٹکر لینا چھوڑ دے) اس لیے کہ تو صرف غلاموں کے ذکر کی سکت رکھتا ہے، اور انھیں کی طرف پیش قدمی کر سکتا ہے۔

مطلب: پہلے تو متنبی نے ابن کیغلیغ کی بیوی کے حوالے سے اس کی کردار کشی کی، اور اب براہ راست ابن کیغلیغ کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ بیٹے! مردوں سے ٹکر لینے کی سوچ ختم کر دے اور اپنی اوقات میں رہا کر، تیرا کام تو صرف غلاموں سے بدعلی کرنا کرانا اور انھیں پر حکم چلانا ہے، مردوں سے کبھی ایسی توقع مت رکھنا، ورنہ تیری نانی یاد آ جائے گی۔

وَعِنَاكَ مَسْئَلَةٌ وَطَيْشُكَ نَفْخَةٌ (۱۸) وَرِضَاكَ فَيْشَلَةٌ وَرَبُّكَ دِرْهَمٌ

ترکیب: و متانفہ، عيناك مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتداء، مسئلة خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے

حل لغات: غنا مصدر (س) مال دار ہونا، مَسْئَلَةٌ مصدر بمعنی مانگی ہوئی چیز، (ف) مانگنا، طیش مصدر غصہ، غصب، (ض) غصہ ہونا، نَفْخَةٌ پھونک، صور، جمع نَفَخَاتٍ (ف) پھونکنا، فَيْشَلَةٌ حشفہ، ہر گول چیز کا سرا، جمع فَيَاشِلٌ۔

ترجمہ: تیری مال داری بھیک مانگنا ہے، اور تیرا غصہ پھونک کی طرح ہے، تیری خوش نو دی حشفہ ہے اور تیرے رب درہم و دینار ہیں۔

مطلب: منتہی نے ہر طرح کی گالیوں سے ابن کی غلغ کو نوازا ہے، چنانچہ مجموعی طور پر یہاں اس کی کئی خرابیوں کو بیان کر رہا ہے، کہ تیری مال داری تو لوگوں کی بھیک اور ان کا صدقہ ہے، نہ تو حقیقت میں مال دار ہے اور نہ ہی تیرے غصے سے کوئی ڈرنے والا ہے، تو تو بس غلاموں کے ذکر سے خوش ہو کر ہمہ وقت مال کا پجاری بنا رہتا ہے، حقیقت میں تیرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

وَمِنَ الْبَلِيَّةِ عَذْلٌ مِّنْ لَا يَرْعَوِي (۱۹) عَنْ جَهْلِهِ وَخِطَابُ مَنْ لَا يَفْهَمُ

ترکیب: و متانفہ، من البلیۃ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، عذل مضاف، من موصولہ، لا یرعوی فعل فاعل، عن حرف جر، جہلہ بعد الاضافت مجرور ہو کر لا یرعوی کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، خطاب الخ عذل من لا یرعوی کی طرح ہو کر معطوف، پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الْبَلِيَّةُ مصیبت، جمع بَلَايَا، يَرْعَوِي ارعواء (افعال) رکناء، باز آنا، خِطَابٌ مصدر، خَاطَبَ مُخَاطَبَةً وَخِطَابًا (مفاعلة) بات چیت کرنا، گفتگو کرنا، يفهم (س) سمجھنا۔
ترجمہ: اپنی نادانی سے باز نہ آنے والے شخص کو ملامت کرنا، اسی طرح نا سمجھ انسان کو منہ لگانا ایک طرح کی مصیبت اور آفت ہے۔

مطلب: یعنی میں ابن کی غلغ کو کتنا ہی برا بھلا کہہ دوں، اسے گالیاں دے دوں، مگر وہ اپنی خبیث حرکتوں سے باز نہیں آئے گا، بزرگوں نے صحیح فرمایا ہے کہ کسی جاہل کو نصیحت کرنا، یا کسی نا سمجھ کو منہ لگانا خود مصیبت و پریشانی کے دلدل میں پھنسا ہے۔

يَمْشِي بِأَرْبَعَةٍ عَلَىٰ أَعْقَابِهِ (۲۱) تَحْتَ الْعُلُوجِ وَمِنْ وَرَاءِ يُلْجَمُ

ترکیب: یمشی فعل فاعل، بأربعۃ جار مجرور یمشی کے متعلق، علی حرف جر، أعقابہ بعد الاضافت مجرور ہو کر یمشی کا متعلق ثانی، تحت العلوج مرکب اضافی کے بعد یمشی کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، من وراء جار مجرور یلجم کے متعلق جو کہ فعل ہے، ہو ضمیر اس کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: أَعْقَابٌ واحد عَقَبٌ ایڑی، یجملہ حصہ، عُلُوجٌ واحد عِلْجٌ موٹا آدمی، قوی اور مضبوط انسان، يُلْجَمُ (افعال) أَلْجَمَ الدَّابَّةَ لْجَامَ دینا، یہاں مراد پیچھے سے دھکا لگانا۔

ترجمہ: ابن کیغلخ اپنے چاروں اعضاء (یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بل) مونے آدمی کے نیچے کر پیچھے کو دیتا ہے، اور اسے دیر کی طرف سے دھکا لگایا جاتا ہے۔

مطلب: تنبی نے بدزبانی کی حد کر دی، یہاں وہ ابن کیغلخ کو پیچھے سے دھکا دے کر چلانے والی سواری کے مشابہ قرار دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ وہ بد فعلی کراتا ہے اور نیچے رہنے کی وجہ سے پیچھے کی طرف ہلتا، وہ محسوس ہوتا ہے، اور اس کی دیر میں دھکا دیا جاتا ہے، جسے لوگ لگام خیال کرتے ہیں۔

وَجَفُونُهُ مَا تَسْتَقِرُّ كَانَهَا (۲۱) مَطْرُوفَةٌ أَوْفَتْ فِيهَا حِصْرُ

ترکیب: و مستانفہ، جفونہ بعد الاضافت مبتدا، ما نافیہ، تستقر فعل، ہی ضمیر ذوالحال، کان حرف مشبہ بالفعل، ہا اس کا اسم، مطروفة معطوف علیہ، او عاطفہ، فت فعل مجبول، فیہا جار مجرور اسی کے متعلق، حصرم، فت کا نائب فاعل، جملہ ہو کر معطوف پھر کان کی خبر، جملہ ہو کر حال اور تستقر کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر جفونہ مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جفون واحد جَفَنَ پلک، مراد آنکھ، تستقر استقرار (استفعال) قرار پکڑنا، مطروفة اسم مفعول، وہ آنکھ جس میں چوٹ لگ جائے، یا کوئی تنکا پڑ جائے، طَرَف (ض) پلک جھپکنا، فُت (ن) لٹنا توڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، حِصْرُ چھوٹا اور کپا انگور، واحد حِصْرِمَہ .

ترجمہ: اس کی نگاہیں اس طرح بے قرار رہتی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ ان میں چوٹ آگئی ہے یا ان میں ہنر انگور ریزہ ریزہ کر دیا گیا ہو۔

مطلب: یعنی بد فعلی کرائے بغیر ابن کیغلخ کو سکون ہی نہیں ملتا، اور اس کے بغیر وہ اس طرح بے قابو رہتا ہے، اور ادھر ادھر دیکھتا ہے جیسے اس کی آنکھوں میں پھوڑا یا کوئی تکلیف ہو، حالاں کہ وہ مکاری کرتا ہے، اس کا مقصد تو کن آنکھوں سے اشارہ کر کے، لوطیوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہے۔

وَإِذَا أَسَارَ مُحَدَّثًا فَكَأَنَّهُ (۲۲) قِرْدٌ يُقَهِّقُهُ أَوْ عَجُوزٌ تَلْطِمُ

ترکیب: و مستانفہ، إذا شرطیہ، أشار فعل، هو ضمیر ذوالحال، محدثا حال اور اشار کا فاعل، جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، کان حرف مشبہ بالفعل، ہا اس کا اسم، قرد موصوف، یقہقہ فعل فاعل جملہ ہو کر صفت اور معطوف علیہ، او عاطفہ، عجزو الخ قرد کی طرح جملہ اور موصوف صفت ہو کر معطوف پھر کان کی خبر، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: أَسَارَ إِشَارَةً (انفعال) اشارہ کرنا، مُحَدَّثًا اسم فاعل، (تفعیل) گفتگو کرنا، بات چیت کرنا، قِرْدٌ بندر، قِرْدٌ اَفْرَادٌ، وافرَدٌ، وُقَرْدٌ، یُقَهِّقُهُ، قَهَقَهُ (فعلل) زور سے ہنسا،

عَجُوْزٌ بڑھیا، جَعَّ عَجَانُزٌ وُعْجَزٌ، تَلَطَّمَ، لَطَمَ (ض) تھپڑ مارنا، طمانچہ مارنا۔
ترجمہ: ابن کیغلغ دوران گفتگو جب اشارہ کرتا ہے، تو ایسا لگتا ہے کہ کوئی بندرتہمتے لگا رہا ہے، یا کوئی بڑھیا اپنے چہرے پر طمانچہ مار رہی ہے۔

مطلب: یعنی وہ انتہائی بد شکل اور بد صورت ہے، نہ تو اسے بات کرنے کا سلیقہ آتا ہے، اور نہ ہی اشارے کنایے سے کچھ سمجھانے کا اسے ڈھنگ معلوم ہے، بالکل بے ڈھنگا ہے، یہی وجہ ہے کہ دوران گفتگو بندر کی طرح دانت نکال دیتا ہے، اور اشارے کے وقت ایسا لگتا ہے کہ کوئی بڑھیا اپنے منہ پر طمانچہ رسید کر رہی ہو۔

يَقْلِي مُفَارَقَةً الْأَكْفَ قَدْالَهُ (۲۳) حَتَّى يَكَاذَ عَلَى يَدِ يَتَعَمَّمُ

ترکیب: يقلي فعل، مفارقة الأكف بعد الاضافت مفعول بہ، قدالہ مرکب اضافی کے بعد فاعل، حتی حرف جر، یکاذ فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، علی ید جار مجرور بتعمم فعل فاعل کے متعلق، جملہ ہو کر یکاذ کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر مجرور اور يقلي کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔
حل لغات: يقلي (ض) ناپسند کرنا، برا جاننا، قَدْال گدی، سر کا پچھلا حصہ، جمع قَدْال وَاَقْدِلَّة، يتعمم (تفعّل) عمامہ باندھنا۔

ترجمہ: اس کی گدی، تھیلیوں کی جدائی پر برہم ہوتی ہے (کو ناپسند کرتی ہے) ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ایک ہاتھ پر بھی عمامہ باندھ لے۔

مطلب: یعنی ابن کیغلغ لوگوں کی گالیاں اور ان کے طمانچے سہہ سہہ کر، جوتے چپل کا عادی ہو گیا ہے، مار کھانے سے پہلے، نہ تو اسے کھانا، مضم ہوتا ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی لوگ اس کے سر سے اپنا طمانچہ رسید کرنے والا ہاتھ ہٹا لیتے ہیں، تو اس کو خراب لگتا ہے، اور اب صورت حال یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پر بھی عمامہ باندھنے کی تیاری میں ہے، تاکہ لوگ اسے بھی سر سمجھ کر طمانچہ رسید کریں، اور ابن کیغلغ کو خوب مزہ آئے۔

وَتَرَاهُ أَصْغَرَ مَا تَرَاهُ نَاطِقًا (۲۴) وَيَكُونُ أَكْذَبُ مَا يَكُونُ وَيُقْسِمُ

ترکیب: و متانفہ، تری فعل فاعل، ہ ذوالحال، ناطقا حال پھر مفعول بہ اول، اصغر مضاف، ما مصدریہ، تراہ فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہو کر بتاویل مفرد مضاف الیہ اور تری کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، یکون فعل تام، اکذب مضاف، ما مصدریہ، یکون فعل تام، ہو ضمیر ذوالحال، و حالیہ، یقسم فعل فاعل جملہ ہو کر حال اور پھر یکون کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر مفرد

کی تاویل میں اکذب کا مضامین الیہ اور پھر ہر کون اول کا فاعل، جملہ اعلیٰ خبر یہ ہے۔
حل لغات: اصغر یعنی ارذل کینہ، حقیر، ضغفر (ک) جعفر اکم رتبہ ہونا، لادعلی اسم فاعل، بولنے والا، (ض) اکذب اسم تفضیل، بہت بڑا جھوٹا، (ض) یقسم (افعال) قسم کھانا۔
ترجمہ: گفتگو کے دوران وہ تمہیں نہایت حقیر نظر آئے گا، اور قسم کھاتے ہوئے وہ انتہائی جھوٹا انسان معلوم ہوتا ہے۔

مطلب: یعنی ابن کی غلطی زبان میں کلفت ہونے کی وجہ سے، دوران گفتگو ذیل لوگوں کی طرح آئیں ہائیں شائیں کرتا رہتا ہے، اور جب وہ قسم کھاتا ہے، تو جھوٹ کی انتہاء کر دیتا ہے، اور اتنی دافر مقدار میں دروغ گوئی سے کام لیتا ہے، کہ سننے والا نہ چاہ کر بھی، اس کے سچ ہونے کا یقین کر لیتا ہے۔

وَالدَّلُّ يُظْهِرُ فِي الدَّلِيلِ مَوَدَّةً (۲۵) وَأَوْدُ مِنْهُ لِمَنْ يُوَدُّ الْأَرْقَمُ

ترکیب: و ابتدائیہ، الدل مبتدا، یظہر فعل فاعل، فی الدلیل جار مجرور اسی کے متعلق، مودۃ مفعول بہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، اود اسم تفضیل، منہ جار مجرور اسی کے متعلق، ل حرف جر، من موصولہ، یود فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور ل کا مجرور ہو کر اود اسم تفضیل کا متعلق ثانی، شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، ارقم مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ ہے۔

حل لغات: الدل بے عزتی، ذل (ض) ذلاً حقیر ہونا، یظہر (افعال) عیاں کرنا، واضح کرنا، مودۃ محبت، چاہت، (س) محبت کرنا، ارقم چتکبر اسانپ، جمع ارقم، ذلیل، کمینہ، جمع اذلاء۔

ترجمہ: ذلت ذلیل کی محبت کو عیاں کر ڈالتی ہے، اور ذلیل کے دوست کے لیے، سانپ کی محبت ذلیل کی محبت سے زیادہ نفع بخش ہے۔

مطلب: یعنی شریف لوگ تو ذلیل کو منہ ہی نہیں لگاتے، اس لیے وہ مجبور ہو کر اپنے دشمن سے مودت و محبت کا اظہار کرنے لگتا ہے، تاکہ اسی کی آڑ میں کسی موقع پر بدلہ لے لے، شاعر ایسے دشمن کو نصیحت کرتا ہے کہ ذلیل سے دوستی کرنے کے مقابلے میں، سانپ سے دوستی کرنا زیادہ اچھا ہے، کیوں کہ سانپ کا شر واضح اور کھلا ہوا ہے، اس سے حفاظت ممکن ہے، لیکن ذلیل دوست آستین کا سانپ بن کر زندگی کے لیے ناسور بن جاتا ہے، حتیٰ کہ اسے شتم کر دیتا ہے۔

وَمِنَ الْعَدَاوَةِ مَا يَنَالُكَ نَفْعُهُ (۲۶) وَمِنَ الصَّدَاقَةِ مَا يَضُرُّ وَيُوْلِمُ

ترکیب: و متانفہ، من العداوۃ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، ما موصولہ، ینال

فعل، ك مفعول بہ، نفعہ مرکب اضافی کے بعد ینال کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و ابتدائی، من الصداقة جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، ما موصولہ، یضمر ویؤلم جملہ فعلیہ اور مرکب عاطفی کے بعد صلہ پھر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ینال (س) نیلاً پانا، صداقة دوستی، یؤلم (افعال) تکلیف دینا۔

ترجمہ: بعض دشمنی انسانی کے لیے نفع بخش ہوتی ہے، اسی طرح کچھ دوستی مضرت رساں اور تکلیف دہ ہوا کرتی ہے۔

مطلب: یعنی ذلیل اور احمق کی دوستی سے اچھی اس کی دشمنی ہے، کیوں کہ عداوت کی صورت میں، اس سے تال میل نہیں رہے گا، اور انسان اس کی ذلیل حرکتوں اور شرارتوں سے محفوظ رہے گا، جب کہ ذلیل دوست ہمہ وقت سر پر سوار ہو کر، اپنی احمقانہ حرکتوں اور گستاخانہ عادتوں سے اچھے اور بھلے آدمی کو پریشان کرے گا، اور ہر ممکن اس کے نیک کردار کو خدوش کرنے میں لگا رہے گا۔

أَرْسَلْتُ تَسْلُنِي الْمَدِيحَ سَفَاهَةً (۲۷) صَفَرَاءُ أَضِيقُ مِنْكَ مَاذَا أُرْغَمُ

قر کیب: ارسلت فعل، انت ضمیر ذوالحال، تسال فعل فاعل، ن وقایہ، ی تکلم مفعول بہ اول، المدیح مفعول بہ ثانی، سفاهة مفعول لہ، جملہ ہو کر حال اور ارسلت کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، صفراء مبتدا، اضیق اسم تفضیل، منك جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ماذا برائے استفہام، ازعم فعل فاعل، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

حل لغات: ارسلت (افعال) قاصد بھیجنا، المدیح تعریف، جمع مذانح، سفاهة مصدر (ک) نادان ہونا، صفراء، اسم ام ابن کیغلیغ، اضیق بہت تنگ، مراد تنگ دل، (ض) تنگ ہونا، ازعم بمعنی اصرح واقول، (س) گمان کرنا

ترجمہ: تم نے اپنی نادانی کی بنا پر، قاصد بھیج کر مجھ سے مدحیہ قصیدہ کہنے کا مطالبہ کیا ہے، تمہاری ماں صفراء تم سے بھی زیادہ تنگ دل ہے، میں تمہارے سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں؟

مطلب: شاعر ابن کیغلیغ کی ماں کے بجل کا حوالہ دے کر، قصیدہ مدحیہ کی فرمائش پر، اس کو نصیحت کر رہا ہے کہ جب تمہیں اپنے خاندان کی خفت و خست معلوم ہے، تو تم کیوں میرا منہ خراب کرانے میں لگے ہو، ذرا سوچو تو سہی! جب تمہاری ماں بخیل نمبر، دن ہے، تو تم اسی کے بیٹے ہو کر، کہاں سے فیاض اور کرم گستر بن جاؤ گے، بتاؤ میں کیسے تمہاری تعریف کروں، عقل سے کام لو، ورنہ سارے عیوب سامنے آ جائیں گے۔

أَتَرَى الْقِيَادَةَ لِي مِوَاكَّ تَكْسِبًا (۲۸) يَا ابْنَ الْأَعْيَرِ وَهِيَ لِيكَ تَكْرُمُ

ترکیب: یا ابن الاعیر جملہ ندا، استفہامیہ، تری فعل فاعل، القیادۃ ذوالحال، فی حرف جر، مِوَاکَّ ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر تری کے متعلق، تکسب، تری کا مفعول بہ ثانی، و حال، ہی مبتدا، لیک جار مجرور تکرم مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور تری کا مفعول بہ اول، جملہ فعلیہ استفہامیہ ہے۔

حل لغات: تُرَى، إِزَانَةٌ (افعال) دیکھنا، قِيَادَةٌ رہنمائی، رہبر، (ن) رہبری کرنا، تَكْسِب مصدر (تفعل) کمانا، محنت سے حاصل کرنا، أَعْيَر، أَعُور کی تفسیر، کانٹا، بھیگنا، (س) کانٹا بیونا، تَكْرُم مصدر، (تفعل) بذریعہ کرم کوئی چیز حاصل کرنا۔

ترجمہ: اے کانے کے بیٹے! کیا دوسروں کی قیادت تجھے بذریعہ محنت حاصل کردہ معلوم ہوتی ہے، اور تجھے بطور کرم ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

مطلب: شاعر ابن کیغلخ کو اس کے باپ ابراہیم اعور کے حوالے سے گالی دیتے ہوئے کہتا ہے، کہ اے بے ہودے کیا دوسروں کی قیادت و سیادت تیری نظر میں محنت و مشقت کے بعد حاصل کردہ شئی معلوم ہوتی ہے، اور تیرے اپنے سلسلے میں تیرا فاسد خیال یہ ہے کہ تجھے قیادت تیری کرامت و شرافت کے طفیل مل گئی، یہ الٹی گڑگا کب سے یہاں لگا۔

الزہم ہم ان کو دیتے تھے، قصور اپنا نکل آیا

فَلَشَدَّ مَا جَاوَزْتَ قَدْرَكَ صَاعِدًا (۲۹) وَلَشَدَّ مَا قَرُبْتَ عَلَيْكَ الْأَنْجُمُ

ترکیب: ف تفریعیہ، ل برائے تاکید، شد فعل، ما مصدریہ، جاوزت فعل، انت ضمیر ذوالحال، قدرك مضاف مضاف الیہ ہو کر جاوزت کا مفعول بہ، صاعدا حال پھر جاوزت کا فاعل جملہ ہو کر بتاویل مفرد شد کا فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ل تاکید، شد فعل، ما مصدریہ، قربت فعل، عليك جار مجرور اسی کے متعلق، انجم اس کا فاعل جملہ ہو کر بتاویل مفرد شد کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فَلَشَدَّ بمعنی ما اشد، شَدَّ (ن) سخت کرنا، جاوزت (مفاعلة) حد سے آگے بڑھنا، صاعدا بمعنی چڑھنا، (س) یہاں آگے بڑھنا مراد ہے، انجم ستارے واحد نَجْم مراد متنبی کے اشعار۔

ترجمہ: تمہارا حد سے تجاوز کرتے ہوئے، اپنے مرتبے سے آگے بڑھ جانا کتنی بری بات

ہے، اور ستاروں کا تم سے قریب ہو جانا کتنا مشکل مسئلہ ہے۔

مطلب: متنبی ابن کیغلغ کو، اس کی حیثیت یاد دلاتے ہوئے کہتا ہے، کہ بیٹے تم نے مجھ سے مدحیہ اشعار کہنے کی فرمائش کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے، کیا تمہیں نہیں معلوم؟ کہ میرے اشعار آسمان کی بلندیوں سے ہم آغوش ہیں، ان کی فرمائش کرنے والے کے لیے، اتنا ہی عظیم المرتبت ہونا شرط ہے اور تم جیسے چقدر نے میرے اشعار کا مطالبہ کر کے اپنی بھی توہین کی، کہ چھوٹا منہ بڑی بات، اور میرے اشعار کو بھی کم حیثیت ثابت کرنے کی کوشش کی، یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔

وَأَرَاغَتْ مَا لِأَبِي الْعِشَائِرِ خَالِصًا (۳۰) إِنَّ الشَّاءَ لِمَنْ يُزَارُ فَيُنْعَمُ

تو کیسب: و متانفہ، ارغت فعل فاعل، ما موصولہ، ل حرف جر، ابی ترکیب اضافی کے بعد موصوف، العشائر صفت پھر مجرور ہو کر ما کا صلہ اور ذوالحال، خالصا حال اور ارغت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ان حرف مشبہ بالفعل، الشاء اس کا اسم، ل حرف جر، من موصولہ، یزار فعل مجہول مع نائب فاعل، جملہ ہو کر صلہ اور ل کا مجرور ہو کر ظرف مستقر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے تفصیل، ینعم فعل فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حاصل الخفا: ارغت اراغنا (افعال) دھوکے سے کوئی چیز حاصل کرنا، پھسلا کر لینا، ابو العشائر سے مراد حسن بن جبران نامی شخص ہے، متنبی اس کی تعریف کرنے کے لیے نکلا تھا، مگر ابن کیغلغ نے راستہ روک دیا تھا، یزار مجہول، وہ شخص جس کی زیارت کی جائے، (ن) ملاقات کرنا، زیارت کرنا، ینعم (افعال) احسان کرنا، عطیہ دینا۔

ترجمہ: جو چیز (مدحیہ اشعار) ابو العشائر کے لیے مخصوص ہے، تم نے دھوکے سے اسے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، تعریف تو اس شخص کے لیے زیبا ہے، جس کے پاس لوگ جائیں اور وہ انہیں نواز دے۔

مطلب: یعنی ابن کیغلغ نے مجھ سے مدحیہ اشعار کہنے کی فرمائش کر کے، ابو العشائر جیسے کرم گستر شخص کی حق تلفی کی ہے، کیا اس بخیل کو نہیں معلوم؟ کہ تعریف اس شخص کی ہوتی ہے، جس کے پاس لوگ اپنی حاجتوں کا سوال لے کر جائیں، اور وہ ان کا دامن بھر دے، میں ابن کیغلغ کی طرح اوتھوڑی ہوں، کہ اعزاز و اکرام کے بغیر لب کشائی کر دوں۔

☆☆☆☆☆

وَلَمَنْ أَقَمْتَ عَلَى الْهَوَانِ بَبَابِهِ	(۳۱)	تَدْنُوا فَيُوجَأُ أَخْذَعَاكَ وَتَنْهَمُ
وَلَمَنْ يُهَيِّنُ الْمَالَ وَهُوَ مُكْرَمٌ	(۳۲)	وَلَمَنْ يَجْرُ الْجَيْشَ وَهُوَ عَرَمَرَمٌ
وَلَمَنْ إِذَا التَّقَتِ الْكَمَاءُ بِمَازِقِ	(۳۳)	فَنَصِيْبُهُ مِنْهَا الْكَمِيُّ الْمُعَلَّمُ

تینوں اشعار کی ترکیب ایک ساتھ ہے : و عاطفہ، ل حرف جر، من موصولہ، اقامت فعل، انت ضمیر ذوالحال، علی الهوان جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اول، ببابہ جار مجرور اقامت کے متعلق، تدنو فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، یوجأ فعل مجہول، اخذعاک ترکیب اضافی کے بعد نائب فاعل، جملہ ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، تنهم فعل مع نائب فاعل جملہ ہو کر معطوف پھر یہ حال ثانی ہے اور اقامت کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر من کا صلہ اور مجرور ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، ل حرف جر، من موصولہ، یهین فعل فاعل، المال ذوالحال، و حالیہ، ہو مبتدا، مکرم خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال اور یهین کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور ل کا مجرور ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، لمن یجو الخ پہلے مصرع کی طرح مرکب ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، ل حرف جر، من موصولہ، إذا شرطیہ، التقت فعل، الکماء فاعل، بمآزق جار مجرور التقت کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، نصیبہ مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، منها جار مجرور ظرف مستقر حال اور مبتدا، الکمی المعلم مرکب توصیفی کے بعد خبر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر من کا صلہ اور ل کا مجرور ہو کر معطوف پھر یہ شعر (۲۹) میں یزار کے متعلق ہوگا۔

حل لغات (۳۱) : اقامت (انفال) قیام کرنا، ٹھہرنا، ہوان ذلت (ن) ذلیل ہونا، تدنو، (ن) قریب ہونا، تقرب حاصل کرنا مراد ہے، یوجأ فعل مجہول (ف) طمانچہ مارنا، اخذعاً اور اصل اخذعان تھا اضافت کی وجہ سے ن گر گیا، گردن کی دونوں رگیں، واحد اخذع، جمع اخذاع، تَنْهَمُ ڈانٹ ڈپٹ کرنا، (ف) اصل معنی ہے، جانور کو ہانکنے کے وقت ڈانٹنا۔

ترجمہ : اور تعریف اُس شخص کو زیبا ہے، جس کے دربار میں، تقرب حاصل کرنے کے لیے، ذلت کے ساتھ تو ٹھہرا رہا، لیکن تیری گردن کی رگوں پر تھپڑ مار کر تجھے دھکا دیا گیا تھا۔

حل لغات (۳۲) : یهین (انفال) ذلیل و حقیر جانا، یج سمعنا، مُکْرَم (تفعلیل) قابل احترام، یجو (ن) کہنچا، گھسیٹنا، عَرَمَرَم بہت زیادہ۔

ترجمہ : اور تعریف کا مستحق تو وہ شخص ہے، جو مال کی قدر دانی کے باوجود اسے یج سمعنا ہے

اور لشکر جبار کو میدان چھوڑنے پر مجبور کر دیتا ہے (یا میدان سے بھگا دیتا ہے)

حل لغات (۳۳) : التقت (انفال) باہم ملنا، کُماة واحد کیمی مسلح بہادر، مَأْزِق تنگ جگہ، مراد میدان جنگ، أَزَقَ المکان (ض) جگہ تنگ ہونا، الْمُعْلَمُ علامت زدہ، ممتاز، (انفال)

ترجمہ : اور شاخوانی اس شخص کی ہوتی ہے، جس کا حصہ، میدان جنگ میں مسلح بہادروں کی مڈ بھڑ کے وقت، علامت زدہ بہادر ہوا کرتے ہیں، (یا جو میدان جنگ میں مسلح بہادروں کی مڈ بھڑ کے دوران نشان زدہ بہادروں کو اپنا حصہ خیال کرتا ہے)

مصطلح الکلی : متنبی ابن کیغلیغ کے اسی مطالبے کی تردید کر رہا ہے، جس میں اس نے مدحیہ قصائد کہنے کی فرمائش کی تھی، کہتا ہے کہ تعریف تو اچھوں اور نیک نام لوگوں کی جاتی ہے، نہ کہ تجھ جیسے ذلیل اور رائدہ دربار کی، اسی طرح مدح تو اس انسان کے لیے زیبا ہے، جس کی نگاہ میں مال کی کوئی حیثیت نہیں رہتی اور وہ تنہا بڑے سے بڑے لشکر کا منہ پھیر دیتا ہے، اسی طرح ستائش کے قابل تو وہ جواں مرد ہوتے ہیں، جو میدان جنگ میں بہادروں سے نبرد آزما ہونے کو اپنا حصہ سمجھتے ہیں اور کم زوروں پر ہاتھ اٹھانے میں اپنی توہین، تم چقدر سامنے لے کر تعریف کا مطالبہ کرنے آئے تھے، ذرا غور تو کرو تم ایک نمبر کے رذیل، مال کے پجاری، بدنام بخیل اور شہرت یافتہ بزدل ہو، بھلا تمہاری کیوں کر تعریف کی جاسکتی ہے؟ یہ تو مدح کی شان کے خلاف ہے، اور پھر تمہاری تعریف کی جائے یا تمہارے روشن کارناموں کا تذکرہ کیا جائے؟

وَلَرُبَّمَا أَطَرَ الْقَنَاةَ بِفَارِسٍ (۳۴) | وَتَنِي فَقَوَّهَا بِآخِرٍ مِنْهُمْ

قول گھیب : و مستانہ، ل برائے تاکید، رُبَمَا لائتمل، اطر فاعل، القناة مفعول بہ، بفارس جار مجرور اطر کے متعلق جملہ فعلیہ ہے، و عطف و ترتیب کا، تَنِي فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاقلہ، قَوْم فاعل، ہا مفعول بہ، ب حرف جر، آخِر موصوف، منهم جار مجرور ہو کر صفت پھر ب کا مجرور ہو کر قوم کے متعلق، جملہ ہو کر معطوف جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات : اطر (ن ض) موڑنا، تَنِي (ض) مڑنا، دوہرانا، قَوْم (تفعیل) سیدھا کرنا،

قناة نیزہ، جمع قَنَا .

ترجمہ : اور وہ بسا اوقات ایک شہسوار کے ذریعے اپنے نیزے کو موڑ دیتا ہے، لیکن پلٹ کر (دوباہ حملہ کر کے) ایک دوسرے شہسوار کے ذریعے اپنے نیزے کو سیدھا کر لیا کرتا ہے۔

مطلب: شاعر اب اپنے ممدوح کی مہارت نیزہ زنی کو بیان کرتا ہے، کہ اس قدر وہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے، جس کی کوئی انتہاء ہی نہیں ہے، اور کمال تو یہ ہے کہ اگر کسی دشمن کو مارتے ہوئے، اس کا نیزہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے، تو وہ کسی دوسری چیز سے اپنا نیزہ نہیں سیدھا کرتا، بلکہ دوبارہ اسی ٹیڑھے نیزے سے دوسرے دشمن کو مارتا ہے اور نیزہ خود بخود سیدھا ہو جاتا ہے۔

وَالْوَجْهَ أَزْهَرُ وَالْفُؤَادَ مُشَيِّعٌ (۳۵) وَالرُّمْحَ أَسْمَرُ وَالْحَسَامَ مُصَصِّمٌ

ترکیب: و ابتدائی، الوجد مبتدا، ازہر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: ازہر زیادہ روشن، (ف) چمکنا، مُشیع جری، بہادر، (تفعیل) بمعنی رخصت کرنا، دُمح نیزہ، جمع دِماح، اسمر گندم گوں، گندی رنگ والی چیز، (ک) گندی ہونا، مصمم پختہ ارادہ، (تفعیل) پختہ عزم کرنا۔

ترجمہ: ممدوح کا چہرہ تابناک ہے، اور اس کا دل انتہائی دلیر ہے، اس کا نیزہ گندی رنگ کا ہے اور اس کی تلوار عزم و ارادے کی بڑی پکی ہے۔

مطلب: یعنی ممدوح کی مہارت اس لیے ہے، کہ وہ ہمیشہ پُر امید ہو کر میدان میں قدم رکھتا ہے، کبھی کسی چیز کا ٹینشن نہیں لیتا، ہمہ وقت مضبوط دل ہو کر لڑتا ہے، اس کا نیزہ بھی مشہور گندی رنگ کا ہے، اور اس کی تلوار کا کیا کہنا، وہ تو ہر وقت دشمنوں پر وار کرنے کے لیے بے تاب رہا کرتی ہے۔

أَفْعَالُ مَنْ تَلَدُ الْكَرَامُ كَرِيمَةً (۳۶) وَقَعَالُ مَنْ تَلَدُ الْأَعَاجِمُ أَعْجَمٌ

ترکیب: افعال مضاف، من موصولہ، تلد فعل، الکرام فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور مضاف الیہ ہو کر مبتدا، کریمہ خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: کرام واحد کریم شریف، نخی، تلد (ض) جننا، پیدا کرنا، أعاجم جمع عجمی کی جمع غیر عربی لوگ، گونگے انسان، مراد یہاں کینے اور رذیل قسم کے لوگ۔

ترجمہ: شریف زادوں کے کام بھی شریفانہ ہوا کرتے ہیں، جب کہ رذیل زادوں کے کام احمقانہ ہوا کرتے ہیں۔

مطلب: یعنی انسان کی شرافت و کرامت اور اس کی قابل قدر کارکردگی میں حسب نسب اور خاندان کا بہت بڑا کردار ہوا کرتا ہے، اگر آدمی اونچے خاندان سے تعلق رکھتا ہے تو اس کے ہر کام میں

بلندی نمایاں رہتی ہے، لیکن برے حسب نسب والے کا ہر کام گھٹیا، خراب اور ناقص ہوتا ہے، جو اس کی بدنسبی کی علامت بن جایا کرتا ہے۔

من قافیہ النون

وقال يذكر خروج شبيب ومخالفته كافورا

متنبی نے شبيب عقیلی کی بغاوت اور کافور کے تئیں اس کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے

عَدُوُّكَ مَذْمُومٌ بِكُلِّ لِسَانٍ (۱) وَلَوْ كَانَ مِنْ أَعْدَائِكَ الْقَمْرَانِ

ترکیب: عدوٰک مرکب اضافی کے بعد مبتداء، مذموم اسم مفعول، ب حرف جر، کل لسان ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر مذموم کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، لو وصلیہ، کان فعل ناقص، من حرف جر، أعدائک ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر کان کی خبر مقدم، القمران اس کا اسم، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مذموم مذمت کیا ہوا، ذم (ن) مذمت کرنا، قمران سے مراد شمس قمر ہیں۔

ترجمہ: ہر زبان تیرے دشمن کی مذمت کرتی ہے، خواہ وہ آفتاب و مانتاب ہی کیوں نہ ہوں۔

مطلب: شاعر کافور کی اہمیت و فضیلت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ تم اتنے کثیر المقاصد اور نفع بخش ہو کہ ساری دنیا تمہارے دشمنوں کی مذمت کرتی ہے، اور اگر شمس و قمر بھی تمہارے دشمن بن جائیں تو وہ بھی دنیا والوں کی برائی سے نہیں بچ سکیں گے، جب کہ ان کا نفع تو بہت عام ہے۔

وَلِلَّهِ سِرٌّ فِي عِلَاكَ وَإِنَّمَا (۲) كَلَامُ الْعِدَى ضَرْبٌ مِّنَ الْهَذْيَانِ

ترکیب: و ابتدائیہ، للہ جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، سر موصوف، فی حرف جر، علاک بعد الاضافت مجرور ہو کر صفت اور مبتداء مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، إنما حصریہ، کلام العدی مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتداء، ضرب موصوف، من الہذیان جار مجرور ہو کر صفت پھر خبر،

جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سر راز، بھید، جمع اسرار، ضرب قسم، طرح، جمع اضطراب و ضروب، ہذیان، بکواس، خرافات، ہڈی (ض) بکنا، بکواس کرنا، بغیر سوچے ہوئے بول پڑنا۔
ترجمہ: تیری رفعت و عظمت میں کوئی راز خداوندی پوشیدہ ہے، دشمنوں کی باتیں تو صرف بکواس ہیں۔

مطلب: یعنی تمام لوگوں کی مخالفت اور احتجاج کے بعد بھی جب اللہ نے تمہیں رفیع الشان بنایا ہے، تو یقیناً اس میں کوئی نہ کوئی راز ہے، جو عام لوگوں اور تمہارے دشمنوں کے ادراک و شعور سے باہر ہے، تمہارے مخالفین اس راز کو نہیں جانتے، اسی لیے تمہارے خلاف اول قول بکا کرتے ہیں۔

اَتَلْتَمِسُ الْأَعْدَاءُ بَعْدَ الَّذِي رَأَتْ (۳) قِيَامَ دَلِيلٍ أَوْ وَضُوحَ بَيَانٍ

ترکیب: ا ہمزہ استفہامیہ، تلتمس فعل، الأعداء فاعل، بعد مضاف، الذي اسم موصول، رات فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ، پھر بعد کا مضاف الیہ ہو کر تلتمس کا مفعول فیہ، قیام دلیل الخ مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد تلتمس کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تلتمس درخواست کرنا، طلب کرنا، (انتعال) قیام بمعنی وجود، بیان (ض) واضح ہونا۔

ترجمہ: کیا تمہاری سر بلندی کی دلیلوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد بھی، تمہارے دشمنوں کو کسی دلیل کے وقوع پذیر ہونے، یا کسی بینہ کے ظہور کا انتظار ہے۔

مطلب: یعنی جب اللہ نے تمہیں سرخ روئی عطا کر دی، اور دوست دشمن سب جان گئے کہ اللہ کو تمہیں بلند حیثیت رکھنا مقصود ہے، پھر تمہاری برتری اور فوقیت کے لیے، تمہارے دشمن کس دلیل کے منتظر ہیں، کیا اللہ کا فیصلہ انہیں منظور نہیں ہے۔

رَأَتْ كُلُّ مَنْ يُنَوِي لَكَ الْغَدْرَ يُبْتَلَى (۴) بِغَدْرِ حَيَاةٍ أَوْ بِغَدْرِ زَمَانٍ

ترکیب: رات فعل فاعل، کل مضاف، من موصولہ، ينوي فعل فاعل، لك جار مجرور کے متعلق، الغدر اس کا مفعول بہ، جملہ ہو کر من کا صلہ، کل کا اور مضاف الیہ ہو کر زات کا مفعول بہ اول، یبتلی فعل مجہول مع نائب فاعل، ب حرف جر، غدر حیاء مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، بغدر الخ پہلے کی طرح ہو کر معطوف پھر یبتلی کے متعلق، جملہ ہو کر رات کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الغدر بدعہدی، بے وفائی (نض) عہد شکنی کرنا، یُسبلی (انتعال) ہونا، غدر حیاۃِ اُمی الموت، غدر زمان، مٹائے پریشانی۔

ترجمہ: دشمن یہ جان چکے ہیں، کہ آپ سے بدعہدی کرنے والا یا تو موت سے دو چار ہو جاتا ہے، یا پھر زمانے کی مصیبتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

مطلب: یعنی جب اللہ نے آپ کو بلند مرتبہ بنا ہی دیا، تو آپ کے دشمنوں کو صبر کے ساتھ اسے تسلیم کر لیتا چاہئے، مخالفت اور احتجاج سے انہی کا نقصان ہے، کیوں کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں، کہ آپ سے بدعہدی کرنے والوں کا سبب یا تو موت ہے، یا پھر زمانے کی مصیبتوں اور آفتوں میں گرفتاری۔

بِرَغْمِ شَيْبٍ فَارَقَ السَّيْفُ كَفَّهُ (۵) وَكَانَا عَلَى الْعِلَاتِ يَصْطَحِبَانِ

ترکیب: ب حرف جر، رِغْمِ شیب مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر فارق کے متعلق، السیف ذو الحال، کفہ بعد الاضافت فارق کا مفعول بہ، و حالیہ، کانا فعل ناقص، ہما ضمیر اس کا اسم، علی العلات جار مجرور یصطحبان کے متعلق جو فعل فاعل ہے، جملہ ہو کر کانا کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور فارق کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: رِغْم نہ چاہتے ہوئے بھی، رِغْم (س) نفرت کرنا، ناپسند کرنا، شیب جریر عقیلی کا بیٹا، فارق (مفاعلت) جدا ہونا، السیف تلوار، مراد سیف الدولہ، کف ہتھیلی مراد شیب عقیلی، علات واحد علة بمعنی حالات، احوال، یصطحبان (انتعال) ساتھ ساتھ رہنا۔

ترجمہ: شیب کے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی تلوار اس کی ہتھیلی سے جدا ہو گئی۔ حالاں کہ ہر پل دونوں ساتھ رہا کرتی تھیں۔

مطلب: یعنی موت نے سیف الدولہ اور شیب کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا، جب کہ شیب یا سیف الدولہ دونوں میں سے کوئی بھی اس جدائی کے لیے تیار نہ تھا، مگر موت کے سامنے بے بس ہو کر ہتھیار ڈالنا پڑا اور سیف بغیر ہتھیلی کے رہ گیا، یعنی شیب سیف الدولہ کا دستِ راست تھا اور ایک مضبوط کلائی کی طرح ہمہ وقت اس کے ساتھ شمشیر زنی کیا کرتا تھا، مگر موت نے دونوں میں فرقت اور دوری پیدا کر دی۔

كَانَ رَقَابَ النَّاسِ قَالَتْ لِسَيْفِهِ (۶) رَفِيقُكَ قَيْسِي وَأَنْتَ يَمَانِ

ترکیب: کان حرف مشبہ بالفعل، رقاب الناس بعد الاضافت اس کا اسم، قالت فعل فاعل، ل حرف جر، سیفہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر قالت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جملہ قول،

رفیقك بعد الاضافت مبتدا، قیسی خبر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، أنت یمان مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، پھر مقولہ اور كان کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: رقاب واحد رقبة گردن، رفیق دوست، جمع رُفقاء، قیسی قبیلہ قیس کا باشندہ، یمان یمن کا باشندہ۔

ترجمہ: گویا کہ لوگوں کی گردنوں نے، شبیب کی تلوار سے یہ کہا کہ تمہارا دوست، قبیلہ قیس کا باشندہ ہے اور تم یمن سے تعلق رکھتی ہو۔

مطلب: یعنی ایسا لگتا ہے کہ سیف الدولہ اور شبیب عقیلی کی جدائی کا سبب، لوگوں کا اس کو بھڑکانا اور سیف الدولہ کے خلاف یہ کہہ کر اکسانا ہے، کہ اے تلوار تم یمن جیسی مشہور اور مضبوط ارادے والی جگہ کی بنی ہوئی ہو، پھر ایک قیسی شخص کے ساتھ رہنا تمہیں زیب نہیں دیتا، تم نے اتنی گردنوں کو مار گرایا ہے، جس پر سارے لوگ تمہاری کارکردگی اور اثر انگیزی کے حوالے سے تم پر رشک کرتے ہیں، پھر ایک قیسی باشندہ کے ساتھ تمہارا میل جول صحیح نہیں ہے، تم ایسا کیوں نہیں کر رہی ہو کہ اسے بھی ختم کر دو۔

فَإِنْ يَكُ إِنْسَانًا مَضَى لِسَبِيلِهِ (۷) فَإِنَّ الْمَنَايَا غَايَةُ الْحَيَوَانِ

ترکیب: ف تفریعی، إن شرطیہ، يك دراصل یکن تھا، إن کی وجہ سے ن گر گیا، بہر حال وہ فعل ناقص ہو ضمیر اس کا اسم، إنسانا موصوف، مضی فعل فاعل، لسبیلہ جار مجرور مضی کے متعلق جملہ ہو کر صفت اور يك کی خبر جملہ ہو کر جملہ شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، المنايا اس کا اسم، غایۃ الحيوان مرکب اضافی کے بعد إن کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے

حل لغات: مضی (ض) لسبیلہ مرنا، منایا واحد مَنیۃ موت، غایۃ جمع غایات انتہا، ملتبھا۔

ترجمہ: اگر شبیب ایک انسان تھا جو مر گیا، تو یقیناً موت ہر ذی روح کی آخری منزل ہے۔

مطلب: شاعر سیف الدولہ کو شبیب کی موت پر تسلی دتے ہوئے کہتا ہے، کہ اگرچہ تمہارے لیے اس کی جدائی بڑی پریشانی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہے، مگر اس میں کوئی عار اور شرم کی بات نہیں ہے، دنیا کی کسی بھی طاقت میں یہ دم نہیں تھا، کہ وہ تم لوگوں کو جدا کر دے، لیکن ایک ایسی طاقت نے یہ کام کیا ہے، کہ ساری دنیا آج تک نہ تو اس کا کوئی علاج ڈھونڈ سکی ہے اور نہ ہی کوئی ذریعہ دفاع۔

وَمَا كَانَ إِلَّا النَّارُ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ (۸) تُثِيرُ غُبَارًا فِي مَكَانٍ دُخَانٍ

ترکیب: و متانفہ، ما نافیہ، كان فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، إلا حصریہ، النار

ذوالحال، فی حرف جر، کل موضع مرکب اضافی کے بعد مجرد ہو کر حال اول، تشریف فعل فاعل، غبارا مفعول بہ، فی حرف جر، مکان دخان ترکیب توصیفی کے بعد مجرد ہو کر تشریف کے متعلق، جملہ ہو کر النار کا حال ثانی اور کان کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نَارُ آگ، جمع نيران، تَشِيرُ (افعال) بھڑکانا، براہیختہ کرنا، دُخان دھواں، جمع ادخنة، و دَوَاخِن۔

ترجمہ: شیب ہر جگہ ایک ایسی آگ ہوا کرتا تھا، جو دھوئیں کے بجائے غبار اڑاتا تھا۔
مطلب: یعنی عام طور پر تو لوگ آگ سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھتے ہیں، لیکن شیب عقیلی ایک ایسی آگ تھا، جو نہایت حیرت انگیز تھا، اور میدان جنگ میں اس کی جواں مردی اور بہادری کا مشاہدہ کرنے والوں کو یہ یقین کرنا پڑتا تھا، کہ واقعی یہ غبار اڑانے والی آگ آج ہم پہلی بار دیکھ رہے ہیں۔

فَنَالَ حَيَاةً يَشْتَهِيهَا عَدُوُّهُ (۹) وَمَوْتًا يُشْهِي الْمَوْتَ كُلَّ جَبَانٍ

ترکیب: ف تفریعی، نال فعل فاعل، حیاة موصوف، یشتہی فعل، ہا مفعول بہ، عدوہ مرکب اضافی کے بعد فاعل جملہ ہو کر حیاة کی صفت اور معطوف علیہ، و عاطفہ، موتا موصوف، یشتہی فعل فاعل، الموت مفعول بہ اول، کل جبان بعد الاضافت مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ ہو کر موتا کی صفت پھر معطوف ہو کر نال کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یشتہی (افتعال) چاہنا، خواہش کرنا، یشتہی (تفعیل) رغبت دلانا، شوق پیدا کرنا، جبان بزدل، جمع جُبَنَاء۔

ترجمہ: چنانچہ شیب کو اپنے دشمن کی نگاہ میں قابل رشک زندگی نصیب ہوئی، اور ایسی موت ملی جو ہر بزدل کی دلی تمنا ہوا کرتی ہے، (یا جو ہر بزدل کو اس جیسی موت کی رغبت دلاتی ہے)

مطلب: شاعر شیب کی قابل قدر زندگی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ مرحوم نے نہایت عزت و وقار کے ساتھ زندگی بسر کی، اور اس طرح کے کارہائے نمایاں انجام دیئے، کہ اس کے حاسدین و مخالفین کو بھی اس کی شجاعت مندانہ زندگی پر رشک آنے لگا ہے، اور جب اُس کے اس دنیا سے جانے کا وقت ہوا، تو اتنے آرام و سکون سے اس کی روح پرواز کر گئی، جس کی تمنا ہر بزدل اور موت سے ڈرنے والا انسان کیا کرتا ہے، کہ کاش مجھے موت کے وقت پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، مختصر یہ کہ شیب کی زندگی بھی باعث رشک تھی، اور اس کی موت بھی قابل دید اور لائق چاہت ہے۔

☆☆☆☆☆

نَفَى وَفَعَ اطْرَافِ الرِّمَاحِ بِرُمُوحِهِ (۱۱) وَلَمْ يَخْشَ وَفَعِ النَّجْمِ وَالْذَّبْرَانِ

ترکیب: نفی فعل، ہو ضمیر ذوالحال، وقع اطراف الرماح ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، ب حرف جر، رمحه بعد الاضافت مجرور ہو کر نفی کے متعلق، و حالیہ، لم يخش فعل فاعل، وقع مضاف، النجم الخ مرکب عاطفی کے بعد مضاف الیہ ہو کر لم يخش کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال پھر نفی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نفی (ض) نفیا دور کرنا، ہٹانا، وَقَعَ اثر، تاثیر، اطراف واحد طَرَف کنارہ، نوک، الذبران ثور کے پانچوں ستاروں کا مجموعہ، نجم ستارہ خاص، جمع نُجوم۔

ترجمہ: شیب نے اپنے نیزے سے دشمنوں کے نیزوں کے کناروں کی اثر انگیزی ختم کر دی، لیکن کہکشاں اور دبران کی تاثیر سے وہ بے خوف ہو گیا، (ان کی اس نے پرواہ نہ کی)

مطلب: یعنی مرحوم نے دنیا کے ہر تیر اور نیزے کا انتہائی جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا، اور دشمن کے ہر وار کو ناکام بنا کر نہایت شاہانہ زندگی بسر کی، مگر افسوس وہ دنیاوی مدافعت میں لگ کر، آسمان میں موجود ستاروں کے حملے اور ان کی اثر انگیزی سے غافل ہو گیا، نتیجہ یہ ہوا کہ وہی ستارے اس کی موت کا سبب بن گئے، اور کسی مزاحمت کے بغیر شیب کی زندگی کو تباہ کر گئے۔

وَلَمْ يَذِرْ أَنَّ الْمَوْتَ فَوْقَ شَوَاتِيهِ (۱۲) مُعَارَ جَنَاحِ مُحْسِنِ الطَّيْرَانِ

ترکیب: و متانفہ، لم يذر فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، الموت ذوالحال، معار جناح ترکیب اضافی کے بعد حال اول، محسن الخ مضاف مضاف الیہ ہو کر حال ثانی، پھر ان کا اسم، فوق شواتہ اضافتوں کے بعد ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر لم يذر کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يَذِرُ (ض) درایہ جاننا، سمجھنا، شَوَاةُ سر کی کھال، مُعَارَ عاریت پر لی ہوئی چیز، (افعال) عاریت پر لینا، محسن (افعال) اچھا کرنا، طیران مصدر (ض) اڑنا۔

ترجمہ: شیب یہ نہ جان سکا کہ موت مستعار پر کے بل، عمدہ پرواز بن کر، اس کے سر پر منڈلا رہی ہے۔

مطلب: اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے، کہ موت کے دن میدان جنگ میں نکلنے سے پہلے کسی نے شیب کو زہر ملا ہوا ستونکھلا دیا تھا، اور وہی اس کی موت کا سبب حقیقی ثابت ہوا، اسی کو کہہ رہا ہے کہ انتقال کے دن بھی، وہ مام دلوں کی طرح تازہ دم ہو کر میدان مقابلہ میں نکلا، اسے ہرگز یہ احساس

نہ ہو۔ کا کہ موت نے تو پہلے، ہی اس کے سیٹ بک کر دی ہے اور آج اس کی زندگی کا آخری دن ہے۔

وَقَدْ قَتَلَ الْأَقْرَانَ حَتَّى قَتَلَتْهُ (۱۳) بِأَضْعَفِ قِرْنٍ فِي أَذْلِ مَكَانٍ

ترکیب: و ابتدائیہ، قد برائے تحقیق، قتل فعل فاعل، الاقران مفعول بہ، حتی حرف جر، قتل فعل فاعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، اضعف اسم تفصیل مضاف، قرن مضاف الیہ، فی حرف جر، اذل مکان مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور اضعف کے متعلق، پھر یہ ب کا مجرور ہو کر قتلہ کے متعلق اور جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد حتی کا مجرور اور قتل کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اقران ساتھی، ہم عمر، واحد قرون مراد مقابل، اضعف نہایت کمزور، (ک) کم زور ہونا، اذل نہایت برا، (ض) اضعف قرن سے مراد اپنی موت مرنا، اور اذل مکان سے مراد میدان جنگ ہے۔

ترجمہ: شیب اپنے حریفوں کو مارتا رہا، لیکن تم نے نہایت کم زور مقابل کے ذریعے انتہائی بری جگہ میں اسے موت کے حوالے کر دیا۔

مطلب: یعنی میدان جنگ میں جب تک زہر اس کے رگ و پے میں سرایت نہیں کیا تھا، وہ حسب سابق اپنی جواں مردی دکھلاتا رہا اور اس سے ٹکر لینے والے موت کی خوراک بنتے رہے، لیکن جب کچھ دیر کے بعد زہر نے اپنی اثر انگیزی دکھائی، تو وہ موت سے ہار بیٹھا اور بغیر کسی حملے وغیرہ کے میدان جنگ جیسی منحوس جگہ میں اس نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

أَتَتْهُ الْمَنَایَا فِي طَرِيقٍ خَفِيَّةٍ (۱۴) عَلَى كُلِّ سَمْعٍ حَوْلَهُ وَعِيَانٍ

ترکیب: أتت فعل، ہ مفعول بہ، المنایا فاعل، فی حرف جر، طریق موصوف، خفیۃ صیغہ صفت، علی حرف جر، کل مضاف، سمع موصوف، حوله بعد الاضافت صفت اور معطوف علیہ، و ناطقہ، عیان معطوف پھر کل کا مضاف الیہ اور علی کا مجرور ہو کر خفیۃ کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر طریق کی صفت اور فی کا مجرور ہو کر أتت فعل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: طریق راہ، جمع طرق، خفیۃ پوشیدہ، مخفی، (س) پوشیدہ ہونا، سمع کان، (س) سننا، عیان مشاہدہ، عایۃ معاینہ و عیانا (مفاعلات) معائنہ کرنا، مشاہدہ کرنا۔

ترجمہ: موت اس کے پاس ایک ایسی راہ سے آئی، جو اس کے گرد و پیش ہر کان اور ہر نگاہ سے پوشیدہ رہی۔

مطلب: یعنی اس قدر جلدی اور اچانک شیب کو موت آئی، کہ اس کے انتقال کی خبر سننے والا

ہر کوئی تعجب کرنے لگا، نہ تو وہ پہلے سے بیمار تھا، نہ ہی میدان جنگ میں کسی نے اس پر وار کیا، پھر یہ بلا سبب موت کی آمد، ہر کسی کے لیے وجہ تفتیش اور سبب تعجب تو بن ہی جائے گی۔

وَلَوْ سَلَكْتُ طُرُقَ السِّلَاحِ لَرَدُّهَا (۱۵) | بَطُولِ يَمِينٍ وَاتِّسَاعِ جَنَانِ

ترکیب: و متانہ، لو شرطیہ، سلکت فعل فاعل، طرق السلاح بعد الاضافت مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ل جزائیہ، رد فعل فاعل، ہا مفعول بہ، ب حرف جر، طول الخ مرکب اضافی اور مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہو کر رد کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: سلکت (ن) چلنا، اتساع (انتعال) کشادہ ہونا، جنان دل، جمع اجنان۔
ترجمہ: اگر موت ہتھیار کی راہ اختیار کرتی، تو شبیب اپنے دست راست کی درازی اور اپنی کشادہ دلی کے ذریعے موت کو واپس لوٹنے پر مجبور کر دیتا۔

مطلب: یعنی چوں کہ موت چھپ کر خفیہ راستے سے آئی اور شبیب کی روح قبض کرنے میں کامیاب ہو گئی، ورنہ اگر موت ہتھیاروں کی طرح آتی اور شبیب سے مقابلے کا اعلان کرتی ہوئی اس کے پاس پہنچتی، تو دنیا والے دیکھ لیتے، کہ شبیب کتنا بہادر اور جنگ جو ہے، کہ اس نے تو موت کو بھی پیچھے کر دیا، (شاعر نے حد سے زیادہ مبالغہ آرائی کر دیا ہے، شاید انعام کچھ زیادہ ملے)

تَقْصُّدُهُ الْمَقْدَارُ بَيْنَ صَحَابِهِ (۱۶) | عَلَى ثِقَةٍ مِنْ ذَهْرِهِ وَأَمَانِ

ترکیب: تقصد فعل، ہ ذوالحال، المقدار فاعل، بین صحابہ اضافت کے بعد حال اول، علی حرف جر، ثقة مصدر، من حرف جر، دھرہ بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، امان معطوف پھر من کا مجرور ہو کر ثقة کے متعلق، اور یہ علی کا مجرور اور ظرف مستقر ہو کر حال ثانی پھر تقصد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تقصد (تفعل) ارادہ کرنا، پختہ ارادہ کرنا، مقدار بمعنی قدر و قضاء، جمع مقادیر، ثقة بھروسہ، اعتماد، (ض) بھروسہ کرنا، دھر زمانہ، جمع دھور، امان امن، (س) بے خوف ہونا۔

ترجمہ: قضاء الہی نے شبیب کو اس کے دوستوں کے درمیان سے اٹھالیا، (اچک لیا) حالاں کہ وہ اپنے زمانے پر اعتماد کر کے، نہایت مطمئن تھا۔

مطلب: یعنی موت نے اس طرح خاموشی سے شبیب کی دنیا جاڑ دی، کہ کسی کو ہوا بھی نہ لگ سکی، ابھی تو وہ اپنے ساتھیوں میں نگوں ہو کر گھوم پھر رہا تھا، اسے اپنی شاندار کارگردگی کی بدولت اپنے زمانے پر بڑا اعتبار تھا، کہ اس طرح اچانک اس کے ساتھ دھوکہ نہیں کیا جائے گا، اس نے ابھی موت کے

بارے میں سوچا ہی نہیں تھا، لیکن اس کی اچانک موت نے سب کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

وَهَلْ يَنْفَعُ الْجَيْشُ الْكَثِيرُ التَّفَافُ (۱۷) عَلَى غَيْرِ مَنْصُورٍ وَغَيْرِ مُعَانَ

ترکیب: و متانفہ، هل استفہامیہ، ینفع فعل، الجیش موصوف، الکثیر صیغہ صفت، التفاف مصدر اپنے فاعل ہ کی طرف مضاف ہے، علی حرف جر، غیر منصور مرکب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، غیر الخ ترکیب اضافی کے بعد معطوف ہو کر علی کا مجرد اور التفاف مصدر کے متعلق، پھر یہ کثیر صیغہ صفت کا فاعل ہے اور شبہ جملہ ہو کر جیش کی صفت پھر ینفع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: التفاف مصدر، (اتعال) جمع ہونا، اکٹھا ہونا، منصور مدد کیا ہوا، (ن) معان اعانت کردہ، اعان (افعال) اعانت کرنا، جیش جمع جیوش لشکر۔
ترجمہ: کیا اس شخص کے لیے لشکر جبار کی اجتماعیت نفع بخش ہو سکتی ہے، جسے اللہ کی نصرت و اعانت نصیب نہ ہو۔

مطلب: یعنی اللہ کی مدد اور اس کی نصرت کے نہ ہوتے ہوئے، دنیا کی کوئی بھی طاقت کسی کو نہیں بچا سکتی، کچھ یہی حال شیب کا بھی ہوا ہے، کہ اس کے پاس لشکر و افواج کی بھرمار تھی، اور وہ خود بھی تنہا ایک دنیا سے نمٹنے کے لیے کافی تھا، مگر چوں کہ موت کے مقابلے میں اس کے ساتھ اللہ کی مدد شامل حال نہ تھی، اسی لیے اس معر کے میں اسے شکست فاش ہوئی ہے۔

وَدَى مَا جَنَى قَبْلَ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ (۱۸) وَلَمْ يَدِهِ بِالْجَامِلِ الْعَكْنَانِ

ترکیب: ودی فعل فاعل، ما موصولہ، جنى فعل فاعل، قبل المیت مضاف مضاف الیہ ہو کر اس کا مفعول فیہ، ب حرف جر، نفسہ بعد الاضافت مجرد ہو کر جنى کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور ودی کا مفعول بہ، جملہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لم ید فعل فاعل، ہ مفعول بہ، ب حرف جر، الجامل الخ موصوف صفت ہو کر مجرد اور لم ید کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ودی (ض) وڈیا وڈیۃ دیت دینا، خون بہا دینا، جنى (ض) جنایۃ جرم کرنا، المیت شب گذاری، بات (ض) رات گذارنا، الجامل اونٹوں کا ریوڑ، العکنان بہت سے اونٹ۔

ترجمہ: شب گذرنے سے پہلے اس نے اپنے جرم کا خون بہا اپنی ذات سے ادا کر دیا، اس نے اپنی دیت بہت سارے اونٹوں سے نہیں ادا کی۔

مطلب: یعنی حبیب نے اپنی موت کے دن جتنے لوگوں کو قتل کیا تھا، ان کی دیت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا، اور عام لوگوں کی طرح اس نے اپنی خطا کی دیت میں اونٹوں کا استعمال نہیں کیا، بلکہ اپنی شایان شان دیت ادا کی اور ہمیشہ کے لیے اپنا وجود ختم کر دیا۔

أَتَمِّسُكَ مَا أَوْ لَيْتَهُ يَدُ عَاقِلٍ (۱۹) وَتُمْسِكَ فِي كَفْرَانِهِ بَعْنَانٍ

ترکیب: استفہامیہ، تمسک فعل، ما موصولہ، اولیت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور تمسک کا مفعول بہ، ید عاقل بعد الاضافت اس کا فاعل، و بمعنی مع، ان مقدر، تمسک فعل فاعل، فی کفرانہ اور بعنان دونوں جار مجرور ہو کر تمسک کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفرد کی تاویل میں ہوتے ہوئے تمسک کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ استفہامیہ ہے۔

حل لغات: تمسک (افعال) لینا، پکڑنا، اولیت (افعال) احسان کرنا، بخشش کرنا، کفران مصدر، (ن) ناشکری کرنا، عنان لگام کی رسی جمع أعنة۔

ترجمہ: کیا کسی عقل مند کا ہاتھ آپ کی بخششوں کو لے کر، احسان ناشناسی کرتے ہوئے گھوڑے کے لگام کی رسی کو تمام سکتا ہے؟

مطلب: شاعر کا فور کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ آپ نے حبیب پر ہر طرح کے احسان کیے تھے، مال و دولت کی فراوانی سے بھی نوازا تھا، اور اسلحوں اور گھوڑوں کی نعمت سے بھی اس کا دامن بھر دیا تھا، لیکن حبیب نے ان تمام احسانات کو بالائے طاق رکھ کر، نہ صرف یہ کہ اس نے احسان ناشناسی کی، بلکہ آپ کے خلاف کمر بستہ ہو کر میدان مقابلہ میں بھی نکل پڑا، جس کا برا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا، واقعی ایسا نہیں ہو سکتا کہ انسان اسی ذات پر حملہ کر دے، جس نے اسے قوت بازو اور دست و پا سے نوازا ہے، جسے دینا آتا ہے، اسے اچھی طرح لینا اور چھیننا بھی آتا ہے۔

وَيَرْكَبُ مَا أُرْكَبْتَهُ مِنْ كَرَامَةٍ (۲۰) وَيَرْكَبُ لِلْبَعْضِيَانِ ظَهْرَ حِصَانٍ

ترکیب: و مستانہ، یرکب فعل فاعل، ما موصولہ، ارکبت فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور ذوالحال، من کرامۃ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اور پھر یرکب کا مفعول بہ، و بمعنی مع، یرکب فعل فاعل، للبعضیان جار مجرور یرکب کے متعلق، ظہر حصان بعد الاضافت اس کا مفعول بہ، جملہ ہو کر یرکب اول کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یرکب (س) سوار ہونا، مراد حاصل کرنا، ارکبت (افعال) سوار کرنا، مراد عطا کرنا، بعضیان نافرمانی (ض) ظہر پیٹ، پشت، بنج لکھور، حصان عمدہ قسم کا گھوڑا جمع احصنة،

کرامۃ نعمت، مراد گھوڑے۔

ترجمہ: کیا کوئی ذی شعور آپ کی عطا کردہ نعمت کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ، نافرمانی کے گھوڑے پر بھی سوار ہو سکتا ہے؟

مطلب: یعنی آپ ہی نے تو جنگ و جدال کے لیے شیب کو گھوڑے دیئے تھے، لیکن پھر اس نے ناشکری کرتے ہوئے آپ ہی پر چڑھائی کا خواب دیکھ لیا، تو کیا ایسا بھی کہیں ہوتا ہے؟ شیب نے غلطی کی، جس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑا۔

ثَنِي يَدَهُ الْإِحْسَانُ حَتَّى كَانَتْهَا (۲۱) وَقَدْ قُبِضَتْ كَانَتْ بِغَيْرِ بَنَانٍ

ترکیب: ثنی فعل، یدہ بعد الاضافت مفعول بہ، الإحسان، ثنی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، کان حرف مشبہ بالفعل، ہاضمیر ذوالحال، و حالہ، قد برائے تحقیق، قبضت فعل مجہول، ہی ضمیر اس کا نائب فاعل، جملہ ہو کر حال پھر کان کی اسم، کانت فعل ناقص، ہی ضمیر اس کا اسم، ب حرف جر، غیر بنان مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور اور کانت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ثنی (ض) لپیٹنا، مراد لوٹانا، قبضت (ض) پکڑنا، سمیٹنا، بنان انگلیوں کے

پوروے۔

ترجمہ: تیرے احسان نے اس کے ہاتھ کو لوٹا دیا، یہاں تک اس کے لپٹے ہوئے ہاتھ بغیر پوروں کے محسوس ہو رہے تھے۔

مطلب: یعنی کافور کے انعامات و نوازشات سے بوجھل ہو کر، شیب عقلی اس کے خلاف اپنے مذموم ارادوں کو عملی جامہ نہ پہنا۔ کا اور جس طرح ایک ناکام شخص اپنی انگلیوں کے سروں کو بند کر لیتا ہے، ٹھیک اسی طرح شیب نے بھی اپنے مقاصد میں ناکامی کا منہ دیکھنے کے بعد، اپنی ہتھیلی اور مٹھی کو سمیٹ لیا تھا، اور دیکھنے والوں کو ایسا لگتا تھا کہ اس کی انگلیوں کے پوروے غائب ہو گئے ہیں۔

وَعِنْدَ مِنَ الْيَوْمَ الْوَفَاءُ لِصَاحِبِ (۲۲) شَيْبٍ وَأَوْفَى مِنْ تَرَى أَخَوَانِ

ترکیب: و متانفہ، من استفہامیہ خبر مقدم، عند یہ الوفاء مصدر کا ظرف ہے، اسی طرح الیوم بھی، لصاحب جار مجرور ہو کر الوفاء مصدر کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، شیب مضاف علیہ، و عاطفہ، اوفی اسم تفصیل مضاف، من موصولہ، تری فعل فاعل، جملہ ہو کر صلا اور مضاف الیہ ہو کر مضاف، پھر مبتدا، اخوان خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الولاء (ض) پورا کرنا، اخوان اخ کا شنیہ بھائی، جمع إخوة .

ترجمہ: آج کل کس کے دل میں اپنے ساتھی کے تئیں وفاداری کا جذبہ ہے، شیب اور تمہاری نظر میں سب سے بڑا وفادار شخص دونوں برادران ہیں۔

مطلب: یعنی ایفاء عہد کے حوالے سے یہ نہایت برا زمانہ ہے، آج صرف شیب ہی کی غدار کی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ جسے آج ہم وفادار سمجھ رہے ہیں، کل وہ شیب سے بھی زیادہ غدار اور بے وفا تھا، اس لیے اس سلسلے میں دونوں ہی برابر ہیں، شاعر نے نہایت زبردست چوٹ کی ہے کافور پر، کہ آج جب شیب نے اس کے ساتھ بد عہدی کی ہے، تو اس کی آنکھ کھلی، کیا کافور کو نہیں معلوم؟ کہ اس سے پہلے اس نے مجھے عہدہ اور منصب دینے کا وعدہ کیا تھا، مگر مکر گیا، تو جیسا جو کرتا ہے ویسا ہی اس کے سامنے آتا ہے۔

قَضَى اللَّهُ يَا كَافُورُ أَنْكَ أَوَّلٌ (۲۳) وَلَيْسَ بِقَاضٍ أَنْ يُرَى لَكَ ثَانٌ

ترکیب: یا کافور جملہ ندا ہے، قضی فعل، اللہ فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، اول خبر جملہ اسمیہ ہو کر قضی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، ب حرف جر، قاض اسم فاعل، ان ناصبہ، یوی فعل مجہول، لك جار مجرور اسی کے متعلق، ثان، یوی کا نائب فاعل، جملہ ہو کر بتا دیل مفرد قاض اسم فاعل کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہو کر معطوف اور جواب ندا جملہ ندا ہے۔

حل لغات: قضی (ض) فیصلہ کرنا، یوی فعل مجہول رای (ف) رویہ دیکھنا، یہاں ترجمہ ہوگا نظر آنا، دکھنا۔

ترجمہ: اے کافور! اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ تم دن نمبر ہو، اللہ کو یہ منظور نہیں ہے (یا اللہ یہ فیصلہ نہیں کریں گے) کہ تمہارا کوئی ثانی نظر آئے۔

مطلب: یہاں سے متنبتی امید کی شمع روشن کر کے، ایک بار پھر کافور کی تعریف میں کہتا ہے، کہ اے کافور شرف و عزت اور پاکیزگی و کرامت کے حوالے سے، اللہ نے تمہیں نمایاں اور برتر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے، اور خدا کو یہ نہیں منظور ہے، کہ اس سلسلے میں تمہارا کوئی ہم مثل نظر آئے۔

فَمَا لَكَ تَخْتَارُ الْقِيسِيَّ وَإِنَّمَا (۲۴) عَنِ السَّعْدِ يُرْمَى دُونَكَ الثَّقَلَانِ

ترکیب: ف تفریعیہ، ما مبتداء، ل حرف جر، ک ذوالحال، تختار فعل فاعل، القسی مفعول بہ جملہ ہو کر حال اول، و حالیہ، إنما برائے حصر، عن السعد جار مجرور یرمی کے متعلق، دونك بعد الاضافت اس کا مفعول، الثقلان، یرمی کا نائب فاعل، جملہ ہو کر حال ثانی، پھر ل کا

مجروح ہو کر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تختار (اتعال) پسند کرنا، اختیار کرنا، القسی واحد قوم کما نئس، سعد خیر و برکت (ف) بابرکت ہونا، یومنی مجہول (ض) جسے تیر ماری جائے، ثقلان جن والنس۔

ترجمہ: تمہیں کیا ہو گیا ہے، کہ تم کمانوں کو اختیار کر رہے ہو، حالاں کہ تمہارے سامنے (یا تمہاری حفاظت کے لیے) جن والنس پر تمہاری سعادت مندی اور برکت کا تیر چلایا جا رہا ہے۔

مطلب: یعنی اپنے دشمنوں کا قلع قمع کرنے کے لیے کافور کو کسی تیر اندازی کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اللہ نے اسے اتار فیح الشان اور عظیم المرتبت بنایا ہے، کہ دنیا کے تمام انسان و جنات کو اس کی بلندی اور شرافت سے جلن ہے، اور کافور کی طرف سے بغیر تیر اندازی کیے ہوئے، وہ لوگ حسد کی آگ میں جل کر راکھ ہو رہے ہیں۔

وَمَا لَكَ تُعْنِي بِالْأَسْنَةِ وَالْقَنَّا (۲۵) وَجَدُّكَ طَعَانٌ بِغَيْرِ سِنَانٍ

ترکیب: و مستانفہ، ما استفہامیہ مبتداء، ل حرف جر، ك ذوالحال، تعنی فعل مجہول، انت ضمیر ذوالحال، ب حرف جر، الأسنة والقنا مرکب عاطفی کے بعد مجروح ہو کر تعنی کے متعلق، و حالہ، جدك بعد الاضافت مبتداء، طعان صیغہ مبالغہ، ب حرف جر، غیر سنان مرکب اضافی کے بعد مجروح ہو کر طعان کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر جدك کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور تعنی کا نائب فاعل، جملہ ہو کر پھر حال اور ل کا مجروح ہو کر ما کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تُعْنِي عُيِي مجہول بالامر (ض) توجہ دینا، اہتمام کرنا، جَدَّ حصہ، نصیبہ، جمع اجداد و جُدد، طعان ماہر اور تیز رفتار نیزے باز، (ف) نیزہ مارنا، أسنة واحد سنان نیزے کا پھل۔

ترجمہ: تمہیں نیزوں کے پھل اور نیزوں کا اہتمام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب کہ تمہارا نصیبہ نیزوں کے بغیر بھی زبردست نیزے بازی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

مطلب: وہی گذشتہ شعر والی بات کو دوسرے انداز میں پیش کیا ہے، کہ جب اللہ تمہاری قسمت کو عالی رتبہ بنا کر، تمہارے دشمنوں کو حسد کی آگ میں جلا ہی رہے ہیں، تو پھر خام خواہی تم کیوں پریشان ہو رہے ہو، تمہیں تو تیر و تلواریں پر نظر بھی نہیں ڈالنا چاہئے۔

وَلَمْ تَحْمِلِ السَّيْفَ الطَّوِيلَ نَجَادُهُ (۲۷) وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْهُ بِالْحَدَثَانِ

ترکیب: و مستانفہ، لَمْ استفہامیہ، تحمل فعل، انت ضمیر ذوالحال، السیف موصوف،

الطویل صیغہ صفت، نجادہ بعد الاضافت اس کا فاعل پھر صفت ہو کر تحمل کا مفعول بہ، و حالیہ، انت مبتدا، غنی صیغہ صفت، عنہ اور بالحدثان دونوں جار مجرور ہو کر غنی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر انت کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر حال پھر تحمل کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تحمل (ض) اٹھانا، نجاد تکوار کا پرتلہ، حدثان حوادث زمانہ۔

ترجمہ: کیوں تم لمبے پرتلے والی تکوار اٹھائے پھر رہے ہو، جب کہ حوادث زمانہ نے تمہیں اس سے بے نیاز کر دیا ہے۔

مطلب: یعنی تمہیں اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے، یا اپنا دفاع کرنے کے لیے، کسی بھی طرح کے ہتھیار اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ایک جگہ تم اپنی شرافت سے دشمنوں کو مات کرتے ہو، تو دوسری جگہ خود زمانے کے حوادث تمہاری طرف داری کرتے ہوئے، تمہارے دشمنوں کو زیر کر دیا کرتے ہیں، تمہیں حرکت میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

أَرِذْلِي جَمِيلًا جُدْتُ أَوْ لَمْ تَجُدْبِهِ (۲۸) فَإِنَّكَ مَا أَحْبَبْتَ فِيَّ أَتَانِي

ترکیب: ارد فعل فاعل، لی جار مجرور اسی کے متعلق، جمیلا موصوف، جدت فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، لم تجد فعل فاعل، بہ جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر جمیلا کی صفت پھر معطوف ہو کر ارد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے تعلیل، ان حرف مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، ما موصولہ معنی شرط کو متضمن ہے، احببت فعل فاعل، فی جار مجرور احببت کے متعلق، جملہ ہو کر صلہ اور شرط، اتی فعل فاعل، ن وقایہ، ی مفعول بہ جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ارد فعل امر، (افعال) ارادہ کرنا، چاہنا، جمیلا نیکی، احسان، جدت، جاذ (ن) بکذا دینا، سخاوت کرنا، احببت (افعال) پسند کرنا، اتی (ض) آتا۔

ترجمہ: تم مجھے دو یا نہ دو، پر میرے ساتھ نیکی کا ارادہ ضرور کیا کرو، اس لیے کہ آپ میرے سلسلے میں جو کچھ پسند کرتے ہیں، وہ مجھے مل ہی جاتا ہے۔

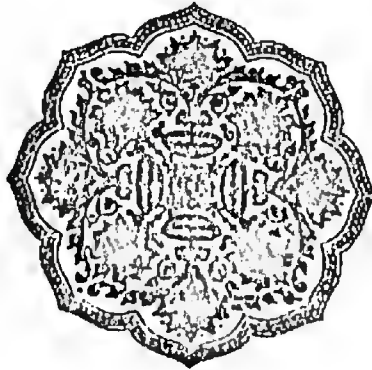
مطلب: شاعر کا فور کو گرم کر رہا ہے، کہ زمانہ آپ کا مطیع و فرماں بردار ہے، اس لیے آپ مجھے انعامات سے نوازیں یا محروم رکھیں، مجھ پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا، لیکن ایک کرم ضرور کر لیا کریں، وہ یہ کہ ہمیشہ آپ میرے حق میں خیر اور بھلائی کا ارادہ کرتے رہیں، آپ نہیں دیتے نہ سہی، مگر آپ کا یہ ارادہ جب زمانے کو معلوم ہوگا، تو وہ میرے قدموں میں، آپ کی پسند کردہ چیزوں کو لاکر ڈال دے گا۔

لَوْ الْفَلَکَ الدَّوَّارَ أَبْغَضْتَ سَعِيَهُ (۲۹) لَعَوَّقَهُ شَيْئٌ عَنِ الدَّوَّارِ

ترکیب: لو شرطیہ، کرہت فعل محذوف، الفلک الدوار موصوف صفت ہو کر اس کا مفعول بہ اور جملہ ہو کر جملہ مفسر، ابغضت فعل فاعل، سعيہ بعد الاضافت مفعول بہ جملہ ہو کر مفسر پھر جملہ شرط، ل جزائیہ، عَوَّقَ فعل، ہ مفعول بہ، شئی فاعل، عن الخ جار مجرور عوق کے متعلق، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: الفلک آسمان، جمع افلاک و فلک، الدَّوَّار بہت گردش کرنے والا، دار (ن) دَوَّارِانا گردش کرنا، گھومنا، ابغضت (افعال) غصہ دلانا، مراد ناپسند کرنا، سعی کوشش، جد و جہد، سعی (ف) کوشش کرنا، جمع مَسَاع، عَوَّقَ (تفعیل) روکنا، باز رکھنا۔
ترجمہ: اگر گردش شعار آسمان کی دوڑ دھوپ تمہیں خراب لگنے لگے، تو یقیناً اسے کوئی چیز نقل و حرکت سے روک دے گی۔

مطلب: یعنی صرف روئے زمین ہی کا فور کی تابع فرمان نہیں ہے، بلکہ زمین و آسمان اور ان کی تمام چیزیں کا فور کا حکم بجالانا، اپنے لیے موجب سعادت و برکت خیال کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ جس طرح حوادث زمانہ زمین کی مخلوقات کو کا فور کے منشاء کے مطابق لے کر چلتے ہیں، اگر ممدوح آسمان کی گردش کو بھی ناپسند کرنے لگے، تو اس میں بھی کوئی چیز خود بخود رکاوٹ بن کر کھڑی ہو جائے گی، اور کا فور کو اسے حکم نہیں دینا پڑے گا، متنبی نے لالچ میں آ کر اتنا مبالغہ کر دیا ہے، حالاں کہ کا فور جیسے بخیل انسان سے اسے کچھ بھی ملنے والا نہیں۔



من مائتہ اشعار

وقال يمدح كافورا في جمادى الآخرة

سنة ست وأربعين وثلاث مائة

مثنوی نے جمادی الثانیہ ۳۴۶ھ میں کافور کی تعریف کرتے ہوئے

درج ذیل اشعار کہے

كَفَى بِكَ دَاءًا أَنْ تَرَى الْمَوْتَ شَافِيَا (۱) وَحَسْبُ الْمَنِيَا أَنْ يَكُنَّ أَمَانِيَا

ترکیب: کفی فعل، ب زائدہ، ک میتر، داء تمیز پھر کفی کا مفعول بہ، ان ناصبہ، تری فعل فاعل، الموت مفعول بہ اول، شافیا تری کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر کفی کا فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، حسب المنایا مرکب اضافی کے بعد مبتدا، ان ناصبہ، یکن فعل ناقص، هن ضمیر اس کا اسم، امانیا خبر، جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر معطوف اور جملہ معطوفہ ہے۔

حل لغات: شافیا شفا دینے والا (ض) حسب بمعنی یکفی (س) امانی واحد امنیہ تمنا، آرزو۔

ترجمہ: موت کو شافی خیال کرنا ہی تمہارے لیے بہت بڑی بیماری ہے، اور موتوں کے لیے تمہاری آرزو مندگی کافی ہے۔

مطلب: شاعر اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ جب انسان پر غم و اندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑے، اور وہ اتنا مجبور ہو جائے، کہ موت کو اپنی آخری حد اور اپنے لیے ذریعہ شفا سمجھنے لگے، تو واقعی یہ اس کے مجبور محض ہونے کی علامت ہے، اسی طرح جب موت کسی انسان کی تمنا کرنے لگے، تو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ شخص انتہائی لاچار اور بے بس ہے، ورنہ وہ زندگی سے اتنی بری شکست تسلیم نہیں کرتا۔

چمن میں آہ کیا رہنا، جو ہو بے آبرو رہنا

تَمَنِّيَهَا لَمَّا تَمَنَيْتَ أَنْ تَرَى (۲) صَدِيقًا فَأَعْيَا أَوْ عَدُوًّا مُدَاجِيَا

ترکیب: تمنیت فعل فاعل، ها مفعول بہ، جملہ ہو کر جواب شرط مقدم، لما شرطیہ،

تمنیت فعل فاعل، ان ناصب، تری فعل فاعل، صدیقاً معطوف علیہ، او عاطفہ، عدواً مداجیا مرکب توصیفی ہو کر معطوف پھر تری کا مفعول بہ، جملہ ہو کر پھر معطوف علیہ، ف عاطفہ، اعمی فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف اور پھر مفرد کی تاویل میں ہو کر تمنیت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: تمنیت (تفعّل) آرزو کرنا، اعمی (افعال) بے بس کرنا، عاجز کرنا، مداجی اسم فاعل مُدَاجَاة (مفاعلة) دشمنی چھپانے والا، روادار۔

ترجمہ: تم نے اس وقت موت کی تمنا کی، جب تم کسی مخلص دوست، یا اخفاءِ عداوت کا معاملہ کرنے والے دشمن کی آرزو میں ناکام ہو گئے۔ (یا کسی مخلص ساتھی اور روادار دشمن کی آرزو میں ناکامی کے بعد، تم موت کی تمنا کرنے لگے)

مطلب: کہتا ہے کہ پہلے تو میں نے اپنی وسعت کے مطابق زندگی کا مقابلہ کیا، پھر کسی غم خوار دوست کا سہارا لینا چاہا، مگر اس میں ناکام رہا، اس کے بعد میرے دل میں کسی رواداری برتنے والے دشمن کی تمنا پیدا ہوئی، مگر یہاں بھی ناکامی کا منہ دیکھنے کے بعد، تھک ہار کر اخیر میں میں نے موت کی تمنا شروع کر دی۔ مختصر یہ کہ: سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری۔

إِذَا كُنْتَ تَرْضَى أَنْ تَعِيشَ بِذِلَّةٍ (۳) فَلَا تَسْتَعِدَّنِ الْحُسَامَ الْيَمَانِيَا

ترکیب: إذا شرطیہ، كنت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، ترضی فعل فاعل، ان ناصب، تعیش فعل فاعل، بذلة جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر ترضی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر كنت کی خبر اور جملہ ہو کر جملہ شرط، ف جزائیہ، لا تستعدن فعل نہی بانون ثقیلہ، هو ضمیر اس کا فاعل، الحسام الیمانی مرکب توصیفی کے بعد لا تستعدن کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: ترضی (س) چاہنا، پسند کرنا، تستعدن استعداد (استفعال) تیاری کرنا۔
ترجمہ: اگر ذلت کی زندگی جینا تمہیں منظور ہے، تو یمنی کاٹ دار تلواروں کے حصول کی تمہیں ہرگز تیاری نہیں کرنی چاہئے۔

مطلب: شاعر اپنے آپ ہی کو متوجہ کر کے کہتا ہے، کہ جب تم میں زندگی کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہے، اور زمانے سے تنگ آ کر، تم نے ہتھیار ڈال دیا ہے، اور ذلت و نامرادی کی زندگی بسر کرنے پر تم راضی بھی ہو، تو پھر عمدہ قسم کی تلواروں کے حصول کی فکر بالکل چھوڑ دو، اس لیے کہ تلواریں تو دشمنوں کے

مقابلے کے لیے اور اپنی عاجزی دور کرنے کے لیے اٹھائی جاتی ہیں، اور تمہارے اندر ان چیزوں کی طاقت بالکل نہیں ہے۔

وَلَا تَسْتَطِیلَنَّ الرِّمَاحَ لِغَارَةٍ (۴) وَلَا تَسْتَجِیدَنَّ الْعِتَاقَ الْمَذَاکِیَا

ترکیب: و عاطفہ، لا تستطیلن فعل فاعل، الرماح مفعول بہ، لغارۃ جار مجرور فعل کے متعلق، جملہ ہو کر پہلے شعر کے فلا تستعدن الخ پر معطوف ہے، و عاطفہ، لا تستجیدن فعل فاعل، العتاق المذاکیا دونوں الخیل موصوف محذوف کی صفت ہو کر لا تستجیدن کا مفعول بہ جملہ ہو کر یہ بھی اسی پر معطوف ہے، پھر سب مل ملا کر جزا ہے۔

حل لغات: تستطیلن فعل نہی بانون ثقیلہ، (استفعال) دراز چیز طلب کرنا، غارۃ حملہ، لوٹ مار، جمع غارات، تستجیدن، (استفعال) عمدہ طلب کرنا، عتاق عمدہ قسم کے گھوڑے، واحد عتیق، مذاکیا، واحد ذکی و مذاکی پختہ عمر کے گھوڑے۔

ترجمہ: تمہیں کسی غارت گری کے لیے طویل نیزوں کو طلب کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی تمہیں پختہ عمر کے عمدہ قسم والے گھوڑوں کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

مطلب: یعنی مذکورہ چیزیں شرف و عزت اور حصول رفعت کے لیے اختیار کی جاتی ہیں، اور جب کوئی ذلت کی زندگی پر قناعت کر کے، ہمت ہار جائے، تو اس کے لیے ان عالی صفات عمدہ چیزوں کو ہاتھ لگانا بھی جرم ہے۔

فَمَا يَنْفَعُ الْأَسَدَ الْحَيَاءُ مِنَ الطَّوٰی (۵) وَلَا تُتَّقِي حَتَّى تَكُونَ ضَوَارِيَا

ترکیب: ف برائے علت، ما نافیہ، ینفع فعل، الأسد مفعول بہ، الحیاء فاعل، من الطوی جار مجرور ینفع کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لا نافیہ، تتقی فعل مجہول، ہی ضمیر نائب فاعل، حتی جارہ، ان مقدرۃ، تکنون فعل ناقص، ہی ضمیر اس کا اسم، ضواریا خبر جملہ فعلیہ مفرد کی تاویل میں حتی کا مجرور ہو کر تتقی کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: الطوی مصدر (س) بھوکا ہونا، تتقی (افتعال) ڈرنا، ضواری واحد ضاری خون خوار۔

ترجمہ: بھوک کے سلسلے میں حیا شیروں کے کام نہیں آتی، اور ڈر تو خون خوار شیروں سے ہی لگتا ہے۔

مطلب: شاعر نے ایک عربی مثل کو شعر کی تحریر میں قید کیا ہے، کہ بھوکا شیر اگر شرم کی بنا پر شکار

کرنے سے رک جائے، تو اس کی شرم، اس کے حق میں عار اور باعث تہمت بنے گی، اور یہی نہیں، بلکہ بھوک کی وجہ سے وہ انتہائی ست اور کم زور دکھائی دے گا، جس کی وجہ سے اس سے ڈرنا تو درکنار، الٹا لوگ اس پر پتھروں کی بارش کر دیں گے، اور وہ اپنی زبان بھی ہلا کر انھیں ڈرا نہیں سکے گا، یہی حال ایک بزدل اور ذلت پسند انسان کا بھی ہوتا ہے، کہ جب وہ عزم و عمل کو بالائے طاق رکھ کر ذلت کے سمندر میں ٹھنڈک محسوس کرنے لگتا ہے، تو زندگی سے مجبور ہو کر، حوادث زمانہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔

حَبَبْتُكَ قَلْبِي قَبْلَ حُبِّكَ مَنْ نَأَى (۶) وَقَدْ كَانَ غَدَارًا فَكُنْ أَنْتَ وَافِيًا

ترکیب: قلبی دراصل یا قلبی تھایہ جملہ نداء ہے، حببت فعل فاعل، ک مفعول بہ، قبل مضاف، حب مصدر مضاف، ک مضاف الیہ، من موصولہ، نای فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ اور ذوالحال، و حالیہ، قد تحقیقیہ، کان فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، غدار خبر جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، کن فعل ناقص، انت اس کا اسم، وافی خبر جملہ ہو کر معطوف پھر حال اور حب مصدر کا مفعول بہ، شبہ جملہ ہو کر قبل کا مضاف الیہ اور حببت کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر جواب نداء، جملہ نداء ہے۔

حل لغات: نای (ف) دور ہونا، مراد سیف الدولہ، غدار خائن، غدر (س ض) بد عہدی کرنا، وافی وفادار (ض)

ترجمہ: اے میرے دل! تمہارے اس دور افتادہ (سیف الدولہ) شخص سے محبت کرنے سے پہلے، میں نے تمہیں چاہا ہے، وہ تو غدار تھا، پر تم وفا شعار بن جاؤ۔

مطلب: متن سیف الدولہ کی عہد شکنی پر تعریض کرتے ہوئے، اپنے دل کو مخاطب بنا کر کہتا ہے، کہ اے دل دردمند، جب تم نے سیف الدولہ سے محبت کا سوچا بھی نہیں تھا، اس سے بھی بہت پہلے سے میرے اندر تمہارے لیے جذبہ محبت اور نرم گوشہ ہے، اور تم تو جانتے ہی ہو، کہ سیف الدولہ نے تمہارے ساتھ بد عہدی اور خیانت کی ہے، لیکن تم سے میری درخواست یہ ہے کہ تم میرے لیے ایفاء عہد کا نمونہ بن جاؤ اور ہر طرح کی عہد شکنی اپنے دل سے نکال پھینکو۔

وَأَعْلَمُ أَنَّ الْبَيْنَ يُشْكِيكَ بَعْدَهُ (۷) فَلَسْتُ فَوَادِي إِنْ رَأَيْتُكَ شَاكِيًا

ترکیب: و متانقہ، أعلم فعل فاعل، ان حرف مشبہ بالفعل، البین اس کا اسم، یشکی فعل فاعل، ک مفعول بہ، بعدہ بعد الاضافت مفعول فیہ، جملہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر أعلم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، لست فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، فوادے بعد الاضافت اس کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء مقدم، ان شرطیہ، رایت فعل فاعل، ک مفعول بہ اول، شاکیا

مفعول بہ ثانی، جملہ ہو کر شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: البین جدائی، فراق، (ض) جدا ہونا، یُشکی (افعال) شکایت پر آمادہ کرنا، شاکہ شکایت کنندہ (ن)

ترجمہ: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سیف الدولہ کا فراق تمہیں شکایت پر مجبور کر رہا ہے، (لیکن یاد رکھو) اگر میں نے تمہیں شکایت کناں پایا، تو تم میرے دل نہیں ہو (یا میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے)

مطلب: شاعر اپنے دل کو خطاب کر کے کہہ رہا ہے، کہ یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ سیف الدولہ کی جدائی تمہارے لیے بہت شاق ہے، لیکن اب تو ہر حال میں اسے بھولنا ہوگا، یہ کیا بات ہوئی کہ میں تو اسے بھول رہا ہوں، اور تم اس کی تسبیح پڑھے جا رہے ہو، ذرا غور تو کرو، تم میرا نہایت اہم جز ہو، اس حوالے سے تمہیں میرے ساتھ بے وفائی نہیں کرنا چاہئے، اور اگر بدعہدی کر کے، سیف الدولہ کی یاد میں تمہیں پاگل ہونا ہی ہے، تو مجھ سے اپنے تمام تعلقات ختم کرلو۔

فَبِأَنِّ دُمُوعَ الْعَيْنِ غُدْرَ بَرَبِّهَا (۸) إِذَا كُنَّ إِثْرَ الْغَادِرِينَ جَوَارِيَا

ترکیب: ف برائے علت، ان حرف مشبہ بالفعل، دموع العین بعد الاضافت اس کا اسم، غدر صیغہ صفت، ب حرف جر، ربھا بعد الاضافت مجرور ہو کر غدر کے متعلق اور پھر ان کی خبر جملہ اسمیہ ہے، إذا ظرفیہ، کن فعل ناقص، هن ضمیر اس کا اسم، إثر الغادرین بعد الاضافت، جواری اسم فاعل کا مفعول بہ ہے، شبہ جملہ ہو کر کن کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: غُدْرَ بدعہد، خیانت کنندہ، واحد غدور، غدر (ض) بدعہدی کرنا، رب بمعنی صاحب، مالک، جمع أرباب، إثر بمعنی بعد، الغادرین اسم فاعل، واحد غادر غدار، جواری واحد جاری بہنے والا، (ض) بہنا، جاری ہونا۔

ترجمہ: اس لیے کہ غداروں کے فراق کے بعد بہنے والے آنسو، اپنے مالکان کے لیے عہد شکن ثابت ہوں گے۔

مطلب: یعنی جب کوئی انسان کسی خائن کی محبت اور اس کی یاد کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے، تو اس کی آنکھ کے آنسوؤں کا یہ فرض بنتا ہے، کہ وہ اس نامراد انسان کے لیے ایک قطرہ بھی نہ ٹپکیں، اور اگر وہ بہتے ہیں، تو یقیناً ان کے اس عمل سے ان کے مالکوں کو تکلیف ہوگی اور وہ اپنے آقاؤں کے نافرمان اور عہد شکن کہلائیں گے۔

إِذَا الْجُودُ لَمْ يُرْزَقْ خَلَاصًا مِنَ الْأَذَى (۹) فَلَا الْحَمْدُ مَكْسُوبًا وَلَا الْمَالُ بَاقِيًا

ترکیب: إذا شرطیہ، الجود لم یرزق فعل مجہول محذوف کانائب فاعل ہے جملہ ہو کر جملہ مفسر، لم یرزق فعل، ہو ضمیر اس کانائب فاعل، خلاصا مصدر، من الاذی جار مجرور اسی کے متعلق پھر یہ لم یرزق کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر مفسر اور پھر جملہ بشرط، ف جزائیہ، لا مشابہ بلیس، الحمد اس کا اسم، مکسوباً خبر جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، لا المال الخ اسی طرح ہو کر معطوف اور پھر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: جود احسان، سخاوت، (ن) یرزق فعل مجہول بچنا، رزق (ن) روزی دینا، یہاں بچنا اور محفوظ ہونا مراد ہے، خلاص نجات، رہائی، خلص من شیی (ن) چھٹکارا پانا، مسکوب حاصل کردہ، (ض) حاصل کرنا، کمانا۔

ترجمہ: اگر کرم گتری بھی ایذا رسانی سے نہ بچ سکے، تو نہ تو تعریف حاصل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی مال باقی رہ سکتا ہے۔

مطلب: یعنی انسان جب کسی کے ساتھ احسان کرتا ہے اور بھول جاتا ہے، تو لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے احسان کا دیر پا اثر قائم رہتا ہے، لیکن جب کوئی شخص احسان کر کے جتانے بھی لگتا ہے، تو نہ ہی اس کی تعریف ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے احسان میں ثبات رہتا ہے، بلکہ یہ ایک طرح غیر پسندیدہ اور ناقابل التفات فعل بن جاتا ہے، (احسان کی ایذا رسانی کا مطلب احسان جتاننا ہے)

وَلِلنَّفْسِ أَخْلَاقٌ تَدُلُّ عَلَى الْفَتَى (۱۰) أَكَّانَ سَخَاءً مَا أَتَى أَمْ تَسَاخِيًا

ترکیب: و متانفہ، للنفس جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم، أخلاق موصوف، تدل فعل فاعل، علی حرف جر، الفتی مبدل منہ، ا ہمزۃ استفہامیہ، کان فعل ناقص، سخاء أم تساخیا مرکب عاطفی کے بعد کان کی خبر، ما موصولہ، اتی فعل فاعل جملہ ہو کر صلہ، پھر کان کا اسم، جملہ ہو کر فتی کا بدلہ اشتمال، پھر مجرور ہو کر تدن کے متعلق اور جملہ فعلیہ ہو کر اخلاق کی صفت اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تدل، دل علی کذا (ن) اشارہ کرنا، غمازی کرنا، تساخیا (تفاعل) جھکنا سخاوت کرنا، اخلاق واحد خُلُق عادت، کیرکڑ۔

ترجمہ: اور نفوس انسانی کے کچھ ایسے اخلاق ہوا کرتے ہیں، جو ایک جواں مرد کے کارناموں کی غمازی کرتے ہیں، کہ اس کی جانب سے وقوع پذیر ہونے والی سخاوت فطری ہے یا جھکنا ہے۔

مطلب: یعنی انسان کی عادات اور اس کے اطوار سے خود بخود یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے، کہ اس کی فیاضی و کرم گسری طبعی ہے، یا اس نے دیکھا دیکھی، انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوانے کی غرض سے، دریا دلی کا جھکف مظاہرہ کیا ہے، ظاہر ہے فطری سخاوت میں عموماً ریا کاری اور احسان جتلانا نہیں ہوتا، جب کہ جھکف کرم گسری نام ہی ہے ریا کاری اور تکلیف دینے کا۔

أَقْلَ اشْتِيَاقًا أَيُّهَا الْقَلْبُ رُبَّمَا (۱۱) رَأَيْتَكَ تُصْفِي الْوُدَّ مَنْ لَيْسَ صَافِيًا

ترکیب: ایہا القلب جملہ نداء ہے، اقل فعل فاعل، اشتیاقا مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب نداء اور جملہ نداء ہے، ربما بیان کثرت کے لیے، رایت فعل فاعل، ک مفعول بہ اول، تصفی فعل فاعل، الوداس کا مفعول بہ اول، من موصولہ، لیس فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، صافیا خبر، جملہ ہو کر صلہ اور تصفی کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر رایت کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: اقل (افعال) کم کرنا، اشتیاق (اتعال) مشتاق ہونا، تصفی (افعال) خالص کرنا، صافیا (ن) خالص ہونا۔

ترجمہ: اے دل شوقِ محبت سے باز آ جاؤ، میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک ایسے شخص کو دل سے چاہ رہے ہو، جس کی محبت میں خلوص نہیں ہے۔

مطلب: شاعر اپنے دل کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ اے دل زیادہ محبت و الفت کے چکر میں نہ پڑو، اور سیف الدولہ سے ناطہ توڑ لو، اور سنو! بہت سوچ سمجھ کر کسی کو دل دیا کرو، کیوں کہ خلوص سے عاری انسان کو، دل سے چاہنے میں عقل مندی نہیں ہے، یاد رکھو.....

الفت میں ہے مڑہ جب دونوں ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

خُلِقْتُ الْوَفَا لَوْ رَجَعْتُ إِلَى الصَّبِي (۱۲) لَفَارَقْتُ شَيْبِي مُوجِعَ الْقَلْبِ بَاكِيًا

ترکیب: خلقت فعل، انا ضمیر ذوالحال، الوفا حال پھر نائب فاعل جملہ فعلیہ ہے، لو شرطیہ، رجعت فعل فاعل، الی الصبی جار مجرور رجعت کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ل جواب لو، فارقت فعل، انا ضمیر ذوالحال، شیبی بعد الاضافت مفعول بہ، موجع القلب مرکب اضافی کے بعد حال اول، باکیا حال ثانی پھر فارقت کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: ألوف صیغۃ مبالغہ، بہت مانوس، أَلَفَ (س) مانوس ہونا، صَبِي بچپن، (س) بچہ بننا، موجع القلب درد دل میں مبتلا انسان، اوجع (افعال) درد پیدا کرنا، شیب بڑھاپا

(ض) بوڑھا ہوتا۔

ترجمہ: میں انیسیت شعار پیدا ہوا ہوں، اگر میں بچپن کی طرف اوٹ جاؤں، تو اپنے بڑھاپے کو بادل پر غم روتے ہوئے الوداع کہوں گا۔ (صبنی سے مراد موجودہ حالات سے پہلے کے احوال ہیں)

مطلب: یعنی عام لوگوں کی طرح میری خلقت نہیں ہوئی ہے، بلکہ میں نہایت حساس اور مانوس پیدا کیا گیا ہوں، یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنے ایام طفولیت پر فخر کرتے ہوئے، اس کے لوٹنے کے بظاہر مثنوی اور مشتاق نظر آتے ہیں، لیکن میرا معاملہ ان کے برعکس ہے، مجھے بڑھاپے سے اس قدر انیسیت ہو گئی ہے کہ اب اگر میں اسے چھوڑ کر، بچپن کی زندگی میں واپس کیا جاؤں، تو مجھے بہت ملال ہوگا۔ کہنا یہ چاہتا ہے کہ آپ کے دربار میں مجھے سکون ملا ہے، اس سے پہلے سیف الدولہ کے یہاں بہت پریشانیاں تھیں، اسی لیے یہ زندگی مجھے سابقہ زندگی سے زیادہ عزیز ہے۔

وَلَكِنَّ بِالْفُسْطَاطِ بَحْرًا أَزْرَتْهُ (۱۳) حَيَوْتِي وَنُصْحِي وَالْهَوَى وَالْقَوَافِيَا

ترکیب: و متانفہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، بالفسطاط جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، بحرا موصوف، اذرت فعل فاعل، ہ مفعول بہ اول، حیوتی الخ مرکب عاطفی کے بعد مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر بحرا کی صفت اور ان کا اسم، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: فسطاط دریائے نیل کے مشرقی ساحل پر واقع ایک شہر، حضرت عمرو بن العاصؓ نے جس کی بنیاد رکھی تھی، بحرا سے مراد کافور ہے، اذرت (افعال) زیارت کرنا، ملاقات کرنا، نصح خیر خواہی، (ف) نصیحت کرنا۔

ترجمہ: لیکن شہر فسطاط میں ایک ایسا سمندر ہے، جس کے پاس میں اپنی زندگی، اپنی خیر خواہی، اپنی محبت اور اپنے اشعار کے ساتھ حاضر ہوا ہوں۔

مطلب: مثنوی اپنی انیسیت سے کافور کا استثناء کرتے ہوئے کہتا ہے، ہر چند کہ میں بہت مانوس انسان ہوں اور انیسیت فطری کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں سیف الدولہ ہی کے وہاں قیام پذیر رہتا، مگر مجبور ہو کر میں نے سیف الدولہ سے قطع تعلق کیا ہے، اور مصر میں ایک بحر بیکراں، یعنی کافور کے دربار میں، اپنی باقی ماندہ زندگی کو، تمام لوازمات کے ساتھ گزارنے کا عہد کر کے آ گیا ہوں۔

وَجُرْدًا مَدَدْنَا بَيْنَ أَذَانِهَا الْقَنَا (۱۴) فَبِتْنِ خِفَافًا يَتَّبِعْنَ السَّوَالِيَا

ترکیب: و عاطفہ، جرد یہ الخیل موصوف محذوف کی صفت اول، مددنا فعل فاعل، بین اذانہا بعد الاضافت مفعول فیہ، القنا مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، بتن فعل، ہن

ضمیر ذوالحال، خفافا حال پھر فاعل، یتبعن فعل فاعل، العوالیا اسی کا مفعول بہ، جملہ ہو کر معطوف پھر خیل کی صفت ثانی اور گزشتہ شعر کے القوافیا پر عطف ہے۔

حل لغات: جُرد أجرد کی جمع چھوٹے بال والا، مددنا مدّ (ن) دراز کرنا، بتن بات (ض) رات گزارنا، خفافا واحد خفیف تیز گام، عوالی واحد عالیہ نیزے کا سرا۔

ترجمہ: اور میں چھوٹے بال والے ایسے گھوڑوں کے ساتھ یہاں آیا ہوں، جن کے کانوں کے درمیان ہم نے نیزے دراز کر دیئے تھے، تو انہوں نے اس حال میں رات گزاری کہ وہ تیز گامی کے ساتھ نیزوں کے سروں کی سیدھ میں جا رہے تھے۔

مطلب: شاعر اپنے گھوڑوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے، کہ ہم نہایت عمدہ قسم کے گھوڑوں کے ذریعے کافور کے یہاں پہنچے، اور رات کی تاریکی میں ہم نے طریقہ سفر یہ اختیار کیا تھا کہ اپنے نیزوں کو، گھوڑوں کی آنکھ کے بالکل سامنے کر دیا تھا اور نیزوں کی چمک سے وہ گھوڑے انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ صحیح سمت میں جا رہے تھے۔

تَمَاشَى بِأَيْدٍ كَلَمًا وَافَتْ الصِّفَا	(۱۵)	نَقَشْنَ بِهِ صَدْرَ الْبَزَاةِ حَوَافِيَا
--	------	--

ترکیب: تماشى فعل فاعل، ب حرف جر، اید موصوف، کلمہ شرطیہ، وافت فعل فاعل، الصفا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر جملہ شرط، نقشن فعل، هن ضمیر ذوالحال، حوافیا حال پھر فاعل، بہ جار مجرور نقشن کے متعلق، صدر البزاة بعد الاضافت مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر اید کی صفت پھر ب کا مجرور ہو کر تماشى کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تماشى اصل میں تماشى تھا (تفاعل) چلنا، دوڑنا، وافت موافاة (مفاعلة) پانا، پہنچنا، الصفا واحد صفاة پتھر، ٹھوس چٹان، نقشن (ن) نقش و نگار بنانا، مزین کرنا، بزاة واحد باز شکاری پرندہ، حوافی حافی کی جمع ننگے پاؤں، پیدل، مراد فعل کے بغیر۔

ترجمہ: یہ گھوڑے اپنی ٹانگوں کے بل چل رہے تھے، جب بھی ٹھوس چٹانوں سے ان کا سامنا ہوتا، تو یہ فعل کے بغیر ہی، اپنی صلابت کی وجہ سے باز کے سینوں جیسا نقش و نگار بنا دیا کرتے تھے۔

مطلب: شاعر اپنے گھوڑوں کے پیروں کی مضبوطی کو بیان کرتا ہے، کہ وہ گھوڑے جن پر سوار ہو کر ہم فسطاط پہنچے، اتنے تیز رفتار اور اس قدر مضبوط کھروالے تھے، کہ فعل کے بغیر بھی خوب تیز دوڑتے تھے، اور دوران سفر جب بھی کوئی ٹھوس پتھر یا چٹان ان کے پیروں تلے آتی، تو وہ اپنے کھروں کی مضبوطی اور صلابت کی بنا پر سخت سے سخت پتھروں میں بھی نشان بنا دیا کرتے تھے۔

وَتَنْظُرُ مِنْ سُودٍ صَوَادِقٍ فِي الدُّجَى (۱۶) يَرَيْنَ بَعِيدَاتِ الشُّخُوصِ كَمَا هِيَ

قر کبیب: و متانفہ، تنظر فعل فاعل، من حرف جر، سود یہ عیون موصوف محذوف کی صفت اول ہے، صوادق صیغہ صفت، فی الدجی جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی، یرین فعل فاعل، بعیدات الشخوص ترکیب اضافی کے بعد ذوالحال، کما مبتدا، ہیا دراصل ہی ہے، خبر جملہ اسمیہ، ہو کر حال پھر یرین کا مفعول بہ، جملہ ہو کر عیون محذوف کی صفت ثالث پھر من کا مجرور ہو کر تنظر کے متعلق، جملہ فعلیہ خبر یہ ہے۔

حل لغات: سود أسود کی جمع سیاہ، کالا، صوادق واحد صادق درست، ٹھیک، الدجی تاریکی واحد دُجیہ، بعیدات، واحد بعیدۃ دورہ دراز، شخوص واحد شخص جسم، ڈھانچہ۔
ترجمہ: یہ گھوڑے تاریکیوں میں صحیح شناخت کی حامل اپنی سیاہ آنکھوں سے، دیکھا کرتے ہیں، جو دور سے نظر آنے والے اجسام کو بالکل صحیح دیکھتی ہیں۔

مطلب: شاعر اپنے گھوڑوں کی دور بینی اور ان کی فراست نظر کی تعریف کرتا ہے، کہ ہمارے گھوڑے اتنے تیز نگاہ ہیں، کہ تاریکی شب میں بھی راستہ نہیں بھٹکتے، اور اپنی روشن نگاہوں سے رات کے گھٹا ٹاپ اندھیرے میں بھی دور دراز کی چیزیں دیکھتے ہیں اور وہ چیز واقعہ ان کی نظر پر کھری اترتی ہے۔

وَتَنْصِبُ لِلْجَرَسِ الْخَفِيِّ سَوَامِعًا (۱۷) يَخْلَنَ مُنَاجَاةَ الضَّمِيرِ تَنَادِيًا

قر کبیب: و متانفہ، تنصب فعل فاعل، ل حرف جر، الجرس الخفی مرکب توصیفی کے بعد مجرور ہو کر تنصب کے متعلق، سوامعا موصوف، یخلن فعل فاعل، مناجاة الضمیر بعد الاضافت مفعول بہ اول، تنادیا، یخلن کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر سوامعا کی صفت اور پھر تنصب کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبر یہ ہے۔

حل لغات: تنصب (ض) گاڑنا، نصب کرنا، مراد کان لگانا، الجرس الخفی پست آواز، سوامعا واحد سامعة کان، یخلن (س) سمجھنا، خیال کرنا، مناجاة (مفاعلة) سرگوشی کرنا، آہستہ آہستہ بات کرنا، ضمیر دل، ذہن، جمع ضمائر، تنادی (تفاعل) آواز لگانا، باہم پکارنا۔
ترجمہ: یہ گھوڑے پست آواز سننے کے لیے اپنے اُن کانوں کو کھڑے کیے رہتے ہیں، جو دل کی سرگوشی کو بلند آواز خیال کرتے ہیں۔

مطلب: یہاں مثبتی نے اپنے گھوڑوں کی قوت سماع کی عمدگی بیان کی ہے، کہ جس طرح ہمارے گھوڑے تیز نظر ہیں، ایسے ہی ان کی قوت سماع بھی نہایت مضبوط اور بیدار ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ

ہمہ وقت اپنے کان کھڑے کیے رہتے ہیں، اور اگر کوئی آہستہ بات بھی ہوتی ہے، تو وہ اسے خوب اچھی طرح سمجھ لیا کرتے ہیں۔ (خلاصہ یہ کہ ان گھوڑوں کو پیش آمدہ خطرات کا پہلے ہی احساس ہو جاتا ہے)

تَجَاذِبُ فُرْسَانُ الصُّبَّاحِ أُعْنَةُ (۱۸) كَأَنَّ عَلَى الْأَعْنَاقِ مِنْهَا أَفَاعِيَا

ترکیب: تجاذب فعل فاعل، فرسان الصباح بعد الاضافت مفعول بہ اول، أعنة موصوف، کان حرف مشبہ بالفعل، علی حرف جر، الأعناق ذوالحال، منها جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، پھر مجرور ہو کر کان کی خبر مقدم، افاعیا اس کا اسم جملہ اسمیہ ہو کر أعنة کی صفت اور تجاذب کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تجاذب (مفاعلة) رسہ کشی کرنا، کھینچنا تانی کرنا، فرسان الصباح سے مراد غارت گر، شہ سوار، فرسان واحد فارس شہ سوار، أعنة واحد عنان لگام کی رسی، أعناق واحد عنق کردن، افاعی واحد أفعی سانپ۔

ترجمہ: یہ گھوڑے غارت گر شہ سواروں سے، لگام کی اُن رسیوں کے بارے میں رسہ کشی کرتے ہیں، جو ان کی گردنوں پر سانپ کی طرح پڑی ہوئی ہیں۔

مطلب: شاعر نے یہاں لگام کی رسی کو سانپ سے تشبیہ دی ہے اور وجہ شبہ سانپ کی طرح ان رسیوں کا دراز ہونا ہے، مقصد یہ ہے کہ ہمارے گھوڑے نہایت تیز رفتار ہیں، اور سرعت سیر کی وجہ سے شہ سواروں کی گردنوں پر پڑی ہوئی رسیاں تن جاتی ہیں اور ایسا لگتا ہے، کہ شہ سواروں کی گردنوں پر سانپوں کا بھرا ہے۔

يَعْزِمُ يَسِيرُ الْجِسْمُ فِي السُّرْجِ رَاكِبًا (۱۹) بِهِ وَيَسِيرُ الْقَلْبُ فِي الْجِسْمِ مَا شِئَا

ترکیب: ب حرف جر، عزم موصوف، يسير فعل، الجسم ذوالحال، في السرج جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اول، راکباً حال ثانی پھر يسير کا فاعل اور جملہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، يسير الخ پہلے مصرع کی طرح مرکب ہو کر معطوف پھر عزم کی صفت اور ب کا مجرور ہو کر يسيرنا فعل محذوف کے متعلق، جملہ فعلیہ ہے۔

حل لغات: عزم جمع عزائم پختہ ارادہ، حوصلہ، سرج زین جمع سروج، ماشیا پیادہ پا، مشی (ض) پیدل چلنا۔

ترجمہ: ہم ایسے حوصلے کے ساتھ روانہ ہوئے، جس کی قوت سے بحالت سواری، جسم زین پر محو سفر تھا اور جسم میں موجود دل بھی متحرک تھا۔

مطلب: یعنی شہر فسطاط کی مسافت طے کرنے کے دوران ہمارے حوصلے انتہائی بلند اور پختہ تھے، ہم راستے کی قربت و دوری سے بے پرواہ ہو کر، مسلسل اپنی منزل کی طرف گامزن تھے، اور کافور کے دربار میں جلدی پہنچنے کے لئے ہم اتنے متمنی اور مشتاق تھے، جس کا اندازہ ہمارے سفر کی کیفیت سے لگایا جاسکتا ہے، کہ ہم گھوڑوں پر سوار تھے، مگر ایسا لگتا تھا کہ ہمارا جسم زمین پر سوار ہو، اور ہمارے قلوب بدن کے چمڑے کو پھاڑ کر باہر نکلنے اور مزید تیز چلنے کے لیے بے تاب ہوں۔

قَوَاصِدَ كَافُورٍ تَوَارِكَ غَيْرِهِ (۲۰) وَمَنْ قَصَدَ الْبَحْرَ اسْتَقْلَّ السَّوَاقِيَا

ترکیب: قواصد کافور، اور توارک غیرہ یہ دونوں، شعر (۱۸) میں تجاذبِ فعل کی ہی ضمیر سے حال واقع ہیں، و متانفہ، من مبتدا معنی شرط کو متضمن، قصد فعل فاعل، البحر مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، استقل فعل فاعل، السواقیا مفعول بہ، جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ ہو کر من کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قواصد واحد قاصدة، متلاشی، ارادہ کرنے والا، (ض) قصد کرنا، توارک واحد تاركة خیر باد کہنے والا، چھوڑنے والا، (ن) چھوڑنا، استقل (استفعال) کم تر سمجھنا، سواقیا واحد ساقية چھوٹی نہر۔

ترجمہ: یہ گھوڑے ساری دنیا کو چھوڑ کر کافور کا قصد کرنے والے تھے، اور سمندر کے متلاشی ندیوں کو خاطر میں نہیں لاتے، (یا ندیوں کو پیچ سمجھتے ہیں)

مطلب: منتہی نے اس شعر میں کافور کی دریا دلی اور دوسروں کی کم ظرفی کا نقشہ یوں بیان کیا ہے، کہ ہم لوگ ساری دنیا سے بے پرواہ ہو کر، کافور کے دربار عالی میں جا رہے تھے، اور ہمارے دلوں میں کسی اور کا خیال بھی نہیں گذرا تھا، کہ ہم اس کا قصد کریں، مجہ یہ ہے کہ کافور فیاضی و کرم گستری کا بحر بیکراں ہے، اور دیگر سلاطین عالم، اس کے سامنے مختصر زمین پر محیط تالاب، اور ظاہر ہے سمندر کے خواہاں، تالاب کو کیوں کراہیت دے سکتے ہیں۔

فَجَاءَتْ بِنَا إِنْسَانٌ عَيْنِ زَهَانِهِ (۲۱) وَخَلَّتْ بَيَاضًا خَلْفَهَا وَمَا قِيَا

ترکیب: ف تفریعیہ، جاءت فعل فاعل، بنا جار مجرور اسی کے متعلق، انسان الخ اضافتوں کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، خلت فعل فاعل، بیاضا و ما قیا مرکب عاطفی کے بعد مفعول بہ، خلفها بعد الاضافت مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: جاء باحد (ض) لانا، انسان العین آنکھ کی پتلی، مراد کافور، خلت

تخلیہ (تفہیل) چھوڑنا، بیاض سے دیگر امراء مراد ہیں، ماقی واحد ماقی آنکھ کا خالق، گوشہ چشم۔
ترجمہ: چناں چہ یہ گھوڑے ہمیں لے کر ایک ایسے انسان کے پاس پہنچے، جو اپنے زمانے کا منظور نظر ہے (یا جو اپنے دور میں آنکھ کی پتلی کی حیثیت رکھتا ہے) اور ان گھوڑوں نے سفیدی اور گوشہ ہائے چشم کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔

مطلب: شاعر نے کافور کی فیاضی اور اس کے پاس لوگوں کے نقل و حرکت کی کثرت کو بیان کرنے کے لیے اسے آنکھ کی پتلی سے تشبیہ دی ہے، اور یہ واضح کیا ہے کہ جس طرح انسانی اعضاء میں آنکھ بلند اہمیت کی حامل ہے، پھر آنکھ میں بھی اس کی پتلی نہایت گراں قدر ہے، اسی طرح کافور بھی شاہانِ عالم میں اس وقت لوگوں کا سب سے بڑا مسیحا اور ان کا منظور نظر ہے، کافور کے علاوہ دیگر امراء آنکھ کی سفیدی اور حلقے کے مانند ہیں، جو خلا کو پر کرنے کے لیے جی رہے ہیں، ہم گداگروں کو ان سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

نَجُوزُ عَلَيْهَا الْمُحْسِنِينَ إِلَى الَّذِي (۲۲) نَرَى عِنْدَهُمْ إِحْسَانَهُ وَالْأَيَادِيَا

ترکیب: نَجُوزُ فعل فاعل، علیہا جار مجرور اسی کے متعلق، المحسنین مفعول بہ، الی حرف جر، الذي موصولہ، نری فعل فاعل، عندهم بعد الاضافت نری کا مفعول فیہ، احسانہ بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، ایادی معطوف پھر نری کا مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور الی کا مجرور ہو کر نَجُوزُ کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: نَجُوزُ (ن) پار کرنا، آگے بڑھنا، الیادی ایدی کی جمع بمعنی احسانات، نعمتیں
ترجمہ: ان گھوڑوں کے ذریعے ہم تمام محسنین کو چھوڑ کر، ایک ایسے کرم فرما کے پاس آپہنچے، جس کے احسانات و انعامات ان محسنین کے یہاں بھی ہمیں نظر آئے۔

مطلب: محسنین سے وہ امراء و سلاطین مراد ہیں جو کافور کے ماتحت تھے، مثنوی کا مقصد یہ ہے، کہ ہم سرچشمہ سخاوت پر آپہنچے ہیں، اس سے پہلے جتنے بھی محسن نظر آئے، سب کے احسان کا نالہ اسی دریائے کرم سے بہتا ہے، اس لیے ہم سب کو نظر انداز کرتے ہوئے، منبعِ جود و سخا اور مرکزِ فیض بے بہا پر، اپنی تشنگی دور کرنے کی غرض سے وارد ہوئے ہیں۔ (کافور کو چڑھا کر اپنا الو سیدھا کرنے میں لگا ہے)

فَتَى مَا سَرَيْنَا فِي ظُهُورِ جُدُودِنَا (۲۳) إِلَى عَصْرِهِ إِلَّا نُرَجِّي التَّلَاقِيَا

ترکیب: فتی موصوف، ما نافیہ، سرینا فعل، نحن ضمیر ذوالحال، فی حرف جر، ظهور الخ اضافتوں کے بعد مجرور ہو کر سرینا کے متعلق، الی عصرہ بھی اسی طرح ہو کر سرینا کے متعلق، إلا حصریہ، نرجی فعل فاعل، تلاقی مفعول بہ جملہ ہو کر حال پھر سرینا کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر فتی

کی صفت اور ہو مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: حدود واحد جد آباء واجداد، نرجی (تفعیل) آرزو رکھنا۔ (تفاعل) ملاقات کرنا۔

ترجمہ: کافور ایسا جوان مرد ہے، کہ ہم اس کے زمانے تک، محض اس لیے اپنے آباء واجداد کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے، تاکہ اس سے ملاقات کا شرف حاصل کر سکیں۔

مطلب: یعنی آج کافور سے مل کر ہماری بہت پرانی تمنا پوری ہو گئی، ہم تو اپنے آباء کی صلبوں میں تھے، اسی وقت سے کافور کے دیدار کے متمنی اور مشتاق تھے، اللہ کا کرم ہے، کہ آج ہماری دیرینہ آرزو پوری ہو گئی۔

تَرْفَعُ عَنْ عَوْنِ الْمَكَارِمِ قَدْرُهُ (۲۴) فَمَا يَفْعَلُ الْفَعْلَاتِ إِلَّا عَذَارِيَا

ترکیب: ترفع فعل، عن حرف جر، عون المکارم بعد الاضافت مجرور ہو کر ترفع کے متعلق، قدرہ بعد الاضافت اس کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریع کا، ما نافیہ، یفعل فعل فاعل، الفعلات مستثنیٰ منہ، إلا حرف استثناء، عذاریا مستثنیٰ پھر یفعل کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ترفع (تفعیل) بلند ہونا، عون واحد عوان شادی شدہ عورت، مراد مستعمل چیز، قدر حیثیت، رتبہ جمع اقدار، فعلات واحد فعلة کام، عذاری، عذراء کی جمع دوشیزہ عورت، مراد نیا کام۔

ترجمہ: ممدوح وقوع پذیر کارناموں سے بلند رتبہ ہے، وہ ہمیشہ انوکھے کارنامے انجام دیا کرتا ہے۔

مطلب: یعنی لوگ جتنے اچھے اعمال اور بلند کارنامے انجام دے چکے ہیں، کافور انھیں دہرانے میں اپنی ہتک سمجھتا ہے، اس کی حیثیت تو اتنی عظیم المرتبت ہے، کہ وہ ہر آن نت نئے کارناموں کی انجام دہی میں لگا رہتا ہے، اور جدید فخریہ کارناموں کو انجام دینے کا وہ عادی بن چکا ہے۔

يُبِيدُ عَدَاوَاتِ الْبَغَاةِ بِلُطْفِهِ (۲۵) فَإِنْ لَمْ تَبْدُ مِنْهُمْ أَبَادَ الْأَعَادِيَا

ترکیب: یبید فعل فاعل، عداوات البغاة مرکب اضافی کے بعد مفعول بہ، ب حرف جر، لطفہ بعد الاضافت مجرور ہو کر یبید کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے تفریع، ان شرطیہ، لم تبد فعل فاعل، منهم جار مجرور اسی کے متعلق، جملہ ہو کر شرط، اباد فعل فاعل، الاعادیا مفعول بہ، جملہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: یبید (افعال) ہلاک کرنا، عداوت واحد، عداوت دشمنی، بغاوت باغی کی جمع، بغاوت کنندہ، تبد (ض) ہلاک ہونا، اعدایِ عدو کی جمع الجمع ہے، دشمن، لطف نرمی، (ک) مہربان ہونا۔

ترجمہ: مدوح اپنی کرم گستری سے باغیوں کی دشمنی کو ختم کر دیتا ہے، لیکن اگر اس سے وہ ختم نہیں ہوتی، تو پھر صفحہ ہستی سے ان دشمنوں کا نام و نشان مٹا دیا کرتا ہے۔

مطلب: یعنی مدوح اپنے مخالفین کا منہ بند کرنے کے لیے، پہلے تو انہیں اپنے لطف و کرم کے ذریعے سمجھا کر، خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور ان پر اپنے احسان کی بارش کرتا ہے، تاکہ وہ اپنی عداوت سے باز آ کر کافور کے حاشیہ نشینوں میں شامل ہو جائیں، لیکن اگر وہ اس نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی عداوت سے باز نہیں آتے، تو ہمیشہ کے لیے ان کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔

أَبَا الْمَسْكَ ذَا الْوَجْهِ الَّذِي كُنْتُ تَائِقًا (۲۶) إِلَيْهِ وَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كُنْتُ رَاجِيًا

ترکیب: ابا المسک بعد الاضافت یا حرف ندا محذوف کا مفعول بہ ہے، اور جملہ ندا ہے، ذہ اسم اشارہ مبتداء، الوجه موصوف، الذي اسم موصول، كنت فعل ناقص، انا ضمیر اس کا اسم، تائقا اسم فاعل، إليه جار مجرور تائقا کے متعلق، شبہ جملہ ہو کر كنت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ پھر صفت ہو کر ذہ مبتداء کی خبر جملہ اسمیہ ہو کر جواب ندا اول، و عاطفہ، ذہ الخ پہلے کی طرح مرکب ہو کر جواب ندا دوم، جملہ ندائیہ ہے۔

حل لغات: ابوالمسک کافور کی کنیت ہے، تائق مشتاق، متمنی (نض) آرزو مند ہونا، راجی آرزو مند، (ن) امید رکھنا۔

ترجمہ: اے کافور یہی وہ رخ انور ہے، جس کا مدت سے میں مشتاق تھا، اور یہی وہ دن ہے، جس کے حصول کا میں آرزو مند تھا۔

مطلب: شاعر کافور کو مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ آج آپ کو دیکھ کر مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے، اور آپ سے مل کر میں اتنا خوش ہوں، جسے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا، آپ کے رخ انور کی زیارت اور آپ کے دربار میں حاضری کی سعادت کی تمنائوں سے تھی، اور آج وہ حاصل ہو گئی ہے، اس لیے میرا خوش ہونا ایک طبعی امر ہے۔

لَقِيتُ الْمُرُودِيَّ وَالشَّنَاخِيْبَ دُونَهُ (۲۷) وَجُبْتُ هَجِيرًا يَتْرُكُ الْمَاءَ صَادِيًا

ترکیب: لقیئت فعل فاعل، المرودی والشناخیب مرکب عاطفی کے بعد مفعول بہ،

دو نہ بعد الاضافت لقیّت کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، جبّت فعل فاعل، ہجیرا موصوف، یتروک فعل فاعل، الماء مفعول بہ اول، صادیا یتروک کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ہجیرا کی صفت اور جبّت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہے۔

حل لغات: مروری واحد مروّرة و مروّرة چیل میدان، الشناخیب واحد شَنُخوب پہاڑ کی چوٹی، جبّت (ن) جو با طے کرنا، قطع کرنا، ہجیرا دو پہر کی گرمی، صادی جمع صوادی پیاسا، صدي (س) سخت پیاس لگنا۔

ترجمہ: آپ کی ملاقات سے پہلے مجھے چیل میدانوں اور بہت سی پہاڑ کی چوٹیوں سے گذرنا پڑا ہے، اور میں ایک ایسی سخت دو پہر سے دو چار ہوا ہوں، جو پانی کو بھی پیاسا بنا چھوڑتی ہے۔
مطلب: یعنی مجھے آسانی کے ساتھ کافور سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوا، بلکہ اس راہ میں مجھے نہایت پر خار وادیوں اور خوفناک چیل میدانوں سے گذرنا پڑا ہے، ساتھ ہی ساتھ اتنی سخت گرمی جھیلنی پڑی ہے، جو دریاؤں اور کنوؤں کو بھی پیاسا اور تشنہ بنا ڈالتی ہے۔

أَبَا كُلِّ طَيْبٍ لَا أَبَا الْمِسْكِ وَحْدَهُ (۲۸) وَكُلُّ سَحَابٍ لَا أَخْصُ الْغَوَادِيَا

ترکیب: ابا کل طیب اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، لا عاطفہ، ابا المسک مرکب اضافی کے بعد ذوالحال، وحدہ بعد الاضافت حال پھر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، کل سحاب مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف، پھر یہ یا حرف ندا محذوف کا مفعول بہ ہے، جو ادعو فعل کے قائم مقام ہے، جملہ ہو کر جملہ ندا، لا اخص فعل فاعل، الغوادیا مفعول بہ، جملہ ہو کر جواب ندا، جملہ ندائیہ ہے۔
حل لغات: طیب خوش بو، جمع اطياب، اخص (ن) خاص کرنا، غوادی واحد غادية صبح اٹھنے والا بادل۔

ترجمہ: اے مشک سمیت تمام خوش بوؤں کے باپ، اور اے ہر بادل کے والد، میں صبح کو برسنے والے بادلوں کو خاص نہیں کر رہا ہوں۔

مطلب: تنہتی کا فور کی لطافت طبعی اور اس کی بے پایاں کرم گستری کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ آپ اتنے نفیس اور لطیف الطبع ہیں، کہ صرف مشک ہی نہیں، بلکہ تمام خوش بوؤں سے زیادہ مہک دار ہیں اور آپ کی سخاوت آسمان کے تمام بادلوں سے زیادہ عام اور تمام ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمہ وقت آپ کے دربار عالی میں سوالیوں اور حاجت مندوں کا ہجوم لگا رہتا ہے اور آپ کی دریا دلی کو دیکھ کر بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے، کہ ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں فقط یہ بات کی پیر مغاں ہے مرد خلیق

يُدُلُّ بِمَعْنَى وَاحِدٍ كُلِّ فَاعِلٍ (۲۹) وَقَدْ جَمَعَ الرَّحْمَانُ فِيكَ السَّعَايَا

ترکیب: يدل فعل، ب حرف جر، معنی واحد مرکب نوصنی کے بعد مجرور ہو کر يدل کے متعلق، کل فاخر مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال، و حالہ، قد برائے تحقیق، جمع فعل، الرحمان فاعل، فیک جار مجرور جمع کے متعلق، معانیا اس کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال اور پھر يدل کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يدل إدلالا (افعال) ناز کرنا، نخرے دکھانا، معنی خوبی، اچھائی، جمع معانی، فاخر فخر کرنے والا، (ف) ناز کرنا، اترانا، جمع (ف) اکٹھا کرنا، جمع کرنا۔

ترجمہ: ہر فخر کرنے والا محض ایک خوبی پر نخرے دکھایا کرتا ہے، حالاں کہ اللہ نے آپ کو جامع الکمال بنا دیا ہے۔

مطلب: یعنی اگر کسی شخص میں ایک اچھائی ظاہر ہو جاتی ہے، تو وہ اسے لے کر اڑتا پھرتا ہے، اور ہمہ وقت اسی کا گن گاتا رہتا ہے، اور آپ ہیں، کہ اللہ نے دنیا کی تمام خوبیوں سے آپ کو نوازا ہے، مگر کسی بھی موقع پر، آپ کی طرف سے اُن کے اظہار کی کوئی معمولی جھلک بھی نہیں دکھائی دیتی۔

سچ ہے: کہہ رہا ہے موج دریا سے سمندر کا سکون ☆ جس کا جتنا ظرف ہے، اتنا ہی وہ خاموش ہے

إِذَا كَسَبَ النَّاسُ الْمَعَالِيَ بِالْعَلَى (۳۰) فَإِنَّكَ تُعْطِي فِي ذَٰكَ الْمَعَالِيَا

ترکیب: إذا شرطیہ، کسب فعل، الناس فاعل، المعالی مفعول بہ، بالندی جار مجرور کسب کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، إن حرف مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، تعطي فعل فاعل، فی حرف جر، نذاک بعد الاضافت مجرور ہو کر تعطي کے متعلق، المعالیا اس کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، اور جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: معالی واحد معلاة بلندی، ندی سخاوت، بارش، جمع انداء و اندیة .

ترجمہ: اگر اور لوگ کرم گستری کے ذریعے بلندیاں حاصل کرتے ہیں، تو آپ اپنی بخشش کے ساتھ بلندیوں کو بھی ہم دست کر دیا کرتے ہیں۔

مطلب: یعنی دیگر سلاطین عالم کے فیاضی و سخاوت کا مقصد، اپنا نام اونچا کرنا اور بلندی حاصل کرنا ہے، وہ فطری طور پر آپ کی طرح شرافت و بزرگی کے حامل نہیں ہوتے، بلکہ کرم گستری کے ذریعے انھیں عزت و کرامت حاصل کرنی پڑتی ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر آپ میں بلندی و عزت و دیعت کر رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی بخششوں کے ساتھ شرف و عزت کا بھی تحفہ

دیا کرتے ہیں۔

ہمارے باغ میں جو دو سٹاکے پھول کھلتے ہیں ہمارا کام ہے انسان کو انسان بنا دینا

وَعَبْرُ كَثِيرٍ أَنْ يُزَوَّرَكَ رَاجِلٌ (۳۱) فَيَرْجِعُ مَلَكًا لِلْعَرَاقِينِ وَالْيَا

ترکیب: و مستانفہ، غیر کثیر مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر مقدم، ان ناصبہ، يزور فعل، ک مفعول بہ، راجل فاعل، جملہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، يرجع فعل، هو ضمیر ذوالحال، ملکا حال اول، والیا حال ثانی پھر يرجع کا فاعل، للعراقین جار مجرور يرجع کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اور مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: يزور (ن) ملنا، ملاقات کرنا، ملکا دراصل ملک تھا ضرورت شعری کی بنا پر ل کو ساکن کر دیا گیا، بادشاہ جمع ملوک، عراقین سے بصرہ اور کوفہ مراد ہیں، لیکن راجع قول یہ ہے کہ اس سے عراق عرب اور عراق عجم مراد ہیں، والی حاکم، گورنر، جمع ولاة۔

ترجمہ: یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، کہ کوئی پیادہ پا آپ کی زیارت کے لیے آئے، اور یہاں سے عراقین کا فرماں روا اور گورنر بن کر واپس جائے۔

مطلب: یعنی آپ کی داد و دہش کا عالم یہ ہے، کہ آپ ایک معمولی گداگر اور پیدل چلنے والے سائل کو بھی اونچے سے اونچے عہدے پر فائز کر دیتے ہیں، اور لوگ آپ کا یہ کارنامہ دیکھ کر حیرت اس لیے نہیں کرتے، کہ آئے دن تو آپ ایسا قابل فخر کارنامہ انجام دیتے رہتے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ زندگی میں صرف ایک بار آپ سے اس طرح کا کوئی کارنامہ صادر ہو۔

ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں

فَقَدْ تَهَبُ الْجَيْشَ الَّذِي جَاءَ غَازِيَا (۳۲) لِسَائِلِكَ الْفَرْدِ الَّذِي جَاءَ عَافِيَا

ترکیب: ف برائے تفریع، قد تحقیق، تهب فعل فاعل، الجيش موصوف، الذي موصولہ، جاء فعل، هو ضمیر ذوالحال، غازیہ حال پھر جاء کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور جيش کی صفت ہو کر تهب کا مفعول بہ، ل حرف جر، سائلك بعد الاضافت مبدل منہ، الفرد موصوف، الذي موصولہ، جاء فعل، هو ضمیر ذوالحال، عافیا حال پھر فاعل اور جملہ ہو کر صلہ، پھر الفرد کی صفت اور بدل، پھر ل کا مجرور ہو کر تهب کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: غازیہ حملہ آور، (ن) جنگ کرنا، فرد تنہا، جمع افراد، عالمی گداگر، سوالی، جمع عفاة۔

ترجمہ: کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آپ حملے کی نیت سے آئے ہوئے لشکر کو، گداگر بن کر حاضر ہوئے ایک سائل کے حوالے کر دیتے ہیں۔

مطلب: یعنی آپ میدان جنگ میں دشمنوں کو شکست دے کر، انکے لشکروں کو قید کر لیتے ہیں اور پھر اگر کوئی سائل آپ کے پاس اپنی ضرورت بے کرا تا ہے، تو اس عظیم لشکر کو تنہا اس گداگر کے حوالے کر کے ہانک دیا کرتے ہیں، یعنی آپ جتنے بڑے بہادر ہیں، اس سے کہیں زیادہ نجی اور دل والے ہیں۔

وَتَحْتَقِرُ الدُّنْيَا احْتِقَارَ مُجْرِبٍ (۳۳) بِرَأْيِ كُلِّ مَا فِيهَا وَحَاشَاكَ فَاِنْيَا

ترکیب: و متانفہ، تحتقر فعل فاعل، الدنیا مفعول بہ، احتقار مضاف، مجرب موصوف، یوی فعل فاعل، کل مضاف، ما موصولہ، فیہا جار مجرور ہو کر صلہ پھر مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، حاشاک بعد الاضافت معطوف پھر یوی کا مفعول بہ اول، فانیہ مفعول بہ ثانی جملہ ہو کر مجرب کی صفت پھر احتقار کا مضاف الیہ ہو کر تحتقر کا مفعول مطلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔
حل لغات: تحتقر (افتعال) ذلیل سمجھنا، مجرب تجربہ کار (تفتیل) آزمائش، حاشاک بمعنی سوائے۔

ترجمہ: دنیا تمہاری نگاہ میں اس تجربے کا انسان کی طرح بے حیثیت ہے، جو تمہارے سوا دنیا کی تمام چیزوں کو فانی سمجھتا ہے۔

مطلب: یعنی دنیا آپ کی نگاہ میں ایک ماہر تجربے کا انسان کے خیال کی طرح نہایت چھ اور کم حیثیت ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ دنیا جمع نہ کر کے، واردین و صادرین پر ہمہ وقت اس کی تقسیم میں لگے رہتے ہیں، اور فناء دنیا کے پیش نظر ہر ممکن اس کی ذخیرہ اندوزی سے بچتے ہیں۔

امید نہ رکھ دولت دنیا سے وفا کی
رم اس کی طبیعت میں ہے مامند غزالہ

وَمَا كُنْتُ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْمُلْكَ بِالْمُنَى (۳۴) وَلَكِنْ بِأَيَّامِ أَشْبَنِ النَّوَاصِبِ

ترکیب: و متانفہ، ما ثانیہ، کنت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، من حرف جر، من موصولہ، ادرك فعل فاعل، الملك مفعول بہ، بالمنى جار مجرور ادرك کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اور من کا مجرور ہو کر ظرف مستقر کنت کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متانفہ، لکن برائے استدراک، ب حرف جر، ایام موصوف، اشبن فعل فاعل، النواصب مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر ایام کی صفت پھر مجرور ہو کر ادرك فعل مجزوف کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: ادرك (افعال) حاصل کرنا، منی واحد منیہ تمنا، آرزو، ایام سے مراد

جنگیں، اشبن (افعال) بوڑھا کرنا، سفید کرنا، نواصی واحد ناصیہ پیشانی۔
ترجمہ: آپ آرزوؤں سے بادشاہت حاصل کرنے والے لوگوں میں سے نہیں ہیں، بلکہ دشمنوں کی پیشانیاں سفید کر دینے والی جنگوں کے ذریعے آپ نے ملوکیت حاصل کی ہے۔
مطلب: یعنی اتنا بے فکر ہو کر فیاضی و سخاوت کرنا واقعی آپ ہی کا کمال اور امتیاز ہے، کیوں کہ آپ نے تمناؤں کے ذریعے بادشاہت نہیں حاصل کی ہے، کہ اسے صرف کرنے پر ملال نہ ہو، بلکہ آپ کو محنت و مشقت اور جنگ و جدال کے بعد ملوکیت حاصل ہوئی ہے، اس لیے اسے اس طرح لٹانے میں کچھ تو سوچنا چاہیے، مگر آپ کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہے۔

عِدَاكَ تَرَاهَا فِي الْبِلَادِ مَسَاعِيًا (۳۵) وَأَنْتَ تَرَاهَا فِي السَّمَاءِ مَرَاقِيًا

تقریب: عداک بعد الاضافت مبتدا، تری فعل فاعل، ہا مفعول بہ اول، فی البلاد جار مجرور ہو کر حال مقدم، مساعیا ذوالحال پھر تری کا مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ ہو کر عداک کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، بقیہ شعر میں بھی یہی ترکیب ہے۔

حل لغات: مَسَاعِي واحد سعی کوشش، جدوجہد، مراقی واحد مرقاة زینہ، سیڑھی۔
ترجمہ: تمہارے دشمنوں کی نگاہ میں یہ جنگیں حصولِ سلطنت کی کوشش معلوم ہوتی ہیں، جب کہ تم انہیں آسمانوں میں جانے کا زینہ خیال کرتے ہو۔

مطلب: یعنی چوں کہ آپ روئے زمین میں اپنی شجاعت و جواں مردی کا جو ہر دکھلا کر، دشمنوں سے ان کے علاقے زیرِ کر لیا کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ان علاقوں کا حاکم اور والی مقرر کر دیتے ہیں، اس لیے آپ کے اس طرزِ عمل کو، آپ کے مخالفین نے غلط مفہوم کا لبادہ اوڑھا کر، آپ کی تمام تر جدوجہد اور محنت و مشقت کو حصولِ مملکت میں منحصر کر دیا ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان مقابلوں اور جنگوں سے آپ کا نام بھی روشن ہوتا ہے، اور آپ کو شرف و عزت اور بلندی بھی ہم دست ہوتی ہے، دنیا کی ذخیرہ اندوزی ہرگز آپ کے پیش نظر نہیں ہے۔

لَبَسْتَ لَهَا كُذَرَ الْعَجَاجِ كَأَنَّمَا (۳۶) تَرَى غَيْرَ صَافٍ أَنْ تَرَى الْجَوَّ صَافِيًا

تقریب: لبست فعل فاعل، لہا جار مجرور اسی کے متعلق، کدر العجاج بعد الاضافت مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، کانما برائے تشبیہ، تری فعل فاعل، غیر صاف بعد الاضافت اس کا مفعول بہ ثانی، ان ناصبہ، تری فعل فاعل، الجو اور صافیا دونوں اس کا مفعول بہ ہیں، جملہ ہو کر پھر تری اول کا مفعول بہ اول، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: کُدر، واحد اُنکدر ٹیالا، مکدر، عجاج واحد عَجَاجَة غبار، دھواں، الجو فضاء جمع اجواء۔

ترجمہ: آپ نے ان جنگوں میں غبار جنگ کا ٹیالا لباس زیب تن کر رکھا تھا، ایسا لگتا تھا کہ آپ فضاء کو صاف نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

مطلب: یعنی کا فور نے مسلسل کئی جنگوں میں دشمنوں کو مار گرایا ہے، کثرت مقابلہ کی وجہ سے آپ کا لباس غبار جنگ سے بالکل ٹیالا ہو گیا تھا اور دیکھنے والوں کو وہ غبار ہی کے رنگ کا ٹیالا لباس معلوم ہوتا تھا، اور ایسا اس لیے تھا کہ آپ ہمہ وقت میدان میں دشمنوں سے نبرد آزما رہا کرتے تھے، جس کی دھول اور غبار نے آپ کے لباس کو مکدر کر دیا تھا اور میدان جنگ میں آپ کی دوام استقامت کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا، کہ آپ مکدر فضاء میں رہنے کے عادی ہو گئے ہیں۔

وَقَدْتْ إِلَيْهَا أَجْرَ دَسَابِحِ (۳۷) يُوَدِّيكَ غَضْبَانًا وَيَتْنِيكَ رَاضِيًا

ترکیب: و متائفہ، قدت فعل فاعل، إليها جار مجرور ہو کر قدت کے متعلق، کل مضاف، اجرد موصوف، سابح صفت اول، یو دی فعل فاعل، ک ذوالحال، غضبانہ حال پھر یو دی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، یتنیک الخ یو دیک کی طرح جملہ ہو کر معطوف اور پھر سابح کی صفت ثانی، پھر کل کا مضاف الیہ ہو کر قدت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: قُدت، قاد (ن) ہنکانا، جانور کی نیل پکڑ کر لے جانا، اجرد چھوٹے بال والا جمع جُرد، سابح تیز رفتار، جمع سُبَاح سَبَح (ف) تیز دوڑنا، یو دی تادیب (تفعیل) لانا، پہنچانا، یتنی (ض) لوٹانا، موڑنا۔

ترجمہ: آپ ان جنگوں میں ہر اُس تیز رفتار کوتاہ موگھوڑے کو ہانک لائے، جو بحالت غضب آپ کو میدان جنگ کی طرف لاتے تھے، لیکن وہ خوشی کی حالت میں آپ کو واپس لے جاتے تھے۔

مطلب: شاعر مدوح کی تیاری جنگ کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتا ہے، کہ مدوح نہایت خوفناک ہو کر تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوتے اور میدان جنگ میں اترتے تھے اور جب دشمنوں کو مار گرا دیتے تو آپ کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھتا تھا، اور پھر خوشی خوشی انھی گھوڑوں پر سوار ہو کر واپس اپنی منزل پر آ جاتے تھے۔

وَمُخْتَرَطٍ مَاضٍ يُعْطِيكَ امْرَأً (۳۸) وَيَعْصِي إِذَا اسْتَشَيْتَ أَوْ كُنْتَ نَاهِيًا

ترکیب: و عاطفہ، مخترط اور ماض یہ دونوں سیف مہ دف محذوف کی صفات ہیں،

يعطي فعل فاعل، ك ذوالحال، أمرا حال پھر يعطي کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صفت ثالث، و عاطفہ، يعصی فعل فاعل، إذا ظرفیہ مضاف، استثنیت فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، كنت فعل ناقص، انت ضمیر اس کا اسم، ناھیا خبر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، پھر إذا کا مضاف الیہ ہو کر يعصی کا مفعول فیہ ہے، جملہ فعلیہ ہو کر یہ صفت رابع ہے اسی سیف محذوف کی اس کے بعد ماقبل کے شعر میں لفظ أجود پر اس کا عطف ہے۔

حل لغات: مختلط اسم مفعول، نکالی ہوئی چیز، اختلط (انتعال) تلوار سوتا، میان سے نکالنا، ماضی کا رگر، مضی (ض) کرنا، گذرنا، استثنیت (استفعال) نکالنا، خاص کرنا، استثناء کرنا، ناھی روکنا، منع کرنا (ف)

ترجمہ: اور آپ ان مقابلوں میں ہر اُس ننگی اور کاٹ دار تلوار کو لے کر نمودار ہوئے، جو آپ کے تمام احکامات بجالاتی تھیں، لیکن وہ آپ کے استثناء اور آپ کی نبی کی نافرمان تھیں۔
مطلب: یعنی کا فور اپنے دشمنوں کا صفایا کرنے کے لیے، ایسی برہنہ اور براں تلواروں کے ساتھ میدان میں اترے تھے، جن کی اطاعت و فرماں برداری کا عالم یہ تھا، کہ مدوح کے ایک اشارے پر وہ دشمنوں کی صف کی صف زمین پر بچھا دیا کرتی تھیں، اور اس قدر منہک اور توجہ سے مقابلہ کرتیں کہ اگر مدوح رحم کھا کر کسی دشمن کو بچانے، یا کسی کا استثناء کرنے کے لیے کہنا چاہتے، تب تک یہ تلواریں اپنی تیزی کی بنا پر اس کا کام تمام کر دیا کرتی تھیں۔ (تلواروں کی تعریف ہے)

وَأَسْمَرَ ذِي عِشْرِينَ تَرْضَاهُ وَارِدًا (۳۹) وَيَرْضَاكَ فِي إِبْرَادِهِ الْخَيْلَ سَاقِيَا

ترکیب: و عاطفہ، أَسْمَرَ یہ قنا محذوف موصوف کی صفت اول، ذی عشرين بعد الاضافت صفت ثانی، ترضی فعل فاعل، و ذوالحال، و اردا حال پھر ترضی کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر صفت ثالث، و عاطفہ، يرضی فعل فاعل، ك ذوالحال، ساقیا حال پھر يرضی کا مفعول بہ، فی حرف جر، إيراد مصدر مضاف ہے، اپنے مفعول بہ اول ہ کی طرف، الخیل مصدر کا مفعول بہ ثانی، شبہ جملہ ہو کر فی کا مجرور اور يرضی کے متعلق، جملہ ہو کر القنا کی صفت رابع پھر یہ بھی اُسی أجود پر معطوف ہے۔

حل لغات: أَسْمَرَ گندم گوں، (ک) گندمی ہونا، ذی عشرين بیس گرہوں والا، إيراد (افعال) لانا، الخیل گھوڑے جمع خیول، مراد شہ سوار، ساقی جام بردار، سقی (ض) پلانا۔
ترجمہ: اور آپ ان معرکوں میں بیس گرہوں والا وہ گندم گوں نیزہ لے کر آئے، جس کی آمد آپ کے لیے باعث خوشی تھی، اور جو مقابل گھوڑ سواروں تک پہنچانے اور پھر آپ کے ذریعے سیراب

ہونے پر، آپ سے بھی خوش تھا۔

مطلب: یعنی جب بیس گز لمبے نیزے کو لے کر آپ نے دشمنوں کا قتل عام کرنا شروع کیا، تو اس وقت اس گراں وزن نیزے کو لانے کی افادیت محسوس ہوئی، اور اس کی کاری گری سے آپ نہ صرف مطمئن ہوئے، بلکہ اس کی اثر انگیزی نے آپ کا دل جیت لیا، دوسری طرف وہ نیزہ بھی لگن ہو کر اپنا جوہر دکھا رہا تھا، اور جب دشمنوں کے بدن میں گھس کر ان کا خون چوستا، تو بے اختیار یہ نیزہ اپنے چلانے والے (کافور) اور اس کے ذریعے سیراب ہونے پر، اسے دعاؤں سے نوازتا اور اس سے خوش ہو جایا کرتا تھا۔

كَتَائِبَ مَا انْفَكَّتْ تَجُوسُ عَمَّائِرًا (۴۰) مِنْ الْأَرْضِ قَدْ جَاسَتْ إِلَيْهَا فَيَا فَيَا

ترکیب: کتائب موصوف، ما انفکت فعل ناقص، ہی ضمیر اس کا اسم، تجوس فعل فاعل، عمائر موصوف، من الأرض جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال مقدم، فیا فیا ذو الحال، پھر موصوف، قد برائے تحقیق، جاست فعل فاعل، إليها جار مجرور اسی کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر صفت، پھر عمائر کی صفت ہو کر تجوس کا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر انفکت کی خبر، جملہ فعلیہ ہو کر کتائب کی صفت پھر یہ اسی سابق اجرد سے بدل واقع ہے۔

حل لغات: کتائب واحد کتیبة فوجی دستے، ما انفکت بمعنی مسلسل، لگاتار، تجوس، جاس (ن) جوسا چھان مارنا، گھسنا، کھوج لگانا، عمائر واحد عمارۃ قبیلہ، فیافی فیفاۃ کی جمع بے آب و گیاہ جنگل۔

ترجمہ: آپ نے ان جنگلوں کی طرف ایسے فوجی دستوں کو روانہ کیا ہے، جنہوں نے صحرائے بے آب طے کر کے، بہت سے قبیلوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ (یا تمہیں نہیں کر دیا)

مطلب: یعنی کافور نے ایسی دھماکہ خیز جنگیں لڑ کر جیت لی ہیں، جو قیامت تک آنے والے ان کے دشمنوں کے لیے درس عبرت بن گئیں، انہوں نے افواج دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے، ایسے بلند ہمت لشکروں کو روانہ کیا، جو نہایت سوکھے اور چٹیل میدانوں کو قطع کر کے، دشمنوں کی آبادیوں اور ان کی بستیوں میں گھس گئے، اور ایسا قتل عام کیا کہ روئے زمین سے ان کے اور ان کے مکانات سب کے نشانات مٹ گئے، اور ان کی جواں مردی دوسروں کے لیے نمونہ اور عبرت بن گئی۔

غَزَوَتْ بِهَا دُورَ الْمُلُوكِ فَبَاشَرَتْ (۴۱) سَنَابِكُهَا هَامَاتِهِمْ وَالْمَغَايَا

ترکیب: غزوت فعل فاعل، بها جار مجرور اسی کے متعلق، دور الملوك بعد الاضافت، سناپکھا مضاف مضاف الیہ ہو کر

فاعل، هاماتہم بعد الاضافت معطوف علیہ، و عاطفہ، المعطایا معطوف پھر باشرت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: غَزَوْتُ (ن) غَزَوًا حملہ کرنا، لڑائی کرنا، دُور دار کی جمع گھر، مراد محلات، باشرت مباشرة (مفاعلة) انجام دینا، براہ راست کوئی کام کرنا، مراد روندنا، مَنَابِك واحد مَنَبِك گھروں کا کنارہ، هامات ہامۃ کی جمع کھوپڑی، سر، المَغَالِی واحد مَغَالِی مکان، جگہ۔

ترجمہ: آپ نے ان فوجی دستوں کو لے کر، بادشاہوں کے محلات پر یورش کی، چنانچہ فوجیوں کے گھوڑوں کی کھروں کی نوکوں نے اُن کے محلات کو روند ڈالا۔

مطلب: یعنی جس طرح مدوح اور ان کے فوجی دستے دشمنوں کو مار گرانے میں لگے ہوئے تھے، ٹھیک اسی طرح افواج کا فور کے گھوڑے بھی اس مشن میں، اپنے شہ سواروں کے ساتھ برابر شریک تھے، اور جب وہ لوگ دشمنوں پر وار کر کے انھیں چت کر دیتے، تو یہ گھوڑے اپنے پیروں سے ان دشمنوں کو کچل کر ان کا کام تمام کر دیا کرتے تھے، اور گرنے کے بعد کسی بھی دشمن کو دوبارہ حملہ آور ہونے کا موقع نہیں مل سکتا تھا۔

وَأَنْتَ الَّذِي تَغْشَى الْأَمْسَةَ أَوَّلًا (۴۲) وَتَأْنِفُ أَنْ تَغْشَى الْأَمْسَةَ ثَانِيًا

ترکیب: و متانفہ، انت مبتدا، الذي اسم موصول، تغشى فعل فاعل، الامسۃ مفعول بہ، اولاً، تغشى کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر صلہ پھر انت کی خبر، جملہ اسمیہ ہے، و متانفہ، تانف فعل فاعل، ان ناصبہ، تغشى فعل فاعل، الامسۃ مفعول بہ، ثانیاً مفعول بہ، جملہ ہو کر تاویل مصدر تانف کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: تغشى (س) ڈھانکنا، چھپانا، مراد آنا، اَمْسَۃ واحد مَسَنَانِ نیزے، مراد میدان جنگ، تانف اَنِفَ (س) ناپسند کرنا، ناک بھوں چڑھانا۔

ترجمہ: اور آپ ہی کی وہ شخصیت ہے، جو نیزوں پر سب سے پہلے آ پہنچتی ہے، اور بعد میں وہاں پہنچنے سے گریز کرتی ہے۔ (یا ناپسند کرتی ہے)

مطلب: شاعر کا فور کی شجاعت و جواں مردی کو بتا رہا ہے، کہ جب بھی کوئی دشمن مقابلے کے لیے لگارتا ہے، آپ سب سے پہلے میدان جنگ میں فروکش ہو جایا کرتے ہیں، وہاں جا کر ہر چیز کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر دشمن کی آمد کے بعد، بغیر کسی تاخیر کے جنگ کے لیے آمادہ ہو جایا کرتے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ آپ بزدلوں کی طرح بہت سوچ کر ڈرتے ہوئے بالکل اخیر میں میدان جنگ جائیں، اس لیے کہ یہ تو آپ کی شجاعت و بہالت کے منافی ہے۔

إِذَا الْهِنْدُ سَوَتْ بَيْنَ سَيْفِي كَرِيهَةً (۳۳) فَسَيْفُكَ لِي كَفِ تَزِيلُ التَّسَاوِيَا

ترکیب: اذا شرطیہ، الہند یہ سوت فعل محذوف کا فاعل ہے، جملہ ہو کر مفسر ہے، سوت فعل فاعل، بین الخ اضافتوں کے بعد سوت کا مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہو کر مفسر پھر جملہ شرط، ف جزائیہ، سیفک بعد الاضافت ذوالحال، لی کف جار مجرور ہو کر حال اور پھر مبتدا، تزیل فعل فاعل، التساو یا مفعول بہ جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

حل لغات: الہند انڈیا، مراد ہندوستانی تلوار، سوت تسویۃ (تفعلیل) برابر کرنا، مراد ایک ہی طرح کی تلوار بنانا، کریہۃ شدت جنگ، کثرۃ (س) ناپسند کرنا، تزیل ازالۃ (افعال) ختم کرنا، کالعدم کرنا، زائل کرنا، التساوی برابر (تفاعل) برابر کرنا۔

ترجمہ: اگر ہندوستان کسی ناپسندیدہ جنگ کی دو تلواروں کے مابین مساوات قائم کر دے، تو آپ کی ہتھیلی میں موجود تلوار اس مساوات کو کالعدم کر دے گی۔

مطلب: یعنی تلوار کا اثر انگیز اور کاری ہونا یہ ایک اچھی خوبی ہے، لیکن اس سے بھی بڑی خوبی وہ ہے، جو تلوار چلانے والے کی کلائی میں پوشیدہ رہتی ہے، اور اپنے جوہر سے یہ ثابت کر دیتی ہے کہ اصل کاری گری اور کمال تو ہتھیلی کا ہے، نہ کی تلوار کا، اس لیے کہ اگر عمدہ سے عمدہ تلوار ایک اناڑی کو دے دی جائے تو وہ اسے بیکار بنا دے گا، لیکن اگر کسی ماہر جنگ جو کی ہتھیلی معمولی تلوار کو بھی سوت لے، تو ایک لشکر جبار کا صفایا کر دے گی، اور کچھ اسی طرح کی خوبی ہمارے مدوح کی ہتھیلی اور ان کی شمشیر زنی میں بھی پائی جاتی ہے، کہ اگر وہ برابر خوبیوں کی مالک دو تلواروں میں سے ایک اپنی ہتھیلی میں اٹھالیں، تو یقیناً اس کا کمال اپنی ہم پلہ تلوار سے بڑھ جائے گا۔

وَمِنْ قَوْلِ سَامٍ لَّوْرَاكَ لِنَسْلِهِ (۳۴) فِلْدَى ابْنِ أَخِي نَسْلِي وَنَفْسِي وَمَالِيَا

ترکیب: و متانفہ، من حرف جر، قول مصدر مضاف، سام مضاف الیہ، ل حرف جر، نسلہ بعد الاضافت مجرور ہو کر قول مصدر کے متعلق پھر من کا مجرور اور خبر مقدم، فلدی ابن اخي اضافتوں کے بعد مبتدا، نسلی مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، نفسی بعد الاضافت معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، مالی بعد الاضافت معطوف پھر خبر، جملہ اسمیہ ہو کر مبتدا مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، لو شرطیہ محضہ، راک فعل فاعل، جملہ خبریہ ہے۔

حل لغات: سام حضرت نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام، جن کی طرف سفید رنگ و نسل کے انسان منسوب ہوتے ہیں، فلدی (نس) قربان کرنا، فدا ہونا۔

ترجمہ: اگر سام بن نوح تمہیں دیکھ لیتے، تو ضرور اپنی اولاد سے یہ کہتے کہ میرے برادر زادے پر میری اولاد، میری جان اور میرا مال قربان کر دو۔

مطلب: شاعر نے یہاں کافور کے کالے رنگ کو بھی فضیلت و اہمیت کا لباس پہنا دیا ہے، کہتا ہے، ہر چند کہ فطری طور پر انسانوں کو سفید نسل کے لوگ اچھے اور بظاہر بھلے معلوم ہوتے ہیں، لیکن ہمارا کافور کلو ہو کر بھی، لوگوں کی نگاہوں میں اتنا محبوب و مقبول ہے، کہ اگر حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام بھی آپ کا دیدار کر لیتے، تو نہایت تاکید کے ساتھ اپنی نسل کو یہ حکم دیتے کہ تم لوگ میرے برادر زادے یعنی کافور پر اپنا اور میرا سب کچھ قربان کر کے، انھی کے رنگ و بو کو اپنا لو اور سفیدی چھوڑ کر سیاہی کا لبادہ اوڑھ لو (کالے رنگ کے لوگ حام بن نوح کی طرف منسوب ہوتے ہیں)

مَدَى بَلَغَ الْأُسْتَاذُ أَقْصَاهُ رَبُّهُ (۳۵) وَنَفْسٌ لَهُ لَمْ تَرْضَ إِلَّا التَّنَاهِيَا

ترکیب: مدی موصوف، بلغ فعل، الأستاذ مفعول بہ اول، أقصاه بعد الاضافت بلغ کا مفعول بہ ثانی، ربہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، نفس موصوف، لہ جار مجرور ہو کر صفت اول، لم ترض فعل فاعل، إلا حصریہ، التناہیا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر نفس کی صفت ثانی پھر معطوف ہو کر بلغ کا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر مدی کی صفت اور ہذا مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: مَدَى غایت، حد، منہا، بَلَغَ (تفعلیل) پہنچانا، أستاذ سے مراد کافور، أقصى زیادہ دور، طویل، فاصلہ، جمع أقاص، قَصِي (س) دوری پر ہونا، التناہی (تفاعل) انتہاء کو پہنچنا۔

ترجمہ: یہ ایک ایسی غایت ہے، جس کی انتہاء تک استاذ کافور کو، ان کے پروردگار نے اور آخری حد سے پہلے کسی منزل پر قناعت نہ کرنے والی ایک بادقار ذات نے پہنچایا ہے۔

مطلب: یعنی کافور کی مدح و ثناء میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے، اور جس کی روشنی میں ممدوح کے فضائل و کمالات نکھر کر سامنے آ گئے ہیں، یہ تمام چیزیں جہاں اللہ کے فضل و کرم کا ثمرہ ہیں، وہیں کافور کی ذات والا صفات کی کوششوں کا نتیجہ بھی ہیں؛ اس لیے کہ ممدوح کی ذات اقدس اچھائیوں کو آخری حد تک پہنچ کر حاصل کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ آج وہ تمام اہل جہان میں (میری نگاہ میں) سب سے زیادہ فضائل و مناقب کے حامل ہیں۔

☆☆☆☆☆

دَعَتْهُ فَلَبَّاهَا إِلَى الْمَجْدِ وَالْعُلَى (۴۶) وَقَدْ خَالَفَ النَّاسُ النَّفُوسَ الدَّوَاعِيَ

ترکیب: دعت فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے ترتیب، لبائل فاعل، ہا مفعول بہ، اِلٰی حرف جر، المجد والعلی مرکب عاطفی کے بعد مجرور ہو کر لبی فعل کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، (اِلٰی المجد والعلی کو دعتہ کے متعلق بھی مان سکتے ہیں) و حالیہ، قد برائے تحقیق، خالف فعل، الناس فاعل، النفوس مفعول بہ اول، الدواعی مفعول بہ ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: دعت دعا (ن) دعوة پکارنا، اپیل کرنا، لُبی تلبیہ (تفعیل) لبیک کہنا، جواب دینا، مجد شرف و عزت جمع امجاد، خالف مخالفة (مفاعلة) مخالفت کرنا، الدواعی واحد داعیہ بلانے والی، مراد اسباب و محرکات، تقاضے۔

ترجمہ: ممدوح کی ذات نے انھیں شرف و عزت کی دعوت دی، تو ممدوح نے آگے بڑھ کر شرف و عزت کو گلے لگالیا، جب کہ دیگر لوگوں نے شرف و عزت کے محرکات کے سلسلے میں اپنے نفوس کے مخالفت کی۔

مطلب: یعنی ممدوح کی فضیلت و برتری میں ان کی پاکیزہ شخصیت اور مقدس ذات کا بہت بڑا ہاتھ ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی شرافت و کرامت کے حوالے سے ممدوح کو آواز دی گئی، کا فور نے کسی تاخیر کے بغیر لبیک کہتے ہوئے، اس دعوت کو قبول کیا اور اچھائیوں کی آخری حد تک پہنچ کر اسے حاصل کر لیا، اور دوسرے لوگ نہ تو شرف و عزت کی اپیل پر حرکت میں آتے ہیں، اور نہ ہی وہ اسے حاصل کر پاتے ہیں، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں میں نہ تو ممدوح کا ساعزم و ارادہ ہے، اور نہ ہی وہ کا فور جیسی بلند خیالی اور رفعت فکری کے مالک ہیں۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رن کہاں

فَأَصْبَحَ فَوْقَ الْعَالَمِينَ يَرَوْنَهُ (۴۷) وَإِنْ كَانَ يُدْنِيهِ التَّكْرُمُ نَانِيًا

ترکیب: ف برائے تفریع، أصبح فعل ناقص، ہو ضمیر ذوالحال، یرون فعل فاعل، ہ مفعول بہ اول، نانیاً مفعول بہ ثانی جملہ ہو کر حال پھر أصبح کا اسم، فوق العالمین بعد الاضافت أصبح کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و متناقضہ، ان وصلیہ، کان فعل ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، یدنی فعل، ہ مفعول بہ، التکرم نائل جملہ ہو کر کان کی خبر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

حل لغات: یدنی ادناء (انزال) قریب کرنا، نزدیک کرنا، التکرم (تفعیل) سخاوت

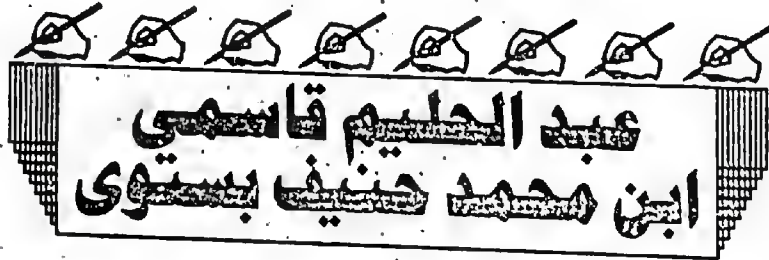
کرنا، فیاضی کرنا، فائیا دور، نای (ف) دور ہونا۔

ترجمہ: چناں چہ ممدوح ساری دنیا پر فائق ہو گئے، اہل جہاں انھیں اپنے سے دور سمجھتے ہیں، ہر چند کی ممدوح کی کرم گستری سے انھیں لوگوں سے قریب رکھتی ہے۔

مطلب: یعنی کا نور فضل و کمال اور مناقب و درجات میں پوری دنیا کو پیچھے چھوڑ کر، اہل ارض سے دور بہت دور بلند مقام پر فائز ہو گئے، اور وہ اپنی فیاضی و دریا دلی سے ہمہ وقت لوگوں کو جوڑتے اور اپنے قریب کرتے رہتے ہیں، مگر ان کی علوشان کو دیکھ کر تمام لوگوں کی زبان پر صرف ممدوح کی بڑائی و بزرگی اور ان کی برتری کے ترانے ہیں اور ہمہ وقت وہ یہی رٹ لگاتے رہتے ہیں کہ:

بے محنت پیہم کوئی جو ہر نہیں کھلتا روشن شرر تیشہ سے ہے خانہ فرہاد

الحمد لله: آج بروز جمعہ، مورخہ ۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ کو ۳۰-۱۰ بجے دن میں یہ شرح مکمل ہوئی۔



ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم
وتب علينا انک انت التواب الرحيم

اظہارِ تمنا

از: مفتی حفیظ اللہ صاحب قاسمی، بستوی، معین المدرسین، دارالعلوم دیوبند

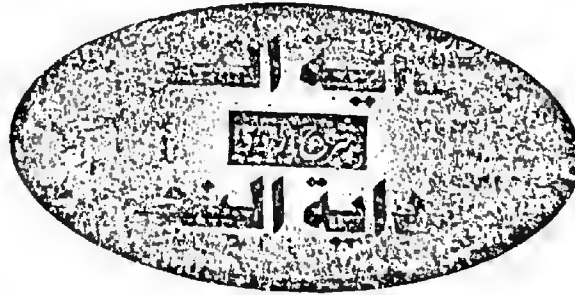
- ☆ پیکرِ خاکی اگر محو جنوں ہو جائے ہے
- ☆ لائقِ صد آفریں ہے آج اے عبداللہ
- ☆ تیری تحریروں میں پوشیدہ چمن کا ناز ہے
- ☆ دل میرا شرحِ قصائد دیکھ کر سرشار ہے
- ☆ تیرا اندازِ بیاں شستہ بھی ہے آسان بھی
- ☆ دیکھنے والوں کو علم آگئی ہو جائے گا
- ☆ ترجمہ، ترکیب و مطلب اور تشریحات ہیں
- ☆ تیرے دل میں یک یک اٹھی نوائے انقلاب
- ☆ کارنامے ہیں تیرے بیدار مغزی کی دلیل
- ☆ ”وقت کا پیغام“ تیرا نام ہے روشن ضمیر
- ☆ کیا سناؤں میں تمہیں ”تقدیم ادبی“ کی مثال
- ☆ علم و دانش فن کا تم سمجھو اسے اک شاہکار
- ☆ بارِ احساں سے تیرے ہر تیر ہے مثل کماں
- ☆ انجمن میں تو بھلا کیوں کر گل افشانی میں ہے
- ☆ صاحبِ دانش بھی ہے اور ماہر فنِ ادب
- ☆ میرے نازک دل کو اس کی زیر کی پرناز ہے
- ☆ اے خدا سایہ تیرا چھایا رہے مثلِ گلشن
- ☆ آبد و تیرے ہی قبضہ میں ہے اس نادار کی
- ☆ سالہاں چوں سنگ اندر شدتِ سخی تپ
- ☆ بر زبانِ خلق ذکرِ خیر تو پابندہ باد
- ☆ اس چمن پر کسی کو ہے انگلی اٹھانے کی خیال
- ☆ زندگی کا نام ”تابندہ فسوں“ ہو جائے ہے
- ☆ صفحہ ہستی پہ چمکا ہے تیرا ذوقِ سلیم
- ☆ شوخ ہے فنِ ادب کا آشنائے راز ہے
- ☆ موج دریا سے خلاصی کا یہ ایک پتوار ہے
- ☆ خوش نما ہے کاروبارِ شیشہ و سندان بھی
- ☆ پڑھ لیا اک بار جس نے ہم نوا ہو جائے گا
- ☆ گمشدہ لوگوں کی، خاطرِ خوب تحقیقات ہیں
- ☆ اک انوکھے طرز پر دوا ہو گیا شہرت کا باب
- ☆ تیری استعداد پر کس کو ہو کیونکر قال و قیل
- ☆ ہو گئے اہلِ خطابت تیری کاوش کے اسیر
- ☆ جب پڑھو گے خود کرو گے، اس کی عظمت کا خیال
- ☆ تشنہ لب کو بھی اسے پی کر کے آئے گا قرار
- ☆ مٹ نہیں سکتا ہے دنیا سے تیرا نام و نشان
- ☆ اس کی تو خلقِ خدا ہر دم ثنا خوانی میں ہے
- ☆ رونقِ بزمِ فتاویٰ مایہ اہلِ طرب
- ☆ لائقِ رشک چمن جس کی ہر اک پرواز ہے
- ☆ اس قدر مقبول ہو خنداں رہے دل کا چمن
- ☆ تیرے ہی در پر دوا ملتی ہے ہر بیمار کی
- ☆ از درونِ کوہِ اکنوں لعل پیدا می شود
- ☆ اندر عالمِ آفتاب فیض تو تابندہ باد
- ☆ جس پہ نازاں ہے حفیظِ بلبل شیریں مقال

التکمیل الضروری شرح اردو قدوری

نائب:- جناب مولانا عبد العلی صاحب قاسمی
پسند فرمودہ:- حضرت مولانا قمر الدین صاحب
وحضرت مولانا مجیب اللہ صاحب
(اساتذہ دارالعلوم دیوبند)

قدوری کی اردو شرح جواب تک شائع ہونے والی تمام شروحات سے جامعیت اور اختصار کے لحاظ سے ممتاز ہے۔

قیمت جلد اول = ۱۲۰/ جلد دوم = ۱۲۰/



نائب:- مولانا ابوالکلام وسیم قاسمی
تقریظ:- حضرت مولانا وحید الزماں صاحب کیرانوی
اس میں پہلے ہدایہ النور کا متن مع اعراب ہے پھر اردو ترجمہ ہے، اس کے بعد نہایت سہل اور شگفتہ انداز میں اس کی شرح ہے، یہ شرح نہایت مفید اور آسان ہے۔
قیمت مجلد = ۱۲۰/



نائب: مولانا ابوالکلام وسیم قاسمی
پسند فرمودہ: حضرت مولانا وحید الزماں کیرانوی، حضرت مولانا سید انظر شاہ کشمیری
نور الايضاح درس نظامی میں فقہ کی ایک بنیادی کتاب تصور کی جاتی ہے۔ اس کی بے شمار
شروحات ہیں لیکن پیش نظر کتاب اپنی ترتیب اور دلکش و سادہ زبان و بیان کے اعتبار سے نہایت مقبول
ہے۔ قیمت مجلد = ۱۵۰/-

الدرس الحاوی شرح اُردو

عقیدۃ الطحاوی
نائب: مولانا محمد اصغر القاسمی

امام ابو جعفر طحاویؒ کی کتاب ”عقیدۃ الطحاوی“ دارالعلوم دیوبند اور اس سے ملحقہ مدارس کے نصاب
میں شامل ہے۔ یہ کتاب نہایت مختصر ہے ضرورت تھی کہ اس کتاب کی کوئی ایسی شرح شائع کی جائے جو عقلی اور
نقلی دلائل پر مشتمل ہو اور کتاب حل کرنے میں معین و مددگار ثابت ہو۔
طلباء کے لئے نایاب تحفہ
قیمت = ۵۰/-

انعام الباری
شرح اُردو
کتاب المغازی والتفسیر للبخاریؒ

نائب: مولانا محمد امین فاضل دیوبند
نظر ثانی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اٹلی
قیمت مجلد = ۱۰۰/-

اسعاد الفہوم

شرح

سلم العلوم

نائب: حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوئی

سلم العلوم درس نظامی کی اہم ترین کتاب ہے، اور ساتھ ہی موضوع کے لحاظ سے مشکل ترین بھی ہے۔ اس کتاب کی اردو زبان میں متعدد شروحات ہیں لیکن حضرت مصنفؒ نے نہایت سہل اور سادہ انداز میں سلم العلوم کی مشکلات کو اس طرح حل کیا ہے کہ پڑھنے والوں کے لئے پوری کتاب پانی بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ سلم العلوم کی اس سے بہتر کوئی دوسری شرح نہیں ہے۔ طباعت نوٹو آفسیٹ سے، خوبصورت ڈسٹ کور کے ساتھ۔ قیمت مجلد = ۱۱۰/-

السقایہ شرح اردو شرح وقایہ

نائب: حضرت مولانا غریب اللہ سرور فاضل دیوبند

حضرت مولانا عبیدالحق صاحب جلال آبادی

عرصہ دراز سے شرح وقایہ کے طلباء ایک ایسی اردو شرح کا مطالبہ کر رہے تھے جس میں طویل بحثوں سے اجتناب کرتے ہوئے محض عبارت کے حل اور ترجمہ و مطالب پر زور دیا گیا ہو۔ الحمد للہ اب شرح وقایہ کی ایسی شرح زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے جس میں طلباء کے ذہنی معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کے حل پر زور دیا گیا ہے۔ دونوں جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ طباعت و کتابت عمدہ، مجلد دیدہ زیب رنگین ٹائٹل کے ساتھ۔ قیمت جلد اول = ۲۰۰/- قیمت جلد دوم = ۲۰۰/-

شرح نسلی شریف اردو

نائب: حضرت مولانا خلیل الرحمن صاحب مدظلہ

استاذ حدیث دارالعلوم ہندوالہ یار، پاکستان

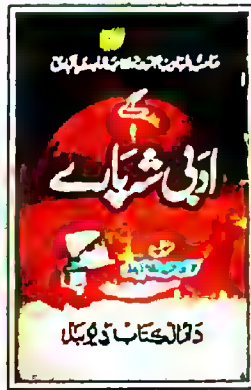
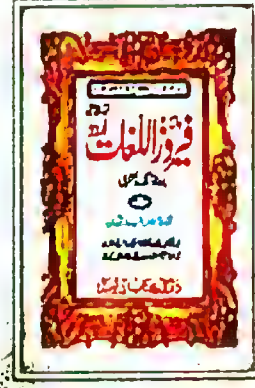
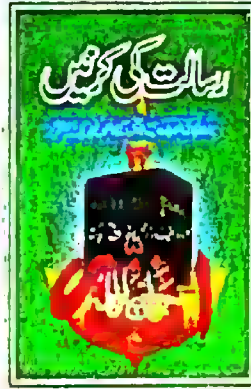
پسند فرمودہ: حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

کتاب کی اہمیت اور افادیت کے لئے بس اتنا لکھنا کافی ہے کہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے اس پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ طباعت عمدہ۔ خوبصورت سرورق۔ قیمت مجلد = ۲۰۰/-

درس مقامات حریری

ماہر ابن الحسن مہاسی ملی، یامیں کسی تعارف کے تان نہیں ہیں۔ ان کی کتاب "درس مقامات حریری" علوم عربیہ پر ان کی

ہماری چند اہم مطبوعات



فہرست کتب مفت طلب فرمائیں
دارالکتاب دیوبند

PRINT ART Dolhi Ph.&Fax 23634222

Telegram Channel : New Madarsa



Pinterest I'd : @ New Madarsa